احوال الآخرت

تصنیف

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالرشید قاسمی

کتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ ○ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَحوالُ الآخرت

حالاتِ آخرت پر ایک جامع کتاب، جس میں قیامت، صور پھونکنے، دوبارہ اُٹھنے، زندہ ہونے اور اکٹھا ہونے کے حالات، میدانِ حشر کی ہولناکیاں، حوضِ کوثر، ترازو، اعمال صالحہ کا پیش کیا جانا، حساب ہونا، بدلہ لینا، پُل صراط، جہنم کا بیان اور جنت کی صفات مکمل طور پر قرآنی آیات، صحیح احادیث اور اقوال صحابۂ کرام کے ساتھ درج ہیں۔ آیات کی تفسیر اور احادیث کی وضاحت اور تشریح محققین و محدثین کے کلام سے مزین ہے۔

تصنیف

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالرشید قاسمی

کتب خانہ شانِ اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون 042-37351120 — 0321-4363585

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ..... ☆ ..... احوال الآخرت

تصنیف ..... ☆ ..... حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطیؒ

ترجمہ ..... ☆ ..... مولانا محمد عبدالرشید قاسمی

ناشر ..... ☆ ..... احمد سعید

قیمت ..... ☆ ..... -/600 روپے

کتب خانہ شانِ اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون 042-37351120 — 0321-4363585

فہرست

- باب 1: آغازِ قیامت (نفخِ صور) 15
- باب 2: احوالِ قیامت 34
- قیامت کی چنگھاڑ، زوردار چیخ 34
- قیامت کی چنگھاڑ اور صُور کا پھونکنا جمعہ کے روز ہوں گے 38
- اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ) کی تفسیر احادیث شریفہ سے .. 38
- نفخہ صور اور اس پر مقرر فرشتہ کا بیان 44
- دو نفخوں کے درمیان کی مدت 46
- نفخۃ البعث اور مخلوقات کا زندہ کرنا 50
- چوپایوں درندوں اور پرندوں کے زندہ ہونے کا بیان 50
- المحشر یعنی میدان قیامت کہاں ہوگا 53
- قیامت کا مزید بیان 54
- قیامت کے دن کی کیفیات 57
- میدان قیامت کا کچھ مزید بیان 66
- جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مزار مبارک (قبر) سے اُٹھنے کا بیان اور یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے اُٹھیں گے 71

- قبروں سے نکل کر کھڑے ہوتے وقت کیا کہا جائے گا 73
- لوگ قیامت کے روز اپنی نیتوں خواہشوں اور عملوں کے مطابق اُٹھائے جائیں گے 74
- ہر شخص قیامت کے روز اپنے اہل اور عمل سمیت اُٹھے گا 75
- تم لوگ ننگے پیر ننگے بدن ننگ دھڑنگ اُٹھائے جاؤ گے 77
- مُردوں کا اپنے کفنوں میں اُٹھائے جانے کا بیان 79
- قیامت کو متقی لوگ سوار ہو کر اور گناہ گار لوگ پیدل ہو کر اور کافر منہ کے بل گھسٹتے چلیں گے 80
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ 83
- اس گروہ کا بیان کہ ایک امام ان کا پیشوا ہوگا 85
- میدان حشر میں لوگ مختلف شکلوں میں اُٹھائے جائیں گے 87
- لوگ (قیامت کے روز) اپنی گردنوں پر ناجائز حق لینے والے اُٹھائے ہوئے اُٹھیں گے 94
- اس شخص کا بیان جو طوق پہنائے ہوئے لگام پہنائے ہوئے اُٹھایا جائے گا 98
- اسلام، قرآن کریم کے اعمال، امانت داری، صلہ رحمی، مختلف ایام اور دنیا کا اشخاص کی صورت میں اُٹھنا 99
- قیامت کے روز کے مختلف نام 106
- الساعۃ (گھڑی) 106
- القیامۃ 107
- القارعۃ 107
- یوم الصدع 108
- قیامت کے مزید تفصیلی نام 109
- قیامت کے روز دوزخ میدانِ محشر میں لائی جائے گی 116

- کافر کے لیے قیامت کا روز طویل اور مومن کے لیے ہلکا ہوگا 120
- میدانِ حشر میں خطرات، پسینہ اور کیا کیا عذاب ہوگا 124
- اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں جگہ دینے والے، منبروں، کرسیوں، چبوتروں پر میدان حشر میں بٹھانے والے اعمال اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے خطرات سے بچائے گا 135
- میدانِ حشر میں سب سے پہلے کسے لباس پہنایا جائے گا؟ 155
- اس شخص کے ثواب کا بیان جس کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے 160
- اس شخص کا بیان جو دوزخ سے دُور رہے گا 160
- شفاعتِ عظمیٰ (بڑی سفارش کا بیان) 162
- سب سے پہلے کون بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا اور یہ تمام مخلوق کے حساب کتاب سے پہلے، ترازو رکھنے سے پہلے اور اعمال نامے ملنے سے پہلے ہوگا 186
- جنت میں دخل کرنے والے اعمال 192
- تنگ دست، دولت مندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے 199
- سب سے پہلے کون جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ 203
- مُعزز لوگوں کا بیان 206
- قیامت کے روز کے مختصر حالات 206
- دوزخ سے ایک گردن نکل کر کچھ لوگوں کو چن کر دوزخ میں ڈال دے گی 212
- دوزخ کے سامنے پیشی کا بیان 218
- میدانِ حشر میں مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جھلک اور اُن کا امتحان 219

- اس اُمّت کی کثرت اور آخرت میں ان کی نشانیاں 231
- حوضِ کوثر کا بیان 236
- ہر نبی کا ایک حوض ہے 251
- حوضِ کوثر کا کچھ اور بیان 251
- حوضِ کوثر سے سیراب کرنے والے اعمال 252
- فصل 253
- بیٹوں کے سفارش کرنے کا بیان 254
- میدان حشر میں کون نعمتیں تناول فرمائے گا 255
- عمل ناموں کا کھلنا، اور اُن کا دائیں بائیں اور پیٹھ کے پیچھے سے ملنا 256
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد، کہ اس دن کو یاد کرو جس دن ہم تمام لوگوں کو اُن کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے 260
- محشر میں لوگ اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جائیں گے 261
- حساب کے لیے لوگوں کی صف بندی 262
- سب سے پہلے مویشیوں کے آپس کے درمیان فیصلہ اور اُن کے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ اور پھر ان کا مٹی ہو جانا 263
- نبیوں اور اُن کی اُمتوں سے سوال ہوگا 266
- بندے سے کیا پوچھیں گے؟ 270
- نعمتوں کے بارے میں سوال کا مزید بیان 271
- والیوں، حاکموں اور ذمہ داروں سے سوال 285
- نبیوں، شہیدوں کے سامنے حساب 287
- زمان و مکان گواہی دیں گے 291
- فرشتے توبہ کرنے والے کے گناہ بھول جاتے ہیں 294
- جو شخص ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا 295

- جس کا حساب نہیں ہوگا 296
- جس کا حساب ہلکا ہوگا 296
- اللہ تعالیٰ مومن سے بغیر پردے اور واسطہ کے کلام فرمائے گا 297
- دین بیچ کر دُنیا کمانے والوں کا حال 301
- جس کے حساب کی چھان بین ہوئی سمجھو وہ مارا گیا 303
- یومِ حشر کے مزید حالات 309
- محشر میں ہونے والے مزید حالات 317
- ترازو کا بیان 318
- نیکی کے پلڑے کو بھاری کرنے والے اعمال 326
- جس دن کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے 339
- چہروں کو روشن کرنے والے اعمال 340
- میدان حشر میں روشنی ملنے کا بیان 341
- روشنی اور تاریکی کا سبب بننے والے اعمال 345
- پُل صراط کے بارے میں مزید احادیث 348
- وہ اعمال جو پُل صراط سے گزرنے اور ثابت قدم رہنے کا باعث ہوں گے 354
- گزرگاہِ صراط کا مزید بیان 356
- ورود کی احادیث کے بارے میں بیان اور اقوال 359
- دوزخ کے حقدار مومنوں کی سفارش ہوگی، تو وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے اور جو داخل ہو کر نکل آئیں گے 362
- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی سب سے پہلے سفارش فرمائیں گے 370
- آپ کی سفارش کرانے والے اعمال 370
- اس سے محروم لوگ 373

- جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دوسرے پیغمبروںؑ، علماء کرام، شہداء عظام نیک لوگوں، اذان دینے والوں اور اولاد کی سفارشیں 374
- اسلام، قرآن کریم، حجرِ اسود اور نیک اعمال کی سفارشیں 381
- سفارش کون کر سکے گا؟ 382
- اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور یہ کہ ہر شخص اپنے عملوں کی وجہ سے برباد ہوگا 384
- فقرا اور علماء کے لیے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر فرمائے گا 387
- لوگوں کے درمیان جھگڑے اور بدلہ لینا، اور یہ پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا 390
- وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ جس کا اس کے حقداروں کے لیے ضامن ہو جائے گا 403
- اعراف والوں کا بیان 408
- مشرکوں کے لڑکوں (بچوں) کا حال 413
- جن لوگوں کو پیغمبروں کی دعوت نہیں پہنچی اور گونگوں بہروں اور دیوانوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا 416
- جنات کا بیان 420
- دوزخ کا بیان ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں 421
- بہشت اور دوزخ کہاں ہوں گی؟ 423
- دوزخ کے دروازے 425
- دوزخ کے دربان 428
- دوزخ کے شامیانے (بارکیں) 430
- جہنم کی وادیاں (نشیب و فراز) اور اس کے سانپ اور بچھو 430
- دوزخ کی گہرائی کتنی ہے 436

- دوزخ کا ایندھن اور اس کی سخت گرمی اور نہایت ٹھنڈے یخ دوزخ کا رنگ اور اس کے شرارے 437
- دوزخ کی کرخت آواز اور اس کا جوش وخروش 440
- دوزخیوں کا لباس، ان کے بستر اور زیور 440
- دوزخیوں کے لیے زنجیریں، طوق، بندھن اور ہتھوڑے 442
- دوزخ کے سائے 445
- دوزخ کا گرم کھولتا ہوا پانی 446
- دوزخیوں کا کھانا اور پینا 447
- دوزخ کے بچھو اور کھیاں 454
- سورج اور چاند کے دوزخ میں ڈالے جانے کی روایات 457
- دوزخ کے انتہائی نچلے مقامات 458
- کافر کی ہڈیوں اور جلد کی موٹائی 458
- اللہ تبارک وتعالیٰ کا دلوں میں جھانکنا 462
- دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کا دلوں کے اندر تک پہنچ جانا 462
- دائمی عذاب کی مزید کیفیت 462
- عذاب کی مزید کیفیتیں 464
- توحید پر مرنے والوں میں سے جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا 472
- عذاب کے لحاظ سے دوزخیوں کے مختلف درجے 473
- دوزخ میں زیادہ تر کون لوگ ہوں گے؟ 474
- دوزخ میں گنہگار مسلمانوں کے تمام حالات 475
- تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب کسے ہوگا؟ 484
- دوزخیوں کی مایوسی 484
- عذاب کی مختلف اقسام 485

- دوزخ میں گھر بننے کا سبب بننے والے اعمال 486
- مومنوں کا جنت میں اور کافروں کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا اور موت کا ذبح ہونا 487
- کچھ جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں 491
- جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا وہ گنہگار ہونے کے باوجود ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہے گا 492
- کافر لوگ حسرت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے 496
- زیادہ سے زیادہ عرصہ جو توحید پرست دوزخ میں رہیں گے 498
- وہ شخص جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب کے آخر میں جنت میں داخل ہوگا 500
- اہلِ جنت کی صفات، اللہ تعالیٰ سے ہم اس کا فضل (جنت) چاہتے ہیں .. 507
- جنتوں کی تعداد، اُن کے نام، اور اُن کے درجات 514
- جنت کے دروازوں کی تعداد اور ان کے نام 525
- جنت کی کنجیاں 530
- جنت کے دروازوں کی کشادگی؟ 531
- جنت کے دروازوں کا کھلنا اور بند ہونا 532
- جنت کی چار دیواری اس کی زمین اور اس کی مٹی 533
- جنت کے بالا خانے محلات کمرے اور رہائش گاہیں 535
- جنت میں گھر بنانے والے اعمال 541
- جنت کا سایہ اور یہ کہ اس میں نہ گرمی ہوگی نہ یخ بستہ سردی اور نہ سورج اور نہ چاند ہوگا 545
- جنت کی خوشبو 546
- جنت کے درخت 548

- جنت کے درختوں کو پانے کا ذریعہ بننے والے نیک اعمال 551
- جنت کے پھل 554
- جنتیوں کے کھانے 557
- پہلا کھانا جو جنتی کھائیں گے 560
- جنت کی نہریں اور چشمے 561
- اہلِ جنت کے مشروبات 565
- جنت کی شرابِ طہور 568
- جنتیوں کا لباس 569
- جنتی لباس پہنانے والے اعمال 572
- جنتیوں کے زیورات 572
- جنتیوں کے بچھونے ان کے صوفے ان کے پلنگ ان کی رہائشیں اور قبائیں 574
- جنتیوں کی بیویاں 576
- جنت میں بیویوں کی تعداد 585
- جنتی بیویوں کا ذریعہ بننے والے اعمال 588
- جنتی حوروں کی کچھ اور باتیں 591
- دُنیا کی نیک عورتوں کا کچھ بیان 594
- جنت میں شوہر بیوی کی باہمی ملاقات 595
- جنتیوں کی اولاد؟ 597
- جنتیوں کی محفلِ سماع وسرود 598
- جنت کے برتن 602
- جنت کے خوشبو دار پودے 604
- جنتیوں کے خادم اور ننھے منّے بچے 605

- جنت کے گھوڑے، پرندے اور چوپائے 606
- جنت کا بازار 608
- جنتیوں کی کھیتی باڑی 610
- وسیلے کا بیان 611
- آیتِ مبارکہ 612
- متقین (پرہیزگاروں) کی جنت کی طرف روانگی 613
- جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی کیا کہیں گے اور ان سے کیا کہا جائے گا۔ 616
- جنت الفردوس کے وارث 620
- اہلِ جنت کی عمریں ان کے رنگ، ان کا طول وعرض، قد کاٹھ اور ان کے نام اور ان کی زبان "بولی" 621
- جنتیوں کی کثرت اور اُن کی صفیں 625
- اہلِ جنت اور اُن کا وِرد اور قرأت 627
- جنت میں علماء فتوی دیں گے اس میں بھی اُن کی ضرورت ہوگی 627
- دُنیا میں ذکرِ الٰہی کے بارے میں اہلِ جنت کی حسرت وپشیمانی 628
- جنت میں نیند نہیں ہوگی 628
- اہلِ جنت کی اپنے بھائیوں سے ملاقات اور مذاکرہ جیسا دنیا میں ہوتا تھا . 629
- اہلِ جنت کا اہلِ دوزخ کی طرف جھانکنا 630
- اہلِ جنت کی پیغمبروں اور بلند درجہ کے لوگوں سے ملاقات 630
- اہلِ جنت کی اپنے ربّ کریم سے ملاقات اور اس کی زیارت 631
- جنتوں کی تعداد 645
- جنت کی نعمتوں کا کچھ اور بیان 651
- فرشتوں کے اپنے ربّ کریم کے دیکھنے کے بارے میں حکم 654
- کتاب کا آخری باب 656

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ وَاَوْجَدَ النَّوْعَ الْاِنْسَانِیْ وَلَمْ یَکُنْ شَیْئًا وَاَجْرٰی عَلَیْهِ تَصَارِیفَ الْقَضَاءِ وَالْمَقْدُوْرِ وَ امْتَحَنَهٗ فِیْ هٰذِهِ الدَّارِ بِاَنْوَاعِ الْمِحَنِ وَالْکُدُوْرِ ثُمَّ نَقَلَهٗ اِلٰی دَارِ الْبَرْزَخِ مُوَدَّعًا رُوْحَهٗ فِی الْمُسْتَوْدَعِ وَجَسَدَهٗ فِی الْقُبُوْرِ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ یَوْمَ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَیُحَاسِبُهٗ عَلَی النَّقِیْرِ وَالْقِطْمِیْرِ فَمَنْ ظَفَرَ بِالسُّرُوْرِ وَخَاسِرٌ یُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةً تَمْحَقُ کُلَّ اِفْکٍ وَزُوْرٍ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَاءِ الْمَنْشُوْرِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ مُتَلَازِمَیْنِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے اور اندھیرے اور روشنی بنائے اور انسان کو پیدا کر دیا جو کچھ بھی نہ تھا اور اس پر قضا و قدر کے احکام جاری فرمائے اور اسے اس دنیا میں طرح طرح کی مصیبتوں اور مشکلوں سے آزمایا اور پھر اسے آخرت کے گھر کی طرف منتقل کر دیا۔ اس کی روح کو

اصل مقام پر رکھا اور اس کے جسم کو قبر میں رکھ دیا اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھنے اور زندہ ہونے یعنی قیامت کے روز دوبارہ زندہ فرمائے گا اور اس سے ذرا ذرا سی چیز کا حساب لے گا تو کچھ تو خوشی اور مسرت سے کامیاب ہوں گے اور کچھ افسوس اور ہلاکت سے نقصان میں ہوں گے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ ایسا اقرار ہے جو ہر تہمت اور جھوٹ کا قلع قمع کر دیتا ہے.....اور میں اقرار کرتا ہوں کہ ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ اس کے بندے اس کے رسول اور مقام محمود کے مالک ہیں اور ساری کائنات میں شہوار موتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں آپ کی ذات گرمی پر اور آپ کی آل واطہار اور آپ کے صحابہ کرام پر ایسی رحمتیں اور سلامتیاں جو قیامت کے روز تک دائمی اور لازم رہنے والی ہوں۔

حمدِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلامِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد واضح ہو کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا میں نے کتاب البرزخ یعنی شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور میں وعدہ کیا تھا۔ یہ کتاب علوم آخرت میں ایک تسلی بخش کتاب ہے جس میں صور پھونکنے کے حالات دوبارہ اُٹھنے اور زندہ ہونے اور اکٹھا ہونے کے حالات ہیں اور میدان حشر کی ہولناکیاں، حوض کوثر، ترازو، اعمال صالحہ کا پیش کیا جانا۔ حساب ہونا، بدلہ لینا، پل صراط، جہنم کا بیان اور جنت کی صفات مکمل طور پر درج ہیں۔ جس کے سلسلے میں قرآنی آیات صحیح احادیث اقوال صحابہ کرام جو اصولِ حدیث کے مطابق صحیح احادیث کا حکم رکھتے ہیں۔ اُنھیں مُدلّل کیا گیا ہے اور ان آیات کی تفسیر کلام نبوت اور اقوال صحابہ سے کی گئی ہے اور احادیث کی وضاحت اور تشریح محققین محدثین کے کلام سے مزین ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر متواتر احادیث اور آثار درج کیے ہیں .....اور میں نے اس کتاب کا نام اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَةُ فِیْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ رکھا ہے

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمالے جو اس کی بارگاہ میں کامیابی کا ذریعہ ہو اور کتاب لکھنے والے کے لیے اور اس سے فائدہ اُٹھانے والے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے کے روز اس کے احسان اور برکت سے مفید ہو۔ امین وھو احسن ونعم الوکیل۔

(امام جلال الدین سیوطی)

باب 1:

آغازِ قیامت (نفخِ صور)

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اور محدث الطبرانی نے اپنی کتابوں میں اور امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے البعث میں اور ابو موسیٰ المدینیؒ نے مطولات اور علی بن معبدؒ نے کتاب الاطاعت والعصیانِ میں اور عبد بن حمید اور ابو شیخ نے کتاب العظمۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے سے فارغ ہوا تو اس نے الصور کو پیدا فرمایا اور الصور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دے دیا وہ اسے اپنے منہ پر رکھے عرش کی طرف نظریں ٹکائے انتظار کر رہا ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے ..... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ الصور کیا ہے۔ آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک سینگ ہے میں نے عرض کیا وہ کیسا ہے ارشاد فرمایا وہ عظیم ہے اور اس کے منہ کے دائرے کی بڑائی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ وہ تین بار اس میں پھونکے گا پہلا نفخۃ القیام ہے جس میں تمام لوگ رب العالمین کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسرافیلؑ کو پہلے نفخ کا حکم دے گا اور فرمائے گا کہ نفخہ فزع پھونک دو جس کے پھونکنے سے تمام اہل آسمان اور اہل زمیں گھبرا اُٹھیں گے۔ مگر جسے اللہ چاہے اور اللہ تعالیٰ اسے حکم کرے گا کہ اسے خوب بڑھا کر لمبے عرصے تک بجاؤ کہ اس میں کوئی وقفہ نہ ہو اور یہ وہی نفخہ ہے جس کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ○

اور وہ ایک ہی کڑک ہوگی جس میں وقفہ نہیں ہوگا۔

اس کی کڑک سے پہاڑ بادلوں کی طرح چل پڑیں گے اور پھر وہ ریت بن جائیں گے

اور زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ تھرتھرا اُٹھے گی اور وہ بار بردار کشتی کی طرح سے جو سمندر میں ڈولتی ہے اور اس کی طوفانی موجیں، کشتی والوں کو عرش سے لٹکی ہوئی قندیل کی طرح سے جھولا دیں گی۔ جس سے روحیں کانپ جائیں گی اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی اور اس کے بعد ایک تھرتھراہٹ اور آئے گی اور زمین اپنے رہنے والوں سمیت حرکت کرے گی۔ دودھ پلانے والیاں دودھ پلانا چھوڑ جائیں گی اور حاملہ عورتیں بچے چھوڑ دیں گی اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیطان گھبراہٹ کے مارے فرار ہو کر تتر بتر ہو جائیں گے اور زمین کے دور دراز علاقوں میں چلے جائیں گے۔ سامنے انھیں فرشتے ملیں گے جو ان کے چہروں پر ماریں گے اور پھر واپس بھاگیں گے لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے اور ایک دوسرے کو پکاریں گے اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَوْمَ التَّنَادِ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ۔ وہ فریاد کرنے اور پکارنے کا دن ہے..... جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگ جاؤ گے۔ پھر انھی حالات میں زمین پھٹ جائے گی اور دو ٹکڑوں میں بٹ جائے گی۔ اس وقت بھاری معاملہ دیکھیں گے۔ پھر وہ آسمانوں کی طرف نظر ڈالیں گے تو وہ تپتی ہوئی کھال کی طرح دکھائی دے گا۔ پھر وہ پھٹ جائے گا اور سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مرنے والوں کو اس دن اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ (کہ کیا ہو رہا ہے)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان الا من شاء میں کسے باہر کیا ہے ارشاد فرمایا وہ شہداء لوگ ہیں اور یہ گھبراہٹ عام زندہ لوگوں کو ہوگی لیکن شہیدوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے هُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ کہ شہداء اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں انھیں روزی ملتی، ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کے شر سے محفوظ فرمایا ہے..... اور انھیں امن عطا کیا ہے کیونکہ یہ گھبراہٹ ایک عذاب ہے..... اللہ تعالیٰ اپنی بری مخلوق پر بھیجے گا اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ الحج

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ بڑی ہولناک چیز ہے اس دن آپ دیکھیں گے کہ ہر دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی بچہ جنم دے گی اور آپ لوگوں کو مدہوش دیکھیں گے حالانکہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی سخت ہوگا۔

پھر وہ لوگ اس عذاب میں جب تک اللہ کو منظور ہوا رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا تو وہ نفخہ الصعق پھونکے گا تو اس سے اہل آسمان وزمین بے ہوش ہوجائیں گے سوائے اس کے کہ جسے اللہ بچالے۔ جب وہ سب بجھ جائیں گے تو ملک الموت خدائے جبار کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب کریم تمام اہل آسمان وزمین مرگئے ہیں۔ مگر وہی بچا ہے جسے تو نے چاہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ کون بچا ہے اسرافیل کون باقی بچا ہے؟ اسرافیل عرض کرے گا اے رب کریم تُو باقی بچا ہے جو حَیٌّ وَقَیُّوْم ہے جو کبھی نہیں مرے گا اور عرش اُٹھانے والے فرشتے بچ گئے ہیں اور جبرائیل میکائیل اور میں بچ گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ جبرائیل، میکائیل بھی مرجائیں تو وہ مرجائیں گے۔

پھر ملک الموت خدائے الجبار کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرے گا کہ جبرائیل اور میکائل مرگئے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا عرش اُٹھانے والے بھی مرجائیں تو وہ بھی مرجائیں گے اور اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دے گا کہ وہ الصور اسرافیل سے قبضے میں لے لے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اسرافیل بھی مرجائے تو وہ بھی مرجائے گا پھر ملک الموت (عزرائیل) خدائے الجبار کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرے گا اے رب کریم عرش اُٹھانے والے مرگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کہے گا (حالانکہ وہ جانتا ہے کہ کون بچا ہے) کہ اب کون بچا ہے؟ تو فرشتہ کہے گا تُو بچا ہے جو حَیٌّ وَقَیُّوْم

ہے جو کبھی نہیں مرے گا اور میں بچا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی میری مخلوق ہے۔ جیسا کہ تُو جانتا ہے پس تُو بھی مر جا تو وہ بھی مر جائے گا تو جب سوائے اللہ واحد احد کے کوئی باقی نہیں رہے گا تو وہ آسمان اور زمین کو رجسٹر کے کاغذ کی طرح لپیٹ دے گا اور فرمائے گا میں الجبار ہوں بتاؤ آج کس کی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا تین بار فرمائے گا اور کوئی جواب دینے والا نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آج ایک اللہ واحد وقہار کی حکومت ہے اور اس زمین کے علاوہ اور زمین ہوگی اور آسمان بھی اور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے بچھائے گا اسے ہموار کرے گا اور عکاظی چمڑے کی طرح بچھا دے گا جن میں کوئی کجی اور ناہمواری نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایک ڈانٹ پلائے گا تو وہ زمین کی طرح بدل کر پہلی شکل میں آجائیں گے۔ چاہے کوئی زمین کے اندر ہوگا چاہے زمین کے اوپر ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر عرش کے نیچے سے بارش برسائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ بارش برسائے تو چالیس روز تک بارش ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ پانی 10 ہاتھ اِن کے اوپر تک آجائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دے گا تو وہ سبزہ کی طرح اگیں پھر ان کے جسم پہلے کی طرح مکمل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ عرش الٰہی اُٹھانے والے زندہ ہو جائیں اور وہ زندہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا تو وہ صور کو پکڑ کر اپنے منہ پر رکھ لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جبرائیل ومیکائیل زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو بُلائے گا تو وہ لائے جائیں گے۔ مسلمانوں کے روح روشنی سے جگ مگا رہے ہوں گے اور دوسرے تاریکی میں ہوں گے۔ ان سب کو پکڑے گا اور الصور میں ڈالے گا اور پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا کہ اُٹھنے اور زندہ ہونے کا نفخہ پھونک دو تو وہ نفخۃ البعث (اُٹھنے کا نفخہ) پھونک دے گا تو تمام روحیں نکل آئیں گی گویا کہ وہ شہد کی مکھیاں ہیں۔ وہ آسمان اور زمین کی فضاء کو بھر دیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تمام روحیں اپنے جسموں میں لوٹ آئیں تو روحیں زمین میں اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی اور وہ نتھنوں کی راہ سے داخل ہوں گی اور پھر وہ جسموں سے ایسے سرایت کر جائیں گے۔ جیسے زہر ڈسے ہوئے شخص کے جسم میں چلتا اور سرایت کرتا ہے۔ پھر تم سے زمین پھٹ جائے گی آنجنابؐ نے فرمایا میں پہلا شخص

ہوں گا۔ جس کے لیے زمین پھٹے گی۔ پھر تم جلدی سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل پڑو گے۔

(قَوْلُهٗ تَعَالٰی مُهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِیْرٌ)

بلانے والے کی طرف دوڑیں گے کافر کہیں گے یہ بڑا مشکل دن ہے۔

میدان محشر میں ننگے پیر ننگے بدن ننگ دھڑنگ آؤ گے پھر ایک ہی جگہ پر ستر (70) برس کھڑے رہو گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر شفقت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کا فیصلہ فرمائے گا تو تم روتے رہو گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر خون کے آنسو رونے لگو گے اور پسینہ پسینہ ہو جاؤ گے اور پسینے میں ڈوب جاؤ گے یا ٹھوڑیوں تک پسینہ پہنچ جائے گا اور تم فریاد کرو گے اور کہو گے کون ہے جو ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری سفارش کرے کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے تو لوگ کہیں گے کہ تمھارے باپ آدم سے زیادہ اس کا حقدار کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے اور ان میں اپنی روح پھونکی اور ان سے روبرو ان کے ہمکلام ہوا۔

تو سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر ان سے اس کی گزارش کریں گے تو وہ انکار فرمائیں گے اور فرمائیں گے مجھے اس کا اختیار نہیں ہے تو پھر تمام لوگ ایک اور نبی کے پاس آئیں گے۔ جب وہ کسی اور نبی کے پاس آئیں گے وہ سفارش سے انکار کر دے گا اور کہے گا کہ اس کا مجھے اختیار نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (آنجنابؐ ارشاد فرماتے ہیں) یہاں تک کہ تم لوگ میرے پاس آؤ گے تو میں چل پڑوں گا یہاں تک کہ لحص کے مقام پر آؤں گا اور سجدے میں پڑ جاؤں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ الحص کیا ہے ارشاد فرمایا عرش کے سامنے ایک مقام ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو میرا بازو پکڑے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمدؐ تو میں کہوں گا، لَبَّیْكَ یَا رَبُّ ہاں اے رب کریم تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مَا شَأْنُكَ کیا بات ہے حالانکہ اُسے معلوم ہے تو میں عرض کروں گا۔ اے رب کریم تو نے مجھ سے سفارش کا وعدہ فرمایا ہے اور میں تیری مخلوق کے لیے سفارش کرتا ہوں کہ امن

کا فیصلہ فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھاری سفارش قبول کرتا ہوں۔ میں آ کر ان کا فیصلہ کرتا ہوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے واپس آجاؤں گا اور لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا۔ ہم اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ہم آسمان کی طرف سے ایک شدید آہٹ سُنیں گے تو آسمان دنیا (پہلے آسمان) والے زمین والوں یعنی جنوں اور انسانوں کے سامنے آ کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے قریب آجائیں گے اور زمین ان کے نور سے چمک اُٹھے گی اور وہ صفیں بنالیں گے اور ہم ان سے کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگار ہے وہ کہیں گے نہیں وہ آنے والا ہے۔ پھر ہر آسمان کے رہنے والے درجہ بدرجہ تشریف لائیں گے پھر خدائے الجبار تبارک وتعالیٰ بادلوں کے سایوں میں اور فرشتے اتارے گا اور تیرے پروردگار کے عرش کو آٹھ فرشتے اس دن اپنے کندھوں پر اُٹھائے ہوں گے اور اس دن چار فرشتے ہوں گے ان کے قدم نچلی زمین کی جڑ میں ہوں گے۔ زمین اور تمام آسمان ان کی کمر تک آئیں گے اور عرش ان کے کندھوں پر ہوگا اور ان کی تسبیح کی آواز گھنٹی کی طرح آرہی ہوگی اور وہ یہ وظیفہ پڑھ رہے ہوں گے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِی لَايَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ يُمِيْتُ الْخَلَآئِقَ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ، سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰی رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلَی الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلَآئِقَ وَلَا يَمُوْتُ

تو اللہ تعالیٰ زمین پر اپنی کرسی جہاں چاہے گا رکھے گا پھر غیبی آواز آئے گی جو کہے گی اے جن وانس میں نے جس دن سے تمھیں پیدا کیا ہے آج تک خاموش رہا ہوں تمھاری بات سنتا رہا ہوں اور تمھارے اعمال دیکھتا رہا ہوں تو آج تم میرے سامنے خاموش رہو۔ آج تمھارے اعمال اور تمھارے صحیفے (اعمال نامہ) تمھارے سامنے پڑھے جائیں گے جو اچھا پائے وہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور جو شخص اس کے الٹ پائے وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حکم دے گا تو اس میں سے ایک لمبی سیاہ گردن نکلے گی پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۔جرم کرنے والو آج تم الگ ہو جاؤ۔

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ

اے ابن آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی تابعداری مت کرو؟

پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کو جدا جدا کر دے گا اور ہر امت کو بلائے گا اور ہر امت کو اس کے عمل نامے کی طرف بلائے گا اور امتیں گھبراہٹ سے گھٹنوں کے بل گری ہوں گی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا اور آپ ہر امت کو دیکھیں گے گھٹنوں کے بل گری ہوئی اور ہر امت اپنا عمل نامہ لینے کے لیے بلائی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ (سوائے ثقلین یعنی جنوں اور انسانوں) کے باقی تمام مخلوقات میں فیصلہ فرمائے گا تو جنگلی جانوروں اور دوسرے چار پاؤں میں بھی فیصلے فرمائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کے لیے سینگ والی بکری سے بدلہ لے گا۔

جب اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہو جائے گا اور کسی کا کوئی حق دوسرے پر باقی نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ ان حیوانوں سے فرمائے گا مٹی ہو جاؤ اور اس مقام پر کافر کہے گا يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا کاش میں بھی مٹی ہو جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے فرمائے گا تو (معاملات میں) سب سے پہلے خون ریزی کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اللہ کی راہ میں ہر قتل شدہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو ہر مقتول کا سر اُٹھا کر لایا جائے گا کہ اس کی گلے کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا تو وہ شخص کہے گا۔ اے رب کریم اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تو نے اسے کس وجہ سے قتل کیا تو راہِ خدا میں قتل شدہ شخص عرض کرے گا اے رب کریم میں نے اس کو اس لیے قتل کیا کہ تیری عزت بالا ہو تو اللہ فرمائے گا تو نے سچ کہا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح بنا دے گا اور پھر فرشتے اسے جنت کی طرف لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر اس مقتول کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں مارا گیا ہے۔ حکم دے گا وہ آئے گا اور اس کا سر اُٹھا کر لایا جائے گا اور اس کے گلے کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر وہ کہے گا اے رب کریم اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ حالانکہ اسے خوب معلوم ہے کہ تُو نے اسے کس وجہ سے قتل کیا تو وہ کہے گا اے رب کریم میں نے اسے اس لیے قتل کیا کہ میری عزت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ پر افسوس ہے کہ انسان کو اسی کا بدلہ ملے گا۔ جس کے لیے اس نے اسے قتل کیا ہوگا اور جو حق اس پر ہوگا اس سے لیا جائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے اگر چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو اس پر رحم فرمائے پھر اللہ تعالیٰ باقی مخلوق کے درمیان فیصلے فرمائے گا اور کسی پر کسی کا کوئی حق نہیں رہے گا اس کا حق ظالم سے مظلوم کے لیے لے لیا جائے گا یہاں تک کہ دودھ میں پانی ملانے والا اسکا پابند کیا جائے گا کہ وہ دودھ میں سے پانی الگ کرے تو جب اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ جسے تمام مخلوقات سنے گی۔ اور وہ اعلان کرنے والا کہے گا کہ ہر قوم اپنے معبودوں کی طرف چلی جائے جنھیں وہ اللہ کے بغیر پوجتے رہے ہیں اور ہر بندے کو اللہ کے سوا اس کا معبود اس کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اس دن ایک فرشتے کو حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت میں بنا دیا جائے گا اور ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی صورت میں بنا دے گا ایک کے پیچھے یہود اور ایک کے پیچھے نصاریٰ ہوں گے۔ پھر ان کے معبود انھیں دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خَالِدُوْنَ اگر یہ سچے معبود ہوتے تو جہنم میں نہ پڑتے اور سب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب مومنوں کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا تو ان میں منافق بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا اپنی خاص شکل میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا اے لوگو! لوگ چلے گئے تم بھی اپنے معبودوں کے ساتھ جا ملو۔ جس کی تم عبادت کیا کرتے تھے تو وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہے اللہ کے سوا کوئی ہمارا معبود نہیں ہے اور نہ ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان سے پیچھے ہٹ کر وہ جتنی دیر چاہے گا توقف فرمائے گا۔ پھر ان کے پاس آ کر فرمائے گا۔

اے لوگو لوگ تو اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ اب تم اپنے معبودوں کے ساتھ جاملو جن کی تم عبادت کرتے تھے تو وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہے اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں اور نہ ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور اپنی روشنی ان پر ڈالے گا اور ان پر اپنی عظمت ظاہر فرمائے گا۔ جس سے وہ پہچان جائیں گے کہ وہ ان کا پروردگار ہے تو تمام مومن اپنے چہروں کے بل سجدے میں گر جائیں گے اور ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل گر پڑے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں کو بیل کی ہڈی کی طرح بنادے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں حکم دے گا تو وہ اپنے سر اُٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جہنم کے اوپر ایک پل کھڑا کردے گا جو بال کی طرح باریک اور تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگا۔ اس پر کانٹے اور کیل اور اونٹ کٹارے کی طرح کانٹے ہوں گے اور وہ پل پھسلتا ہوگا تو مومن اس پر سے آنکھ جھپکنے کی طرح یا بجلی کے چمکنے کی طرح سے گزر جائیں گے یا ہوا کے چلنے یا تیز رفتار گھوڑے کی رفتار سے یا عام اونٹ کی رفتار سے یا مردوں کی چال سے گزریں گے اور صحیح سلامت بچ کر نکل جائیں گے اور بعض زخمی ہو کر نکل جائیں گے اور بعض اوندھے منہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔

تو جب جنتی جنت کے پاس پہنچ جائیں گے تو کہیں گے کون ہے جو ہمارے پروردگار سے ہماری سفارش کرے کہ ہم بہشت میں داخل ہوسکیں تو لوگ کہیں گے کہ تمھارے باپ آدمؑ 1 سے زیادہ حقدار اس سے اور کون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور آمنے سامنے ان سے کلام فرمایا اور اپنے فرشتوں سے اُنھیں سجدہ کرایا تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر اس کی گزارش کریں گے تو وہ اپنے گناہ کا ذکر فرمائیں گے اور کہیں گے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا تم حضرت نوح 2 علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آکر اس چیز کا مطالبہ کریں گے تو وہ اپنی غلطی کا ذکر کرکے کہیں گے میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمھیں حضرت ابراہیم 3 علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اپنا دلی دوست بنایا ہے تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آکر اس بات کی گزارش کریں گے تو وہ اپنا قصور بیان کرکے فرمائیں گے میں اس کام کا حقدار نہیں ہوں تم موسیٰ 4 علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اُنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب فرما کر سرگوشی فرمائی اور ان سے

ہم کلام ہوا اور ان پر تورات اُتاری تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان کے سامنے یہ مطالبہ رکھیں گے تو وہ فرمائیں گے میں اس لائق نہیں ہوں تم روح اللہ اور کلمۃ اللہ عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر اپنا مطالبہ رکھیں گے تو وہ فرمائیں گے یہ کام میرے بس کا نہیں ہے تم جناب محمد رسول اللہ کے پاس جاؤ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میری اللہ تعالیٰ کے ذمے تین سفارشیں ہیں جن کا اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو میں چل پڑوں گا اور بہشت کے پاس پہنچوں گا اور دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھولنے کا کہوں گا تو میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور مجھے سلام کہا جائے گا اور مجھے خوش آمدید کہا جائے گا۔ جب میں بہشت میں جاؤں گا تو اپنے رب کریم کو دیکھ کر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے حمد اور اپنی حمد بیان کرنے کی اور اپنی بزرگی بیان کرنے کی اجازت فرمائے گا کہ ایسی اجازت اس کی کسی مخلوق کو نہیں ملی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا محمدؐ اپنا سر اُٹھا لو اور سفارش کرو۔ تمھاری سفارش منظور ہوگی اور مانگو تمھیں عطا کیا جائے گا تو جب میں اپنا سر اُٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ اے خوب معلوم ہے آپ کا کیا معاملہ ہے تو میں عرض کروں گا۔ اے رب کریم تو نے مجھ سے سفارش قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے تو جنتیوں کے بارے میں میری سفارش قبول فرما کہ وہ جنت میں جا سکیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ان کے لیے تمھاری سفارش منظور کرتا ہوں اور انھیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی تو جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَآ اَنْتُمْ فِی الدُّنْیَاءِ بِعَارِفِہٖ بِاَزْوَاجِکُمْ وَمَسَاکِنِکُمْ وَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بِاَزْوَاجِھِمْ وَمَسَاکِنِھِمْ۔

اس ذات گرامی کی قسم ہے جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے کہ تم دنیا میں اپنی بیویوں اور اپنے مکانوں کو جنتیوں سے اپنی بیویوں اور اپنے مکانوں سے زیادہ نہیں جانتے ہو۔ (یعنی تم جنت میں اپنی بیویوں اور اپنے

مکانوں کو دنیا میں اپنی بیویوں اور مکانوں سے زیادہ جان لو گے)۔

تو ہر آدمی ان میں سے بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جنھیں اللہ تعالیٰ نے بطور خاص پیدا فرمایا ہے اور جنتیوں کی دو بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی اور ان دو بیویوں کو جنتی بیویوں پر فضیلت حاصل ہوگی اس لیے کہ انھوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوگی۔ ان دونوں میں سے ایک کے پاس جنتی یاقوت سے بنے ہوئے بالا خانے پر جائے گا۔ جس میں موتیوں جڑا سونے کا پلنگ رکھا ہوگا اور ان کے ستر (70) درجے ہوں گے جن پر باریک اور ملائم اور موٹا ریشم بچھا ہوگا جنتی اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھے گا تو وہ اس کے سینے کی طرف سے کپڑوں کے اندر سے جلد اور گوشت دکھائی دے گا اور اس کی پنڈلی کا مغز باہر سے دکھائی دے رہا ہوگا جیسے تم میں سے کوئی یاقوت کے موتی کے اندر پروئے ہوئے دھاگے کو دیکھتا ہے مرد کا جگر عورت کے لیے آئینہ ہوگا اور عورت کا جگر مرد کے لیے آئینہ کا کام دے گا اور وہ پاس پاس رہ کر ایک دوسرے سے نہیں اُکتائیں گے جب بھی جنتی جنتی بیوی کے پاس آئے گا اسے کنواری پائے گا وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ انھیں آواز آئے گی ہم نے تمھیں سمجھ لیا ہے کہ تم ایک دوسرے سے نہیں اکتاتے ہو اور ان دونوں میں مادہ تولید نہیں ہوگا اور اس کے علاوہ بھی تیری اور بیویاں ہیں تو وہ وہاں سے نکل کر ایک ایک کے پاس جائے گا جب وہ کسی ایک کے پاس جائے گا تو وہ کہے گی۔ اللہ کی قسم ہے جنت میں میں نے تجھ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی ہے اور جنت میں مجھے کوئی چیز تم سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ جب جہنمی جہنم میں جا پڑیں گے تو وہاں تیرے پروردگار کی بہت مخلوقات پڑی ہوگی جنھیں ان کے اعمال نے برباد کر دیا ہوگا اور وہ آگ بعض کے قدموں تک ہوگی اور اس سے آگے نہیں بڑھے گی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جنھیں نصف پنڈلی تک پہنچے گی اور بعض کے گھٹنوں تک پہنچے گی اور جہنم کی یہ آگ بعض کے گلے تک جا پہنچے گی اور ان میں سے بعض کا پورا جسم آگ میں ڈوب جائے گا سوائے چہرے کے اللہ تعالیٰ نے چہرہ آگ کے لیے حرام فرما دیا ہے.....تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں عرض کروں گا اے رب کریم میری سفارش ان لوگوں کے بارے میں قبول فرما لے جو میری اُمت کے لوگ جہنم میں پڑ چکے ہیں تو اللہ فرمائے گا کہ جن جن کو تم پہچانتے ہو ان کو جہنم سے نکال لو تو جناب

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے مزید سفارش کی اجازت مرحمت فرمائے گا اور ہر نبی اور ہر شہید سفارش فرمائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں تم ایک دینار کے برابر ایمان کو پاؤ اسے نکال لو تو ایسے تمام لوگ نکال لیے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ سفارش قبول فرمائے گا اور فرمائے گا کہ جس کے دل میں دینار کے دو تہائی کے برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لو پھر فرمائے گا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ہے اسے بھی نکال لو۔ پھر فرمائے گا جس کے دل میں ایک چوتھائی دینا کے برابر رایمان ہے اسے بھی نکال لو پھر فرمائے گا جس کے دل میں ایک قیراط کے برابر ایمان ہے اسے بھی نکال لو پھر فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لو تو سب نکال لیے جائیں گے اور کوئی پیچھے نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ جس نے نیکی کا کوئی معمولی عمل کیا ہوگا۔ وہ بھی جہنم میں نہیں رہے گا اور سب کے لیے سفارش قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ ابلیس لعین بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید لگالے گا اس امید میں کہ اس کے لیے ہی سفارش قبول ہوجائے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تو میں بھی سفارش کرنے والا باقی رہ گیا ہوں اور میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ جہنم میں ڈالے گا تو جہنم سے اتنے لوگ باہر آجائیں گے جنھیں اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا لیکن وہ کوئلے کی طرح جل گئے ہوں گے تو وہ ایک نہر الحیات (آب حیات) کے پاس لائے جائیں گے

(اور دوسری روایت کے مطابق اس دریا میں انھیں غوطہ دیا جائے گا) تو وہ ایسے اُگیں گے جیسے کوئی دانہ سیلاب کی مٹی میں اُگتا ہے۔ جب اسے سورج کی گرمی پہنچتی ہے تو ان میں سے کچھ تھوڑے سبز رنگ کے ہوں گے اور جو سائے کے قریب ہوں گے وہ کچھ پیلے رنگت کے ہوں گے اور وہ تیسرا سیس کے پودوں کی طرح اُگیں گے یہاں تک کہ وہ موتیوں کی طرح خوب صورت ہوجائیں گے لیکن ان کی گردنوں پر لکھا ہوا ہوگا۔ الجھنمیّون عُتَقَاءُ اللّٰہِ یہ جہنمی لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے آزاد فرمایا ہے تو اس تحریر کی وجہ سے جنتی لوگ اُنھیں پہچانیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے ایک نیکی بھر تک نہیں کی ہوگی اور وہ جنت میں ٹھہریں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اور یہ تحریر ان کی گردنوں پر لکھی ہوگی پھر وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے اے

پروردگار یہ تحریر ہم سے مٹادے تو ان سے وہ تحریر ختم کردی جائے گی۔ اس حدیث شریف کو پوری کی پوری آئمہ محدثین نے درج فرمائی ہے۔ اس حدیث شریف پر طویل بحث کی گئی ہے اور اس کی سندوں کو پرکھا گیا ہے اور اس حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں علماء کا اختلاف نقل کیا گیا ہے تو ابن العربی القرطبی اور مغلطائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام البیہقیؒ اور عبدالرزاق نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر نے ان دنوں کی رائے کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا اس بارے میں تین فرقے ہوں گے۔ ایک فرقہ اس کی پیروی کرے گا اور ایک فرقہ اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں اپنے شیخ کے وطن میں چلا جائے گا اور ایک گروہ دریائے فرات کے کنارے ان سے جنگ کرے گا اور وہ اس سے جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ تمام مومن شام کے مغرب میں اکٹھے ہو جائیں گے اور اس کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجیں گے۔ جن میں ایک سوار مشکی یا چت کبرے گھوڑے پر سوار ہوگا تو وہ جنگ کریں گے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بعض کا خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے اور اہل کتاب سے اس کے علاوہ میں نے کوئی بات نہیں سُنی ۔پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمیں پر پھریں گے اور اس میں فساد برپا کریں گے۔ پھر جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

پھر وہ ہر طرف سے تتر بتر ہو جائیں گے (الانبیا 97)

پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایک چوپایا بھیجے گا جو معمولی کیڑے کی طرح ہوگا جو ان کے کانوں میں داخل ہو کر ان کے نتھنوں سے نکلے گا تو وہ (یعنی دجال اور اس کے پیروکار) سب مر جائیں گے اور زمین میں ان کی وجہ سے ہر طرف بدبو پھیل جائے گی تو اہل زمین اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ان سے زمین کو پاک کردے گا اور پھر وہاں ٹھنڈی یخ ہوا بھیجے گا جو روئے زمین پر کسی مومن کو نہیں چھوڑے گی اور وہ مومنوں کے لیے کافی ہو جائے گی۔ پھر برے

لوگوں پر قیامت برپا ہوجائے گی اور فرشتہ کھڑا ہو کر آسمان اور زمین کے درمیان صور پھونکے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق مرجائے گی مگر جسے تیرا پروردگار بچالے۔ پھر دونفخوں کے درمیان جتنا اللہ چاہے وقفہ ہوگا۔ جب زمین میں کوئی انسان باقی نہیں رہے گا پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا جو مردوں کے مادہ تولید کی طرح ہوگا۔ پھر اس پانی سے جسم اور ڈیل ڈول اُگیں گے جس طرح زمین سیراب ہونے سے سبزہ اُگتا ہے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَاباً وَّسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ (سورہ الفاطر آیت نمبر 9)

اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے ہوائیں بھیجیں انھوں نے بادل کو چلایا پھر ہم اسے (بادل) ایک مردہ یعنے بنجر شہر کی طرف لے گے پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندہ کردیا اسی طرح قیامت کو اُٹھنا ہوگا۔

اس کے بعد فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان صور پھونکے گا جس سے ہر روح اپنے جسم کی طرف چل پڑے گی اور اس میں داخل ہوجائے گی۔ پھر لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایک آدمی کی طرح ایک دم سے زندہ ہو کر رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کے سامنے آئے گا اور تمام مخلوق جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کرتی ہوگی وہ بھی اللہ کے سامنے آجائے گی پھر اللہ تعالیٰ یہود کو بلا کر فرمائے گا تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے عزیر علیہ السلام کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمھیں پانی اچھا لگتا ہے وہ کہیں گے ہاں تو اللہ تعالیٰ انھیں جہنم کو سراب (خیالی پانی) کی شکل میں دکھائے گا پھر جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِیْنَ عَرْضًا (الکھف آیت نمبر 100)

پھر اللہ تعالیٰ نصاریٰ سے مل کر کہے گا

تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے مسیح کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمھیں پانی اچھا لگتا ہے وہ کہیں گے ہاں تو اللہ تعالیٰ اُنھیں جہنم پانی کی شکل میں دکھائے گا اور اسی طرح سے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت کرتا تھا۔ پھر جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ○ (سورۃ الصافات نمبر 24) اور اُنھیں ٹھہراؤ ان سے پرسش ہوگی۔

پھر مسلمان گزریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے مل کر فرمائے گا تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ انھیں ایک یا دو دفعہ جھڑکے گا تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے تو ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو جب وہ ہم سے تعارف کرائے گا۔ تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن سجدے میں گر جائے گا اور منافقوں کی پشتیں ایک تختے کی طرح سے اکڑ جائیں گی گویا کہ ان میں سلاخیں جڑی ہوئی ہیں (تو وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے) وہ کہیں گے تو ہمارا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں سجدے کی دعوت دی جاتی رہی اور تم تندرست اور صحیح سالم تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا تو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے جماعتوں کی صورت میں گزریں گے۔ ان میں سے پہلے لوگ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے پھر ہوا کی رفتار سے پھر پرندوں کی رفتار سے پھر تیز رفتار چوپاؤں کی رفتار سے فرمایا پھر اسی طرح ایک آدمی دوڑتا ہوا گزر جائے گا اور ایک آدمی چلتا ہوا گزرے گا اور آخر میں ایک آدمی پیٹ کے بل گزرے گا اور کہے گا اے رب کریم تو نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے عمل نے تجھے پیچھے چھوڑ دیا پھر اللہ تعالیٰ سفارش کی اجازت دے گا تو پہلے سفارشی حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں گے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام پھر موسیٰ علیہ السلام پھر عیسیٰ علیہ السلام سفارش کے لیے حضرت سلمہ فرماتے ہیں پھر تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کے لیے کھڑے ہوں گے اور پھر وہاں کوئی آپ کے بعد سفارش نہیں کر سکے گا اور وہ مقام محمود ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ فرمایا ہے۔

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (سورۃ السراء آیت 79)

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید۔ ابن ابی حاتم۔ طبرانی الحاکم اور امام بیہقی نے اس کی تصحیح کی ہے۔

اور پھر ہر شخص کو جنت میں اور دوزخ میں اپنے اپنے گھر کا انتظار ہوگا تو کہا جائے گا کاش تمھیں معلوم ہوا اور وہ پشیمانی کا دن ہے راوی فرماتے ہیں کہ دوزخی اس گھر کو بھی دیکھیں گے جو جنت میں ہوگا تو کہا جائے گا کاش تمھیں معلوم ہوتا اور جنتی اس گھر کو بھی دیکھیں گے جو دوزخ میں ہوگا تو ان سے کہا جائے گا اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان نہ ہوتا (تو تمھیں دوزخ کے اس گھر میں جانا پڑتا ..... پھر فرشتے نبی شہدا صالحین اور مومن لوگ سفارش کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔ پھر فرمائے گا انا ارحم الراحمین میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں تو جہنم سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پہلے سے زیادہ مخلوق نکلے گی اور جس میں ذرا بھر بھی بھلائی ہوگی وہ پیچھے نہیں رہے گا۔ پھر جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ماسلککم فی سقر کہ تمھیں جہنم میں کیا چیز لے گئی اور آپؐ نے ہاتھ کی گرہ بنائی۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ ○ (سورۃ المدثر 42 تا 48)

وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں شامل نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے اور ہم قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی

اور آپ نے چاروں انگلیاں بند کیں اور سفیان نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور چاروں انگلیوں کی گرہ بنائی جسے ابونعیم نے بیان فرمایا ہے اور جناب عبداللہ فرماتے ہیں کہ تم ان میں سے ایک میں بھلائی دیکھو گے اور جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ ان لوگوں میں سے کوئی شخص جہنم سے نہ نکلے تو ان کے چہروں اور ان کے رنگوں کو بدل دے گا تو ایک مومن آدمی آکر ان کی سفارش کرے گا تو اسے کہا جائے گا جسے تم پہچانتے ہو اسے نکال لو تو وہ مومن شخص آکر دیکھے گا اور وہ کسی کو پہچان نہیں پائے گا وہ آدمی اس مومن آدمی سے کہے گا ارے فلاں میں فلاں ہوں تو وہ مومن کہے گا

کہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا تو پھر وہ کہیں گے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ ○ (سورۃ المومنون 107، 108)

اے ہمارے پروردگار ہمیں یہاں سے نکال لے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے اللہ فرمائے گا دور ہو جاؤ اسی میں رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔

جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا تو دوزخ ان پر بند ہو جائے گی اور کوئی انسان اس میں سے نکل نہیں سکے گا۔ حافظ ابوالحسن الہیثمی الزوائد میں فرماتے ہیں کہ یہ موقف (کہ جبرائیل پہلے سفارش کریں گے صحیح حدیث کے خلاف ہے کیوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے آنَا اَوَّلُ شَافِعٍ کہ میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔

حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں وہ سکھائیں جو آپ لوگوں کو سکھاتے ہیں اور آپؐ جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم اس دنیا میں رہو گے جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور جب تک اللہ کو منظور ہوا تم اس دنیا میں رہو گے پھر ایک چنگھاڑ (زوردار چیخ) سنائی دے گی تمہارے معبود کی حیات کی قسم ہے وہ زمین پر کچھ نہیں چھوڑے گی سب مر جائیں گے اور وہ فرشتے بھی جو تیرے پروردگار کے پاس ہیں اور زمین خالی ہو جائے گی پھر تیرا پروردگار عرش کے نیچے سے بارش بھیجے گا تو تیرے معبود کی حیات کی قسم ہے وہ زمین پر پڑا ہوا کوئی مقتول اور زمین میں مدفون کوئی میت نہیں چھوڑے گا کہ اس کی قبر پھٹ جائے گی اور وہ اپنے سر کی جانب سے پیدا ہوگا اور اُٹھ کر بیٹھ جائے گا اور عرض کرے گا اے رب کریم یہاں کیا ہوا تھا پھر کہے گا اے رب کریم کل تک تو اس کا گمان تھا کہ وہ اپنے گھر والوں سے باتیں کر رہا ہے۔

حضرت لقیطؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کیسے اکٹھا کرے گا کہ آندھیاں مصیبتیں اور درندے ہمیں پارہ پارہ کر دیں گے ارشاد فرمایا اسی طرح ہوگا جس طرح اور نعمتیں اللہ

تعالیٰ نے بنائی ہیں اور زمین اسے نکالے جب کہ وہ خاک آلود اور بوسیدہ ہو گئے ہوں گے میں نے کہا یہ تو کبھی زندہ نہیں ہو سکیں گے کچھ زمانہ گزرے گا کہ وہ پانی کی ایک بوند کی طرح ہو گا اور تیرے معبود کی حیات کی قسم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ پانی کی اسی بوند سے تمھیں لا اکٹھا کرے گا جیسا وہ نباتات کو پیدا کرتا ہے۔

پھر تم قبروں سے اپنی قتل گاہوں سے نکلو گے اور کچھ دیر تم اس کی طرف دیکھتے رہو گے اور وہ تمھاری طرف دیکھے گا۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ ایسا کیسے ہو گا۔ حالانکہ وہ ایک ہے اور ہم پوری زمین پر پھیلے ہوں گے ہم اسے دیکھیں اور وہ ہمیں دیکھے گا؟ ارشاد فرمایا میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایسا ہی ہو گا یہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں جو اس کے قریب ہیں اور چھوٹی سی تم انھیں ایک پل بھر میں دیکھ لیتے ہو اور وہ تمھیں دیکھتے ہیں اور تمھیں ان کے دیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی اور تیرے معبود کی حیات کی قسم ہے کہ وہ اس حالت میں ہے کہ وہ تمھیں دکھاتا ہے اور تم اسے دیکھتے ہو وہ ان چیزوں پر قادر ہے۔

میں نے عرض کیا جب ہم اس کے سامنے حاضر ہوں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے گا ارشاد فرمایا تم اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور تمھارے اعمال اس کے سامنے ہوں گے اور اس پر تمھاری کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو گی تو تمھارا پروردگار اپنے ہاتھ میں پانی کا ایک چلو لے گا اور تمھاری طرف اسے چھڑک دے گا تو آپ کے معبود کی حیات کی قسم ہے تم میں سے ہر ایک کے چہرے پر اس چلو کا ایک ایک قطرہ پہنچ جائے گا تو مومن کا چہرہ سفید کپڑے کی طرح روشن ہو گا اور کافر کا چہرہ کوئلے کی طرح سیاہ ہو جائے گا پھر تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہاں سے گزر ہو گا اور آنجناب کے پیچھے نیک لوگ ہوں گے جو جہنم کے پل پر سے گزریں گے تم میں سے کوئی شخص کسی انگارے پر پاؤں رکھ کر سسکی کہہ لے گا تو آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ پھر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر پر پیاس کے مارے آئیں گے تو اللہ کی قسم ہے کہ وہ اس سے سیراب ہوں گے کہ کبھی تم نے ایسا نہیں دیکھا ہو گا تو تیرے معبود کی حیات کی قسم ہے تم میں سے جو شخص اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اس کے ہاتھ پر ایسا پیالہ رکھ دیا جائے گا جو اسے بول و براز جیسی آلائشوں سے پاک کر دے گا اور سورج اور چاند چلنے سے روک دیے جائیں گے اور تم

ان دونوں میں سے کسی کو دیکھ نہیں پاؤ گے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ تو اس میں ہم دیکھیں گے کیسے ارشاد فرمایا جیسے اس وقت تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اور یہ سب کچھ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں اپنی برائیوں اور نیکیوں کا بدلہ کس طرح ملے گا ارشاد فرمایا نیکی کی جزا دس گنا بڑھا کر اور برائی کا بدلہ اتنا ہی یا وہ معاف کردی جائے گی میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ جنت اور دوزخ کیا چیز ہیں؟ ارشاد فرمایا تیرے معبود کی حیات قسم ہے دوزخ کے سات دروازے ہیں اور دو دوازوں کے درمیان کا فاصلہ ایک سوار کے ستر برس تک چلنے کے برابر ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان کے دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ ایک سوار کے ستر برس تک سفر کرنے کے برابر ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم جنت سے کیسے خبردار ہوں گے ارشاد فرمایا اس میں صاف شہد کے دریا ہیں اور ایسے دودھ کے دریا ہیں جن کا مزہ خراب نہیں ہوتا اور ایسے پانی کے دریا ہیں جس میں تغیر نہیں آتا اور ان دریاؤں میں شراب کے ایسے پیالے ہیں جن کے پینے سے سر درد اور پشیمانی نہیں ہوتی ہے اور ہر قسم کے پھل ہیں اور تیرے معبود کی قسم ہے تم ان کی کیفیت کو نہیں جانتے اور اس سے بڑھ کہ پاک بیویاں ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہمارے لیے وہاں نیک بیویاں بھی ہیں۔ ارشاد فرمایا نیکوں کے لیے نیک بیویاں ہیں تم ان سے لطف اُٹھاؤ گے جیسے تم دنیا میں لطف اُٹھاتے ہو اور وہ تم سے لطف اُٹھائیں گی اور ان سے بال بچے پیدا نہیں ہوں گے۔

.....☆.....

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

باب2:

احوالِ قیامت

قیامت کی چنگھاڑ، زوردار چیخ

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ○ وَقَوْلُهٗ : لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (اعراف آیت 18)

ترجمہ: بس ایک چنگھاڑ ہی دیکھیں گے (سنیں گے) اور وہ بے بس ہو جائیں گے اور وہ کوئی وصیت بھی نہیں پیش کر سکیں گے اور نہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ سکیں گے

اور فرمان باری تعالیٰ ہے وہ (قیامت) انھیں اچانک آلے گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ صور پھونکی جائے گی اور لوگ اپنے راستوں بازاروں مجلسوں میں ہوں گے یہاں تک کہ کپڑا دو آدمیوں کے درمیان کھلا اور وہ بھاؤ تاؤ کر رہے ہوں گے اور ابھی ان دونوں میں سے ایک کپڑے کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا کہ قیامت کی صور پھونک دی جائے گی اور اس کے ساتھ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً۔ بس وہ ایک چنگھاڑ ہی سنیں گے ابن ابی حاتم۔ (الحاکم مسند امام احمد صحیح حدیث)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قیامت برپا ہوگی اور لوگ اپنے بازاروں میں خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور کپڑا ناپ رہے ہوں گے اور اونٹنیوں کا

دودھ دوہ رہے ہوں گے اور اپنی ضروریات میں مصروف ہوں گے اور وہ کوئی وصیت بھی نہ کر پائیں گے اپنے گھر والوں کے ہاں واپس بھی نہیں پہنچ سکیں گے (کہ قیامت برپا ہو جائے گی (ابن جریر ابن ابی حاتم الدر المنصور)۔

☆ حضرت الزبیر بن العوامؓ سے روایت ہے کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک آدمی کپڑا ناپ رہا ہوگا اور ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا پھر اُنھوں نے یہ آیت پڑھی فلایستطیعون توصیة (عبداللہ بن احمد مجمع (الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھول کر رکھا ہوگا اور وہ خرید و فروخت نہیں کر پائیں گے اور وہ کپڑا نہیں لپیٹیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا اور ابھی وہ اس میں سے پانی بھی نہیں پی سکے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا اور قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک آدمی نے لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا اور اس سے چکھ نہیں سکے گا (بخاری و مسلم مسند احمد)

☆ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمھارے اوپر مغرب کی جانب سے ڈھال کی طرح کا ایک بادل آئے گا وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا رہے گا اور پھیل جائے گا یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اے لوگو اللہ کا حکم آچکا ہے تو تم اس کی جلدی کرو ..... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دو آدمی کپڑا پھیلائے ہوئے ہوں گے اور ابھی اسے لپیٹ نہیں سکیں گے .....اور ایک آدمی اپنا حوض لیپ رہا ہوگا اور وہ اس سے کبھی پانی نہیں پی سکے گا اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا اور وہ اس کا دودھ کبھی نہیں پی سکے گا کیونکہ ایک دم قیامت برپا ہو جائے گی (ابن ابی حاتم طبرانی وغیرہ)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آنجناب ارشاد فرما رہے تھے۔ آخر میں جو دو شخص قیامت کے

روز اُٹھائے جائیں گے وہ مزینہ قبیلہ کے دو چرواہے (بکریاں چروانے والے) ہوں گے جو مدینہ منورہ کو جارہے ہوں گے وہ اپنی بکریوں کو بلائیں گے تو وہ انھیں پائیں گے کہ وہ بدک کر بھاگ رہی ہیں جب وہ وداع کی گھاٹی پر پہنچیں گے تو وہ دونوں اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے (بخاری شریف مسلم شریف ومسند امام احمد بن حنبل)

☆ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پر آئیں گے تو دو فرشتے آکے اُنھیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے میدان قیامت (المحشر) کی طرف لے جائیں گے اور میدان محشر کی طرف لے جائے جانے والے یہ دو آخری شخص ہوں گے (الحاکم فی المشدک)

☆ حضرت ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرم نے ارشاد فرمایا قیامت کی چنگھاڑ سے پہلے ایک اعلان کرنے والا اعلان فرمائے گا اے لوگو تم پر قیامت آگئی ہے اور وہ اپنی آواز کو لمبا کردے گا کہ اسے زندہ اور مردہ لوگ سب سُنیں گے اور اللہ تبارک تعالیٰ آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) کی طرف آئے گا پھر اعلان کرنے والا اعلان فرمائے گا بتاؤ آج کس کی حکومت ہے آج اللہ تعالیٰ ایک زبردست ذات کی حکومت ہے (ابن ابی داؤد الحاکم فی المستدرک الدیلمی الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا مجھے نہیں معلوم کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس ..... پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو دجال کے قتل کو بھیجے گا حضرت عروہ بن مسعودؓ کی طرح ہوں گے حضرت عیسیٰؑ اسے تلاش کریں گے پھر حضرت عیسیٰؑ لوگوں کے درمیان سات برس تک رہیں گے جب کہ دو آدمیوں میں کوئی دشمنی نہیں رہے گی پھر اللہ تعالیٰ الشام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو جس شخص کے دل میں ذرہ بھر نیکی یا ایمان ہوگا اللہ تعالیٰ اسے موت دے دے گا۔ یہاں تک کہ کوئی تم میں سے اگر کسی پہاڑ کے غار میں بھی داخل ہوجائے گا تو موت کا فرشتہ وہاں بھی داخل ہوجائے گا اور اس کی جان قبض کرلے گا فرمایا یہ بات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے فرماتے ہیں کہ برے لوگ پرندوں اور بھاری درندوں کی شکل میں باقی رہ جائیں گے جو نیکی کو پہچانیں گے

اور برائی کا انکار نہیں کریں گے تو شیطان اُن کے پاس آ کر کہے گا کیا تم میری بت نہیں سنتے ہو؟ تو وہ کہیں گے تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے تو وہ انھیں بت پرستی کا حکم دے گا اور اسی بات پرستی میں ان کی روزی اور اچھے گزران کا دارومدار ہوگا پھر صور پھونکا جائے گا تو جو اسے سنے گا اس پر کان لگائے گا اور اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ سب سے پہلے جو صور پھونکنے کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹ کا تالاب لیپ رہا ہوگا فرمایا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس پر سائے کی طرح بارش بھیجے گا تو اس سے لوگوں کے جسم زمین سے باہر نکل آئیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو اچانک لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے پھر کہا جائے گا لوگو اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ اور انھیں ٹھہراؤ کہ ان سے پرسش ہوگی..... پھر کہا جائے گا کہ جہنمیوں کی جماعت کو نکالو تو پوچھیں گے کتنوں میں سے کتنے تو کہیں گے کہ ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے فرمایا یہ وہ دن ہوگا جس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور اسی روز اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (مسلم وامام احمد الحاکم والذھبی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا یہ قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی (مسلم شریف وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک مرغا ہے اس کے دو بازو ہیں جو زبرجد و موتیوں اور یاقوت جیسے قیمتی جواہروں سے جڑاؤ ہیں اس کا ایک بازو مشرق میں اور ایک بازو مغرب میں ہے اور اس کے پاؤں نچلی زمین میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے جب بڑی صبح (صبح صادق) ہوتی ہے تو وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہے پھر کہتا ہے فلاح قُدُّوسٌ رَبُّنا اللہ لاالہ الااللہ تو اس وقت مرغا اپنے پر مار کر چیختا ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا اللہ فرمائے گا اپنے بازو (پر) بند کر لو اور اپنی آواز روک لو تو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے جان جائیں گے کہ قیامت قریب ہے (ابوالشیخ نے کتاب العظمت میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ المیزان جلد دوم میں لکھا ہے اور الھیثمی نے مجمع الزوائد میں طبرانی کی طرف نسبت کی ہے۔

قیامت کی چنگھاڑ اور صُور کا پھونکنا جمعہ کے روز ہوں گے

☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارا بزرگ ترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس دن فوت ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگ بے ہوش یعنی نابود ہو جائیں گے (ابوداؤد نسائی والدارمی وامام احمد بن حنبل والحاکم والذہبی وغیرہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرمایا کہ جاندار مویشی چوپائے وغیرہ جمعہ کے روز سورج نکلنے تک قیامت کے خوف سے چیختے رہتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے کہ (انہیں) کوئی پرواہ نہیں ہوتی (ابوداؤد دونسائی موطا والحاکم وامام احمد بن حنبل)

☆ حضرت ابوامامہ بن عبدالمنذر رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام مقرب فرشتے آسمان زمین ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے روز قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں (ابن ماجہ وامام احمد وغیرہ)

☆ حضرت مجاہد طابص رضی اللہ عنہ فرماتے کہ جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو زمین سمندر اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سوائے انسان کے (قیامت کے خوف سے) گھبراتے ہیں (ابن ابی شیبہ والدالمنثور)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ) کی تفسیر احادیث شریفہ سے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی آدمی نے مدینہ منورہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں کے اوپر منتخب فرمایا ہے تو حضرات انصار میں سے ایک آدمی نے اُٹھ کر اپنے ہاتھ سے اس کو تھپڑ مار دیا اور فرمایا تم یہ بات کہتے ہو حالانکہ ہمارے درمیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں..... تو یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی گئی تو آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

فرمایا ہے اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اُٹھ کر دیکھے گا لیکن میں پہلا شخص ہوں گا جو اپنا سر اُٹھاؤں گا تو میں اچانک دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا ایک پایہ پکڑے ہوں گے تو مجھے نہیں معلوم کہ انھوں نے اپنا سر مجھ سے پہلے اُٹھایا ہے یا وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے استثنا فرمایا ہے۔ (بخاری شریف مسلم شریف ترمذی شریف ابن ماجہ شریف اور امام احمد بن حنبل فی مسندہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبریل امین سے اس آیت کے بارے مین پوچھا کہ صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے تمام رہنے والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جس کے لیے اللہ چاہے (وہ بے ہوش ہونے سے بچ جائے گا وہ لوگ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا کہ وہ بے ہوش ہوں میں نے سوال کیا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا وہ حضرات شہدائے کرام ہیں۔ جو اپنی تلواریں لٹکائے عرشِ الٰہی کے آس پاس ہوں گے۔

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ کے اس ارشاد **الا من شاء اللہ** کے بارے میں فرماتے ہیں وہ شہدائے کرام ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے جو تلوار لٹکائے عرش الٰہی کے آس پاس موجود ہوں گے (ھنادفی الزھد والدر المنثور)

☆ امام فاریابی نے اپنی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت مبارکہ کی قرأت فرمائی تو حضرات صحابہ کرایم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے استثناء فرمایا ہے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا حضرت جبریل میکائیل ملک الموت اسرافیل اور عرشِ الٰہی اُٹھانے والے فرشتے۔ جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کی روحوں کو قبض فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرمائے گا۔ کون باقی بچا ہے۔ فرشتہ عرض کرے گا۔ **سبحانك تبارکت وتعالیت یا ذالجلال والاکرام** جبریل میکائیل اور ملک الموت بچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میکائل کی جان لے لو تو وہ میکائل کی جان لے لے گا۔ وہ ایک بڑی چٹان کی طرح سے گر پڑے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا ملک الموت کون

بچا ہے؟ وہ عرض کرے گا۔ جبریل اور ملک الموت تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت مرجا تو وہ مرجائے گا اب اللہ فرمائے گا اے جبریل علیہ السلام کون بچا ہے جبریل عرض کرے گا آپ کی ذات گرمی جو باقی اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور جبریل مرنے والا فانی ہے۔ اللہ فرمائے گا اس کا مرنا بھی ضروری ہے تو جبریل سجدے میں گر جائے گا اور اپنے دونوں پر پھڑ پھڑائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل بھی میکائیل پر گر پڑیں گے اور جبریل کی پیدائش کی فضیلت میکائل کی پیدائش پر اس طرح سے ہے جیسے ایک بڑے پہاڑ کی فضیلت مٹی کے چھوٹے ٹیلے پر ہوتی ہے (الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ کے بارے میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ قیامت کی بے ہوشی سے اللہ تعالیٰ نے تین اشخاص کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ جبریل میکائیل اور ملک الموت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ (حالانکہ اسے معلوم ہے) اے ملک الموت کون بچا ہے وہ عرض کرے گا تیری ذات کریم اور تیرے بندے جبریل میکائیل اور ملک الموت بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میکائیل کو فوت کردو۔ پھر اللہ فرمائے گا (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) ارے ملک الموت کون بچا ہے۔ وہ عرض کرے گا تیری کریم ذات باقی اور تیرا بندہ جبریل اور ملک الموت۔ اللہ فرمائے گا جبریل کی روح کھینچ لو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا (حالانکہ اسے خوب معلوم ہے) ارے ملک الموت کون بچا ہے فرشتہ عرض کرے گا تیری کریم ذات باقی ہے اور تیرا بندہ ملک الموت موجود ہے اور وہ بھی مرنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم بھی مرجاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے گا میں نے مخلوق کو ایجاد کیا میں اسے دوبارہ بناؤں گا۔ زبردست اور متکبر لوگ کہاں ہیں تو اسے کوئی جواب دینے والا نہیں ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اعلان کرے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی حکومت ہے تو کوئی جواب دینے والا نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آج اللہ واحد زبردست کی حکومت ہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے (البیہقی ابن مردویہ الدر المنثور)

☆ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بارہ (12) شخصوں کو بے ہوشی سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ جبریل، میکائیل، ملک الموت اور عرش الٰہی اُٹھانے والے 8 فرشتے (بیہقی

قرطبی فی التذکرہ)

☆ حضرت مقاتل بن سلیمان وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ کے بارے میں فرماتے ہیں الصور ایک سینگ (بگل) ہے اور اسرافیل فرشتہ ایک قرن جو بگل کی شکل کا ہے پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہے اور اس بگل کے سر کا دائرہ آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے اور وہ فرشتہ اپنی نظر عرش کی طرف لگائے انتظار میں ہے کہ کب حکم ہوتا ہے کہ وہ سینگ میں پہلا نفخہ پھونکے تو سب بے ہوش ہو جائیں یعنی آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حیوانات (تمام جاندار) بے ہوشی اور گھبراہٹ کی شدت سے موت سے دوچار ہو جائیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے تو حضرت جبرئیل میکائل اسرافیل اور ملک الموت کا استثنیٰ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دے گا کہ وہ میکائل کی روح قبض کرے پھر جبریل کی روح پھر اسرافیل کی روح پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دے گا تو وہ بھی مر جائے گا پھر نفخہ اولیٰ کے بعد تمام مخلوق چالیس (40) برس تک عالم برزخ میں رہے گی۔ پھر دوسرا نفخہ پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور اسے دوسرا نفخہ پھونکنے کا حکم دے گا اسی کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (الزمر 68)

> پھر دوسرا نفخہ پھونکا جائے گا تو لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے یعنی اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر اُٹھنے کے منظر کو دیکھ رہے ہوں گے۔ (البیہقی فی البعث القرطبی فی التذکرہ)

☆ ابوالشیخ نے کتاب العظمت میں حضرت وھب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں کہ چار شخص مستثنیٰ ہیں۔ جبرئیل، میکائل اسرافیل اور ملک الموت اور یہ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا ہے اور آخر میں اُنھیں مارے گا اور پہلے فرشتے جنھیں اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا وہ ہیں امور الٰہی کی تدبیر کرنے والے اور معاملات کو تقسیم کرنے والے فرشتے (الشیخ فی العظمت)

تنبیہ

یہ روایت ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں کہ مستثنیٰ شہدائے کرام اور ذمہ دار فرشتے

ہیں ۔ کیوں کہ ان تمام کو استثناء میں جمع کرنا ممکن ہے۔ حضرات شہدائے کرام کا استثناء اس لیے درست ہے کہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں انھیں روزی دی جاتی ہے اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جنھوں نے حوروں اور جنتی خادم لڑکوں کو اور جنت اور دوزخ گھرانوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے اور اس کے علاوہ دوزخ میں سانپ اور بچھوؤں کو بھی مستثنیٰ فرمایا ہے اور حلیمی نے حضرت شہدائے کرام کے علاوہ دوسروں کے استثناء کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ آیت کریمہ میں آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں اور عرش الٰہی اُٹھانے والوں کا استثناء آیا ہے اور جنھوں نے ان فرشتوں کا ذکر کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے ہیں وہ شامل نہیں ہیں اس لیے کہ عرش الٰہی اور اس کے اُٹھانے والے آسمانوں کے اوپر ہیں اور جبریل اور ان کے ساتھ تین (3) فرشتے عرش الٰہی کے آس پاس پھرنے والے ہیں اور جنت اور دوزخ دونوں عالم ایسے ہیں جو باقی رہنے کے لیے پیدا کیے گے ہیں اور یہ دونوں اس مخلوق سے جدا ہیں جو فنا کے لیے پیدا کی گئی ہیں ۔ تو ان دونوں جگہوں کے رہنے والے اس آیت کے حکم میں شامل نہیں ہیں ۔ اسی طرح سے تمام جنتیں جو آسمانوں کے اوپر اور عرش الٰہی کے نیچے میں آیت کے حکم میں شامل ہیں۔

فرماتے ہیں کہ جنتی حوروں خادم لڑکوں جنت دوزخ کے نگرانوں کا نہ مرنا عجیب نہیں ہے کیوں کہ وہ دار البقاء ہے جو اس میں داخل ہو جائے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ حالانکہ مرنے کے بعد لائق ہے اس میں جو ایک دفعہ پیدا کیا گیا ہے کبھی نہیں مرے گا اور یہ کہ موت ذمہ داروں کو قابو کرنے کے لیے اور انھیں ایک جہان سے دوسرے جہان کو منتقل کرنے کے لیے ہے اور اہل جنت کے لیے کافی پابندی نہیں ہے اس لیے انھیں بھی موت سے معافی دی گئی ہے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ کہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ کہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے ذات باری تعالیٰ کے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں ہلاک ہونے کے قابل ہیں اور ہر پیدا شدہ چیز ہلاک ہونے کے لائق چاہے وہ ہلاک نہ ہو بخلاف قدیم ازلی کے کہ وہ قابل ہلاک نہیں ہے اور اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ عرش الٰہی کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے کہ وہ ہلاک ہوگا تو جنت کو بھی اسی میں شامل ہونا چاہیے۔

صاحب الغم فرماتے ہیں تحقیق یہ ہے کہ مراد صعق (بے ہوشی) ہے یعنی موت سے عام

ہے کہ جو شخص مرا نہ ہو یا مر گیا ہو اس پر غشی کا اطلاق ہوتا ہے۔ جب دوسرا نفخہ پھونکا جائے گا تو جو مر گیا ہوگا وہ زندہ ہو جائے گا اور جس پر بے ہوشی طاری ہوگئی وہ ہوش میں آجائے گا اور یہ بے ہوشی حضرت انبیاء علیہم السلام کے لیے ہوگی۔ سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ ان کے بارے میں تردد ہے۔ اگر ان پر بے ہوشی طاری نہیں ہوگی تو وہ اس بے ہوشی کے بدلے میں ہوگا جو ان پر کوہِ طور میں طاری ہوئی تھی اور یہ ان کے حق میں بڑی فضیلت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ انھیں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہو کیوں کہ ایک جزوی چیز کلی امر کو لازم نہیں کرتی ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی روحیں قبض کرنے کے بعد ان کے جسموں میں لوٹا دی ہیں اور وہ اپنے رب کے ہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں تو جب پہلا نفخہ پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے تو یہ صعقہ ہر لحاظ سے موت کے معنوں میں نہیں ہوگا۔ صرف شعور کے ختم ہو جانے کی حد تک ہوگا تو اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں شامل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے استثناء فرمایا ہے تو اس حالت میں ان کا شعور ختم نہیں ہوگا اور ان کی بے ہوشی طور کے دن کی بے ہوشی میں شمار کر لی جائے گی۔

میں کہتا ہوں اس سے واضح ہوتا ہے کہ آیت میں مستثنیٰ کو ترجیح مذکورہ فرشتوں کے لیے ہے اس بنا پر کہ مراد صعقہ سے یہاں موت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غشی یعنی بے ہوشی ہے تو دو امر اکٹھے جمع ہو جائیں گے اور دونوں باتوں کا استثناء ہو جائے گا تو اس طرح سے غشی سے شہداء کا استثناء درست نہیں ہوگا اس لیے کہ بے ہوشی تو حضرات انبیاء علیہم السلام پر بھی طاری ہوگی۔ یہاں تک کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تو حضرات شہدائے کرام بے ہوشی میں بدرجہ اولیٰ شامل ہوئے۔

فائدہ:

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ بحر الکلام میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ سات (7) افراد فنا نہیں ہوں گے العرش۔ الکرسی، اللوح، القلم، جنت، دوزخ۔

اپنے رہنے والوں عذاب اور رحمت کے فرشتوں اور حوروں اور روحوں سمیت۔

نفخہ صور اور اس پر مقرر فرشتہ کا بیان:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صور پھونکنے کے بارے میں پوچھا تو آنجناب نے ارشاد فرمایا وہ ایک سینگ (بگل) ہے جس میں پھونکا جائے گا (ابوداؤد نسائی، ترمذی، الدارمی، مسند احمدؒ)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں کیسے عیش کروں اور صاحب قرن بگل منہ میں لیے ہوئے اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور اپنا کان لگائے ہوئے ہے کہ کب (صور پھونکنے کا) حکم ہوتا ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو اس بات سے دشواری محسوس ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہا کرو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (مسند احمد طبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں کیسے آرام کروں اور صور پھونکنے والا فرشتہ بگل پر منہ رکھے ماتھا جھکائے کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم ہوتا ہے تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے کہا کریں ارشاد فرمایا تم کہا کرو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (مسند احمد، مستدرک، حاکم الزاھبی، مجمع الزوائد، الطبرانی، البیہقی، ترمذی، ابونعیم)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے صور پھونکنے والے فرشتے کو اس پر مقرر فرمایا ہے وہ عرش کی طرف نظر اٹھائے ہوئے تیار ہے، اس اندیشے کے تحت کہ کہیں آنکھ جھپکنے سے پہلے اسے حکم دے دیا جائے گویا اس کی آنکھیں دو روشن ستارے ہیں۔ (مستدرک حاکم، امام الذھبی)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف اور حضرت میکائل اللہ کے بائیں طرف اور صاحب صور یعنی اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (ابوداؤد شریف مسند

امام احمد)

☆ امام قرطبی نے روایت کی ہے کہ ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ تمام امتوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نفخہ صور پھونکنا حضرت اسرافیل کے ذمہ ہے (امام قرطبی، التذکرہ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر صبح کو صور پھونکنے پر مقرر دو فرشتے منتظر رہتے ہیں کب انھیں حکم ہو اور وہ صور پھونکیں (مستدرک حاکم، التذکرہ، امام الذھبی، الدر المنثور وغیرہ

امام قرطبی فرماتے ہیں، یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت اسرافیل کے ساتھ ایک اور فرشتہ بھی ہے جو صور پھونکے گا اور ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس ایک اور قرن یعنی بگل ہو جس میں وہ پھونکے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات کی تصریح (وضاحت) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے جو ابن ماجہ شریف میں ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن الحارث فرماتے ہیں۔ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا اور ان کے پاس بڑے عالم حضرت کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہ حضرت اسرافیل کا ذکر ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے کچھ اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتائیں تو جناب کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمھارے علم میں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں، فرمایا مجھے آپ بتائیں۔ انھوں نے فرمایا اسرافیل علیہ السلام کے چار بازو ہیں دو بازو (پرواز کے لیے) ہوا میں ہوتے ہیں اور ایک بازو (پر) لباس کا کام دیتا ہے اور ایک بازو کندھے کے اوپر ہے اور عرش ان کے کندھے کے اوپر ہے اور قلم ان کے کان کے اوپر ہے جب وحی نازل ہوتی ہے قلم لکھتی ہے پھر فرشتے پڑھ لیتے ہیں اور صور پھونکنے والا ایک فرشتہ ایک گھٹنہ بچھائے ہوئے ہے اور دوسرا کھڑا کیے ہوئے ہے اور صور (بگل) منہ میں لیے ہوئے پشت جھکائے ہوئے ہے۔ اسے حکم دیا گیا کہ جب وہ اسرافیل کو دیکھے کہ اس نے اپنا بازو بند کرلیا تو وہ صور پھونک دے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس طرح سے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صور پھونکنے

ولا فرشتہ اسرافیل سے الگ ہے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ پہلا نفخہ پھونکے گا۔ جب وہ اسرافیل کو دیکھے گا کہ اس نے اپنا پر بند ھ کرلیا اور یہ بے ہوشی کا نفخہ ہوگا پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام دوسرا نفخہ پھونکیں گے جو زندہ ہو کر اُٹھنے کا نفخہ ہوگا۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری

☆ حضرت ابوبکر الہذلی فرماتے ہیں جو فرشتہ صور پھونکنے پر مقرر ہے اس کا ایک قدم ساتویں زمین میں ہے اور وہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا اپنی نظر اسرافیل علیہ السلام کی طرف لگائے ہوئے ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے اس نے آنکھ نہیں جھپکی ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ اسے اشارہ ہو اور وہ صور پھونکے۔ (کتاب العظمۃ۔ ابوالشیخ)

☆ ابن مندہ نے اپنی مسند صحیح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں الصور قرن یعنی بگل کی شکل کا ہے جس میں صور پھونکا جائے گا (الدر المنثور)

☆ حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے الصور (بگل) کو سفید موتی (مروارید) سے پیدا فرمایا ہے جو صفائی اور شفافیت میں کانچ کی مانند ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عرش سے فرمایا الصور کو پکڑ لو۔ پھر فرمایا کُن (ہوجا) تو حضرت اسرافیل پیدا ہو گئے پھر ان سے فرمایا کہ الصور کو پکڑ لو تو انھوں نے اسے پکڑ لیا اور اس صور میں مخلوق کی روحوں کی گنتی کے برابر سوراخ ہیں۔ ہر پیدا شدہ روح اور سانس لینے والی جان ان سوراخوں سے ہو کر نکلے گی اور الصور کے درمیان میں ایک طاق ہے جس کا گھیراؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے اور حضرت اسرافیل اپنا منہ اس طاق پر رکھے ہوئے ہے پھر رب تعالیٰ نے اس سے فرمایا میں نے تجھے صور پھونکنے پر مقرر فرمایا ہے لہٰذا تم صور پھونکنے اور چنگھاڑ پیدا کرنے کے لیے مقرر ہو تو حضرت اسرافیل عرش کے سامنے داخل ہوں گے اور انھوں نے اپنا دایاں پاؤں عرش کے نیچے داخل کیا اور بایاں پاؤں آگے بڑھایا ہے اور جب سے اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا فرمایا ہے انھوں نے آنکھ نہیں جھپکی ہے اور وہ منتظر ہیں کہ انھیں کیا حکم ہوتا ہے۔ (کتاب العظمۃ، ابوشیخ، الدر المنثور۔

دو نفخوں کے درمیان کی مدت

فرمان باری تعالیٰ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ (سورہ مریم)

اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے۔

☆ حضرت ابو العالیہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے دو نفخوں کے درمیان کی مدت مراد ہے (الدر المنثور، وغیرہ)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دو نفخوں کے درمیان کا عرصہ (40) ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا ابو ہریرہ چالیس دن (40) فرمایا نہیں بتاتا۔ انھوں نے کہا 40 مہینے؟ فرمایا میں نہیں بتاتا۔ انھوں نے فرمایا 40 سال؟ فرمایا میں نہیں بتاتا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا تو مخلوقات سبزے کی طرح اُگ آئے گی۔ فرمایا اور انسان کی تو ہر چیز بوسیدہ ہو چکی ہوگی۔ سوائے ایک ہڈی کے اور وہ دُم کی جڑ کی ہڈی ہے۔ اُسی سے قیامت کے روز مخلوق دوبارہ بنے گی (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی انسان کی ہر چیز کو کھا جائے گی سوائے دم کی ہڈی کے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا وہ رائی کے دانہ کے برابر ہے جس سے تم (سبزہ کی طرح سے) اگو گے (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، وغیرہ)

☆ حضرت ابن المبارک رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا زندہ ہونے سے 40 دن پہلے لوگوں پر خیر کی بارش ہوگی (التذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ صور پھونکا جائے گا اور صور قرن یعنی بگل کی شکل کا ہے اور آسمانوں اور زمین میں موجود تمام بے ہوش ہو جائیں گے اور دو نفخوں کے درمیان کا عرصہ 40 برس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان 40 سالوں میں بارش برسائیں گے تو وہ زمین سے ایسے اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے اور انسان میں ایک ہڈی ہے جسے زمین نہیں کھاتی ہے اور وہ اس کے دُم کی جڑ کی ہڈی ہے اور اسی سے قیامت کے روز اس کا جسم بنے گا (ابو داؤد شریف، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہر انسان کو زمین کھا جائے گی۔ سوائے دم کی جڑ کی ہڈی کے کہ اسی سے انسان پیدا ہو کر نکلے گا اور اللہ تعالیٰ زندگی کی بارش برسائے گا جس سے وہ سرسبز پودوں کی طرح نکل پڑیں گے۔ جب جسم نکل آئے گا تو اللہ تعالیٰ روحوں کو بھیجے گا تو ہر روح آنکھ جھپکنے سے زیادہ تیز رفتاری سے اپنے جسم میں چلی جائے گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو اچانک لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے (کتاب السنّت (ابن ابی العاصم الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں عرش کے نیچے سے پانی کی ایک ندی بہے گی جو دو چٹھاڑوں کے درمیان بہے گی اور 40 برس کا عرصہ ہوگا کہ ہر بوسیدہ انسان یا پرندہ یا چوپایا اگ پڑے گا۔ اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرے گا تو اُنھیں پہچان لے گا۔ اس لیے کہ وہ زمین پر انھیں پہچانتا تھا وہ زمین میں سے نکلیں گے پھر ان کی روحیں بھیجی جائیں گی تو وہ جسموں سے آملیں گی اس فرمان باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر آیت نمبر 7 (ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرش الٰہی کی جڑ سے ایک ندی رواں ہوگی جس سے تمام جاندار روئے زمین پر اُگ پڑیں گے پھر روحیں اڑیں گی تو اُنھیں حکم ہوگا کہ وہ جسموں کے اندر چلی جائیں۔ اس سے یہی مراد ہے فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ (الفجر 27، 28 ابن حاتم الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگ قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے اور آسمان سے ان پر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہوگی۔

تنبیہ:

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول "اَبَیْتُ" یعنی میں نہیں بتاتا اس میں دو تاویلیں ہیں۔ پہلی تاویل یہ ہے کہ میں اس کی وضاحت کرنے سے انکار کرتا ہوں

باوجود اس کے کہ وہ اس کے بارے میں جانتے تھے۔ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں سُنا تھا۔

دوسری تاویل یہ ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔ تو اس صورت میں انھیں اس کا علم نہیں اور امام قرطبی فرماتے ہیں کہ پہلی تاویل زیادہ واضح ہے اور انھوں نے اسے اس لیے بیان نہیں فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اور دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ دونفخوں کے درمیان کا عرصہ 40 برس ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کئی روایتوں میں آیا ہے کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ چالیس کی متعین مدت کا اُنھیں علم نہیں۔

☆ ابن مردویہ جید سند کے ساتھ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے کہا کہ یہ چالیس کیا ہیں؟ تو اُنھوں نے فرمایا میں نے اس طرح اس طرح سُنا ہے۔

☆ امام ابن جریر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ تمام اہل علم کی رائے تھی کہ یہ مدت چالیس برس ہے۔

☆ حضرت الحلیمی فرماتے ہیں کہ روایات اس پر متفق ہیں کہ دونفخوں کی درمیانی مدت 40 برس ہے۔ پہلے نفخے سے ہر زندہ چیز مرجائے گی اور دوسرے نفخے سے اللہ تعالیٰ ہر مردہ کو زندہ فرمائے گا۔

تنبیہ:

صور پھونکنے کی حدیث میں پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گذر چکا ہے کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (بتاؤ) آج کس کی حکومت ہے۔ یہ واقعہ دونفخوں کے درمیان ہوگا تو کوئی اس پکار کا جواب نہیں دے گا۔

☆ النحاس نے معنی القرآن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ کلمات لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ حشر کے بعد واقع ہوں گے اور اسے ہی ترجیح دی ہے اور امام

قرطبی نے پہلے کو ترجیح دی ہے (کہ یہ واقعہ دو نفخوں کے درمیان ہوگا) اور حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ جنت میں فرمائے گا تو اہل جنت اس کا جواب دیں گے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آج ایک اللہ زبردست ذات کی حکومت ہے۔

نفخۃ البعث اور مخلوقات کا زندہ کرنا

چوپایوں درندوں اور پرندوں کے زندہ ہونے کا بیان:

اسی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ (الزمر 68)

پھر صور پھونکا جائے تو اچانک لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا (النبأ)

اور صور پھونکا جائے گا تو تم فوج در فوج آجاؤ گے اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (یٰسین 51)

اور صور پھونکا جائے گا تو وہ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے اور فرمان باری تعالیٰ ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ (النازعات 6،7)

جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی اور اس کے پیچھے ایک اور آئے گی اور ارشاد فرمایا

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم (الانعام 38)

اور جو بھی زمین پر چلنے والا ہے اور جو بھی پرندہ اپنے دونوں پروں سے اُڑتا ہے تمھاری طرح مخلوق ہے۔

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما آیت "يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ جب تھرتھرانے والی

تھرتھرائے گی اس سے نفخہ اولیٰ مراد ہے اور آیت ''تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ'' اس کے پیچھے ایک اور آئے گی اس سے مراد نفخہ ثانیہ ہے (ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت المقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ ماں کے پیٹ سے گر جانے والے بچے سے لے کر نہایت بوڑھے شخص تک قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے (الطبرانی، الہیثمی، مجمع، الزوائید)

☆ امام قرطبی اور حلیمی فرماتے ہیں گرنے والے بچے سے مُراد ہے جس کی تخلیق پوری ہو چکی ہو اور اس میں روح ڈل چکی ہو اس میں وہ گرنے والا بچہ شامل نہیں ہے جس میں ابھی روح نہ پھونکی گئی ہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التکویر آیت 5) اور جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے کے بارے میں فرماتے ہیں تمام مخلوق اکٹھی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ مکھیوں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا (الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو لوگ سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور مچھلیاں اُن کے گوشت بانٹ کر کھا جاتی ہیں اور سوائے ہڈیوں کے کوئی ان کی ظاہر چیز باقی نہیں رہتی ہے۔ پھر طوفانی موجیں آتی ہیں اور ان ہڈیوں کو زمین پر ڈال دیتی ہیں پھر وہ ہڈیاں عرصہ تک پڑے رہنے سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ پھر اونٹ وہاں سے گزرتے ہیں اور اُنھیں کھا جاتے ہیں پھر اُونٹ لید کرتے ہیں اور اس کے بعد کچھ مسافر لوگ وہاں پڑاؤ کرتے ہیں اور وہ اس لید سے آگ جلاتے ہیں اور آگ بجھ کر راکھ بن جاتی ہے پھر ہوائیں اس راکھ کو زمین پر بکھیر دیتی ہیں تو جب صور پھونکا جائے گا تو یہ راکھ اور اہل قبور سب نکل آئیں گے (الدر المنثور، تذکرہ قرطبی)

☆ حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں البحر المسجور بھڑکتا ہوا سمندر اس کا آغاز اللہ کے علم میں ہے اور اس کا انجام اللہ تعالیٰ کی مشیت (ارادہ) میں ہے اس سمندر میں آدمی کے مادہ کی طرح کا گاڑھا پانی ہے۔ طوفانی موجیں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہیں اور انھیں نہیں پا سکتی ہیں تو جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو موت دے دے گا تو ان پر بارش برسائے گا اور جب

اُنھیں رابفہ اور رادفہ یعنی دو نفخوں کے درمیان چالیس دن میں زندہ کرے گا تو یہی جوش کھاتا ہوا سمندران پر بارش برسائے گا تو وہ زمین سے ایسے نکل پڑیں گے جیسے کوئی دانہ سیلاب کی مٹی میں سے نکلتا ہے اور مومنوں کی روحیں جنت سے اور کافروں کی روحیں دوزخ سے اکھٹی کی جائیں گی۔ پھر صور پھونکنے کے موقعہ پر وہ سب اکھٹے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو حکم دے گا اور وہ صور پھونکے گا تو تمام روحیں اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دے گا تو وہ اپنا ہاتھ زمین کے نیچے ڈال کر اسے حرکت دیں گے کہ زمین پھٹ جائے گی۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور اس کے بعد حضرت جبرائیل زمین کو ہلائیں گے تو وہ لوگ اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے (کتاب العظمت ابو شیخ)

☆ حضرت یزید بن جابر تابعی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد" وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ (ق 41) سنیے! جس دن قریب ہی کسی جگہ سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا فرماتے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام بیت المقدس کے پتھر پر کھڑے ہو کر صور پھونکیں گے اور کہیں گے۔ اری بوسیدہ ہڈیو اور کٹی پٹی کھالو اور ٹوٹے پھوٹے بالو۔ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ فیصلے کے لیے اکٹھے ہو جاؤ اور اہل سنت کا اتفاق ہے کہ جسم اسی طرح سے بعینہ اپنی صفات، رنگوں اور خصائل کے ساتھ لوٹ آئیں گے جیسے دنیا میں تھے (الدر المنثور)

☆ نفخہ صور کی سابقہ لمبی حدیث میں جو علی بن معبد سے مروی ہے میں ہے کہ تم جوان ہو کر اُٹھائے جاؤ گے۔ تم سب اس وقت 33 برس کے جوان ہو گے اور زبان اس دن سُریانی ہو گی اور سب فوراً اللہ کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے۔ (الحدیث، کتاب العظمت، ابوالشیخ، تذکرہ امام القرطبی)۔

تنبیہ:

نفخوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں 3 ہیں نفخہ فزع، نفخہ الصعق، نفخہ البعث فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (الزمر 68)

اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں رہنے والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے یہ تین نفخوں کو

ابن عربی نے اختیار فرمایا ہے اور صور کی طویل حدیث میں اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ صرف دو نفخے ہوں گے۔ نفخہ الفزع اور نفخ الصعق کیوں کہ یہ دونوں امر ایک دوسرے کے ساتھ لازم ہیں۔ یعنی وہ گھبرا کر مر جائیں گے اور اسے امام قرطبی نے صحیح قرار دیا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ نفخہ فزع میں بھی اسی طرح استثنا ہے جس طرح نفخہ الصعق میں ہے۔ نہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں واقعے ایک ہی وقت میں ہوں گے (تذکرہ القرطبی، فتح الباری، شرح صحیح بخاری)

اور حضرت حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بعث کا نفخہ اس کے بعد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے جسموں کو درندوں کے پیٹوں سے پانی کے جانوروں کے پیٹوں سے اور زمین کے اندر سے اور جنھیں آگ جلا گئی ہے اور جو پانی میں ڈوب چکے ہیں اور جنھیں سورج نے بوسیدہ کر دیا ہے اور جنھیں ہواؤں نے بکھیر دیا ہے جب ان تمام کو جمع کرے گا اور ہر بدن اپنی ذات صفات اور رنگ میں جمع ہو جائے گا اور کوئی روح باقی نہیں رہے گی مگر وہ جمع ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ صور کے سوراخ میں پھونکے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام روحیں اپنے اپنے جسموں میں واپس آجائیں گی۔ (التذکرہ القرطبی)

فائدہ:

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ خروج کی پکار وہ کیسے سنیں گے جب کہ وہ مردہ ہوں گے۔ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ زندہ کرنے کا نفخہ دراز اور طویل ہوگا۔ اس کا آغاز زندہ کرنے سے ہوگا اور اس کے بعد وہ قبروں سے نکالے جائیں گے تو زندہ کرنے کا نفخہ نہیں سنیں گے اور قبروں سے نکلنے کا سنیں گے اور ممکن ہے کہ روح صور کے شروع ہی میں یہ آواز سن لیں (التذکرہ قرطبی)

المحشر یعنی میدان قیامت کہاں ہوگا:

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں سے اٹھائے جاؤ گے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کے

ساتھ شام کی طرف اشارہ فرمایا (المستدرک حاکم، مسند امام احمد بن حنبلؒ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جسے شک ہو کہ میدان حشر شام میں نہیں ہوگا تو وہ یہ آیت پڑھے۔

هُوَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۔ (الحشر)

وہ ذات ہے جس نے کافروں سے اہل کتاب کو ان کے گھروں سے پہلے ہی ہلّے میں نکال دیا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دِن یہودیوں سے ارشاد فرمایا کہ نکل جاؤ انھوں نے کہا کدھر کو۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا میدان حشر کی زمین کی طرف اور وہ شام ہے (بزار، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم بیت المقدس کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے پھر تم قیامت کے روز بھی اکٹھے ہو گے (الطبرانی مجموعہ الزوائد)

☆ حضرت وھب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے پتھر سے فرمایا کہ میں ضرور اپنا عرش تمھارے اوپر رکھوں گا اور میں ضرور تمھارے پاس اپنی مخلوق کو اکٹھا کروں گا اور اس دن حضرت داؤد علیہ السلام ضرور سوار ہو کر تمھارے ہاں آئیں گے اسرائیلی روایت بحوالہ حلیۃ الاولیاء۔ ابو نعیمؒ

☆ حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (النازعات) کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں اس سے مراد بیت المقدس ہے (شعب الایمان، البیہقی الدر المنثور)

قیامت کا مزید بیان:

فرمان باری تعالیٰ ہے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (التکویر) اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (الانشقاق) اور فرمان باری تعالیٰ ہے فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ

(الرحمٰن 37) اور فرمان باری تعالیٰ ہے یَوْمَ تَکُوْنُ السَّمَآءُ کَالْمُهْلِ (المعارج آیت نمبر 8)

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ جب آسمان پھٹ کر تلچھٹ کی طرح لال
ہو جائے گا۔ جس دن آسمان تانبے کی طرح سرخ ہو جائے گا

احادیث مبارکہ:

حضرت عمر بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جسے پسند ہو وہ قیامت کا دن آنکھوں سے دیکھے تو وہ یہ پڑھ لے۔

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ oوَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ oوَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (ترمذی شریف مسند امام احمد مستدرک حاکم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے سورۃ ہود، الواقعہ، المرسلات یتسائلون واذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی شریف مستدرک حاکم، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت علی بن ابی طلحہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیت واذا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ کے بارے میں فرماتے ہیں جب بے نور ہو جائے اور آیت وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ سے مراد کہ ستارے متغیر ہو جائیں اور آیت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ سے مراد ہے کہ سمندر ایک دوسرے پر جوش ماریں (ابن جریر، ابن حاتم، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت واذا البحار سجرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سمندر جوش ماریں گے۔ یہاں تک کہ وہ (جہنم کی) آگ بن جائیں گے (الدر المنثور البیہقی)

☆ حضرت ابن ابی مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ کے بارے میں فرمایا کہ سورج لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے

گا.....اور آیت وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم میں بے نور ہو جائیں گے اور جو بھی اللہ کے سوا معبود بنایا گیا وہ جہنم میں ہوگا۔ سوائے حضرت عیسیٰ ابن مریم اور اس کی والدہ کے اور اگر وہ اپنی عبادت کرانے پر راضی ہوتے تو وہ دونوں بھی جہنم میں جاتے (الدیلمی الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس آیت اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورج اور چاند اور ستاروں کو قیامت کے روز لپیٹ کر سمندر میں پھینک دے گا اور اللہ تعالیٰ پچھوا ہوا بھیجے گا اور اس میں پھونک ماری جائے گی تو وہ آگ بن جائے گی۔ بعض فرماتے ہیں کہ جب سورج سمندر میں ڈالا جائے گا تو اس سے سمندر کا پانی گرم ہو کر آگ میں تبدیل ہو جائے گا (کتاب العظمت، ابوالشیخ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیے جائیں گے اور مسند بزار میں ہے کہ وہ لپیٹ کر جہنم میں ڈال دیے جائیں گے (بخاری شریف الدر المنثور)

☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قیامت سے پہلے 6 علامتیں ظاہر ہوں گی۔ اس دوران میں کہ لوگ بازاروں میں ہوں گے کہ سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی اور اسی دوران میں پہاڑ زمین پر آگریں گے اور زمین میں زلزلہ پیدا ہو کر تھرتھراہٹ ہوگی اور زمین چلنے لگے گی تو جنات بھاگ کر انسانوں کے پاس آجائیں گے اور انسان جنوں کی طرف بھاگ پڑیں گے۔ پھر چوپائے پرندے جنگلی جانور مل جل جائیں گے اور ایک دوسرے کے اندر کودتے پھریں گے جس کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے..... جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے فرماتے ہیں مل جل جائیں گے اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنی بیکار پھرے گی۔ فرمایا اس کے مالک اسے بھول جائیں گے اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے فرماتے ہیں کہ جن انسانوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے پاس ایک خبر لائے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وہ کہیں گے۔ سمندر کو جا کر دیکھو وہ آگ کی طرح بھڑک رہا ہے۔ فرماتے ہیں اسی دوران میں کہ اسی حالت میں ہوں گے۔ ایک دم سے زمین پھٹ جائے گی۔ اس دوران میں ان پر ایک ہوا چلے گی جو انھیں مار دے گی

۔(ابن جریر، ابن ابی حاتم الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ لَتَرْ كَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کے بارے میں فرماتے ہیں یعنی آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور پھٹ کر پھر سرخ ہو جائے گا ابن (مسعود، فاریابی، ابن جریر البیہقی الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آسمان (قیامت کے روز) گرم تانبے کی طرح کئی رنگ بدلے گا اور پھر وہ تلچھٹ کی طرح لال ہو جائے گا اور بودہ ہو کر پھٹ جائے گا اور اس کی حالتیں بدلیں گی (ابن حمید، ابن المنذر، البیہقی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگ اندھیرے میں اکٹھے کیے جائیں گے اور سورج اور چاند جاتے رہیں گے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا جس کی آواز سُن کر لوگ اس کے پاس آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے یہی مراد ہے۔ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ جس دن بلانے والے کے پیچھے چلیں گے۔ جس میں کوئی کجی نہیں

قیامت کے دن کی کیفیات:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم 48) اور فرمان باری تعالیٰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ (الزمر 67) اور ارشاد گرامی يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (الانبیاء 104) وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (الانشقاق 3) اور ارشاد گرامی وَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (الحاقۃ 14,13)

اور ارشاد باری تعالیٰ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ (الفجر 21)

جس دن زمین اور آسمان بدل جائیں گے (اور سب لوگ) اللہ واحد وقہار کے سامنے ظاہر ہوں گے ..... اور تمام زمین اور آسمان قیامت کے روز لپیٹ کر اس کے دائیں ہاتھ کی مٹھی میں ہوں گے ..... جس دن ہم

آسمان کو کتابوں کے کاغذ کی طرح لپیٹ دیں گے ..... جب زمین ہموار کردی جائے گی .....اور جب ایک صور پھونکا جائے گا۔ زمین اور تمام پہاڑ ایک ہی وقت میں پرزے پرزے کردیے جائیں گے .....اور جب زمیں ٹکڑے ٹکڑے کردی جائے گی

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس زمین کے علاوہ چاندی کی ایک زمین بدل دی جائے گی جس میں ناجائز خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور نہ اس پر کوئی برائی کی گئی ہوگی (الطبرانی۔ مسند بزار کتاب العظمت، ابوشیخ، البیہقی، مجمع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودیوں کے ایک بڑے عالم آئے اور اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آنجناب کا کیا خیال ہے۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے روز اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین تبدیل ہوجائے گی۔ تو اس وقت مخلوق خدا کہاں ہوگی۔ ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور اس کی بارگاہ میں بے بس اور لاچار نہیں ہوں گے (تفسیر ابن جریر، طبری، تفسیر ابن کثیر، الدرالمنثور وغیرہ)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس زمین کو چاندی کی زمین سے بدل دے گا جس پر گناہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن مردویہ الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوحمزہ حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا اس دن زمین چاندی کی طرح سے سفید اور روشن ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن مردویہ الدرالمنثور)

☆ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین چاندی کی اور جنت سونے کی ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا ابن جریر ابن المنذر، ابن ابی حاتم الدرالمنثور تفسیر طبری، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث ملی ہے کہ یہ زمین لپیٹ دی جائے گی اور اس کے پہلو میں ایک اور زمین ہوگی جس کی طرف لوگ اکٹھے ہوکر جائیں گے (عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ لوگ قیامت کے روز سفید ہموار زمین پر اکٹھے ہوں گے۔ جو چاندی کے ٹکڑے کی طرح صاف اور ہموار ہوگی۔ جس پر کوئی نشان منزل نہیں ہوگا (بخاری شریف مسلم شریف تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن مردویہ الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں۔

فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ (النازعات 14)

اچانک کھلے میدان میں موجود ہوں گے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہموار جگہ میں موجود ہوں گے۔ (ابن المنذر، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ یوم تبدل الارض کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زمین میں کمی بیشی ہوجائے گی۔ اس کے ٹیلے اس کے پہاڑ اس کی ندیاں اس کے جنگل اور جو اس میں ہے سب جاتا رہے گا اور زمین عکاظی چمڑے کی طرح ہموار پھیلا دی جائے گی اور وہ چاندی کی طرح سے سفید زمین ہوگی۔ جس پر کوئی خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور نہ اس پر کوئی برائی کی گئی ہوگی اور آسمانوں سے سورج چاند اور ستارے جاتے رہیں گے (البیہقی المنثور، ابن المبارک، ابونعیم تفسیر طبری، تذکرہ، امام قرطبی وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ عمرو فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ زمین چمڑے کی طرح ہموار بچھا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ مخلوقات کو اکٹھا کرے گا (مستدرک حاکم امام ذھبی حافظ ابن حجر المطالب العالیہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے قیامت کے روز خدائے رحمان کی عظمت کی شان کے لیے زمین بچھائی جائے گی پھر انسانوں کو صرف دو قدم رکھنے کے لیے جگہ ملے گی..... پھر سب سے پہلے مجھے بلایا

جائے گا اور میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھے اجازت ملے گی۔ (تو بارگاہ الٰہی میں) کھڑا ہو کر عرض کروں گا۔ اے رب کریم مجھے اس شخص نے بتایا ہے اور اشارہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف فرمائیں گے۔

جو خدائے رحمان کے دائیں طرف موجود ہوں گے۔ واللہ اس سے پہلے کبھی حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔ اے اللہ تو نے میرے طرف بھیجا آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے اور جبریل خاموش تھے۔ انھوں نے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا ہے..... پھر مجھے سفارش کا اذن ہوگا اور میں بارگاہ رب العزت میں عرض کروں گا ..... اے رب کریم زمین میں ہر طرف تیرے بندوں نے تیری عبادت کی ہے..... اور یہ مقام محمود ہوگا۔ (مستدرک حاکم، امام ذہبی، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی شکل میں ہو جائے گی۔ خدائے جبار اپنے ہاتھ سے اسے پلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو پلٹتا ہے ..... یہ اہل جنت کی مہمانی ہوگی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف الدر المنثور)

راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہاں مہمانی سے مراد مہمانی ہے جو کھانا کھلانے سے پہلے سفر سے آنے پر مہمان کو پیش کی جاتی ہے مراد یہ ہے کہ مومن اس روٹی کو جنت میں جانے سے پہلے میدان حشر میں کھائے گا نہ کہ جنت میں داخل ہو کر ابن برجان نے بھی الارشاد میں اسی طرح فرمایا ہے کہ زمین روٹی کی شکل اختیار کرے گی اور مومن اسے اپنے سامنے سے کھائے گا اور حوض سے پانی پیے گا۔

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میدان حشر کے طویل عرصے میں مومنوں کو بھوک کی سزا نہیں ملے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے زمین کو روٹی میں بدل دیں گے کہ اسے قدموں کے نیچے سے جتنا چاہیں گے بغیر کوشش اور تکلیف کے کھا سکیں گے۔

☆ اور اس روایت کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو ابن جریر نے حضرت سعید

بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے درج کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ زمین سفید روٹی کی شکل میں ہوجائے گی۔ جسے مومن اپنے قدموں کے نیچے سے کھائے گا۔ (ابن جریر اور الدر المنثور اور ایسے ہی حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ زمین (قیامت کے روز) سفید روٹی کی شکل میں تبدیل ہوجائے گی۔ جس سے اہل اسلام حساب سے فارغ ہونے تک کھائیں گے۔ (البیہقی اور حضرت ابو جعفر الباقر سے بھی اسی طرح روایت ہے)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگ اکٹھے ہوں گے وہ اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے جو اس سے پہلے کبھی نہیں تھے اور اتنے زیادہ ننگے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے اور اتنے زیادہ تھکے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے ..... تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے کھلائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے سیراب کرے گا اور جو اللہ کے لیے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے پہنائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس روز آرام پہنچائے گا۔ (تذکرہ امام قرطبی، شرح الصدور)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تمام آسمان جنت بن جائیں گے اور سمندر کی جگہ آگ بھر جائے گی اور یہ زمین کچھ اور ہوجائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر اور الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ زمین تمام کی تمام قیامت کے روز آگ ہوجائے گی۔ (ابن کثیر، ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (قیامت کے روز) سمندر کی جگہ آگ ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (الحاقہ 14) اور زمین اور پہاڑ ایک ہی ٹکڑہ ہوجائیں گے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں کافروں کے چہروں پر غبار کی صورت میں ہوں گی۔ مومنوں کے

چہروں پر نہیں اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (عبس آیت 40)

☆ کچھ چہرے اس وقت غبار آلود ہوں گے۔ انھیں غبار دکھائی دے رہا ہوگا (مستدرک حاکم الذھبی، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ تھر تھرا جائیں گے اور یہ ایک زلزلہ ہوگا، جس کے پیچھے ایک اور زلزلہ آئے گا اور سب کچھ ایک ہو جائے گا (تفسیر ابن کثیر، البیہقی، تفسیر ابن جریر الطبری، الدر المنثور)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک بڑا عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آنجنابؐ سے پوچھا کہ جب یہ زمین دوسری زمین سے بدلے گی تو لوگ کہاں ہوں گے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا لوگ پل صراط سے پہلے ہی اندھیرے میں ہوں گے (مسلم شریف البیہقی، مستدرک حاکم ابو نعیم طبرانی تفسیر ابن کثیر)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی ..... تو لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔، ارشاد فرمایا پل کی گزرگاہ پر ہوں گے (مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ، الدارمی، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

☆ امام البیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں فرمایا ہے پل کی گزرگاہ مجازی طور پر کہا ہے کہ وہاں سے لوگ گزریں گے۔ یہ حدیث ثوبان کے موافق ہے جس میں دون الجسر (پل کے علاوہ) مذکور ہے۔ کیوں کہ یہ لفظ زیادہ ہے جس سے گزرنے کا راستہ متعین ہوتا ہے اور یہ اس نقل مکانی کے موقعہ پر ہوگا۔ جب لوگ دنیا کی اس زمین سے میدان حشر کی طرف منتقل ہوں گے (البیہقی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دے گا اور فرمائے گا اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ میں بادشاہ ہوں دنیا کے بادشاہ

کہاں ہیں؟ (بخاری شریف، مسلم شریف نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، سنن دارمی، مسند احمد ابن جریر، البیہقی اور الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو لپیٹ دے گا۔ پھر دائیں ہاتھ سے انھیں پکڑ کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں طاقت والے کہاں ہیں بڑا بننے والے کہاں ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے لپیٹ کر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں طاقت والے کہاں ہیں بڑا بننے والے کہاں ہیں (مسلم شریف، ابوداؤد شریف ابن ابی عاصم ..... فی السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کو اپنی مٹھی میں اکٹھا کر کے فرمائے گا۔ میں اللہ میں رحمٰن ہوں میں بادشاہ ہوں میں پاکیزہ ذات ہوں۔ میں امن دینے والا ہوں میں محافظ ہوں میں زبردست ہوں۔ میں طاقت والا ہوں میں برتر ہوں۔ میں وہ ذات ہوں جس نے دنیا کو اس وقت ایجاد کیا جب وہ کچھ نہیں تھی اور میں ہی اسے دوبارہ بناؤں گا۔ بادشاہ کہاں ہیں طاقت والے کہاں ہیں۔ (کتاب العظمت، ابوالشیخ ابن مردویہ، الدر المنثور وغیرہ)

حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مٹھی میں لینا، لپیٹنا اور پکڑنا یہ سب جمع کرنے کے معنی ہیں اس لیے کہ آسمان اور زمین وسیع اور کشادہ ہیں اور زمین بھی دور تک پھیلی ہوئی ہے پھر اس جمع کے معنی کو دور کرنے اور تبدیل کرنے میں بدل دیا یعنی یہ چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی اور یہ مثال ہے اس کی کہ تمام مخلوقات باری تعالیٰ کے اختیار میں ہے باوجود وسیع اور متفرق ہونے کے۔

امام قرطبی نے فرمایا ہے کہ لپیٹنے سے مراد ختم کر دینا اور فناء کر دینا ہے جیسے کہتے ہیں قَدْ اِنْطَوٰی عَنَّا مَا کُنَّا فِیْہِ وَجَآءَ غَیْرُہٗ کہ جو ہمارے پاس چیز تھی وہ ختم ہوگئی اور اس کے علاوہ دوسری آگئی یعنی پہلی چلی گئی اور جاتی رہی اور دایاں اور بایاں ہاتھ یہ صفات ہیں ظاہر میں یہ اعتقاد نہیں کر سکتے اس کے اصل معنی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے کہ کیا ہے یعنی ہم وہی کچھ کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ ذات کے مناسب ہے اور اس بات کی تحقیق میں نے الاتقان فی علوم

القرآن میں کی ہے

تنبیہ:

احادیث اور آثار زمین کی تبدیلی کے بارے میں جیسا کہ آپ نے دیکھا، مختلف ہیں۔ ابن ابی حمزہ نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ دنیا کی زمین کمزور پڑ جائے گی اور اللہ تعالیٰ میدان حشر کے لیے نئی زمین پیش کرے گا کیوں کہ یہ انصاف اور حق ظاہر ہونے کا دن ہے تو حکمت کا تقاضہ یہ ہے کہ یہ مقام گناہ اور ظلم کے عمل سے پاک ہو، تاکہ رب سبحانہ وتعالیٰ زمین میں اپنے مومن بندوں پر اپنی عظمت شان کے مطابق تجلی ڈال سکے۔

حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین کے تبدیل ہونے اور اس کی کشادگی میں کمی زیادتی ہونے کے درمیان کوئی منافات نہیں ہیں کیوں کہ یہ تمام باتیں تغیرات دنیا کی زمین پر واقع ہوں گے اور حشر کی زمین اس زمین سے الگ ہوگی لوگ دنیا کی زمین سے اس کے تبدیل ہونے کے بعد حشر کی زمین پر منتقل کیے جائیں گے اور فرمایا کہ زمین کے روٹی بن جانے غبار ہو جانے یا آگ بن جانے کی حدیثوں میں بھی کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ یہ روایات اس طرح سے جمع ہوں گی کہ کچھ زمین روٹی اور کچھ زمین آگ بن جائے گی خاص کر سمندر کی زمین آگ میں تبدیل ہو جائے گی۔ اس پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ارشاد دلیل ہے۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صاحب الافصح نے ان روایات کو اس طرح جمع کیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی یہ تبدیلی دو دفعہ واقع ہوگی ان میں سے پہلی تو صفات کا تبدیل ہونا ہے اور یہ بے ہوشی کے نفخ سے پہلے ہوگی تو ستارے بکھر جائیں گے سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہو جائے گا اور سروں کے اوپر پھٹ جائے گا اور پہاڑ چل پڑیں گے سمندر آگ کی شکل اختیار کر جائیں گے۔ زمین جوش مار کر پھٹ جائے گی اور وہ کچھ کی کچھ ہو جائے گی۔ پھر دو نفخوں کے درمیان آسمان اور زمین لپیٹے جائیں گے اور آسمان کوئی اور آسمان ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے کہ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ (الزمر 69)

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اُٹھے گی اور زمین تبدیل ہو جائے گی اور کھال کی طرح بچھادی جائے گی اور دوبارہ اسی طرح سے ہو جائے گی جیسے اس میں قبریں تھیں اور انسان اس کے اوپر بھی ہوں گے اور اندر بھی ہوں گے۔

اور دوسری بار بھی تبدیلی ہوگی۔ جب لوگ میدان حشر میں کھڑے ہوں گے تو زمین وہ ہو جائے گی جسے الساھرہ کہا گیا ہے (رت جگے والی رات) اس پر بیٹھیں گے اور یہ زمین ہموار چاندی سے سفید جس پر کوئی ناجائز خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور نہ اس پر کوئی گناہ کا عمل کیا ہوگا اس وقت لوگ گزرگاہ (الصراط) پر کھڑے ہوں گے اور تمام مخلوق اس میں سما نہیں سکے گی تو لوگ گزر گاہ کی فالتو جگہ پر کھڑے ہوں گے جو جہنم کے اوپر تنی ہوگی اور یہ مٹی کے ایک ڈھیر کی طرح ہوگی اور یہ وہ زمین ہے جن کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نارِ دوزخ کی زمین ہے تو جب گزرگاہ سے آگے نکل جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے اور جنتی گزرگاہ کے پیچھے سے پہنچ کر انبیاء کے حوضوں پر کھڑے ہو کر پانی پئیں گے اور یہ زمین صاف روٹی کی طرح ہو جائے گی تو لوگ اپنے پیروں کے نیچے سے کھائیں اور یہ زمین لوگوں کے جنت میں جانے سے پہلے ایک روٹی کی طرح سے ایک ہی ٹکڑا ہو جائے گی۔ جس سے تمام جنت میں داخل ہونے والے لوگ کھائیں گے اور ان کا سالن جنتی بیل کے جگر کے ٹکڑے ہوں گے اور مچھلی کے جگر کے ٹکڑے ہوں گے۔ حافظ ابن حجر کا کلام ختم ہوا (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

اور امام البیہقی کا کلام مسلم شریف کی دو حدیثوں کو جمع کرنے کے بارے میں پہلے گزر چکا ہے۔ اب احادیث میں کوئی اختلاف نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُ فِی الْاَوْسَطِ وَابْنُ عَدِیٍّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "تَذْھَبُ الْاَرْضُوْنَ کُلُّھَا اِلَّا الْمَسَاجِدُ فَاِنَّھَا یَنْضَمُّ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ ○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یہ تمام زمینیں جاتی رہیں گی۔ بس مسجدیں باقی رہ جائیں گی اور تمام مسجدیں ایک

دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی۔طبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد، سعدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

میدان قیامت کا کچھ مزید بیان:

فرمان باری تعالیٰ ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۔(الزلزال 1,2) جب زمین میں زلزلہ برپا ہوگا اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال ڈالے گی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ (الانشقاق 4) اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال کر خالی ہو جائے گی فرمان باری تعالیٰ ہے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (الحج 1) اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا (المزمل 14) جس دن زمین اور پہاڑ لرز جائیں گے اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے ریت کے بھربھرے ٹیلے اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ (طٰہٰ 105-108)

اور (اے پیغمبر) لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہو کہ میرا پروردگار انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُڑا دے گا اور زمین کو ایسا چٹیل میدان بنا دے گا کہ تم اس میں کہیں کجی نہیں دیکھو گے اور نہ اونچ نیچ دیکھو گے۔اس دن سب لوگ بلانے والے کے پیچھے ہو جائیں گے اس کے سامنے کسی کی کوئی کجی نہیں رہے گی اور خدائے رحمان کے سامنے سب آوازیں دب کر رہ جائیں گی اور تم ان قدموں کی آہٹ ہی سن سکو گے

اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا (الکہف۔47)

جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ زمین کو نمایاں دیکھیں گے
اور ہم انھیں اکٹھا کریں گے اور ہم ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے

اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (النمل 88)

آپ پہاڑوں کو دیکھیں گے اور انھیں ٹھوس سمجھیں گے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اُڑے جا رہے ہوں گے۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (النبا20)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت بن جائیں گے

اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ○ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (القارعہ 5-1)

وہ کھڑکھڑانے والی ہے اور وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور آپ کیا سمجھے کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی مانند ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ نیچے سے حرکت کرے گی اور وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مُردوں کو نکالے گی (تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد تابعی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زمین میں جو خزانے اور مردے ہیں سب نکال دے گی۔ (ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ○ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں سونے کے کنگن مراد ہیں (المنذر، المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب زمین پر زلزلہ آجائے گا اور ارشاد باری تعالیٰ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ فَكَانَتْ هَبَآءً کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پہاڑ سورج کی شعاع یعنی شعلے کی طرح ہو جائیں گے (جو آگ سے اُڑتا ہے اور جب گرتا ہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا) (ابن المنذر، تفسیر ابن جریر، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا کے بارے میں فرماتے ہیں اس سے مراد بہنے والی ریت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن المنذر، ابن حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن جریر فرماتے ہیں کہ قریش نے کہا یا محمد قیامت کے روز ان پہاڑوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ (ابن کثیر، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن ابی طلحہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا قَاعًا سے مراد ہے ہموار اور صَفْصَفًا سے مراد ہے چٹیل میدان جس میں کوئی سبزہ نہ ہو اور عِوَجًا سے مراد وادی ہے اور امتا سے مراد ٹیلا ہے اور خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ سے مراد ہے سناٹا چھا گیا اور هَمْسًا سے مراد آہستہ آواز یعنی آہٹ۔

☆ ایک اور واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ھمسا سے مراد ہے قدموں کے چلنے کی آواز۔ (ابن کثیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد باری تعالیٰ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً کے بارے میں فرماتے ہیں۔ وہ زمین جس میں نہ کوئی عمارت ہو نہ کوئی درخت (ابن کثیر، ابن ابی حاتم الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین تمھارے سمیت ایسے کودے گی جیسے بیل گائے کودتی ہے یعنی زمین پر زلزلہ آجائے گا۔ (مسند بزار مجمع الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اللہ تعالیٰ کے فرمان اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے زمین پھٹے گی۔ میں اپنی قبر پر بیٹھا ہوں گا کہ میرے لیے آسمان کی طرف میرے سر کے سامنے سے ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ یہاں تک کہ میں عرش الٰہی تک دیکھوں گا پھر میرے لیے میرے نیچے سے ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ جس سے میں ساتویں زمین تک دیکھوں گا پھر میرے لیے میری بائیں جانب ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ یہاں تک کہ میں جنت کو دیکھوں گا اور اپنے صحابہ کرام کے مراتب کو دیکھوں گا اور زمین میرے ہوتے ہوئے حرکت کرے گی تو میں اس سے کہوں گا اری زمین تجھے کیا ہو گیا ہے تو وہ کہے گی کہ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اندر کا سب کچھ باہر نکال ڈالوں اور اس طرح سے خالی ہو جاؤں جیسے کہ میں پہلے تھی اور مجھ میں کچھ نہیں تھا۔ اس کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ کہ وہ جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال کر خالی ہو جائے گی (الدیباج ..... ابوالقاسم الختلی والدر المنثور)

تنبیہ:

زمین کے اس زلزلے میں جس کا ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے اختلاف ہے کہ کیا یہ زلزلہ نفخہ ثانیہ کے بعد اور لوگوں کے اپنی قبروں سے نکل کر کھڑے ہونے کے بعد ہو گا۔ یا اس سے پہلے نفخ کے وقت ہو گا؟ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے قول کو پسند فرمایا ہے اور ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے قول کو۔

علامہ القرطبی کی پسند یہ ہے کہ انھوں نے بھی پہلے قول کو قبول کیا ہے۔ اس لیے یہ زلزلہ

قیامت کی ان نشانیوں میں سے ہے جو دنیا میں ظاہر ہوں گی اور اس زلزلے کے دنیا میں ہونے کا قرینہ یہ ہے کہ دودھ پلانے والی اپنے بچوں کو بھول جائے گی اور حاملہ عورتوں کے بچے گر جائیں گے اور دودھ پلانا اور حاملہ ہونا ان میں سے کوئی چیز آخرت میں نہیں ہوگی اور پہلے قول کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ باتیں مجاز اور مثال کے طریقے پر ہیں کہ گھبراہٹ کی شدت اور ڈر کی وجہ سے ایسا ہوگا کہ نہ کہ حقیقت میں ایسا ہوگا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ○ (المزمل)

وہ دن جو بچوں کو بوڑھا کردے گا اور آخرت میں بڑھاپا نہیں ہوگا لہٰذا یہ امر اس دنیا میں ہوگا اور شدت گھبراہٹ کی وجہ سے اسے اس طرح تعبیر فرمایا ہے۔

☆ دلیل اس کی وہ روایت ہے جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ (الحج آیت 2,1)

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کون سا ہے (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا جہنمیوں کا ایک گروہ بھیج دو (ترمذی شریف مسلم امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نسائی محی الکبریٰ مستدرک الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا اے آدم اُٹھو اور اپنی اولاد میں سے جہنم کا ایک گروہ بھیج دو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔ اے رب کریم وہ جہنمی گروہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی اور ایک بچے گا تو اس وقت چھوٹے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی کا حمل گر جائے گا اور آپ لوگوں کو مدہوش دیکھیں گے اور حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہوگا تو یہ بات لوگوں کو سخت محسوس ہوئی اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے (جہنمی)

اور ایک بچے گا؟ وہ ایک کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا (یہ کیا ہے؟) یاجوج ماجوج کے ایک ہزار اور تمھارا ایک اور تم تمام امتوں میں (تعداد میں) سفید بیل کے بالوں میں ایک کالے بال کی طرح ہو۔ یا فرمایا ایک سیاہ بیل کے کالے بالوں میں ایک سفید بال کی طرح ہو۔ (بخاری شریف نسائی فی الکبریٰ مسند امام احمد)

دوسرے قول کے قائل فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دلالت نہیں کرتی کہ یہ زلزلہ اس وقت ہوگا جس وقت جہنمی گروہ بھیجنے کا حکم ہوگا بلکہ یہ حکم عام ہے اور وہ اس کے بعد ہوگا۔ گویا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس زلزلے کی خبر دی جو پہلے نفخہ کے وقت ہوگا تو اس دن میں واقع ہونے والے بڑے خطرات کا ذکر فرمایا اور اسی وقت حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ جہنمیوں کا ایک گروہ بھیجو اور یہ واقعہ اسی دن کے دوران میں ہوگا اور یہ حدیث تقاضہ نہیں کرتی کہ یہ واقعہ پہلے نفخہ کے ساتھ ہو (التذکرہ، امام قرطبی)

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مزار مبارک (قبر) سے اُٹھنے کا بیان اور یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے اُٹھیں گے۔

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ۔ میں پہلا شخص ہوں جس کے لیے زمین پھٹ جائے گی۔ (مسلم شریف، بیہقی شریف، ابوداؤد شریف، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا o میں لوگوں میں اُٹھائے جانے کے لحاظ سے جب وہ اُٹھائے جائیں گے پہلا شخص ہوں گا۔ (ترمذی شریف، داری شریف الدیلمی۔ فی الفردوس)

☆ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنجنابؐ کے دائیں طرف آپ کا ہاتھ مبارک پکڑے ہوئے تھے اور جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنجنابؐ کے بائیں طرف تھے اور

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں حضرات پر ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا هٰذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اسی طرح ہے ہم قیامت کے اندر اُٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، امام الذھبی، مجمع الزوائد الطبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ وَيُبْعَثُوْنَ مَعِیَ ، ثُمَّ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ مَكَّةَ حَتّٰی يَأْتُوْنِیْ ۔وَاُبْعَثُ بَيْنَ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ ۔

میں قیامت کے روز ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا تو وہ میرے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی طرف دیکھوں گا تو وہ میرے پاس آجائیں گے۔ تو میں اہل مکہ کی طرف حرمین (مکہ ومدینہ) کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا (نوادر الاصول، حکیم ترمذی، تذکرہ القرطبی، ابونعیم)

☆ حضرت ابن المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَسْمَعُ الصَّيْحَةَ وَاَخْرُجُ اِلَی الْبَقِيْعِ وَاُحْشَرُ مَعَهُمْ میں گرج کی آواز سنوں گا تو میں البقیع (قبرستان) کی طرف چلا جاؤں گا اور اُنھیں کے ساتھ اُٹھایا جاؤں گا۔ (المطالب العالیہ۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ حَتّٰی اَقِفَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ فَيَاْتِیْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ

میں قیامت کے روز ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اُٹھایا

جاؤں گا یہاں تک کہ میں حرمین کے درمیان آ کھڑا ہوں گا تو اہل مکہ اور اہل مدینہ پہنچ جائیں گے (المطالب العالیہ ابن الحجر رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو فجر بھی طلوع ہوتی ہے اس میں 70 ہزار فرشتے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ مبارک (قبر) پر اُتر کر اپنے پر ہلاتے ہیں اور آنجناب کو گھیر لیتے ہیں اور آنجنابؐ کے لیے بخشش مانگتے ہیں اور آپؐ کے لیے دُعائیں کرتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور 70 ہزار دوسرے فرشتے مزارِ مبارک کو آ گھیرتے ہیں اور اپنے پر مارتے ہیں اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 70 ہزار فرشتوں میں برآمد ہوں گے۔ وہ فرشتے آپؐ کی توقیر اور احترام کر رہے ہوں گے۔ (ابن المبارک فی الجہد، تذکرہ امام قرطبی وغیرہ)

قبروں سے نکل کر کھڑے ہوتے وقت کیا کہا جائے گا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِہٖ (الاسرا 52) اس دن وہ اللہ تمھیں بلائے گا تو تم اسے اس کی مدح سرائی کے ساتھ جواب دو گے اور فرمان باری تعالیٰ ہے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ م بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (یٰسین 52)

وہ کہیں گے ہائے ہم پر افسوس ہے ہمیں ہماری اس قبر سے کس نے اُٹھایا (لگتا ہے) یہ وہی ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ فرمایا ہے اور رسولوں نے سچ کہا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں (مسلمانوں) کو موت کے وقت اور قبر میں داخل ہوتے وقت اور قیامت کے وقت کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔ گویا کہ میں دھماکے کے وقت اُنھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ کہ اس اللہ تعالیٰ شکر ہے جس نے ہمارا غم فکر دور فرما دیا۔ (البیہقی الطبرانی الاوسط مجموعہ الزائد وغیرہ)

☆ امام الختلی نے الدیباج میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مرفوعاً روایت فرمائی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے بتایا ہے کہ مسلمان کے لیے موت کے وقت اور قبر میں اور جس وقت وہ اپنی قبر سے نکلے گا۔ سکون اور راحت ہوگی (پھر فرمایا) یا محمد اگر آپ اُنھیں دیکھیں کہ وہ قبروں سے نکل رہے ہیں اور اپنے سروں کو جھاڑ رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تو اس کا چہرہ روشن ہو رہا ہے اور یہ ایک شخص آواز دے رہا ہے ہائے میری حسرت میں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادتی کی تو ایسا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ (التذکرہ قرطبی)

لوگ قیامت کے روز اپنی نیتوں خواہشوں اور عملوں کے مطابق اُٹھائے جائیں گے:

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ مسلمان قیامت کے روز نیتوں کے مطابق اُٹھائے جائیں گے۔ (ابویعلیٰ مجموعہ الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق اُٹھایا جائے گا تو جو شخص کفر کی طرف مائل ہوگا وہ کافروں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور اس کا عمل اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجموع الزوائد)

☆ جناب جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے گا۔ قیامت کے روز اسی پر اُٹھایا جائے گا۔ (مسند احمد رحمتہ اللہ علیہ، مستدرک حاکم، امام الذھبی، الطبرانی، ابن حیان، مجموع الزائر)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا تو قیامت کے روز وہ زخمی

شخص آئے گا اور اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ جس کا رنگ خون سا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، مؤطا امام مالک، مسند امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک محرم شخص کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا اور وہ مر گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو مت لگاؤ اور اس کے سر کو مت ڈھانپو اس لیے کہ وہ قیامت کے روز تلبیہ پڑھتا ہوا اُٹھے گا (بخاری شریف، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ دارمی، مسند امام احمد، الدار قطنی، البیہقی شریف وغیرہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان دینے والے اور تلبیہ کہنے والے قیامت کے روز اپنی قبروں سے اُٹھیں گے اور مؤذن اذان دے رہا ہوگا اور تلبیہ کہنے والا تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔ (الطبرانی مجموعہ الزوائد)

☆ حضرت اشعث الحرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ براہِ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس دنیا میں مدہوشی کی حالت میں جُدا ہوا تو وہ قبر میں مدہوشی کی حالت میں ہی داخل ہوگا اور مدہوشی کی حالت میں ہی اپنی قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ (الدیلمی، مسند الفردوس)

☆ جناب صفوان ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک ہیجڑا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ وہ گانے کی اجازت طلب کر رہا تھا تو آنجنابؐ نے اسے اجازت نہیں دی۔ جب وہ واپس ہوا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ گناہ گار لوگ ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی توبہ کے بغیر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ایسے ہی اُٹھائے گا جیسے وہ اس دُنیا میں تھا۔ ہیجڑے کی صورت میں برہنہ جسم کپڑے کی ایک کتر کے ساتھ نہیں چھپا ہوگا۔ جب وہ اُٹھے گا۔ غش کھا کر گر جائے گا (ابن ماجہ، الطبرانی، مجموعہ الزائد)

ہر شخص قیامت کے روز اپنے اہل اور عمل سمیت اُٹھے گا:

☆ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ (الصافات 22) ظالم لوگوں اور ان کی بی بیوں کو اُٹھا دو اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ

(التکویر 7) اور جب افراد جوڑا جوڑا ہوں گے۔

☆ حضرت النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرمارہے تھے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَت فرمایا وہ دو آدمی ہیں جو عمل کریں گے۔ اور جنت یا دوزخ میں داخل ہوں گے اور میں نے ان سے سُنا کہ فرمارہے تھے۔ اُحْشُرُوْا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ ارشاد فرمایا ظالم لوگوں اور ان کی بیویوں کو اٹھا دو۔ (الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ حضرت سعید بن منصور نے یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں کہ نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ جنت میں ملایا جائے گا اور دوزخ میں برے آدمی کو برے آدمی کے ساتھ رکھا جائے گا۔ (مستدرک حاکم، الزھبی، مصنف عبدالرزاق، تفسیر ابن جریر، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ارشاد باری تعالیٰ..... اُحْشُرُوْا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ کے متعلق فرمایا ان کی طرح کے دوسرے لوگ (ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، البیہقی، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

وَکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلَاثَۃً وَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ (الواقعہ 10-7)

اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے دائیں ہاتھ والے کیا ہیں۔ دائیں ہاتھ والوں کے کیا کہنے اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں اور بائیں ہاتھ والوں کی بدنصیبی کا کیا کہنا اور سبقت کرنے والے وہ تو سبقت کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ کے مقرب لوگ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

تم لوگ ننگے پیر ننگے بدن ننگ دھڑنگ اُٹھائے جاؤ گے

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ (انبیاء 140) جیسے ہم نے پہلے پیدا کیے ہم دوبارہ پیدا کر دیں گے۔

☆ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور آنجناب نے وعظ کے دوران میں ارشاد فرمایا۔ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً اے لوگو تم اللہ کی بارگاہ میں ننگے پیر، برہنہ جسم ننگ دھڑنگ اُٹھائے جاؤ گے، پھر آنجنابؐ نے پڑھا جیسا ہم نے پہلے پیدا فرمایا ہے دوبارہ بھی پیدا فرمائیں گے۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مخلوقات میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، فی الکبریٰ، الدارمی، المسند، امام احمد بن حنبل)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم قیامت کے روز ننگے پیر برہنہ جسم ننگ دھڑنگ اُٹھائے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو مرد اور عورتیں۔ کیا ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اری عائشہ معاملہ اس دن اس سے سخت ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ، نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد وغیرہ)۔

☆ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ننگے پیر، ننگے جسم، ننگ دھڑنگ اُٹھائے جائیں گے اور وہ پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔ جو ان کے کانوں کے لوؤں تک پہنچ جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہائے افسوس کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے ارشاد فرمایا کہ لوگ اس دِن مصروف ہوں گے ہر انسان کی حالت اس دن دگرگوں ہوگی جس سے وہ ہر چیز سے بے نیاز ہوگا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، ترکیب وترغیب، المنذری)

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اُٹھیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہائے افسوس کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے ارشاد فرمایا لوگ اپنی مشکل میں پڑے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا اُنھیں کیا مصروفیت ہوگی ارشاد فرمایا۔ عمل

نامے کھلے پڑے ہوں گے۔ اس میں ذرے ذرے مثقال، مثقال اور رائی رائی بھر کا حساب ہوگا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد الترغیب وترغیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ننگے پیر ننگے بدن ننگ دھڑنگ اُٹھائے جاؤ گے تو آپ کی زوجہ محترمہ نے پوچھا کہ کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اری فلانی ہر انسان کو اس دن اپنی پڑی ہوگی اسے دوسرے کی پرواہ نہیں ہوگی۔ (ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ ،مستدرک حاکم، امام الذھبی، الدر المنثور)

☆ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنھما بیان فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اُٹھیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا آنکھیں پتھرائی ہوں گی اور پھر آنجنابؐ نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی (کہ ایسے)

فائدہ:

غرلاً کے اصل معنی غیر مختوم کے ہوتے ہیں کہ ختنہ شدہ جلد واپس آجائے گی اور اسی طرح سے جسم کا ہر حصہ جو جسم سے جدا ہوگیا ہوگا۔ واپس آجائے گا۔ جیسے بال اور ناخن وغیرہ تاکہ ثواب کی نعمتیں اور عذاب کے درد چکھتے رہیں۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ننگ دھڑنگ والی یہ حدیث اس روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ مردے قبروں میں اپنے کفنوں کے ساتھ ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔ کیونکہ یہ ملاقات برزخ میں ہوگی اور جب وہ اپنی قبروں سے اُٹھیں گے تو ننگے بدن ہو کر نکلیں گے سوائے شہداء کرام کے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

مُردوں کا اپنے کفنوں میں اُٹھائے جانے کا بیان:

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا تو انھوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اِنَّ الْمَیِّتَ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا یقیناً میت ان ہی کپڑوں میں اُٹھے گی جس میں اس کی موت ہوئی ہے (ابوداؤد، شریف، البیہقی، فی الکبریٰ الذھبی، ابن حیان)

☆ جناب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انھوں نے اپنی والدہ کو دفن فرمایا اور ان کے لیے حکم دیا کہ اُنھیں نئے کپڑوں میں کفن دیا جائے اور فرمایا اپنے مرنے والوں کو اچھے کفن پہنایا کرو کہ وہ اُنھیں میں اُٹھائے جائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا، فتح الباری، شرح صحیح بخاری، امام البیہقی)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے مرنے والوں کو اچھے کفن پہنایا کرو کہ وہ قیامت کے روز اُنھیں میں اُٹھائے جائیں گے۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ احادیث اس حدیثِ حشر کے مخالف ہیں جس میں ننگے بدن اُٹھائے جانے کا ذکر ہے اور اکثر نے ان احادیث کو شہیدوں کے بارے میں سمجھا ہے جن کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اُنھیں انھی کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں شہید ہوئے تا کہ وہ قیامت کو اُٹھیں تو خون ان پر موجود ہو اور جناب ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہید کے بارے میں یہ حدیث پاک سُنی اور اسے عام سمجھ لیا۔ (التذکرہ امام قرطبی)

☆ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ننگے بدن اُٹھائے جائیں گے اور کچھ کپڑوں کے ساتھ اُٹھیں گے یا یہ بات ہے کہ قبروں سے وہ کپڑوں کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے جن میں وہ مرے تھے۔ پھر وہ کپڑے ان سے ابتدائے حشر میں ان سے جدا ہو جائیں گے اور وہ ننگے بدن اُٹھیں گے اور بعد میں اس حدیث کو اس پر محمول فرمایا ہے کہ وہ اپنے لباس میں عمل صالح کے مطابق اُٹھیں گے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ۔ (فتح الباری، شرح صحیح البخاری)

قیامت کو متقی لوگ سوار ہو کر اور گناہ گار لوگ پیدل ہو کر اور کافر منہ کے بل گھسٹتے چلیں گے:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوْقُ

الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ○ (86,85)

جس دن ہم ڈرنے والوں کو خدائے رحمان کی بارگاہ میں لا اکٹھا کریں گے
اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف لا ڈالیں گے۔

☆ اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (الاسرا 97)
اور ہم قیامت کے روز اُنھیں (کافروں کو) منہ کے بل اکٹھا کریں گے۔

☆ اور فرمان باری تعالیٰ ہے اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ○ (الفرقان 34) وہ لوگ (کافر) اپنے چہروں کے بل اکٹھے کیے جائیں گے۔

☆ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انھوں نے یہ آیت مبارکہ پڑھ کر فرمایا دیکھو اللہ کی قسم ہے کہ ایک جماعت اپنے پیروں پر چل کر آئے گی اور اُنھیں ہانکا نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ جنت کی اونٹنیوں میں سے کسی اونٹنی پر آئیں گے کہ ان جیسا مخلوق نے کوئی دیکھا نہیں ہوگا۔ ان اونٹنیوں پر سنہری کجاوے اور یاقوت کی لگامیں ہوں گی وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (مستدرحاکم، الذھبی، تفسیر ابن جریر، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگ قیامت کے روز تین طریقوں سے اُٹھائے جائیں گے، رغبت کرتے ہوئے ڈرتے ہوئے ایک اونٹ پر دو کسی اونٹ پر تین کسی پر چار کسی پر دس اور تیسری جماعت کو آگ اکٹھا کرے گی وہیں دوپہر گزارے گی جہاں وہ دوپہر گزاریں گے اور وہیں رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، البیہقی، البغوی الترغیب، الترھیب، المنذری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت مبارکہ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وفدا سے مراد رُكْبَانًا یعنی سوار ہو کر آئیں گے اور آیت مبارکہ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یہاں وردا سے مراد عطاشا یعنی پیاسے ہو کر آئیں گے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدرالمنثور)

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ راغبین راھبین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ رغبت

کرنے والے ڈرنے والے پہلے طریقہ کے لوگ ہیں اور یہ عوام مومنین ہوں گے اور دوسرے دو گروہ میدان قیامت میں اکٹھے ہونے والے اہل علم وفضل ہوں گے اور ان میں ایک اونٹ پر ایک سوار کا ذکر نہیں فرمایا ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دو، تین چار اور دس سواروں کے علاوہ حضرات انبیاء کرام جیسے لوگ ہوں گے۔

☆ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں راغبین (رغبت کرنے) سے اسکا ابرار یعنی نیک لوگوں کی طرف اشارہ ہے اور راھبین یعنی ڈرنے والے یہ وہ لوگ ہیں جو خوف اور اُمید کے درمیان ہوں گے اور اُنھیں جہنم اکٹھا کرے گی۔ان سے مراد کافر لوگ ہیں۔

☆ حلیمی نے اسی طرح سے روایت کی ہے اور اس میں اضافہ فرمایا ہے کہ ابرار سے مراد پرہیزگار لوگ ہیں۔جو جنت کے عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور اونٹ پر آنے والے ملے جلے لوگ ہوں گے اور امکان ہے کہ وہ جنت کے اونٹ ہوں اور ہوسکتا ہے کہ یہ وہی اونٹ ہوں جو قیامت کے روز زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔فرماتے ہیں اور دوسری بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ خوف اور امید کے درمیان ہوں گے۔وہ اس لائق نہیں ہیں کہ وہ میدان حشر میں حساب کے موقعہ پر جنت کے عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں۔(تذکرہ امام قرطبی)

☆ فرماتے ہیں یہ بھی اسی طرح سے ہے ان لوگوں کی تخصیص اُن لوگوں کے ساتھ ہے جن کے حساب کے موقعہ پر گناہ بخش دیے جائیں گے اور اُنھیں عذاب نہیں ہوگا۔لیکن وہ لوگ جنھیں گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوگا وہ اپنے پیروں پر چل کر آئیں گے اور فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ کبھی پیروں پر چل کر آئیں گے اور فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ کبھی وہ پیدل چلیں اور پھر انھیں سواری میسر ہو تو وہ سوار ہو جائیں اور جب میدان حشر کے قریب پہنچیں تو وہ سواری سے اُتر کر پیدل چلنے لگیں۔لیکن کافر لوگ بہر حال پیدل اپنے چہروں کے بل چلیں گے۔

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ تین طرح سے اکٹھے ہوں گے سوار ہو کر، پیدل، اور اپنے چہروں کے بل تو ایک آدمی نے آنجنابؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ اپنے چہروں کے بل چلیں گے؟ ارشاد فرمایا جس نے اُنھیں ان کے قدموں پر چلایا ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ

اُنھیں ان کے چہروں کے بل چلائے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی، تفسیر ابن جریر، ابن مردویہ، المنثور وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کافر قیامت کے روز اپنے چہرے کے بل کیسے چلے گا ارشاد فرمایا۔ جس ذات نے اسے دنیا میں اپنے پیروں پر چلایا ہے کیا وہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل نہیں چلا سکے گی؟ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد حنبل، نسائی فی الکبریٰ، امام بغوی، امام المنذری رحمتہ اللہ علیہ)

☆ امام ترمذی نے حضرت معاویہ بن حیدہ اور نسائی اور حاکم اور البیہقی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں مجھ سے صادق و مصدوق نے حدیث بیان کی ہے کہ لوگ قیامت کے روز تین جماعتوں میں اُٹھائے جائیں گے طعامین، کاسین، راکبین کھاتے ہوئے پہنے ہوئے سواری کی حالت میں اور ایک گروہ پیدل چلتے ہوئے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے مونہوں کے بل گھسیٹیں گے۔ (نسائی، المجتبیٰ، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، علامہ الذھبی، الترغیب والترھیب، تذکرہ قرطبی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرات انبیاء علیہم السلام قیامت کے روز سواریوں پر ہوں گے تاکہ وہ میدان حشر میں پہنچیں اور نیک لوگ اپنی اونٹنی پر اُٹھیں گے اور میں براق پر اُٹھوں گا اور میرے فرزندان حسن اور حسین جنت کی دو اونٹنیوں پر اُٹھیں گے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنت کی ایک ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گے اور جناب بلال خالص کلمہ شہادتین کی نداء دیں گے۔ یہاں تک جب وہ فرمائیں گے۔ اشھد ان محمد رسول اللہ تو اول و آخر کے تمام مومن ان کی گواہی دیں گے۔ جس کی قبول ہوگی قبول کی جائے گی اور جس کی دُعا نامنظور ہوگی۔ وہ رد کر دی جائے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، فی الصغیر، مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمرو بن قیس الملائی حضرت ابومرزوق رحمتہ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا کہ اس کا عمل خوب صورت شکل میں اور پاکیزہ خوشبو میں اس کا استقبال کرے گا اور کہے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو وہ کہے گا نہیں۔ ہاں تمھاری خوشبو عمدہ ہے اور

صورت اچھی ہے تو وہ کہے گا۔ اس طرح سے تو دنیا میں اچھا تھا۔ میں تیرا نیک عمل ہوں میں بسا وقات دنیا میں تجھ پر سوار ہوتا رہا۔ آج تم مجھ پر سوار ہو جاؤ

اور یہ آیت تلاوت فرمائی یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝

اور کافر کا عمل قبیح صورت اور بدبو کے ساتھ اس کا استقبال کرے گا اور کہے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا۔ نہیں ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری صورت بدنما اور بُو ناگوار بنائی ہے وہ کہے گا تو بھی دنیا میں اسی طرح تھا اور میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ بسا اوقات تو دنیا میں مجھ پر سوار ہوتا رہا اور اب میں تجھ پر سواری کروں گا اور یہ آیت پڑھی وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ (انعام 31) کہ ہو اپنے بوجھ اُٹھائیں گے۔

☆ حلیمی اور غزالی کا یقین ہے کہ جو لوگ سوار ہو کر اُٹھیں گے وہ اپنی قبروں ہی سے سوار ہو کر اُٹھیں گے۔ (فتح الباری، شرح البخاری)

☆ اور الاسماعیلی فرماتے ہیں، خبردار وہ لوگ اپنی قبروں سے پیدل میدان حشر کی طرف جائیں گے اور وہاں سے سوار ہوں گے۔ تو یہ اس حدیث اور بخاری اور حلیم کی پہلی حدیث کو جمع کرنے کے لیے فرمایا۔ جس میں ہے کہ ننگے بدن ننگے پیر چلیں گے اور پہلا قول زیادہ مناسب ہے جیسا کہ امام البیہقی نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ:

(سورۃ ق آیت 21): اور ہر شخص آئے گا اور اس کے ساتھ اسے ہانکنے والا اور نگران ہوگا۔

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت مبارکہ میں موجود لفظ سائق کے بارے میں فرماتے ہیں، یہ چلانے والا اُنھیں اللہ کے حکم کی طرف چلا کر لے جائے گا اور شہید سے مراد ہے کہ اس کے عمل کا گواہ ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر، عبدالرزاق، فاریابی، سعید بن منصور، تفسیر ابن جریر، بیہقی، درالمنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہانکنے والے سے مراد ایک فرشتہ اور عمل کا نگران مراد ہے اور ہم پہلے باب البرزخ یعنی شرح صدور میں اسے بیان کر چکے ہیں اور فقہ

القبر کے باب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے براہ راست روایت ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیوں اور برائیوں کے فرشتے آئیں گے اور اس کے گلے کے ساتھ بندھا ہوا عمل نامہ کھولیں گے۔ پھر اس کے ساتھ آئیں گے کہ ایک ہانکنے والا اور ایک نگران ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم الحاکم فی الکنیٰ، ابونعیم، الحلیہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ثابت البنانی رحمتہ اللہ علیہ نے سورۃ حم السجدہ پڑھی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (فُصِّلَتْ 20)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ ڈٹ گئے تو ان پر فرشتے اُتر کر (کہتے ہیں) کہ تم مت ڈرو اور غم مت کرو۔

حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ مومن بندہ جب اپنی قبر سے اُٹھایا جائے گا تو دو فرشتے اُسے ملیں گے۔ جو دنیا میں اس کے ساتھ تھے۔ وہ کہیں گے مت گھبرایئے اور نہ غم کھایئے اور اس جنت پر خوش ہو جایئے۔ جس کا تم سے وعدہ تھا۔ راوی فرماتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنے خوف سے پُر امن کر دیں گے اور اس کی آنکھ کو ٹھنڈا کر دیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن منصور اپنی سنن میں حضرت حسن سے روایت فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے رب کریم جو جنازہ کے ساتھ شامل ہو اس کی کیا جزا ہے ارشاد فرمایا کہ میں اس کے پاس فرشتوں کو اپنے جھنڈے دے کر بھیجتا ہوں جو قبر سے میدان حشر تک اس کے پیچھے چلتے ہیں (سنن سعید بن منصور)

☆ حضرت داؤد بن ہلال النصیبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں لکھا ہوا تھا اری دنیا تو نیک لوگوں پر اتنی معمولی اور ہلکی ہے۔ جن کے پاس آ کر تو روزانہ بنی سنورتی ہے میں نے ان نیک لوگوں کے دلوں میں تیری نفرت ڈال دی ہے اور تجھے ان سے دور کر دیا ہے۔ میں نے کوئی مخلوق ان کی نظروں میں تجھ سے زیادہ ہلکی اور گھٹیا پیدا نہیں کی ہے تیری

ہر کیفیت معمولی ہے تُو جنازہ کی طرف جارہی ہے میں نے جس دن سے تجھے پیدا کیا ہے اسی دن سے تیرے خلاف فیصلہ کردیا ہے کہ تُو کسی کے پاس ہمیشہ نہیں رہے گی اور نہ کوئی ہمیشہ تیرا بن کے رہے گا۔ اگر دنیا دار تیرا بخیل اور خسیس ہو کر رہے گا تو ان نیک لوگوں کے لیے خوش خبری ہے جو میری مخلوق میں سے میری اطاعت کریں گے اور اپنے دلوں سے میری رضا چاہیں گے اور اندر سے میرے لیے سچ اور استقامت پر رہیں گے۔ ان کے لیے خوش خبری ہے جب وہ اپنی قبروں سے نکل کر میرے پاس آئیں گے تو ان کی جزا وہ نور ہے جو ان کے آگے آگے چلے گا اور رحمت کے فرشتے انھیں اپنے گھیرے میں لیے ہوں گے۔ یہاں تک کہ میں اُنھیں اپنی رحمت پہنچادوں گا ۔جس کے وہ اُمیدوار ہوں گے۔

اس گروہ کا بیان کہ ایک امام ان کا پیشوا ہوگا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ م بِاِمَامِھِمْ (الاسرا 71) جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔

☆ بعض پچھلے بزرگ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف پر عمل کرنے والوں کے لیے یہ بڑا شرف ہوگا کہ ان کے امام محترم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَحَبُّ شَیْءٍ اِلَی اللّٰہِ الْغُرَبَاءُ قِیْلَ وَمَنِ الْغُرَبَآءُ ؟ قَالَ اَلْفَرَارُوْنَ بِدِیْنِھِمْ یَجْتَمِعُوْنَ اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (البخاری شریف)

تمام چیزوں سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو غربا لوگ ہیں عرض کیا گیا یہ غرباء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ اپنے دین کو بچا کر بھاگ جانے والے یہ لوگ قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اکٹھے ہوں گے۔

(بخاری شریف)

☆ حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیامت کے روز علماء کے مضبوط امام ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیامت کے روز میں علماء کے پیشوا ہوں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد، ابونعیم، فی الحلیہ)

☆ صحاح میں فرماتے ہیں رتوہ سے مراد نقش قدم یا درجہ مراد ہے

☆ حضرت حسن سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سامنے قیامت کے روز علماء کی ایک جماعت ہوگی (ابن سعد، ابن ابی شیبہ، الالبانی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عَالِمُ اُمَّتِیْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ کہ میری امت میں حلال اور حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہوں گے۔

☆ میں کہتا ہوں یہی درجہ ہے کہ وہ قیامت کے روز علماء کے امام ہوں گے کہ حضرات علمائے کرام وہ ہیں کہ ان کا امام حلال اور حرام کو زیادہ جاننے ولا ہوگا اور وہ بھی حلال وحرام کو زیادہ جاننے والے ہیں کیوں کہ وہ شریعت کے علمبردار ہیں (حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، طبقات ابن سعد)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرات علمائے کرام قیامت کے روز حاضر ہوں گے اور جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے سامنے ایک پتھر پھینکنے کی دوری پر ہوں گے۔ (ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اور وہ جماعت میں فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز معزز نیک فرشتوں کے ساتھ اُٹھائیں گے اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور جو شخص قرآن کریم پڑھنے کا حریص ہے اور وہ پڑھ نہیں سکتا اور اسے چھوڑنا

بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز قرآن مجید کے معزز لوگوں کے ساتھ اُٹھائے گا اور انھیں مخلوق پر ایسے فضیلت حاصل ہوگی جیسے شاہین کو تمام پرندوں پر ہوتی ہے اور جیسے کسی چشمے کو اپنے آس پاس کے سرسبز مقام پر ہوتی ہے پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنھیں مویشیوں کی مصروفیت میری کتاب کی تلاوت سے غفلت میں نہیں ڈال سکی تو وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے (عمل نامہ) اس کے دائیں ہاتھ میں اور ہمیشگی کا پروانہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پھر اس کے والدین کو لباس پہنایا جائے گا۔ اگر وہ دونوں مسلمان ہوں گے تو وہ اور ان کا لباس (جوڑا) دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا تو وہ دونوں کہیں گے یہ جوڑا ہمیں کہاں سے مل گیا ہمارے اعمال تو اس قدر نہیں ہیں تو اُنھیں بتایا جائے گا کہ تمھارے بیٹے نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ (المعجم الکبیر، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال اچھے آدمی ہیں جو قیامت کے روز موذنوں کے سردار ہوں گے اور موذنوں کی گردنیں قیامت کے روز سب سے طویل (اونچی) ہوں گی۔ (مستدرک حاکم، ابونعیم الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِمرأالقیس (شاعر) شاعروں کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے دوزخ کی طرف جائے گا۔ (مسند امام احمد کنز العمال ابن عساکر تذکرۃ الموضوعات)

☆ تاریخ ابن عساکر میں یہ الفاظ ہیں شعرأ کے قائد جہنم کی طرف لے جانے والے کیوں کہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قافیے باندھے۔ (ابن حجر جمع الجوامع وغیرہ)

میدان حشر میں لوگ مختلف شکلوں میں اُٹھائے جائیں گے:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا (طٰہٰ 125,124)

اور ہم اسے قیامت کے روز نابینا اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے رب کریم تو نے مجھے نابینا کیوں اُٹھایا۔ حالانکہ میں بینا تھا اور فرمان باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ○ جوشخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے (الاسرأ 72) اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (البقرہ 275)

جولوگ سود کھاتے ہیں وہ (میدان قیامت میں) ایسے کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر ڈاواں ڈول کر دیا ہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما آیتِ مبارکہ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سود کھانے والوں کی پہچان اس طرح ہوگی کہ کسی نے گلا گھونٹ کر اسے مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا قیامت کے روز ایسے اُٹھے گا۔ جیسے کسی پاگل کا گلا دبایا گیا ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کو اذن دیا جائے گا کہ نیک اور بدکار لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو سود کھانے والے لوگ ایسے کھڑے ہوں گے جیسے کسی شخص کو شیطان نے چھو کر مدہوش کر دیا ہو۔ (مصنف عبدالرزاق، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اِيَّاكَ وَالذُّنُوْبَ الَّتِيْ لَا تُغْفَرُ ، الْغُلُوْلُ فَمَنْ غَلَّ شَيْئًا اَتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَكْلُ الرِّبَا فَمَنْ اَكَلَ الرِّبَا يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُوْنًا يَتَخَبَّطُ ثُمَّ قَرَاَ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ

الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۔

ایسے گناہوں سے بچو جس سے بخشش نہ ہو۔خیانت کاری کرنا۔ جو شخص کچھ خیانت کاری کرے گا۔تو وہ قیامت کے روز اس چیز کے ساتھ لایا جائے گا اور سود کھانا جس نے سود کھایا وہ قیامت کے روز دیوانہ اُٹھایا جائے گا۔ جو مخبوط الحواس ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ ایسے کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے۔ جسے شیطان نے چھو کر ڈاواں ڈول کر دیا ہو۔ (الطبرانی فی الکبیر، الدر امنثور اور یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے)

☆ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک ایسی قوم کو ان کی قبروں سے اُٹھائے گا جن کے منہ میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ یتیموں کے مال ناجائز کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں (النساء 10) (تفسیر ابن کثیر، مسند ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، الطبرانی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور اسے بھول گیا۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس حالت میں کہ وہ کوڑھی ہوگا۔ (سنن ابوداؤد، الدرمی مسند امام احمد)

☆ حضرت ابن قتادہ فرماتے ہیں کہ کوڑھی سے مراد حقیقت میں کوڑھی ہے اور ابن العربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خیر سے خالی ہونے کی طرف اشارہ ہے اور کسی اور نے ہاتھ کٹا ہوا بتایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مجذوم وہ ہے جس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ بیع توڑنے والا ہوا تو وہ کوڑھی ہو کر اُٹھے گا۔ (ابن عساکر، ابن ابی عاصم، النسہ)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بعض لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اُٹھائے گا جنھیں لوگ اپنے قدموں سے روندتے ہوں گے تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ چیونٹیوں کی شکل میں کیوں ہیں تو جواب دیا جائے گا کہ یہ دنیا میں تکبر کرنے والے لوگ ہیں۔ (البزار مجمع الزوائد، الترغیب وترھیب)

☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز تکبر کرنے والے لوگ چیونٹیوں جتنی آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے۔ ہر جگہ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ وہ جہنم کے اس قید خانے کی طرف ہانکے جائیں گے جسے بولس کہتے ہیں۔ جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی جسے خبال کہتے ہیں۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی ابن ابی شیبہ، الترغیب ترھیب، المنذری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے (قیامت کے روز) ظالم اور متکبر لوگ چیونٹیوں کی شکل میں لائے جائیں گے۔ جنھیں اللہ کے نزدیک رسوا ہونے کی وجہ سے لوگ روندیں گے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر وہ نارالانیار کی آگ کی طرف لے جائیں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ نارالانیار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اہل جہنم کی پیپ۔ (امام احمد فی الزھد، اَلَالِی الْمَصْنُوْعَۃُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ، الدرالمنثور)

☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متکبروں کو قیامت کے روز اللہ کے ہاں ذلیل ہونے کی وجہ سے چیونٹیوں کی صورت میں اُٹھائے گا۔ جنھیں جن اور انسان اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔ (الالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعہ اور ابن عدی، الکامل فی الضعفاء ابن الجوزی فی الموضوعات)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس گزارے کا رزق ہے وہ قیامت

کے روز آئے گا کہ اس کے چہرے پر خراشیں پڑی ہوں گی۔

(ابوداؤد شریف نسائی، فی المجتبیٰ ابن ماجہ مسند امام ابن ماجہ، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعینہٖ روایت فرمائی ہے کہ وہ شخص قیامت کے روز اُٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ (الطبرانی، الاوسط، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے وہ قیامت کے روز آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہیں ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی، مسند امام احمد، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں سے بغیر فاقہ کشی اور اہل وعیال کے بوجھ کے بغیر لوگوں سے مانگتا ہے وہ قیامت کے روز آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ (البیہقی، الدر المنثور، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت نعیم نے حضرت زاذان سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں۔ جس نے لوگوں سے مال کے لیے قرآن کریم پڑھا۔ وہ قیامت کے روز آئے گا اور اس کا چہرہ محض ہڈی ہوگا۔ جس پر گوشت نہیں ہوگا۔ (البیہقی فی الشعب، نصب الرایہ، زلعی، الدر المنثور، ابن جوزی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے آدھے لفظ کے ساتھ کسی مومن کو قتل کرنے پر مدد دی تو وہ قیامت کے روز آئے گا اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید۔ (ابن ماجہ، بیہقی الدر المنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا وہ قیامت کے روز آئے گا اور اس کا تھوک اس کی پیشانی پر پڑا ہوگا۔ (ابوداؤد، البیہقی، ابن خزیمہ وغیرہ)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبلہ کی طرف سینک پھینکنے والا قیامت کے روز اُٹھایا جائے گا اور وہ اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔ (ابن خذیمہ ابزار ابن حبان مجموعہ الزائد وغیرہ)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قبلہ رخ تھوک دیا اور اسے نہیں چھپایا تو قیامت کے روز وہ شخص آئے گا کہ وہ تھوک نہایت گرم ہو کر اس کی پیشانی پر پڑا ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجموعہ الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں جس شخص کے دو چہرے ہوں گے یعنی دوغلا شخص قیامت کے روز اُٹھایا جائے کہ اس کے آگ کے دو چہرے ہوں گے۔ (الطبرانی، فی الاوسط مجموعہ الزوائد وغیرہ)

☆ الطبرانی نے اور ابن ابی الدنیا نے الصمت میں اور الاصبہانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دو زبانوں والا (دوغلا) ہوگا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی آگ کی دو زبانیں بنادے گا۔ (مجمع الزوائد الترغیب وترھیب)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوئیں اور اس نے ان دونوں کے درمیان انصاف نہیں کیا قیامت کے روز وہ شخص آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مارا ہوا ہوگا۔ (نسائی شریف ابن ماجہ، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ افواجا (فوجیں) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میری امت دس جماعتوں میں اُٹھائی جائے گی۔ ایک قسم بندروں کی صورت میں اور یہ قدریہ فرقہ کے لوگ ہوں گے اور ایک قسم

خنزیروں کی صورت میں اور یہ مرجہ گروہ کے لوگ ہوں گے اور ایک قسم کتوں کی صورت میں اُٹھے گی اور یہ حرور یہ ہوں گے اور ایک قسم گدھوں کی صورت میں اُٹھے گی اور وہ رَافِضَہ ہوں گے اور ایک قسم چیونٹیوں کی شکل میں اُٹھے گی اور وہ تکبر کرنے والے ہون گے اور ایک قسم چوپاؤں کی صورت میں ہوگی اور یہ سود کھانے والے ہوں گے اور ایک قسم درندوں کی شکل میں اُٹھے گی اور یہ لادین لوگ ہوں گے اور ایک قسم اپنے چہروں کے بل اُٹھے گی اور یہ تصویریں بنانے والے طعنہ زنی کرنے والے نکتہ چینی کرنے والے اور چغل خور ہوں گے اور ایک قسم سواری کی حالت میں اُٹھے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ ہوں گے۔

☆ اور ایک قسم پیدل حالت میں اُٹھے گی اور وہ دائیں ہاتھ میں عمل نامہ ملنے والے ہوں گے ۔ابن عساکر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر معروف ہے اور اس کی سند میں مجہول راوی ہیں۔

☆ یہی حدیث خطیب بغدادی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے کہ میری امت کی دس مختلف قسمیں اُٹھائی جائیں گی ۔ان میں بعض بندروں کی صورت میں ہوں گے اور وہ چغل خور ہوں گے اور ان میں سے بعض خنزیروں کی شکل میں ہوں گے اور وہ سود اور حرام کھانے والے اور فریب سے کھانے والے ہوں گے اور وہ چہروں کے بل گھسٹتے ہوئے جائیں گے اور وہ سود کھانے والے ہوں گے اور ان میں بعض اندھے ہوں گے جو ڈاواں ڈول ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو فیصلہ کرنے میں ظلم کریں گے اور ان میں بعض گونگے بہرے ہوں گے۔ جو کچھ نہیں سمجھ سکیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو رہتے عمالوں پر خوش ہوں گے اور ان میں بعض اپنی زبانوں کو چبا رہے ہوں گے اور زبانیں ان کے سینوں پر لٹکی ہوں گی اور ان کے مونہوں سے پیپ کا لعاب بہہ رہا ہوگا جس سے اہل مجمع گھن کھا رہے ہوں گے اور یہ وہ علماء اور قاضی ہوں گے جن کے اعمال ان کے اقوال کے خلاف ہوں گے اور ان میں سے بعض کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو پڑوسیوں کو اذیت دیتے ہیں اور ان میں سے بعض آگ کی سولیوں پر لٹکے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو بادشاہوں کے پاس لوگوں کی چغلیاں کھاتے ہیں اور بعض ایسے آئیں گے کہ جن سے مردار سے زیادہ بدبو اُٹھ رہی ہوگی اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو شہوات اور لذتوں میں پڑے رہے ہوں گے اور اپنے مالوں سے اللہ تعالیٰ کا حق روکیں گے اور بعض لوگ

رانگ کے بنے ہوئے لمبے جبے پہنے ہوں گے جوان کے جسموں کے ساتھ چپکے ہوں گے اور وہ تکبر فخر اور اکڑ کرنے والے لوگ ہوں گے۔ (تفسیر قرطبیؒ)

☆ حضرت العلاء بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ جو نکتہ چینی طعنہ زنی اور لوگوں کو برے لقب سے پکارنے والا تھا۔ قیامت کے روز اس کی نشانی ہوگی کہ اس کی ناک کے اوپر اللہ تعالیٰ دونوں جبڑوں کے درمیان داغ لگا دے گا۔ (البیہقی، شعب الایمان وغیرہ)

لوگ (قیامت کے روز) اپنی گردنوں پر ناجائز حق لینے والے اُٹھائے ہوئے اُٹھیں گے:

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے خیانت کی وہ قیامت کے روز خیانت کا مال لے کر آئے گا۔ (آل عمران۔ 161)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین ظلم سے ہتھیالی ہو تو قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف)

☆ حضرت یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جس آدمی نے ایک بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کر لی اللہ تعالیٰ اسے پابند کرے گا کہ اس زمین کو کھودیں۔ یہاں تک کہ وہ ساتوں زمین کے آخر تک پہنچے گا۔ پھر قیامت کے روز لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک اس کو اس کا طوق پہنایا جائے گا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی، ابن حیان، مجمع الجوامع، سیوطی وغیرہ)

☆ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے روایت درج کی ہے کہ جس نے ناحق کوئی زمین ہتھیالی (قیامت کے روز) اسے پابند کیا جائے گا کہ اس کی مٹی میدان حشر میں اُٹھا کر لے جائے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر)

☆ اور طبرانی شریف کے الفاظ ہیں کہ جس شخص نے ظلم سے ایک بالشت بھر زمین ہتھیالی اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ زمین کھودے اور کھودتا ہوا پانی تک پہنچ جائے اور اسے میدان حشر تک اُٹھا کر لے جائے۔ (الطبرانی، مجموعہ الزوائد)

☆ حضرت حارث السلیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے ایک بالشت بھر بھی لے لیا تو وہ (روز قیامت) ساتوں زمین اُٹھائے ہوئے آئے گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین ظلم سے ہتھیالی تو وہ قیامت کے روز اسے گلے میں ڈالے گا۔ یعنی سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں پڑا ہوگا۔ (الطبرانی، مجمع الزائد)

☆ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا دھوکہ اللہ کے ہاں زمین کا ایک ہاتھ لے لینا ہے۔ آپ زمین میں دو پڑوسی آدمیوں کو پاتے ہیں۔ یا گھر میں شریک دو آدمیوں کو پاتے ہیں کہ ایک ان دونوں میں سے دوسرے کا ایک ہاتھ بھر حق قبضے میں کر لیتا ہے جب وہ ایسا کرے گا تو قیامت کے روز سات زمینیں اس کے گلے میں ڈالی جائیں گی۔ (مسند امام احمد الطبرانی، مجموعہ الزوائد)

☆ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ازدی آدمی کو جسے بقیہ کہتے تھے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ جب وہ وصول کر کے آیا تو کہنے لگا۔ یہ تمھارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی۔ پھر مدح وثناء کے بعد ارشاد فرمایا بات یہ ہے کہ میں ایک آدمی کو تم میں سے کسی کام کے لیے مقرر کرتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ آ کر کہتا ہے کہ یہ تمھارا ہے اور یہ مجھے تحفے میں دیا گیا ہے تو وہ کیوں اپنے ماں باپ کے گھر میں نہ بیٹھ گیا کہ اس کے پاس اس کا تحفہ آتا اگر وہ اپنی بات میں سچا ہے اللہ کی قسم ہے تم میں سے جو شخص ناحق کوئی چیز لیتا ہے وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور وہ اس چیز کو اُٹھائے ہوئے ہوگا۔ میں تم میں سے ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اللہ کے سامنے آئے گا اور اس نے ایک اونٹ اُٹھایا ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا گائے کو اُٹھا رہا ہوگا جو ڈکرا رہی ہوگی یا بکری ہوگی جو میا رہی ہوگی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، دارمی

،مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جسے ہم نے تم میں سے کسی کام پر مقرر کیا تو اس نے ایک دھاگا یا اس سے بھی کوئی معمولی چیز ہم سے چھپالی تو وہ خیانت کار ہوگا۔ وہ قیامت کے روز اسے اُٹھائے ہوئے آئے گا۔ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان جلوہ افروز ہوئے تو خیانت کاری اور اس کا معاملہ بہت بڑھ کر بیان فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو اور وہ بلبلا رہا ہو اور وہ شخص کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں تو میں کہوں میں تیرا کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ (نیز ارشاد فرمایا) میں تمھیں کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو پھر وہ شخص کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں تو میں کہوں میں تیرا کچھ نہیں سنوار سکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ (نیز ارشاد فرمایا) میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر بکری لدی ہو جو ممیا رہی ہو۔ پھر وہ کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا (پھر ارشاد فرمایا) میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے کہ اس کی گردن پر کوئی شخص سوار ہو اور وہ چیخ رہا ہو۔ پھر وہ آدمی کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں تو میں کہوں کہ میں تیرا کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ (پھر ارشاد فرمایا) میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر جھنڈا لہرا رہا ہو پھر وہ آدمی کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ میں تیرا کچھ نہیں کرسکتا، میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا (پھر ارشاد فرمایا) میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کسی کا مال ہو پھر وہ کہے یا رسول میری مدد فرمائیں تو میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، بیہقی وغیرہ)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پہچانوں یعنی اس حالت میں نہ دیکھوں کہ وہ قیامت کے روز بکری اُٹھائے ہوئے ہو۔ جو مہاری ہو۔ یا اونٹ اُٹھائے ہوئے ہو جو بلبلا رہا ہو یا گھوڑا اُٹھائے ہوئے ہو جو ہنہنا رہا ہو یا چمڑے کا کوئی مشکیزہ اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ شخص پکار رہا ہو۔ یا محمد یا محمد تو میں کہوں میں اللہ کی بارگاہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا۔ (ابو یعلیٰ البزار مجمع الزوائد)

☆ اور اسی طرح کی روایت حضرت سعد بن عبادہ حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ حضرت عبداللہ بن عباس عبادہ بن صامت اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور اُنھوں نے یہ روایت صدقات وزکوٰۃ کی وصولی کے بارے میں بیان کی ہے جب وہ اس میں خیانت کریں۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کو ایک گدھا عنایت فرمایا تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر فرمایا کیا بات ہے کہ تم یہ گدھا لے رہے ہو۔ حالانکہ معاویہ کو اس کے دینے کا حق نہیں ہے گویا کہ میں تمھیں دیکھ رہا ہوں کہ قیامت کے روز تم اسے اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے ہو اور اس کا سر نیچے کو جھکا ہوا ہے۔ امام کا بیت المال سے یہ کسی کو دینا اپنے حق سے زیادتی ہے۔ (الطبرانی)

☆ نقطہ یہ ہے کہ ابوالفیض راوی نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے خلافت معاویہ کو نہیں پایا۔ جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کوئی گھر بنایا جو اس کی ضرورت سے بڑھ کر ہو تو وہ قیامت کے روز اس بات کا پابند بنایا جائے گا کہ وہ اس گھر کو اپنی گردن پر اُٹھائے (طبرانی، ابن عدی، ابونعیم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے بڑے مکان کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا ہر وہ مکان جو اس سے زیادہ ہو اور آپؐ نے اپنے سر کے اوپر اشارہ فرمایا کہ وہ اس کے بنانے والے کے لیے قیامت کے روز

مصیبت کا باعث ہوگا۔ جب صاحب مکان کو یہ ارشاد گرامی پہنچا تو اس نے اسے گرا دیا (ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، الطبرانی، مجمع الزوائد) اور یہی روایت طبرانی نے حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کنویں پر سے گزرے جو پانی پینے کے لیے تھا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کنویں کا مالک قیامت کے روز اسے اُٹھائے گا اگر اس کا حق ادا نہ کیا۔ (طبرانی مجمع الزوائد)

اس شخص کا بیان جو طوق پہنائے ہوئے لگام پہنائے ہوئے اُٹھایا جائے گا:

☆ حضرت ابوہریرہ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس آدمیوں کا امیر قیامت کے روز باندھا ہوا لایا جائے گا اور اسے ان زنجیروں سے انصاف ہی چھڑا سکے گا۔ (الدارمی، مسند امام احمد، طبرانی وغیرہ)

☆ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص دس آدمیوں کا حاکم بنایا گیا تو قیامت کے روز اسے لایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔ اس وقت تک کہ ان کے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ (الطبرانی، ابن ابی شیبہ، البزار، البیہقی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ تین آدمیوں کا حاکم اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کا دایاں ہاتھ بندھا ہوگا تو اس کا چھوٹنا اس کے انصاف سے ہوگا اور اس کا بندھنا اس کے ظلم سے ہوگا۔ (ابن حبان، الطبرانی، مجموع الزوایہ، الترغیب وترھیب)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس (10) آدمیوں کا ایک امیر قیامت کے روز بارگاہ الٰہی میں آئے گا اور اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔ اگر وہ احسان کرنے والا ہوا تو کھول دیے جائیں گے اور اگر بُرا سلوک کرنے والا ہوگا تو اور بھی جکڑ دیے جائیں گے (الطبرانی، مجمع الزوائد الترغیب وترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے روز اُٹھے گا اور فرشتہ اسے گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے جہنم کے اوپر لا کھڑا کرے گا۔ پھر وہ اپنا سر اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے گا۔ اگر اسے کہا گیا کہ اسے پھینک دو تو وہ اسے چالیس (40) خریف گہرے گڑھے میں پھینک دے گا۔ (ابن ماجہ، شریف، دار قطنی، البیہقی البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے علم کے بارے میں کچھ پوچھا گیا اور اس نے اسے چھپالیا تو وہ قیامت کے روز آگ کی لگام پہنے آئے گا اور جس نے قرآن کریم کے بارے میں بغیر جانے کچھ کہا تو وہ بھی قیامت کے روز آگ کی لگام پہنے گا۔ (مستدرک حاکم، الطبرانی، البغوی، ابو الیعلی الدر المنثور)

اسلام، قرآن کریم کے اعمال، امانت داری، صلہ رحمی، مختلف ایام اور دنیا کا اشخاص کی صورت میں اُٹھنا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اعمال قیامت کے روز آئیں گے تو نماز آکر کہے گی اے رب کریم میں نماز ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بہتر ہے پھر زکوٰۃ آکر کہے گی اے رب کریم میں زکوٰۃ ہوں اللہ فرمائے گا تو بہتر ہے پھر روزہ آکر کہے گا۔ اے رب کریم میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بہتر ہے۔ پھر اسی طرح سے دوسرے اعمال آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے فرمائے گا۔ تم بہتر ہو۔ پھر اسلام آکر کہے گا اے رب کریم تو السلام ہے اور میں الاسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بہتر ہے تیری وجہ سے آج میں پکڑوں گا اور تیری وجہ سے آج میں عطا کروں گا اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران 85)

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا۔ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں شامل ہوگا

(مسند امام احمد، تفسیر ابن کثیر، الطبرانی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ قرآن کریم پڑھو کہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا دو روشن سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو یہ دونوں قیامت کے روز آئیں گی گویا کہ وہ سایہ کرنے والے دو بادل یا خیمے ہیں یا سب پرندوں کے دو جُھنڈ ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے حجت کریں گے۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، بیہقی، طبرانی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ اور امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت فرمائی ہے کہ وہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے روز سایہ کریں گی۔

☆ حضرت النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے روز قرآن کریم اور اُس کے اہل کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے۔ سورۃ البقرہ اور آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔ گویا کہ وہ بادل کے دو ٹکڑے یا سایے ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سایے ہیں۔ جن کے درمیان فرق ہوگا۔ گویا کہ وہ دونوں صف باندھے ہوئے پرندوں کے دو جھنڈ ہیں جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بحث کریں گے (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم صاحب قرآن سے ملاقات کرے گا۔ جس وقت اُس کی قبر پھٹے گی۔ روشن چہرہ والے شخص کی طرح اور اس سے کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔ وہ شخص کہے گا میں تجھے نہیں پہچانتا تو قرآن اس سے کہے گا میں وہ ہوں جس نے گرمیوں کے دنوں میں تجھے پیاسا رکھا اور رات کو تجھے جاگتے رکھا اور حالانکہ ہر تاجر پیشہ اپنی تجارت کے پیچھے تھا اور میں آج تیرے لیے تیرے پورے نفع کے پیچھے ہوں تو وہ عمل نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں اور ہمیشگی کا پروانہ اس کے بائیں ہاتھ میں تھمائے گا اور اس کے سر پر رعب کا تاج پہنایا جائے گا اور ان کے والدین کو جوڑا پہنایا جائے گا۔ جس کی قیمت اہلِ دنیا ادا نہیں کر سکتے تو اس کے والدین کہیں گے کہ کس وجہ سے یہ لباس ہمیں پہنایا گیا ہے تو اُنھیں کہا جائے گا۔ تمھارے لڑکے کے قرآن حاصل کرنے کی وجہ سے (الدارمی شریف، مسند امام احمد، ابن ابی شیبہ، الدر المنثور، الطبرانی، فی الاوسط)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت سیکھ لی تو وہ آیت قیامت کے روز اس کے سامنے ہنستی ہوئی اس کا استقبال کرے گی (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمھارے اندر دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری سنت اس سے ہرگز مت جدا ہونا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں حوض پر پہنچ جائیں۔ (مؤطا امام مالک، مستدرک حاکم اللآلی المصنوعۃ)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیکی اور برائی دو مخلوقات ہیں جو قیامت کے روز لوگوں کے سامنے کھڑی کی جائیں گی۔ نیکی تو اپنے اہل کو خوشخبری دے گی اور ان سے بھلائی کا وعدہ کرے گی۔ لیکن برائی کہے گی پرے ہٹ جاؤ پرے ہٹ جاؤ اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکیں گے۔ (مسند امام احمد، جمع الجوامع السیوطی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو قیامت کے روز اپنی اپنی شکل میں اُٹھائے گا جمعہ کا روز روشن اور چمک دار اُٹھایا جائے گا اور جمعہ ادا کرنے والے اسے دلہن کی طرح گھیر لیں گے جو اپنے شوہر کو پیش کی جاتی ہے اور جمعہ کا روز ان کے لیے روشنی دے گا۔ جس کی روشنی میں وہ چلیں گے اور ان کے رنگ برف کی طرح سفید اور روشن ہوں گے اور ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہک رہی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں میں ٹہل رہے ہوں گے کہ جن و انسان انھیں دیکھیں گے اور وہ حیرت سے نظر بھر کر نہیں دیکھ سکیں گے۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اذان دینے والوں کے کوئی ان سے نہیں مل سکے گا۔ (مستدرک حاکم، ابن خزیمہ، تذکرہ، قرطبی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوعمران الجونی فرماتے ہیں کہ جو رات بھی آتی ہے وہ اعلان کرتی ہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ نیک اعمال کرو میں قیامت کے دن تک کبھی تمھارے پاس دوبارہ نہیں آؤں

گی۔(ابونعیم فی الحلیہ ،التذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت مجاہد تابعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جوکوئی دن اس دنیا کا گزرتا ہے تو وہ کہتا ہے اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے دنیا اور دنیا والوں سے نکال دیا۔ پھر وہ دن لپیٹ دیا جاتا ہے اور قیامت کے روز تک اس پر مہر کر دی جاتی ہے اب اللہ تعالیٰ ہی اس مہر کو کھولیں گے۔(ابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء)

☆ روایت ہے کہ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہر دن یہ کہتا ہے اے انسان میں آج تیرے پاس آیا ہوں اور آج کے بعد کبھی نہیں آؤں گا۔ اب دیکھ لے تو میرے اندر کیا عمل کرتا ہے اور اسی طرح سے رات بھی یہی بات کہتی ہے۔(ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت زید بن اسلم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومن کا عمل قیامت کے روز اچھی صورت میں آئے گا۔ جتنا اچھا چہرہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور جتنے اچھے کپڑے بھی اور جتنی اچھی خوشبو بھی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے تو وہ مومن کے پہلو میں بیٹھ جائے گا، جب مومن کچھ گھبرائے گا وہ اسے امن دے گا اور جب کبھی کچھ ڈرے گا تو وہ اس کا ڈر دور کر دے گا تو مومن کہے گا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے تو کون ہے؟ وہ کہے گا تو مجھے نہیں پہچانتا میں قبر میں اور دنیا میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تیرا عمل ہوں۔ جو اچھا تھا۔ اللہ کی قسم وہ اچھا تھا۔ اس لیے تم مجھے بھی اچھا دیکھ رہے ہو اور وہ عمل پاکیزہ تھا اسی لیے تم مجھے بھی پاکیزہ دیکھ رہے ہو۔ آؤ مجھ پر سوار ہو جاؤ کہ میں اکثر اوقات دنیا میں تم پر سوار ہوتا رہا ہوں اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو مشکل موقعہ پر نجات دے گا..... یہاں تک کہ وہ اسے اس کے رب کے پاس لے آئے گا اور کہے گا اے رب کریم ہر عمل کرنے والا دنیا میں اپنے عمل میں کامیاب ہوا اور ہر کاروبار کرنے والا اور صنعت کار اپنی تجارت میں کامیاب ہوا سوائے میرے اس عامل کے کہ وہ اپنے عمل میں لگا رہا .....تو رب کریم فرمائے گا تو اس کے لیے کیا مانگتا ہے وہ عرض کرے گا میں اس کے لیے تیری بخشش اور رحمت چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے بخش دیا۔ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور رعب کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا جس میں ایک موتی لگا ہوگا۔ جس کی روشنی اور چمک دو دن کی مسافت سے چمکتی نظر آ رہی ہوگی پھر وہ کہے گا اے رب کریم یہ اپنے

والدین کی طرف سے مصروف رہا اور ہر کام والا اور تجارت والا اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس آیا تو اس کے والدین کو بھی وہی کچھ دیا جائے گا جو اسے دیا.....اور کافر کے پاس اس کا عمل قبیح ترین صورت میں اور بدبودار حالت میں آئے گا اور اس کے پہلو میں بیٹھ جائے گا جب کوئی چیز اسے گھبراہٹ میں ڈالے گی تو یہ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ کرے گا اور یہ جب کچھ ڈرے گا تو یہ اس کے ڈر کو اور بڑھائے گا تو کافر کہے گا تو بُرا ساتھی ہے تو ہے کون؟ تو وہ کہے گا تو مجھے نہیں پہچانتا کافر کہے گا نہیں۔ تو وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں جو بُرا تھا۔ اس لیے تم مجھے بُرا دیکھ رہے ہو اور وہ بدبودار تھا اسی لیے تم مجھے بدبودار دیکھ رہے ہو اپنا سر جھکاؤ کہ میں تم پر سواری کروں بسا اوقات تو دنیا میں مجھ پر سوار ہوتا رہا۔ پھر وہ اسی پر سوار ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا یہی مقصد ہے۔

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ (النحل 25)

تاکہ وہ قیامت کے روز اپنے مکمل بوجھ اُٹھائیں (تفسیر ابن جریر، تفسیر طبری، تفسیر ابن ابی حاکم، تفسیر الدر المنثور، تذکرہ امام القرطبی، یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

☆ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نیکی اور برائی قیامت کے روز لوگوں کے ساتھ ہو جائیں گی جو ان کی پیشوائی کرے گی اور اُنھیں جنت کی طرف ہانک کر لے جائیں گی اور برائی کرنے والوں کے ساتھ چپک جائیں گی جو ان کی پیشوائی کرے گی اور انھیں جہنم کی طرف ہانک لے جائے گی (ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی جنت جہنم سے حاصل کر لو اور کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.....تو پھر وہ قیامت کے روز آئیں گے بچتے ہوئے نجات پاتے ہوئے ایک طرف ہٹتے ہوئے یعنی نیک اعمال جو تمھارے پیچھے پیچھے آئیں گے اور کچھ تمھارے آگے آگے چلیں گے۔ (مستدرک حاکم، زھبی فی التلخیص، طبرانی، فی الصغیر، ابن جریر وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دنیا قیامت کے روز ایک سفید بالوں والی نیلی آنکھوں والی داڑھیں باہر نکلی ہوئیں قبیح صورت بڑھیا کی صورت میں لائی جائے گی وہ مخلوق کی طرف جھانکے گی تو اُنھیں کہا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ تو لوگ کہیں گے ہم اس کی پہچان سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو ان سے کہا جائے گا یہ وہ دنیا ہے جس پر تم قربان ہو گئے اور اس کے ساتھ بڑائی کا اظہار کیا اور ایک دوسرے سے حسد رکھا اور ایک دوسرے سے دشمنی کی اور تم دھوکے میں پڑ گئے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو وہ آواز دے گی اے رب کریم میرے پروردگار اور میرے پیچھے چلنے والے کہاں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے پیروکاروں اور اس کے پیچھے چلنے والوں کو بھی اس کے ساتھ ملا دو (البیہقی فی شعب الایمان، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دنیا قیامت کے روز لائی جائے گی اللہ والے اس میں جدا کر لیے جائیں گے اور باقی جہنم میں پھینکے جائیں گے۔ (البیہقی فی شعب الایمان)

☆ حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو دُنیا لائی جائے گی تو جو کچھ اللہ کے لیے ہوگا۔ اس سے جدا کر لیا جائے گا اور جو غیر اللہ کے لیے ہوگا اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (البیہقی فی شعب الایمان)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا تو کعبہ شریف میری قبر کے پاس بھیجا جائے گا وہ کہے گا السلام علیک میں کہوں گا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت نے میرے بعد کیا کیا ؟ تو کعبہ شریف کہے گا۔ جو میرے پاس آ گیا۔ تو میں اس کا ذمہ دار ہوں اور اس کی سفارش کروں گا۔ اور جو میرے پاس نہیں آیا تو آپ اس کے لیے کافی اور سفارشی ہوں گے۔ (ابنِ مردویہ اصبہانی فی الترغیب، الدیلمی، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجر اسود قیامت کے روز آئے گا اور وہ ابوقبیس پہاڑ سے زیادہ عظیم ہوگا۔ اس کی زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ (مستدرک حاکم، الذھبی کی التخیص)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجر اسود جنت کا روشن چمکدار یاقوت تھا۔ پھر مشرکوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا وہ قیامت کے روز احد پہاڑ کی طرح اُٹھایا جائے گا اور جس نے اس کا استلام کیا ہے اور بوسہ لیا ہے۔ اس کی گواہی دے گا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے براہِ راست روایت ہے کہ جس نے قرآن کریم سیکھا اور اسے لٹکا کر رکھا اور اس کی دیکھ بھال نہیں کی اور اسے پڑھ کر نہیں دیکھا تو قرآن کریم قیامت کے روز آئے گا اور اس کے ساتھ چپکا ہوگا اور کہے گا (اے اللہ کریم) تیرے بندے نے مجھے چھوڑ دیا میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرما دے حوالہ مذکور نہیں۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں قیامت کے روز عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن کریم جس کی پشت اور پیٹ ہوگا اور وہ بندوں سے بحث کرے گا اور دوسری امانت اور تیسری صلہ رحمی (رشتہ داری) جو پکارے گی خبردار جس نے مجھے ملایا اللہ اسے ملائے گا اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے گا۔ (حکیم ترمذی، نوادر الاصول۔ الدر المنثور تفسیر بغوی مشکوٰۃ المصابیح)

☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رشتہ داری قیامت کے روز صاف اور فصیح زبان دے کر اُٹھائی جائے گی۔ وہ کہے گی اے اللہ کریم فلاں نے مجھے ملایا۔ اسے جنت میں داخل فرما دے اور کہے گی کہ فلاں نے مجھے توڑا اسے جہنم میں داخل کر دے۔ (مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ الدر المنثور، الترغیب وترھیب المنذری)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قربانی کے دن انسان کا کوئی عمل خون بہانے یعنی قربانی کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں اور وہ عمل قیامت کے روز قربانی کے سینگوں بالوں اور کھروں اور ناخنوں سمیت آئے گا اور خون کسی جگہ زمین پر گرنے سے پہلے قربانی منظور ہو جاتی ہے تو اچھی طرح سے قربانی کیا کرو۔

☆ اگر کہا جائے کہ اعمال تو صفات ہیں تو ان کا اُٹھنا کیسے صحیح ہے؟ اور جسموں کی صورت

اختیار کرنا کیسے درست ہے تو ایک جماعت نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرأت قرآن اور بُرے اعمال کے نتائج اور ثواب صورت میں پیدا فرمائے ہیں لیکن درست جواب اس کے علاوہ ہے کہ اعمال اور معانی یہ تمام مخلوق ہیں اور ان کی اللہ کے ہاں صورتیں ہیں۔ اگرچہ ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے اور اہل حقیقت نے بیان فرمایا ہے کہ ان کا معلوم ہونا کشف کی قسم میں سے ہے اور حقائق اور معنی پر واقف ہونا اور جسم کی کوئی صورت میں ان کا ادراک کرنا کشف پر موقوف ہے اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں۔

اور سب سے زیادہ طاقت ور حدیث ایام کے اُٹھنے کی ہے کہ وہ سابقہ تاویل کو قبول نہیں کرتے اور صحیح روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری کو پیدا فرمایا تو اس نے اُٹھ کر کہا یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا مقام ہے تو یہاں خبر دی گئی کہ وہ (رشتہ داری) مخلوق ہے اور وہ کھڑی ہو کر بات کرے گی اور کھڑا ہونا اور بات کرنا یہ سب اجسام کی صفات ہیں۔ اس میں مذکورہ تاویل درست نہیں ہے اور ہم نے اسے الگ اسی تخریج میں موت کو ذبح کرنے والی حدیث میں ذکر کیا ہے جو آئندہ آنے والی ہے۔

قیامت کے روز کے مختلف نام:

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں قیامت کے دن کے بہت سے نام رکھے ہیں جو تقریباً ایک سو (100) نام ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جو صریح لفظوں میں مذکور ہیں اور بعض وہ ہیں۔ جو قرآنی مفہوم سے لیے گے ہیں اور کسی چیز کے نام زیادہ ہونا اس کی عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔ قیامت کے دن کے نام مندرجہ ذیل ہیں

الساعۃ (گھڑی):

یہ نام اس لیے ہے کہ یہ ایک ساعت میں اچانک آجائے گی۔ یا اس لیے کہ مُردے اپنی قبروں سے ایک لمحہ سے جلدی اُٹھیں گے۔ یا اس لیے کہ اس روز ایک ساعت میں فیصلے نپٹا دیے جائیں گے۔

☆ جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے مخلوق کے حساب کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا ایک دوپہر کا کھانا جتنی دیر میں لوگ کھاتے ہیں بس ایک ساعت میں ان کا حساب ہو جائے گا۔

القیامۃ:

یہ نام اس لیے ہے کہ اس روز لوگ قبروں سے نکل کر بارگاہ رب العالمین میں آ کھڑے ہوں گے جیسے اللہ چاہے گا اور جناب جبریل علیہ السلام اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔

القارعۃ:

کیوں کہ اس کے خوف سے دل گھبرا جائیں گے

☆ الآزفۃ: یعنی قریب سے آنے والی۔

☆ الواقعہ ☆ الخافضۃ ☆ الرافعۃ

☆ الطآمۃ: یعنی ہر چیز پر غلبہ پانے والی

☆ الصاخۃ: یعنی بہرہ کر دینے والی، یا آخرت کے امور سنانے والی یا آفت کے معنی میں

☆ یوم النفخۃ ☆ یوم الزلزلۃ

☆ یوم الرابفۃ ☆ یوم الناقور

☆ یوم الانشقاق ☆ یوم الانفطار

☆ یوم التکویر ☆ یوم الانکدار

☆ یوم الانتشار ☆ یوم تسییر

☆ یوم التعطیل ☆ یوم التسجیر

☆ یوم البعث ☆ یوم النشور

☆ یوم الخروج ☆ یوم الحشر

☆ یوم الغض ☆ یوم الجمع

☆ یوم التفرق۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے (یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا (زلزلت 6) جس روز لوگ بکھرے ہوئے نکلیں گے۔

یوم الصدع:

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ (الروم 43) جس دن لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

☆ یوم الصدر: جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے (یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ) جس دن لوگ نکلیں گے۔

☆ یوم البعثرۃ ☆ یوم الفزع ☆ یوم التناد

جزم اور تشدید دونوں کے ساتھ۔ اس کے معنی ہیں بھاگ جانا اور چلے جانا۔

☆ یوم الدعاء ☆ یوم الحساب

☆ یوم السوال ☆ یوم یقوم الاشھاد

☆ یوم القصاص ☆ یوم الوعد

☆ یوم الوعید ☆ یوم الندامۃ

☆ یوم الحسرۃ ☆ یوم التبدیل

☆ یوم التلاق ☆ یوم المآب یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کا دن

☆ یوم المصیر ☆ یوم الفصل

☆ یوم القضاء ☆ یوم الحکم

☆ یوم الوزن ☆ یوم عقیم کہ اس کے بعد کوئی دن نہیں ہوگا

☆ یوم العظیم ☆ یوم التعسیر

☆ یوم المشھود ☆ یوم التغابن مشکل کا دن

☆ یوم عبوس قمطریر ☆ یوم تبلی السرائر یعنی جس دن بھید کھولے جائیں گے

☆ یوم الفرار ☆ یوم تقلب القلوب والابصار

☆ یوم تشخص فیہ البصار ☆ یوم الفتنۃ

☆ یوم الاذان: ایک دن جناب طاؤس ہشام بن عبدالملک کے پاس آئے اور ان سے فرمایا اللہ سے ڈریے اور اذان کے دن سے بچیے انھوں نے پوچھا یہ اذان کا دن کیا ہے؟ فرمایا اللہ

تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (الاعراف)
اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے

☆ یوم الخلود ☆ یوم الجدال

☆ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا جس دن کوئی شخص کسی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گا۔

☆ یوم يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ جس دن وہ آگ کی طرف بلائے جائیں گے۔

☆ يَوْمَ لَا تَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ جس دن ظالموں کے عذر کام نہیں آئیں گے۔

☆ يَوْمَ لَا يَنْطِقُوْنَ جس دن بولتی بند ہو جائے گی۔

☆ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ جس دن مال اور اولاد کام نہیں آئیں گے۔

☆ يَوْمَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا جس دن کوئی بات اللہ سے نہیں چھپا سکیں گے۔

☆ يَوْمَ لَا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ جس دن اللہ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکو گے۔

☆ يَوْمَ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلَالٌ جس دن کاروبار اور دوستی کام نہیں آئیں گے۔

☆ يَوْمَ لَا رَيْبَ فِيْهِ جس دن کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

☆ يَوْمَ التَّزْوِيْج ☆ يَوْمَ الْقِسْطِ ☆ یوم الشعوص والا قناع

☆ يَوْمُ الْغَاشِيَةِ ☆ يَوْمُ الطَّيِّ ☆ یوم الفلق والحولان

☆ يَوْمَ الْمَدِّ ☆ يَوْمَ الحاقة ☆ یوم العرق

☆ يَوْمَ الدين ☆ یوم الجزاء ☆ یوم الشفاعة

☆ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ جس دن بعض چہرے روشن اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے تو یہ اسی (80) نام ہوئے

قیامت کے مزید تفصیلی نام:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (الفجر 22) جب تیرا پروردگار اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ (البقرۃ 210)
کیا اس کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ اور فرشتے بادلوں

کے سایوں میں آئیں اور فیصلہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا

جس دن آسمان بادلوں میں پھٹ جائے گا اور فرشتے اُتارے جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (الحاقہ 16 تا 18)

اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہو جائے گا اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور 8 فرشتے تیرے پروردگار کا عرش اپنے کندھوں پر اُٹھائے ہوں گے۔ اس دن تم پیش کیے جاؤ گے اور تمھاری کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا (النبا)

جس دن جبریل امین اور فرشتے صف میں کھڑے ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز امتوں کو جمع فرمائے گا پھر اپنے عرش سے اتر کر اپنی کرسی کی طرف آئے گا اور اُس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔

☆ دیکھو وہ آیات اور احادیث جس میں باری تعالیٰ کے آنے یا اترنے کا ذکر ہے۔ متشابہات میں سے ہے۔ جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ کیوں کہ قرآن کریم میں قطعی طور پر ظاہر ان کا ذکر ہے اور یہاں کچھ علماء اس کی تاویل فرماتے

ہیں جو پاک ذات کے مناسب ہے کہ مراد آنے سے اور اترنے سے اس کا حکم ہے جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہمارا پروردگار روزانہ رات کو آسمان دنیا پر اُترتا ہے۔ یعنی ہمارا پروردگار آسمانِ اول سے حکم دیتا ہے اور حقیقت میں وہ ایک فرشتہ ہے جو پکارتا ہے جیسا کہ بعض دوسری روایات میں آیا ہے اور اسی طرح سے بعض موقوف احادیث میں ندا کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا اعلان کرتا ہے اور اس کی وضاحت بھی بعض احادیث میں آئی ہے اور اس قسم کا مجازی استعمال لغت اور شریعت میں مشہور ہے کہ بادشاہ کے کارندوں کے افعال کی نسبت کل بادشاہ کی طرف کی جاتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا اے ہامان میرے لیے ایک محل بناؤ اور بنانے سے مراد یہ ہے کہ بنانے کا حکم دو اور ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر میں اذان دی جس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ براہِ راست خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان دی حالانکہ اسی حدیث کی دوسری سند میں آیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا اور انھوں نے اذان دی اور یہاں اذان کی نسبت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اس لیے ہوئی کہ آپ اس کا حکم دینے والے تھے۔

☆ اور اسی طرح سے حدیث شریف میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آنجنابؐ نے لکھا محمد بن عبداللہ اور مراد یہاں لکھنے کا حکم دینا ہے اور اسی طرح سے حدیث شریف میں ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھا اور اُنھیں اللہ کی طرف دعوت دی تو یہاں بھی مراد یہ ہے کہ آپ نے لکھنے کا حکم دیا اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآنِ کریم لکھے مطلب یہ ہے کہ ان کے لکھنے کا حکم دیا۔ اس لیے کہ انھوں نے خود کچھ نہیں لکھا۔ یہ استعمال مجاز کی ایک قسم ہے جس کا بیان علم معانی اور بیان کے شروع میں آتا ہے

☆ میں نے شیخ شہاب الدین الزرکشی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے کہ جس کی عبارت یہ ہے کہ مسلمہ بن القاسم کتاب غرائب الاصول میں حدیث اللہ کے قیامت کے روز آنے اور سایوں میں آنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آنا مخلوق کے بغیر دیکھے جانے کے مراد ہے اللہ تعالیٰ اپنے مقام عرش اور اپنی عظمت سے کہیں منتقل نہیں ہوتے ہیں۔

☆ یہی مفہوم حضرت عبدالعزیز الماجشون جو امام حدیث ہیں سے آیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ حدیث جس میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے اور محشر میں دیکھنے کا ذکر آیا ہے۔ وہ بغیر ذاتِ الٰہی کو دیکھنے کے ہے بلکہ وہ دیکھیں گے کہ ایک تجلی اور مناجات اور خطاب مخلوق کی طرف اُتر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقام اور عظمت سے کہیں منتقل نہیں ہوتا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ اور ہم یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کبھی اپنی شکل اور کبھی حضرت دحیۃ الکلبی کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ حالانکہ جبریل دحیہ سے صورت میں بہت زیادہ عظیم ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انھوں نے یہ آیت مقدسہ پڑھی۔ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ (الفرقان 25)

اور جس دن آسمان بادلوں میں پھٹ جائے گا جناب عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق جنوں اور انسانوں مویشیوں درندوں اور پرندوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ تو آسمان دُنیا یعنی پہلا آسمان پھٹ جائے گا تو پہلے آسمان والے جو زمین کے جنوں انسانوں اور تمام مخلوقات سے زیادہ ہوں گے وہ جنوں اور انسانوں اور تمام مخلوقات کو گھیر لیں گے تو اہل زمین کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگار ہے تو وہ کہیں گے نہیں پھر دوسرے آسمان والے اُتریں گے اور وہ پہلے آسمان والوں اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے وہ کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارے پروردگار ہیں تو وہ کہیں گے نہیں تو فرشتے ان لوگوں کو جو ان سے پہلے جن اور انسان اور تمام مخلوق اتری ہوگی اُنھیں گھیر لیں گے پھر تیسرے آسمان والے اُتریں گے اور وہ دوسرے آسمان والوں اور دُنیا والوں اور زمین والوں سے زیادہ ہوں گے وہ ان سے کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگر ہے تو وہ کہیں گے نہیں۔

پھر چوتھے آسمان والے اُتریں گے اور وہ تیسرے اور دوسرے اور پہلے آسمان اور زمین والوں سے زیادہ ہو جائیں گے یہ سب کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگار ہے تو وہ کہیں گے نہیں۔ پھر پانچویں آسمان والے اُتریں گے اور وہ پہلوں سے زیادہ ہوں گے پھر اسی طرح چھٹے

آسمان والے اُتریں گے اور پھر اسی طرح سے ساتویں آسمان والے اُتریں گے اور وہ تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے زیادہ ہوں گے وہ ان سے کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارے پروردگار ہیں تو وہ کہیں گے نہیں۔ پھر ہمارا پروردگار، بادلوں کے سایوں میں اُترے گا اور ان کے آس پاس کروبیوں یعنی اللہ تعالیٰ پاک فرشتے ہوں گے اور وہ ساتوں آسمان والوں اور زمین والوں اور عرش الٰہی اُٹھانے والوں سے زیادہ ہوں گے اور ان کے سینگ ہوں گے۔ نیزوں کے پھلوں کی طرح ان کے قدموں کے درمیان فرمایا اتنا اتنا فاصلہ ہوگا کہ اس کے قدم کے تلوے سے ٹخنے تک پانچسو برس کی راہ ہوگی اور اس کی ہنسلی سے کان کی لَو تک پانچسو برس کا راستہ ہوگا۔ (مستدرک حاکم ،ذھبی فی التلخیص ،ابن ابی الدنیا،تفسیر ابن جریر،تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت الضحاک فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا (پہلے آسمان) کو حکم دے گا تو اپنے اہلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے پھر دوسرے آسمان والے، پھر تیسرے والے، پھر چوتھے والے پھر پانچویں والے، پھر چھٹے والے اور پھر ساتویں آسمان والے گھیر لیں گے اور ایک دوسرے کے پیچھے صفیں باندھیں گے اور پھر اعلیٰ فرشتہ دوزخ کے بائیں پہلو پر ہوگا۔ جب اہل زمین اُسے دیکھیں گے تو باہر نکل آئیں گے اور جب زمین کے اطراف سے آئیں گے تو فرشتوں کی سات قطاریں دیکھیں گے تو وہ اپنی جگہ پر لیٹ جائیں گے اور اس ارشاد باری تعالیٰ سے یہی مُراد ہے۔ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ یَوۡمَ تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِیۡنَ مَالَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ مِنۡ عَاصِمٍ (الغافر 22-23)

مجھے تمھارے اعلان کے دن کا اندیشہ ہے۔ جس دن تم منہ پھیر جاؤ گے اور تمھیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے وَجَآءَ رَبُّکَ وَالۡمَلَکُ صَفًّا صَفًّا وَجِیۡٓءَ یَوۡمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ (الفجر 22-23) جس دن تیرا پروردگار (جلوہ افروز ہوگا) اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور دوزخ لائی جائے گی اور فرمان باری تعالیٰ ہے یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا (الرحمٰن) اے گروہ جن وانس اگر تم آسمان اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکلو اور فرمان باری تعالیٰ ہے "وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ

يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَاۗىِٕهَا ‘‘(الحاقۃ:16-17)اور آسمان پھٹ جائے گا اور یہ اس دن کمزور ہوگا اور فرشتے اس کے اطراف میں ہوں گے۔یعنی قیامت کی وجہ سے پھٹ جائے گا کہ اسی دوران میں وہ آواز سُنیں گے اور حساب کی طرف متوجہ ہو جائیں گے (ابن جریر، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں الرُّوح چوتھے آسمان پر ایک فرشتہ ہے جو آسمانوں سے بڑا ہے اور پہاڑوں سے بھی بڑا ہے اور تمام فرشتوں سے بھی بڑا ہے۔وہ ایک دن میں روزانہ بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے اور ایک تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔جو قیامت کے روز ایک ہی صف میں کھڑے ہوں گے (’’کتاب العظمۃ،ابن جریر،الدرالمنثور)

☆ حضرت الشعبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ صَفًّا کہ قیامت کے روز رب العالمین کے سامنے دو صفیں ہوں گی ایک صف فرشتوں کی ایک صف روح کی (کتاب العظمۃ،الدرالمنثور)

☆ حضرت الضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس آیت مبارکہ میں روح سے مراد اللہ تعالیٰ کا دربان فرشتہ ہے جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے رُوبرو کھڑا ہوگا اور وہ تمام فرشتوں سے بڑا ہے۔اگر وہ اپنا مُنہ کھول دے تو تمام فرشتے اُس کے منہ میں سما جائیں اور مخلوق اُسے دیکھ رہی ہوگی اور وہ اس کے خوف سے نظر اُوپر اُٹھا کر نہیں دیکھ سکیں گے (کتاب العظمۃ،الدرالمنثور)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ الرُّوح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ستر ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ستر ہزار بولیاں ہیں اور وہ ان تمام بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے (طبری،اور تفسیر الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ الرُّوح ایک فرشتہ ہے جس کے دس ہزار پر ہیں۔(کتاب العظمۃ،الشیخ،ابن حبان،ابن المنذر،الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ الرُّوْحُ فرشتہ پیدائش میں تمام فرشتوں سے عظیم الشان ہے (الشیخ،العظمۃ،طبری،الدرالمنثور)

☆ حضرت مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الرُّوح فرشتہ تمام فرشتوں سے

معزز واشرف ہے اور اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے اور وہ صاحب وحی (جبریل) ہے (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ضحاک ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوح میں الرُّوحُ سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں (کتاب العظمۃ، تفسیر طبری، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام قیامت کے روز خدائے جبار تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑا کانپ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے کہہ رہا ہوگا سُبْحٰنَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ کہ ہم کما حقہ تیری عبادت نہ کر سکے اور اُس کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے اور ارشاد باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا یعنی روح سے مراد جبریل علیہ السلام (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ الرُّوح انسانی صورت کا فرشتہ ہے۔ (کتاب العظمۃ، الحلیۃ، مصنف عبدالرزاق صریحہ)

☆ حضرت ابن المبارک فرماتے ہیں کہ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روح انسان کی طرح ہے لیکن انسان نہیں (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ الرُّوح اللہ تعالیٰ کے لشکروں سے ایک لشکر ہے وہ فرشتے نہیں ہے اُن کے سر اور ہاتھ پاؤں ہیں اور وہ کھانا کھاتے ہیں اور یہ آیت مبارکہ پڑھی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور فرمایا کہ الگ الگ لشکر ہیں (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرش الٰہی کو اس وقت چار فرشتوں نے اُٹھا رکھا ہے اور قیامت کے روز اُسے آٹھ فرشتے اُٹھائیں گے (تفسیر طبری، ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ آیت ذیل کے بارے میں فرماتے ہیں وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ فرماتے ہیں کہ آٹھ صفیں ہوں گی جن کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے کوئی نہیں جانتا (مسلم شریف، ترمذی شریف،

مستدرک حاکم، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

قیامت کے روز دوزخ میدانِ محشر میں لائی جائے گی:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس دن دوزخ لائی جائے گی اور اُس کی ستر ہزار لگامیں (رسے) ہوں گی۔ ہر ایک رسے کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب جبریل علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آنجنابؐ سے سرگوشی کی پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نظریں جھکائے ہوئے تھے تو جناب علی رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں استفسار فرمایا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور مجھ سے فرمایا۔ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ (الفجر: 21 تا 23) فرمایا جہنم لائی جائے گی اور ستر ہزار فرشتے ہزار اسے رسوں کی مدد سے کھینچے جا رہے ہوں گے۔ اس دوران میں وہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گی۔ اگر وہ اُسے نہ پکڑیں تو وہ سب کو جلا کر راکھ کر دے اور فرشتے اُسے پکڑ لیں گے (تذکرہ امام قرطبی، الدر المنثور)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جہنم لائی جائے گی کے معنی یہ ہیں کہ جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے وہاں سے لائی جائے گی اور وہ میدان محشر میں گھمائی جائے گی۔ یہاں تک کہ جنت کو جانے کا پل صراط کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہوگا (اور وہ بھی جہنم کے اوپر سے گزرتا ہوگا) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

☆ اور زمام (لگام) وہ رسہ ہے جس سے کسی چیز کو باندھا جاتا ہے اور یہ لگامیں یعنی رسے ڈال کر جہنم کو قابو رکھا جائے گا تاکہ وہ میدان محشر سے نکل نہ جائے پھر جہنم سے گردنیں (کرنیں) نکلیں گی جنھیں حکم دیا جائے گا کہ جسے اللہ چاہے اسے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں جیسا کہ پہلے گزرا اور آئندہ بھی آئے گا اور اس کے فرشتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا بیان فرمایا ہے نہایت اکھڑ اور سخت مزاج ہوں گے۔

☆ حضرت العطاف بن خالد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوزخ اس دن لائی جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کو کھا رہے ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اسے کھینچ رہے ہوں گے اور لوگ اسے دیکھیں گے اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا (الفرقان 12) جب وہ انھیں دور کے مقام سے دیکھے گی تو اس کا غیض غضب اور اس کی دہاڑ سنیں گے جب وہ آہ کھینچے گی تو کوئی نبی اور صدیق باقی نہیں رہے گا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور کہہ رہا ہوگا یارب نفسی نفسی اے میرے رب ہائے میری جان ہائے میری جان اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہوں گے امتی امتی، ہائے میری امت (تذکرہ امام قرطبی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا اور میں آپ کے پاس تھا ارے کعبؓ ہمیں ڈرائیں میں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر آپ قیامت میں ستر نبیوں کا عمل لے کر جائیں تو جو کچھ آپ دیکھیں گے اس کے مقابلے میں اسے حقیر سمجھیں گے۔ فرمایا کچھ اور فرمائیں۔ میں نے کہا یا امیر المومنین اگر دوزخ مشرق میں ایک بیل کے ناک کے سوراخ کے برابر کھول دی جائے تو مغرب میں ہر آدمی کا دماغ اس کی گرمی سے بہنے لگے۔ فرمایا کچھ اور فرمایئے۔ میں نے کہا امیر المومنین کہ دوزخ قیامت کے روز ایسا گرم سانس نکالے گی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی مرسل باقی نہیں رہے گا مگر وہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ یہاں تک کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام بھی اپنے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور کہیں گے رب کریم ہائے میری جان ہائے میری جان میں آج اپنے لیے سوال کروں گا ..... تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر کو سر جھکایا میں نے کہا امیر المومنین! کیا آپ اسے کتاب اللہ میں نہیں پاتے ہیں فرمایا کیسے میں نے کہا ارشاد باری تعالیٰ ہے يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا کہ ہر شخص اپنے بارے میں بحث کرے گا یعنی ہر کسی کو اپنی ہی فکر ہوگی (ابن المبارک فی الزھد، تفسیر عبدالرزاق ابونعیم فی الحلیہ، امام احمد فی الزھد، تذکرہ امام قرطبی الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (القارعہ 5) فرمایا

پہاڑ دوزخ کے خوف سے پگھل جائیں گے۔ یا محمد! قیامت کے روز دوزخ لائی جائے گی اور پیش کی جائے گی جس کی ستر (70) ہزار لگامیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کھڑی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا اری دوزخ کچھ بولو کہ وہ کہے گی۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ ..... وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَاَنْتَقِمَنَّ لَكَ الْيَوْمَ مِمَّنْ اَكَلَ رِزْقَكَ وَعَبَدَ غَيْرَكَ وَلَا يَجُوْزُنِيْ اِلَّا مَنْ عِنْدَهٗ جَوَازٌ۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ الجواز (اجازت نامہ) کیا چیز ہے۔ تو فرمایا جو شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ دوزخ کے پل سے گزر جائے گا (تذکرہ امام قرطبی) اس کی سند میں ابوھد بہ ہے جو جھوٹ کے ساتھ متہم ہے اور روایت موضوع ہے

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ (الفرقان 12) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دوزخ سو (100) برس کی مسافت سے دیکھ لے گی اور جب یہ دوزخ ستر (70) ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچ کر لائی جائے گی تو ہر لگام کے ساتھ ستر (70) ہزار فرشتے بندھے ہوں گے۔ اگر دوزخ چھوڑ دی جائے تو ہر نیک اور بد کو اپنی لپیٹ میں لے لے ارشاد فرمایا سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا۔

تو اس گرم سانس (زفرہ) سے تمام آنسو باہر آجائیں گے پھر وہ دوبارہ سانس لے گی تو دل پھٹ کر اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔

اور آوازیں اور ہنسلیاں (گلے) کٹ جائیں گے اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (الاحزاب 10) جب کلیجے منہ کو آجائیں گے (تفسیر آدم بن ابی ایاس، وتفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت حنادر حمتہ اللہ علیہ حضرت عبید بن عمیر اور ضحاک رحمتہ اللہ علیہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے فرمایا کہ دوزخ ایک ایسا گرم سانس کھینچے گی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل باقی نہیں رہے گا کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور ان کا بند بند کانپ رہا ہوگا اور ہر کوئی کہہ رہا ہوگا۔ اے رب کریم ہائے میری جان ہائے میری جان (کیا کیا ہے گا (حنادفی الزھد، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ پھر فرشتے اُتریں گے اور وہ صفیں بنالیں گے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین سے فرمائے گا کہ دوزخ کہاں ہے تو جبریل اسے لائیں گے جو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچی جارہی ہوگی۔ جب مخلوق ایک سو سال کی مسافت کی بقدر رہ جائے گی تو وہ گرم سانس کھینچے گی۔ جس سے مخلوق کے دل اُڑ جائیں گے۔ پھر دوسرا گرم سانس لے گی تو کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی نبی مرسل باقی نہیں رہے گا کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ پھر وہ تیسرا سانس نکالے گی تو کلیجے منہ کو آجائیں گے اور عقلیں بیکار ہوجائیں گی اور ہر شخص اپنے عمل کے بارے میں گھبرایا ہوا ہوگا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کہیں گے اپنی خلعت (دوستی) کی قسم میں صرف اپنی جان کے بارے میں تجھ سے سوال کروں گا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے مجھے اپنی مناجات کی قسم ہے میں اپنی ہی جان کی فکر کروں گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اپنی جان کی فکر کروں گا۔ میں تجھ سے اس مریم کے بارے میں بھی سوال نہیں کروں گا۔ جس نے مجھے جنا ہے اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے ہوں گے۔ امتی امتی۔ لَآ اَسْئَلُكَ الْيَوْمَ نَفْسِيْ اِنَّمَا اَسْئَلُكَ اُمَّتِيْ ہائے میری امت ہائے میری امت (کا کیا بنے گا) میں آج تجھ سے اپنی جان کے بارے میں سوال نہیں کروں گا۔ میں تو بس اپنی امت کے بارے میں تجھ سے سوال کروں گا۔ تو رب جلیل جل جلالہ آنجنابؐ سے فرمائیں گے۔ تیری اُمت سے میرے دوستوں کو کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ اور مجھے اپنی عزت اور اپنے جلال کی قسم ہے میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا رکھوں گا۔ پھر فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر انتظار کریں گے۔ اُنھیں کیا حکم ہوتا ہے۔
(ابونعیم، فی الحلیہ، تفسیر الدر المنثور، تذکرہ امام قرطبی، یہ حدیث موضوع)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی سے اس کا آقا (مولائے کریم) اس کے پاس موجود مال سے فالتو طلب کرتا ہے اور وہ نہیں دیتا تو قیامت کے روز وہ فالتو مال جو اس نے رکھا ہے۔ گنجا سانپ بنا کر اس کے لیے لایا جائے گا (ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت جریر ابن البجلی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس رشتہ دار کے پاس اس کا کوئی رشتہ دار آ کر اس سے فالتو مال کا سوال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں کنجوسی سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے ایک سانپ نکالے گا۔ جو زبان منہ سے باہر نکالے ہوگا۔ پھر وہ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط مجموع الزوائد مصنف ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے جو نوحہ کرنے والی عورت توبہ کرنے سے پہلے مر گئی اللہ تعالیٰ اسے آگ کا لباس پہنائے گا اور قیامت کے روز اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کرے گا۔ (ابن حبان، ابن عدی، فی الکامل، ابو یعلیٰ، مجموع الزوائد)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیانی راستے پر کھڑی ہوگی اور اس کا لباس رال کا بنا ہوگا اور اس کے چہرے کو آگ نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔ اگر اس نے توبہ نہیں کی تو (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا اور اس نے اللہ کے بندوں سے علم میں کنجوسی اختیار کی اور لالچ میں پڑ گیا۔ اس کے ساتھ دنیا خرید لی تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔

کافر کے لیے قیامت کا روز طویل اور مومن کے لیے ہلکا ہوگا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (المعارج 4) قیامت کے روز جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ یَوْمَئِذٍ یَوْمٌ عَسِیْرٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ (المدثر 8 تا 10)

جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن مشکل کا دن ہوگا۔ کافروں کے لیے

آسان نہیں ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی آیت مندرجہ بالا کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ قیامت کا روز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافر کے لیے پچاس ہزار سال کے برابر بنادیا ہے۔ (امام بیہقی، شعب الایمان، ابن المنذر اور تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خزانے کا مالک ہو کر اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے تو اس خزانے کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اس کے ٹکڑے بنائے جائیں گے۔ پھر اُن ٹکڑوں کے ساتھ اس شخص کے دونوں پہلوؤں اور اس کی پیشانی کو داغا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے فرمادے یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے پھر وہ اپنا راستہ بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھے گا اور جس اونٹ کا مالک اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے ایک چٹیل میدان بنایا جائے گا جو نہایت وسیع ہوگا۔ جس میں اسے روندا جائے گا۔ جب آخری اونٹ اس کے اوپر سے گزرے گا تو پہلا پھر آجائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔ جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھے گا اور بکریوں کا جو مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے لیے ایک کشادہ میدان بچھایا جائے گا اور بکریاں اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ساتھ ٹکریں ماریں گی اور اس میں سینگ والی اور بغیر سینگ والی میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جب ان میں سے آخری اس کے اوپر سے گزرے گی تو پہلی دوبارہ آجائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے یہ اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے پھر اسے جنت یا دوزخ کا راستہ دکھایا جائے گا۔ (مسلم شریف، ابوداؤد، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ جناب ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کافر کے لیے قیامت کا دِن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا جیسے اس شخص کے لیے ہوگا۔ جس نے دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا اور کافر 40 سال تک یہ گمان کرتا

رہے گا کہ وہ ابھی دوزخ میں کرنے والا ہے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم ذھبی، ابن حبان، ابویعلی تفسیر ابن جریر وابن مردودیہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المطففین 6) کہ جب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ارشاد فرمایا۔ تمھارا کیا حال ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ تمھیں جمع فرمائے گا۔ جیسے تیر ترکش میں اکٹھے کیے جاتے ہیں 50 ہزار برس تک پروردگار تمھاری طرف نہیں دیکھے گا۔ (مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص طبرانی، مجموعہ الزوائد التفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک ہزار برس تک قیامت کے روز تم اندھیرے میں ٹھہرے رہو گے اور تم کوئی کلام نہ کرسکو گے۔ (الطبرانی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس دن کے بارے میں پوچھا گیا۔ جس کی مقدار پچاس (50000) ہزار برس ہے کہ کتنا طویل دن ہے ..... ارشاد فرمایا اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن کے لیے ایک فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگا جو انسان دُنیا میں ادا کرتا ہے (مسند امام احمد، البیہقی، فی شعب الایمان، ابویعلی، تفسیر ابن جریر حبان وتفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے کہ جس کا نصف دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اور مومنوں کے لیے یہ دن ایسا ہوگا جیسے غروب آفتاب کے وقت کا تھوڑا سا وقفہ ہوتا ہے (ابن حبان، ابویعلیٰ، مجموعہ الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں تین (3) باتوں کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا جو چاہے پوچھیے عرض کیا قیامت کے روز اتنی دیر لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے؟ اور مومن کے لیے یہ مقام کتنا مشکل ہوگا؟ اور جنت اور

دوزخ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے ارشاد فرمایا کہ تمھارا یہ کہنا کہ لوگ رب العالمین کے سامنے اتنی دیر کھڑے رہیں گے۔تو ایک ہزار سال تک انھیں کوئی اجازت نہیں ملے گی اور تمھارا یہ کہنا کہ مومن کے لیے یہ مقام اتنا مشکل ہوگا تو مومنوں کے دو گروہ ہوں گے السابقین (پہل کرنے والے) جیسے دو آدمی سرگوشی کر رہے ہیں اور ان کی سرگوشی طویل ہوگئی ہے پھر وہ وہاں سے ہٹ کر جنت میں داخل ہوگئے ہیں (بس اتنی دیر لگے گی)۔ میں نے عرض کیا یہ کتنا آسان ہوگا (پھر آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا) اور تمھارا یہ کہنا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ارشاد فرمایا ان دونوں کے درمیان میرا حوض (کوثر) ہے جس کے کنارے جنت کے اوپر اور اس کے کنارے دوزخ سے ہٹ کر ہیں اور اس کی لمبائی ایک ماہ کا سفر ہے اور اس کی چوڑائی بھی ایک ماہ کے سفر کے برابر ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس میں چاندی اور کانچ کے پیالے رکھے ہیں۔ جو اس میں سے ایک پیالہ پی لے گا۔ وہ کبھی پیاس اور غم محسوس نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم قیامت کے روز جمع ہو گے تو پوچھا کہ امت کے محتاج اور مسکین لوگ کہاں ہوں گے.....وہ کھڑے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا۔تم نے کیا عمل کیا۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب کریم ہم آزمائش میں پڑے اور ہم نے صبر سے کام لیا اور تو نے معاملات کی ذمہ داری بخشی اور غلبہ دوسروں کا تھا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرمائے گا تم نے سچ کہا تو وہ ایک عرصہ لوگوں سے پہلے ہی جنت میں پہنچ جائیں گے اور حساب کی سختی مال داروں اور صاحب اختیار پر ہوگی۔ پوچھا گیا مومن اس دن کہاں ہوں گے؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور مومنوں کے لیے یہ دن کی ایک ساعت سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ (ابونعیم، فی الحلیۃ، الطبرانی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت سعید الصواف فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ قیامت کا روز مومن کے لیے عصر سے غروب شمس تک کے برابر چھوٹا ہوگا اور وہ دوپہر کو ریاض الجنت میں آرام کریں گے۔ یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا

یہی مطلب ہے۔

اَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا

(الفرقان 24)

کہ جنت والے اس دن اچھے مقام اور اچھی آرام دہ جگہ پر ہوں گے۔

(تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن کا نصف ہوگا تو یہ اور وہ یعنی فلاں فلاں لوگ دوپہر کو آرام کریں گے پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی۔ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ط اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ۔ (الصافات 68)

☆ حضرت نخعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا خیال تھا کہ لوگ آدھے دن میں حساب کتاب سے فارغ ہوں گے اور آدھا دن بعض جنت میں دوپہر کو آرام کریں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں جا کر دوپہر گزاریں گے (ابونعیم فی الحلیہ، ابن المبارک فی الزھد، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت زیادہ بن مخراق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے قیامت کے دن کے بارے میں پوچھا کہ وہ دنیا کا دن ہوگا یا آخرت کا دن ہوگا۔ تو فرمایا اس دن کا آغاز دنیا سے اور اس کا اختتام آخرت سے ہوگا (ابن عساکر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت القاسم بن الفضل الحدانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان سے جب قیامت کے دن کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنھوں نے بھی اسی طرح سے جواب دیا۔

میدانِ حشر میں خطرات، پسینہ اور کیا کیا عذاب ہوگا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے

میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان میں ایک آدمی کانوں کے نصف تک اپنے پسینے میں ڈوبا کھڑا ہوگا۔ (بخار شریف، مسلم شریف اور الحاکم نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ حدیث درج فرمائی ہے)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر (70) کلاوے تک چلا جائے گا۔ یہاں تک ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (بخاری شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کافر قیامت کے روز اس دن کے طویل ہونے کی وجہ سے اپنے پسینے میں نہا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کہے گا اے رب کریم مجھ پر رحم فرما مجھے یہاں سے نکال چاہے دوزخ میں لے جا۔ (صحیح ابن حبان، ابو نعیم فی الحلیہ، طبرانی، فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میدان حشر میں انسان کو پسینہ ایسا چمٹے گا یہاں تک کہ وہ کہنے لگے گا۔ اے رب کریم مجھے یہاں سے چھوڑ کر دوزخ کی طرف لے جانا میرے لیے زیادہ آسان ہے اس تکلیف سے جو میں یہاں محسوس کر رہا ہوں۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دوزخ میں کتنا سخت عذاب ہوگا۔ (ابن جحر فی الطالب، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز ننگے پیر ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے ننگ دھڑنگ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے ان کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوں گی۔ فرمایا تکلیف کی شدت سے پسینہ انھیں ڈبو دے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اترے گا اور فرمائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنا دو تو انھیں جنت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر جناب محمد مصطفیٰ کو آواز دی جائے گی اور ان کے لیے حوض پھوٹ پڑے گا اور وہ ایلہ سے کعبۃ اللہ (مکہ) تک طویل ہوگا۔ اس سے لوگ سیراب ہوں گے اور غسل کریں گے اور اس دن پیاس سے

لوگوں کی گردنیں کٹ جائیں گی

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر مجھے جنت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر میں (میدان حشر) کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا اور اس دن مخلوق میں سے میرے سوا اس مقام پر کوئی کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ پھر کہا جائے گا مانگیے آپ کو دیا جائے گا سفارش کیجیے آپ کی سفارش قبول ہوگی۔

(ابن المبارک، ابن ابی شیبہ، احمد فی الزھد، تذکرہ امام قرطبی، البیہقی، فی الاسماء، والصفات، وغیرہ)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے بارے میں فرمایا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ (قیامت کے روز) تین سو سال تک کھڑے رہیں گے۔

(المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے روز سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک میل کے برابر رہ جائے گا۔ حضرت سلیم بن عامر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے میں نہیں جانتا کہ اس میل [illegible] یا مراد ہے کیا زمین کی مسافت والا مراد ہے یا وہ میل یعنی سلائی مراد ہے جس سے آنکھوں [illegible] سرمہ ڈالا جاتا ہے..... تو لوگ اپنے عملوں کے مطابق پسینے میں مبتلا ہوں گے۔ بعضوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور بعضوں کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعضوں کے پہلوؤں تک پہنچ جائے گا اور بعض کو ناک تک ڈبو دے گا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی، فی شعب، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت المقدام کی روایت کردہ حدیث کے بارے میں حضرت علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ چیز خوارق عادات یعنی معجزہ کے طور پر ہے کہ قیامت کے روز تمام لوگ پسینے میں کھڑے ہوں گے اور زمین پر پسینے کی سطح بھی ایک جیسی ہوگی (لیکن پھر بھی مختلف لوگ مختلف حالتوں میں پسینے میں مبتلا ہوں گے (طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج قیامت کے روز ایک میل کی مسافت پر ہوگا وراس کی گرمی میں اتنا اضافہ ہوگا کہ اس کی گرمی سے کھوپڑیاں ایسے جوش ماریں گی جیسے ہانڈیاں جوش مارتی ہیں۔ وہ اپنے گناہوں کی مقدار پسینے میں ڈوبے ہوں گے پسینہ بعضوں کے ٹخنوں تک پہنچے گا اور بعضوں کی دونوں پنڈلیوں تک پہنچ جائے گا اور بعضوں کی کمر تک پہنچے گا اور بعض بالکل پسینے میں ڈوب ہی جائیں گے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ قیامت کے روز سورج زمین سے قریب ہوجائے گا اور لوگ پسینہ پسینہ ہوجائیں گے بعض لوگوں کو پسینہ ایڑیوں تک پہنچے گا اور بعض کا نصف پنڈلیوں تک اور بعضوں کا دونوں گھٹنوں تک اور بعضوں کا ان کے چوتڑ تک اور بعضوں کے پہلوؤں تک پہنچ جائے گا اور بعض کے دونوں کندھوں تک اور بعضوں کی گردن تک اور بعضوں کے منہ کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور پسینہ اسے ڈھانپ دے گا۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، طبرانی شریف)

☆ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین قیامت کے روز مکمل طور پر آگ بن جائے گی اور جنت اس کے پیچھے ہوگی اور اس کے تمام نشیب وفراز دکھائی دیں گے اور انسان پسینہ پسینہ ہوجائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا پسینہ زمین پر اس کے قد کے برابر بہنے لگے گا۔ پھر اور اونچا ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا اور ابھی حساب نہیں ہوا ہوگا (الطبرانی فی الکبیر، ومجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ براہِ راست روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں انسان کو جب سے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے موت سے زیادہ سخت کسی چیز کا سامنا نہیں ہوا مگر یہ موت بھی بعد میں آنے والے واقعات سے اس کے لیے زیادہ آسان معلوم ہوگی اور وہ اس دن کے خطرات سے دوچار ہوں گے۔ یہاں تک کہ کافر پسینے میں ڈوب جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ مومن کہاں ہیں تو وہ کہے گا کہ وہ سونے کی کرسیوں پر براجمان ہیں اور بادل اُنھیں سایہ کررہا ہے اور یہ

دن مومنوں کے لیے دن کی ایک ساعت کے برابر طویل ہوگا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سورج قیامت کے روز لوگوں کے سروں سے دو کمانوں کے برابر قریب ہوگا اور اسے دس سال کی گرمی دی جائے گی اور لوگوں میں سے کسی پر اس دن ایک دھجی تک نہیں ہوگی اس کے باوجود کسی مومن مرد یا مومن عورت کی شرم گاہ دکھائی نہیں دے گی۔ اور نہ سورج کی گرمی کسی مومن مرد اور مومن عورت کو نقصان دے گی لیکن کافر اور دوسرے (بدکار) کے لیے ایسا جوش مارے گی کہ اُس کے اندر سے غق غق کی آواز یعنی گڑگڑاہٹ سُنائی دے گی (زوائد الزھد، ابن المبارک، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم فی السنۃ، تذکرہ امام قرطبی)

☆ قرطبی فرماتے ہیں کہ آنجناب کا یہ ارشاد گرامی کہ کوئی مومن مرد اور مومن عورت اس کی گرمی محسوس نہیں کرے گا اس سے کامل ایمان آدمی مراد ہے۔ یا وہ شخص مراد ہے جو عرش کے سایہ کے نیچے جگہ پائے گا اور یہ روایت عام نہیں ہے۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ ابن ابی حمزہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں میں سب سے زیادہ پسینہ کافروں کو آئے گا پھر بڑے گناہ کرنے والوں کو پھر اس کے بعد چھوٹے یا کم گناہ کرنے والوں کو اور حضرات انبیاء کرام اور حضرات شہداء عظام اور جنھیں اللہ تعالیٰ چاہے اس سے مستثنیٰ ہیں کہ انھیں کچھ بھی پسینہ نہیں آئے گا (الشوانی علی مختصر ابی حمزہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگ ننگے پیر، ننگے بدن، ننگ دھڑنگ اُٹھائے جائیں گے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے شرمگاہوں کا کیا ہوگا۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ لوگ قیامت کے روز دیکھنے سے بالاتر ہوں گے۔ ان کی آنکھیں چالیس (40) برس تک پتھرائی رہیں گی۔ نہ وہ کچھ کھائیں گے نہ وہ کچھ پی سکیں گے۔ بعضوں کا پسینہ ان کے قدموں تک اور بعضوں کا پنڈلیوں تک اور بعضوں کا پسینہ ان کے پیٹ تک پہنچے گا اور بعض میدان حشر کا پورا عرصہ پسینے میں ڈوبے رہیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں پر رحم فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کو

حکم دے گا کہ وہ عرشِ الٰہی اُٹھا کر آسمانوں سے زمین کی طرف لائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا عرش سفید زمین پر رکھ دیا جائے گا جس پر کوئی خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور جس پر کوئی گناہ نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ زمین چاندی کی طرح سفید ہوگی۔ پھر فرشتے صفیں باندھ کر عرش الٰہی کے اردگرد کھڑے ہوجائیں گے اور یہ پہلا دن ہوگا۔ جس دن اللہ تعالیٰ کی ذات دکھائی دے گی۔ پھر اعلان کرنے والا ایسی آواز میں اعلان کرے گا۔ جسے دونوں گروہ انسان اور جن سنیں گے کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے اور تمام لوگ اس آواز کو سنیں گے۔ جو میدان حشر سے اعلان کرنے والے سے نکل رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام لوگوں کو پہچان کرادے گا۔ پھر کہا جائے گا۔ اس کی نیکیاں بھی اس کے ساتھ آجائیں تو اللہ تعالیٰ اہل محشر کو وہ نیکیاں دکھائے گا۔ جب وہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ ظلم کرنے والے کہاں ہیں تو وہ ایک ایک آدمی کو لائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تُو نے فلاں پر یہ ظلم کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں اے رب کریم (کیا تھا) یہ وہ دن ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ وہ عمل کرتے رہے تھے، ان کے خلاف گواہی دیں گے تو ان کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اس دن ان کے پاس دینار اور درہم نہیں ہوگا۔ ہاں بس نیکیاں ہی لی جائیں گی اور برائیاں دی جائیں گی اور حقدار (مظلوم) آتے رہیں گے اور اس کی نیکیاں لیتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی نیکی نہیں بچے گی۔ پھر وہ حقدار کھڑا ہوگا۔ جس نے کچھ نہیں لیا ہوگا تو کہیں گے کہ اب تو کچھ نہیں بچا ہے۔ اب حقداروں کو کیا دیں تو اُنھیں کہا جائے گا جلدی مت کرو ان کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دو یہاں تک کہ کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام اہل محشر کو بتادے گا۔ جب وہ اس کے حساب سے فارغ ہوگا تو کہا جائے گا۔ اپنے ٹھکانے دوزخ میں جاؤ۔ آج کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد ہی حساب لینے والا ہے اس دن کوئی فرشتہ اور کوئی نبی مرسل نہ کوئی صدیق نہ کوئی شہید باقی رہے گا مگر وہ حساب کی سختی دیکھ کر یہ خیال کرے گا کہ وہ نہیں بچے گا بس وہی بچے گا جسے اللہ تبارک وتعالیٰ بچائے گا۔ (تاریخ خطیب بغدادی، اتحاف السادۃ المتقین، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبید اللہ بن العرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز پاؤں سینگ کی نوک کی طرح ہوں گے اور خوش نصیب وہ شخص ہوگا جو اپنے قدم رکھنے کے لیے جگہ پالے گا اور

سورج ان کے قریب ہو جائے گا اس کے اور ان کے سروں کے درمیان ایک یا دو میل کا فاصلہ رہ جائے گا۔ پھر سورج کی گرمی میں ننانوے گنا اضافہ کر دیا جائے گا اور ترازو کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جب بندے کے اعمال تولے جائیں گے تو وہ اعلان کرے گا۔ سنو فلاں بن فلاں کے نیک اعمال بھاری ہو گئے ہیں اور وہ ایسا خوش نصیب ہوا ہے کہ اب کبھی بدنصیب نہیں ہو سکے گا اور سنو۔ فلاں بن فلاں کے اعمال ہلکے پڑ گئے ہیں اور وہ ایسا بدنصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد وہ کبھی خوش نصیب نہیں ہو سکے گا۔ (ابن المبارک، فی الزوائد الزھد، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر پسینے میں ڈوب جائے گا پھر ان کے چہروں پر غبار چھایا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا یہی مطلب ہے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ (ابراہیم 42) یقیناً انھیں اللہ تعالیٰ اس دن تک پہنچا دے گا جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی فرمایا۔ ایسی نظریں اوپر کو لگیں گی کہ واپس نہیں پلٹیں گی۔ وہ اپنے سر اُٹھائے ہوں گے اور ان کی آنکھیں ان کی طرف نہیں پلٹیں گی۔ اور ان کے دل پریشان ہوں گے کہ ان کے دل نکلنے کو ہوں گے۔ یہاں تک کہ گویا کلیجے منہ کو آ جائیں گے اور اپنے ٹھکانوں پر نہیں آئیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ ارشاد باری تعالیٰ، مُهْطِعِيْنَ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسلسل نظریں لگائے ہوں گے مُقْنِعِيْ رُؤُوْسِهِمْ یعنی اپنے سر اُٹھائے ہوں گے (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت مرہ بن شرحبیل رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی اَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُنھیں کوئی چیز یاد نہیں رہے گی۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی آدمی کے پاس ستر (70) نبیوں جیسا علم

ہوگا پھر بھی وہ ڈرے گا کہ اس دن کی مشکل سے نہیں بچ سکے گا۔ (حضرت ابن المبارک)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں کہ اگر کوئی ان کنکروں کے برابر راہِ خدا میں خرچ کرے گا تو بھی وہ ڈرے گا کہ وہ اس دن کے خطرات سے بچ نہیں سکے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومن میدان حشر میں جنت میں اپنے مراتب اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار فرمایا ہے دیکھ لے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش وہ پیدا نہ کیا جاتا وہ اس دن کے خطرات سے ڈر کر یہ تمنا کرے گا (المجالسۃ الدینوری)

☆ حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے اور یہی ارشاد گرامی کا مطلب ہے۔ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ (القیامۃ) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے لَوْ تَرٰى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ (ابن المبارک فی زوائد، ابونعیم، فی الحلیہ، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابو حازم فرماتے ہیں اگر آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اہل زمین دوزخ میں داخل ہونے سے بچ گئے ہیں تب بھی وہ میدان حشر کے اس خطرے اور اس دن کے دیکھنے سے ڈرتے رہیں گے (ابونعیم، فی الحلیہ، مسند ابی داؤد، تذکرہ امام قرطبی ابو حاتم وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے)

☆ حضرت وھب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب قیامت برپا ہوگی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور آنکھیں خون برسائیں گی (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے۔ جو اونٹ والا اونٹ کے بارے میں حق ادا نہیں کرتا تو وہ اونٹ قیامت کے دن آئے گا اور پہلے سے زیادہ بھاری ہوگا اور ایک چٹیل میدان بچھایا جائے گا اور وہ اونٹ اپنے پیروں اور اپنے کھروں سے اسے روندتا ہوا گزرے گا ..... اور کسی گائے کا مالک جو اس کے بارے میں حق ادا نہیں کرتا تھا وہ گائے پہلے سے زیادہ بھاری ہو کر آئے گی اور

اس کے لیے چٹیل میدان بچھایا جائے گا اور وہ اپنے سینگوں سے اسے کچلے گی اور اپنے پیروں کے ساتھ اسے روندے گی اور بغیر سینگ کے اور ٹوٹے ہوئے سینگ والی اس میں کوئی نہیں ہوگی .....اور کسی خزانے کا مالک جو اس سے اس کا حق ادا نہیں کرتا تو اس کا خزانہ قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھولے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے دوڑے گا اور وہ آدمی اسے دیکھ کر بھاگ نکلے گا تو وہ سانپ اسے آواز دے گا اپنا وہ خزانہ تو لو جسے تم نے چھپایا تھا۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب وہ شخص اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں پائے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو ایک جھوٹے کی طرح اسے کاٹ لے گا (مسلم شریف، نساء شریف، الدارس، مسند امام احمد)

☆ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے تو قیامت کے روز اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر ہمارے سامنے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ آیت تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (آل عمران 180) (نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے روز اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں بنایا جائے گا۔ جس کی دو زبانیں ہوں گی۔ قیامت کے روز وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا۔ میں تمہارا مال ہوں میں تمہارا خزانہ ہوں۔ پھر آنجنابؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (بخاری شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، ابن ماجہ شریف موطا امام مالک)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے پیچھے خزانہ چھوڑا تو قیامت کے روز اسے گنجے سانپ کی شکل دی

جائے گی جس کی دو زبانیں ہوں گی وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ تو وہ شخص کہے گا اے تیرا ستیاناس تو کون ہے وہ سانپ کہے گا میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تو جمع کرتا رہا۔ پھر اس کے پیچھے پڑا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اسے کاٹ لے گا۔ پھر اس کا پورا جسم اس کی پیروی کرے گا۔ (مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص، صحیح ابن حبان وابن خزیمہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد وغیر)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی سے اس کا آقا (مولائے کریم) اس کے پاس موجود مال سے فالتو طلب کرتا اور وہ نہیں دیتا تو قیامت کے روز وہ فالتو مال جو اس نے رکھا ہے گنجا سانپ بنا کر اس کے لیے بلایا جائے گا

☆ حضرت جریر ابن بجلی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس رشتہ دار کے پاس اس کا رشتہ دار آ کر اس سے فالتو مال کا سوال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا اور وہ اس میں کنجوسی سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے ایک سانپ نکالے گا جو زبان منہ سے باہر نکالے گا۔ پھر وہ اسی کے گلے میں ڈالا جائے گا (الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجموع الزوائد، مصنف ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے جو نوحہ کرنے والی عورت توبہ کرنے سے پہلے مر گئی اللہ تعالیٰ اسے آگ کا لباس پہنائے گا اور قیامت کے روز اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کرے گا۔ (ابن حبان، ابن عدی، فی الکامل، ابو یعلی، مجموع الزوائد)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیانی راستے پر کھڑی ہوگی اور اس کا لباس رال کا بنا ہوگا اور اس کے چہرے کو آگ نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔ اگر اس نے توبہ نہیں کی تو (الطبرانی فی الکبیر، مجموع الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا اور اس نے اللہ کے بندوں سے علم میں کنجوسی اختیار کی اور لالچ میں پڑ گیا اس کے ساتھ دنیا خرید لی تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور اس نے علم میں اس کے بندوں سے کنجوسی اختیار کی اور لالچ میں پڑ گیا اور اس کے بدلے میں مال حاصل کر لیا اور اسی طرح سے اعلان ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائے گا (الطبرانی فی الاوسط، بانسادِ ضعیف، ابو حاتم، ابن عدی اور ابن حبان اس پر اعتماد کیا جیسا کہ مجموع الزوائد میں ہے، الترغیب وترھیب للمنذری)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں پر ایک بد بودار ہوا چھوڑی جائے گی۔ جس سے ہر نیک و بد اذیت پائے گا اور وہ بدبو ہر ایک تک پہنچ جائے گی۔ پھر ایک اعلان کرنے والا ان میں اعلان کرے گا اور انھیں آوازیں سُنائے گا اور ان سے کہے گا کہ تم اس بد بودار ہوا کو پہچانتے ہو جس نے تمھیں اذیت پہنچائی ہے۔ تو وہ کہیں گے نہیں۔ تو کہا جائے گا یہ ان زنا کاروں کی شرم گاہوں کی بدبو ہے جو زنا کاری کے عمل کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انھوں نے گناہ سے توبہ نہیں کی۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں واپس لوٹا دے گا اور ان کے معاملے میں جنت اور دوزخ کا ذکر نہیں فرمایا۔ (ابن ابی الدنیا والخرائطی، الترغیب وترھیب للمنذری)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔ پھر اس میں آگ بھڑکائے گا۔ (ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، امام البغوی، فی شرح السنہ)

☆ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ریشمی لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے رال سے بنا ہوا ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (مسند امام احمد الطبرانی فی الکبیر مجموع الزوائد)

اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں جگہ دینے والے، منبروں، کرسیوں، چبوتروں پر میدان حشر میں بٹھانے والے اعمال اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے خطرات سے بچائے گا:

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج قیامت کے روز لوگوں کے سروں کے اوپر ہوگا اور ان کے اعمال اُنھیں سایہ دے رہے ہوں گے یا اُنھیں دھوپ میں جلا رہے ہوں گے (ابونعیم فی الحلیہ)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سات (7) شخص ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

☆ انصاف کرنے والے حاکم۔

☆ اور وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا۔

☆ اور وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا ہوا ہے۔

☆ اور وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی کے لیے جدا ہوتے ہیں۔

☆ اور وہ آدمی جسے صاحب مرتبہ، حسین وجمیل عورت نے برائی کی دعوت دی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

☆ اور وہ آدمی جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور اسے پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا

☆ اور وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو بہہ پڑے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، ترمذی شریف، موطا امام مالک، مسند امام احمد، بن حنبل، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن المبارک وغیرہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح سے روایت فرمائی ہے اور وہ نوجوان جو

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا کی جگہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ٹھکانے پر اپنی قوم کے ساتھ رہ رہا تھا کہ اُنھیں دشمن کا سامنا کرنا پڑا تو وہ مقابلے کے لیے نکلے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور وہ لوگ بچ گئے اور یہ بھی بچ گیا۔ یا شہید ہو گیا۔ (ابن عساکر فی تہذیب، تاریخ دمشق)

☆ حضرت ابن شازان نے دوسرے واسطہ سے اسی طرح روایت فرمائی ہے اور نوجوان کی جگہ یہ فرمایا کہ وہ آدمی جس نے چھوٹی عمر میں قرآن شریف سیکھا اور وہ اس کی تلاوت کرتا رہا (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوالیسر فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (مسلم شریف، ابن ماجہ، مسند امام احمد البیہقی، فی السنن الکبریٰ، الدارمی وغیرہ)

☆ امام الطبرانی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے کہ لوگوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والا قیامت کے روز وہ آدمی ہوگا۔ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا۔ (الطبرانی، فی الکبیر، مجموع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجاہد فی سبیل اللہ کی یا تنگ دستی میں قرضہ میں مبتلا شخص کی یا غلام کو آزاد کرنے میں مدد کی تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا (مسند امام احمد، البیہقی، سنن الکبریٰ، مستدرک حاکم، الدر المنثور)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غازی کے سر کو سایہ دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سایہ عنایت فرمائے گا (مسند امام احمد البیہقی فی السنن الکبریٰ، مستدرک حاکم تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین خصلتیں جس کے اندر ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا

☆ مشکلات میں وضو کرنا، اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانا۔

☆ بھوکے کو کھانا کھلانا (کنز العمال، المتقی، الہندی)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کسی بھوکے آدمی کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ اسے سیر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا (الطبرانی فی مکارم الاخلاق)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچا تاجر قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ کے نیچے ہوگا (جمع الجامع۔ تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ امانت دار سچا تاجران سات (7) لوگوں میں شامل ہوگا جنھیں قیامت کے روز عرشِ الٰہی کے نیچے جگہ ملے گی۔ (عبد بن حمید، تفسیر ابن جریر و تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امانت دار سچا تاجر قیامت کے روز نبیوں صدیقوں اور شہیدں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی شریف، شرح السنہ البغوی)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان سچا ان پڑھ تاجر قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ابن ماجہ شریف، مستدرک حاکم، تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کو اپنے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست کو (قرضہ کی ادائیگی میں) مہلت دی اور اس کی مدد فرمائی (مسند امام احمد، ابن حبان، لسان المیزان ابن حجر، الطبرانی الاوسط مجموع الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کسی یتیم یا بیوہ کی ذمہ داری اُٹھائی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سایہ

مہیا فرمائے گا۔اس کی اور سندیں بھی ہیں جنھیں میں نے اس کتاب میں بیان کیا ہے۔جسے میں نے عرش کے سایہ کے بارے میں تالیف کیا ہے۔(حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے میرے خلیل اپنے اخلاق سنوارو۔چاہے کافروں کے ساتھ ہوں تم نیکوں کے مقام میں داخل ہوجاؤ گے اور میرا فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس کا خلق اچھا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ دوں گا اور اپنی پاک جنت سے اسے سیراب کروں گا اور اسے اپنے پڑوس میں اپنے قریب کرلوں گا۔(الطبرانی فی الاوسط الترغیب والترھیب،تہذیب تاریخ دمشق،مجمع الزوائد وغیرہ)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا روایت فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کے سایہ کی طرف سب سے پہلے پہنچنے والے کون ہیں۔حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا وہ لوگ ہیں جب اُنھیں ان کا حق دیا جائے وہ اسے قبول کرلیں اور جب ان سے کچھ مانگا جائے وہ خرچ کریں اور جب لوگوں کے لیے فیصلہ کریں تو ایسے فیصلہ کریں جیسے اپنے لیے کرتے ہیں۔(مسند امام احمد،البیہقی فی شعب الایمان،ابونعیم فی الحلیۃ)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنازوں کی نمازیں پڑھا کرو تا کہ تم غمگین ہوجاؤ اور غمگین شخص اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوگا۔(البیہقی فی شعب الایمان،مستدرک حاکم،ذھبی فی التلخیص،الترغیب وترھیب للمنذری)

☆ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرمارہے تھے۔انصاف کرنے والا نرم مزاج حاکم اللہ کا سایہ اور زمین میں اس کا نیزہ ہوتا ہے۔جو شخص اپنی طرف سے اور اللہ کے بندوں کی طرف سے خیر خواہی کرے اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اور جس نے اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بارے میں کوئی دھوکا کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے رسوا فرمائے گا(تفسیر،الدر المنثور،الترغیب وترھیب منذری)

☆ حضرت ابوبکر اور عمران حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کریم سے عرض کیا کہ اس شخص کی کیا جزاء ہے جس نے اولاد سے محروم عورت کی غمگساری فرمائی۔ ارشاد فرمایا میں اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔ جس دن کوئی اور سایہ نہیں ہوگا (الترغیب وترھیب، الدیلمی)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اچھا لگتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دوزخ کے جوش سے بچائے اور اسے اپنے سایہ کے نیچے جگہ فرمائے تو اسے مومنوں کے لیے اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہونا چاہیے بلکہ رحم دل ہونا چاہیے (البیہقی فی شعب الایمان)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص اس دن عرشِ الٰہی کے سایہ کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا

☆ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اضافہ فرمائے گا اور اس کی عمر دراز کرے گا۔

☆ وہ عورت جس کا شوہر فوت ہوگیا اور چھوٹے چھوٹے یتیم بچے اس کے پاس چھوڑ گیا تو اس عورت نے کہا میں نکاح نہیں کروں گی اور زندگی بھران کی دیکھ بھال کروں گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں خوش حال کردے۔

☆ اور وہ بندہ جس نے مہمان کے لیے کھانا تیار کیا اور اچھا خرچ کیا۔ پھر اس نے کسی یتیم اور مسکین کو بلا کر اللہ کی رضا کے لیے اس کھانے میں شریک کرلیا (الدیلمی فی مسند الفردوس)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تین آدمی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔

☆ وہ آدمی جس نے علم کی طرف رخ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔

☆ اور وہ آدمی جسے کسی عورت نے اپنی ذات کی طرف برائی کے لیے بلایا اور اس نے اللہ

تعالیٰ کے خوف سے اسے چھوڑ دیا۔

☆ اور وہ آدمی جو اللہ کی عظمت کی وجہ سے لوگوں سے محبت کرتا ہے (الطبرانی، فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بھوک برداشت کرنے والے لوگ جن کی روحیں اللہ تعالیٰ نے قبض کر لیں وہ ہیں جب وہ غائب ہوں تو اُنھیں کوئی تلاش نہ کریں اور اگر موجود ہوں تو لوگ اُنھیں بیمار خیال کریں حالانکہ وہ بیمار نہیں ہیں اللہ کے خوف سے ایسے لگتے ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ کے سایہ میں جگہ پائیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (الدیلمی فی مسند الفردوس)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو بھوکا پیاسا اور ڈرا رہتا ہے یہ وہ چھپے ہوئے نیک لوگ ہیں کہ جب وہ موجود ہوں تو کوئی اُنھیں نہ پہچانے اور جب وہ غائب ہوں تو کوئی اُنھیں تلاش نہ کرے (تذکرہ الموضوعات للفتنی)

☆ جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ عرش الٰہی اُٹھانے والے اس دن اللہ کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ وہ اس کے انبیاء اور منتخب لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ (الدیلمی)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص پُر امن ہو کر عرش الٰہی کے سایہ میں باتیں کر رہے ہوں گے اور لوگ حساب و کتاب میں مصروف ہوں گے۔

☆ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

☆ اور وہ آدمی جو اپنا ہاتھ حرام کی طرف نہیں بڑھاتا۔

☆ اور وہ آدمی جو حرام کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا (الاصبہانی)

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہمنشین کل دنیا میں محتاط رہنے والے اور پرہیز گار ہوں گے (مکارم الاخلاق، ابن لال)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم جنت میں کون تیرے ساتھ ہوگا اور تیرے عرش کے نیچے اس دن کون سایہ حاصل کرے گا جس دن تیرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی آنکھیں زنا کاری کی طرف نہیں اُٹھتی ہیں اور جو اپنے مال و دولت میں سود کو باقی نہیں رہنے دیتے ہیں اور جو اپنے فیصلوں کے بدلے میں رشوتیں نہیں لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے مبارک اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (امام بیہقی، ابن عساکر)

☆ جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہوں گے۔ ایک وہ آدمی جو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑے کی بات نہیں چلاتا ہے اور ایک وہ آدمی جو زنا کاری کا کبھی سوچتا بھی نہیں ہے اور وہ آدمی جو اپنی کمائی میں سود کو بالکل نہیں ملاتا ہے (ابونعیم فی الحلیہ۔ وفی تاریخ اصبہانی)

☆ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 3 آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

☆ امانت دار تاجر۔

☆ انصاف کرنے والا حاکم۔

☆ دھوپ میں بکریاں چرانے والا چرواہا۔ (تاریخ الحاکم، الدیلمی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تین شخص اس روز اللہ کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

☆ جس نے میری وجہ سے کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کی۔

☆ جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔

☆ اور جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا۔ (دیلمی)

☆ حضرت عبدالعزیز سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ تین آدمی قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔

☆ بیماروں کی بیمار پرسی کرنے والا۔

☆ جنازوں کے پیچھے چلنے والا۔

☆ اولاد سے محروم عورت کی دلجوئی کرنے والا (ابن الدنیا)

☆ حضرت عمر بن الخطاب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز ایک پکارنے والا زوردار آواز سے پکارے گا جب لوگ حساب و کتاب میں مصروف ہوں گے ..... وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے دنیا میں بیماروں کی بیمار پرسی فرمائی۔ وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں گے اور لوگ حساب و کتاب میں مصروف ہوں گے۔ (الدیلمی فی مسند الفردوس، ابن ابی حاتم فی العلل)

☆ حضرت مغیث بن سمّی فرماتے ہیں کہ سورج اس دن لوگوں کے سروں پر چند ہاتھ پر کھڑا ہوگا اور جہنم کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ پھر ان پر جھلسا دینے والی گرم ہوا چلے گی جب اس کی گرم لپیٹ انھیں پہنچے گی تو ان کا پسینہ زمین پر بہنے لگے گا۔ جو مردار سے زیادہ بدبودار ہوگا اور روزہ دار لوگ عرش الٰہی کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب الاھوال، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت قیس الجہنی فرماتے ہیں جو بندہ ماہ رمضان کے دن کا روزہ رکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ نور کے بادل میں آئے گا اور اس بادل میں ایک موتیوں کا گھر ہوگا۔ جس کے سرخ یاقوت کے ستر دروازے ہوں گے۔ (حمید بن، زنجویہ)

☆ حضرت وھب بن منبہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم جو شخص اپنی زبان اور اپنے دل سے تیرا ذکر کرے اس کا کیا صلہ ہے فرمایا اے موسیٰ میں اسے قیامت

کے روز اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی حفاظت میں لے لوں گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عطا بن یسار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کریم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا اے رب کریم مجھے اپنے ان خاص لوگوں کے بارے میں بتاؤ جسے تُو اس دن اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دے گا۔ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ فرمایا وہ لوگ ہوں گے۔ جن کے دل پاک ہیں ہاتھ بے قصور ہیں۔ جو میری عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ وہ لوگ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ ان کا بھی ذکر کیا جائے اور جب ان کا ذکر ہو تو ان کے ساتھ میرا ذکر ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو مشکلات میں کامل وضو کرتے ہیں اور میری یاد کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جیسے بلیاں اپنے ٹھکانوں کی طرف مائل ہوتی ہیں اور وہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں غضب میں آجاتے ہیں۔ جب اُنھیں حلال کیا جائے جیسے چیتا غضب ناک ہو جاتا جب اسے چھیڑا جائے۔ وہ لوگ میری محبت کے پابند ہیں۔ جیسے بچہ لوگوں کے ساتھ محبت کا پابند ہوتا ہے۔ (ابن المبارک، فی الزھد، احمد فی الزھد)

☆ ابن عساکر نے ایک اور واسطے سے یہ روایت کی ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور وہ لوگ جو میری مسجدیں آباد کرتے ہیں اور صبح کے اوقات میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ یعنی استغفار کرتے ہیں۔ (ابونعیم۔ فی الحلیہ، ابن عساکر)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اے موسیٰ جس نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور لوگوں کو میری اطاعت کی دعوت دی۔ اسے دنیا اور قبر میں میری ہم نشینی حاصل ہوگی اور وہ قیامت کے روز میرے سایہ میں ہوگا (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام دوڑے دوڑے اللہ کی بارگاہ میں پہنچے تو اُنھوں نے ایک آدمی کو عرش کے سایہ میں پایا تو اس کے اس مرتبے پر اُنھیں رشک ہوا تو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنا معزز ہے تو اُنھوں نے اپنے رب کریم سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کا نام بتائیں۔ فرمایا میں اس کا نام نہیں بتاتا ہوں۔ یہ شخص لوگوں پر حسد

نہیں کرتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسے دے رکھا تھا اور نہ وہ چغل خوری کرتا تھا اور نہ وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔ (ابونعیم، فی الحلیہ)

☆ حضرت عتبہ بن عبد السلمی فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مقتول تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ مردِ مومن جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ پھر دشمن سے اس کا سامنا ہوا وہ ان سے لڑا حتیٰ کہ مارا گیا تو یہ وہ شہید ہے جو فخر کے ساتھ اللہ کے خیمے میں اس کے عرش کے سایہ کے نیچے رہے گا۔ نبیوں کو اس پر صرف مرتبہ نبوت کی وجہ سے فضیلت ہوگی اور یہ حدیث عنقریب مکمل طور پر جنت کے بیان میں آئے گی۔ (الدارمی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن حبان، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مقتول تین قسم کے ہیں۔

☆ ایک وہ آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا۔ وہ لڑنے اور قتل کرنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ صرف اس کا مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ ہے تو اگر وہ مر گیا یا مقتول ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور عذاب قبر سے اسے پناہ مل جائے گی اور (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے وہ امن میں رہے اور حور عین سے اس کا نکاح ہوگا اور وہ کرامت کے لباس سے سنوارا جائے گا اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا۔

☆ دوسرا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نکلا اور وہ لڑنا چاہتا ہے مقتول ہونا نہیں چاہتا۔ تو اگر وہ شخص مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا گھٹنا حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگا اور وہ صداقت کے مقام پر خدائے مالک و مختار کی بارگاہ میں ہوگا۔

☆ اور تیسرا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کی رضا کے لیے نکلا اور وہ چاہتا ہے کہ وہ لڑے اور مقتول ہو اگر وہ مر گیا۔ یا قتل ہو گیا تو وہ قیامت کے روز تلوار اُٹھا کر کندھے پر رکھے آئے گا اور لوگ جماعت در جماعت گھٹنوں کے بل گرے ہوئے کہہ رہے ہوں گے دیکھو ہمارے

لیے جگہ بناؤ ہم نے اپنی جانیں اور اپنے مال اللہ کی راہ میں قربان کیے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ آ کر نور کے ممبروں پر عرش الٰہی کے نیچے بیٹھیں گے اور وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلے کیسے ہوتے ہیں اُنھیں موت کا کوئی غم نہیں ہوگا اور نہ ہی اُنھیں عالمِ برزخ میں کھڑا ہونا پڑے گا اور نہ قیامت کی گڑگڑاہٹ سے وہ گھبرائیں گے۔

☆ اور نہ حساب و کتاب ان کے لیے اہم ہوگا اور نہ ترازو اور پل صراط کی اُنھیں کوئی پرواہ ہوگی وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلے کیسے ہوتے ہیں۔ وہ جو بھی مانگیں گے۔ اُنھیں مل جائے گا اور جس کی سفارش کریں گے۔ انھی کے لیے ان کی سفارش قبول ہوگی اور جنت میں انھیں وہ کچھ ملے گا۔ جسے وہ پسند کریں گے اور جنت میں جہاں وہ چاہیں گے ٹھہر سکیں گے۔ (البیہقی، شعب الایمان، مجموع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ براہِ راست روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز المقاعین اور وہ مومنوں کے بچے ہوں گے جنھیں میدان حشر کی سختی محسوس ہوگی تو وہ چیخ و پکار کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے جبریل اُنھیں میرے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دے دو تو وہ اُنھیں عرشِ الٰہی کے نیچے سایہ دے گا۔ (الدیلمی، فی مسند الفردوس)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی جب بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ان کا بیٹا بھی ان کے ساتھ جاتا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اس سے محبت کرتے ہو۔ عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ ہاں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُسی طرح محبوب رکھے جیسے میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو کچھ عرصہ کے بعد اس کا بیٹا فوت ہوگیا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی دل جوئی کے لیے) ان سے ارشاد فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ کہ تمھارا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش الٰہی کے سایہ تلے کھیلا کرے تو صحابی نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور (الطبرانی فی الکبیر، مجموع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا اور اس آدمی کے لیے قیامت کے روز

نور کا منبر تعمیر کیا جائے گا اور اُمید ہے کہ میں سب سے زیادہ طویل اور سب سے زیادہ روشن منبر پر ہوں گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا فرمائے گا کہ نبی امی کہاں ہے؟ تو تمام انبیاء کہیں گے ہم سب امی نبی ہیں۔ یہ پیغام کسے بھیجا گیا ہے۔ پھر ایک اور اعلان کرنے والا کہے گا نبی امی عربی کہاں ہے؟ تو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے اور آپ آکر جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ دربان کہے گا کون ہے: آپ ارشاد فرمائیں گے میں محمدؐ ہوں۔ یا فرمائیں گے میں احمدؐ ہوں۔ فرشتہ پوچھے گا کیا آپ کو پیغام بھیجا گیا؟ آپ ارشاد فرمائیں گے جی ہاں تو آپ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور آپؐ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو رب کریم تجلی فرمائیں گے اور یہ تجلی اس سے پہلے کبھی نہیں کی گئی ہوگی تو آپ سجدے میں گر پڑیں گے اور آپ ایسی حمد ثناء کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہیں کی ہوگی اور نہ کوئی اس کے بعد ایسی مدح سرائی کرے گا تو کہا جائے گا اپنا سر مبارک اُٹھا لیجیے بات دل کی کیجیے۔ وہ سنی جائے گی۔ سفارش کیجیے وہ قبول ہوگی۔

(مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، ابو یعلیٰ، مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب قیامت کے روز تم میں سے اچھے اخلاق کا شخص ہوگا ..... اور تم میں زیادہ قابل نفرت اور مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ دور قیامت کے روز بڑبولے چبا کر باتیں کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ (الثرثارون) (بڑبولے) اور المتشدقون (چبا کر باتیں کرنے والے) تو ہمیں معلوم ہیں یہ المتفیھقون کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ اسے مراد تکبر کرنے والے لوگ ہیں الحدیث، الثرثار، بڑبولا، لیکن بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والا باتونی آدمی اور المتشدق، اپنی شان و شوکت دکھانے کے لیے چبا چبا کر باتیں کرنے والا آدمی (ترمذی شریف، مسند امام احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو نعیم فی الحلیہ، الطبرانی، البزار، تفسیر الدر المنثور، مجموع الزوائد)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو۔ جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجا

وہ مرتبے کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ (البیہقی، فی الکبریٰ، تفسیر الطبرانی اور الالبانی فی ارواء الغلیل)

☆ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جسے علم طلب کرتے ہوئے موت آگئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا ایک مرتبہ ہوگا۔ (خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد، الطبرانی فی الاوسط، مجموع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہاجرین کے لیے سونے کے منبر ہوں گے۔ جن پر وہ لوگ قیامت کے رو زبیٹھیں گے اور وہ قیامت کی گھبراہٹ سے پُر امن ہوں گے۔ (صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، معرفت الصحابہ، کنز العمال)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری راتوں میں مسجدوں میں داخل ہونے والوں کو قیامت کے روز کے لیے نور کے منبروں کی بشارت دے دو۔ جس دن لوگ گھبرا رہے ہوں گے اور یہ نہیں گھبرائیں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجموع الزوائد، الترغیب والترھیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ انصاف کرنے والے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے پاس عرش الٰہی کے دائیں طرف نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے کہ یہ اپنے اہل میں اور اپنی رعایا میں فیصلے کے وقت انصاف کریں گے۔ (مسلم شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور ان سب سے زیادہ قریب انصاف کرنے والا حاکم ہوگا اور تمام لوگوں سے زیادہ قابل نفرت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور اس کی مجلس سے سب سے زیادہ دُور ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری عظمت کے لیے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ آج میں اُنھیں اپنے سایہ میں جگہ دوں جب میرے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے۔ (مسلم شریف، دارمی شریف، موطا امام مالک، مسند امام احمد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے نُور کے منبروں پر عرش الٰہی کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان کے اس مرتبے پر حضرات انبیاء کرام اور حضرات شہدائے عظام رشک کریں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش الٰہی کے سایہ کے تلے ہوں گے۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ وہ نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ لوگ گھبرا رہے ہوں گے اور یہ نہیں گھبرائیں گے۔ (الطبرانی، فی الاوسط، مجموع الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں اور نبی اور شہید حضرات ان کے مراتب پر اور اللہ کے ہاں ان کے قرب پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ متفرق شہروں کے لوگ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری اور ناطہ نہیں ہوگا اور وہ اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور ایک صف میں کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے قیامت کے روز نُور کے منبر رکھے گا اور وہ خدائے رحمان کے رد بروان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ لوگ گھبرا رہے ہوں گے اور یہ نہیں گھبرائیں گے۔ (مسند امام احمد، البیہقی فی شعب الایمان، الطبرانی، فی الکبیر، مجموع الزوائد)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ضرور ایسے لوگوں کو اُٹھائے گا۔ جن کے چہروں پر نُور

ہوگا اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے۔ حالانکہ وہ لوگ نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید ہوں گے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لیے مختلف قبائل کے محبت کرنے والے لوگ ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہو کر اسے یاد کر رہے ہوں گے۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، الترغیب وترھیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ خدائے رحمان کے دائیں ہاتھ (اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہوتے ہیں)۔ کچھ لوگ ہوں گے جو نہ نبی ہوں گے نہ شہید ہوں گے۔ ان کے چہروں کی روشنی دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دے گی اور نبی اور شہید لوگ ان کے ٹھکانے اور اللہ سے ان کے قرب پر رشک کر رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ ارشاد فرمایا وہ مختلف قبائل کے مقرب لوگ ہوں گے۔ جو اللہ کے ذکر کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ وہ پاکیزہ کلام کو اس طرح چھانٹیں گے۔ جس طرح سے کوئی کھجور کھانے والا عمدہ کھجوریں چھانٹ لیتا ہے۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، الترغیب وترھیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز عرشِ الٰہی کے دائیں جانب اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اُن کے چہرے پر نور ہوگا۔ وہ انبیاء نہیں ہیں اور نہ وہ شہداء اور صدیقین ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نُور کے منبروں پر بٹھائے گا۔ جن کے چہروں پر نُور برس رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ مخلوق خدا حساب سے فارغ ہو جائے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب، والترھیب)

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے یاقوت کی کرسیوں پر عرش الٰہی کے اردگرد براجمان ہوں گے۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، ابن عدی فی الکامل، الالبانی السلسلۃ الضعیفہ)

☆ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو دو آدمی آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے دو کرسیاں رکھے گا اور اُنھیں ان پر بٹھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ حساب کتاب سے فراغت ہو جائے گی۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے جو موتی یاقوت اور زمرد سے جڑاؤ ہوں گے۔ ان کا بستر ارریشمی مخمل اور باریک دیبا کا ہوگا۔ پھر حضرات علماء کرام کو لا کر اس پر بٹھایا جائے گا۔ پھر خدائے رحمان کا ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے امت محمدیہ میں علم (دین) پہنچایا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وہ ان منبروں پر تشریف رکھیں۔ آج تمھیں کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (ابونعیم فی الحلیہ، القاولی المصنوعہ، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تین شخص کستوری کے چبوتروں پر براجمان ہوں گے۔ قیامت کے روز کی گھبراہٹ اُنھیں نہیں ڈرائے گی۔

☆ ایک وہ آدمی جس نے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ لوگ اس سے راضی رہے۔

☆ اور وہ آدمی جو روزانہ پانچ نمازوں کے وقت اذان دیتا تھا۔

☆ اور وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہا۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، تفسیر الدر المنثور، ابونعیم، فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص قیامت کے روز سیاہ کستوری کے چبوتروں پر تشریف فرما ہوں گے اور اُنھیں بڑے دن کی گھبراہٹ نہیں ڈرا سکے گی۔

☆ ایک وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن پڑھا۔

☆ اور وہ آدمی جس نے روزانہ پانچوں نمازوں کے لیے اذانیں دیں وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے۔

☆ اور وہ آدمی جو دنیا میں غلامی کی آزمائش میں پڑا اور غلامی نے اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے غافل نہیں کیا۔ (الطبرانی، فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تین اشخاص کو قیامت کی گھبراہٹ اور حساب و کتاب نہیں ڈرائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں اکٹھے ہوں گے اور وہ سیاہ کستوری کے چبوتروں پر ہوں گے۔

☆ ایک وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن کریم پڑھا۔ پھر اُس قرآن کریم سے اُس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی رہے۔

☆ اور وہ آدمی جس نے دن رات پانچ نمازوں کے لیے اذانیں دیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضائے کے لیے۔

☆ اور وہ غلام جسے غلامی نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتیں ہیں اُنھیں حاصل کرنے سے نہیں روکا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو نور کے منبر رکھے جائیں گے اُن پر موتیوں کے گنبد ہوں گے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ حضرات فقہاء کہاں ہیں اور ائمہ کرام کہاں ہیں؟

☆ اور اذان دینے والے کہاں ہیں؟ آکر ان منبروں پر تشریف رکھیں۔ اب تمھیں کوئی خطرہ اور کوئی ڈر نہیں جب تک اس کے اور بندوں کے درمیان فیصلہ اور حساب و کتاب نہ ہو جائے۔ (ابن جوزی، الدیلمی فی مسند الفردوس)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو! حضرات ائمہ کرام اور موذن لوگ، جب لوگ (قیامت کے روز) ڈر رہے ہوں گے وہ نہیں ڈریں گے۔ (اصبہانی فی الترغیب، الترھیب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز کچھ ایسے آدمی لائے جائیں گے۔ جو انبیاء نہیں ہوں گے اور نہ وہ شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ ارشاد فرمایا وہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کی محبت اللہ تعالیٰ کے دل میں پیدا کرتے ہیں۔ عرض کیا یہ لوگوں کے دلوں میں تو اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے دل میں لوگوں کی محبت کیسے پیدا کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے (العقیلی فی الضعفاء)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے مخصوص فرمایا ہے اور اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ اُنھیں دوزخ میں عذاب نہیں دے گا۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ وہ نور کے منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے کلام کریں گے اور لوگ حساب کتاب میں مصروف ہوں گے۔ (الطبرانی، فی الجمع الکبیر، مجمع الزوائد، ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء ایضاً حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی دنیا میں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی مشکل کشائی فرمائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کو قرضہ کی ادائیگی میں ڈھیل دی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کے لیے آسانی کرے گا اور جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی اور شہداء کرام ان پر رشک کریں گے۔ (مسلم شریف ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز کی مشکلات سے نجات دے وہ کسی تنگ دست پر آسانی کرے۔ یا اُسے بالکل معاف کردے (مسلم شریف، البیہقی، الطبرانی فی الاوسط، تفسیر الدر المنثور، مسند امام احمد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کسی اپنے بھائی کو میٹھا لقمہ کھلایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے قیامت کی تلخی دُور فرمائے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، تاریخ بغداد، تذکرہ امام قرطبی وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بھوکے کو سیر کیا۔ یا کسی ننگے کو لباس پہنایا۔ یا کسی مسافر کو ٹھکانہ دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے خطرات سے پناہ بخشے گا۔ (عیون الاخبار وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم سب سے زیادہ قیامت کے خطرات سے نجات پانے والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود پہنچانے والا ہوگا۔ (الدیلمی فی الفردوس، الاصبہانی فی الترغیب والترھیب، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ سے سے مرسلاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے کسی مومن کی آنکھ کو ٹھنڈک پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھ کو ٹھنڈا فرمائے گا۔ (ابن المبارک، فی الزہد)

☆ حضرت الحارث بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی کسی مومن عورت کو اس کے بیٹے کے بارے میں خوش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے خوشی عطا فرمائے گا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ ابوالشیخ نے الثواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ملا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے روز خوشی سے ملے گا۔ (الطبرانی، فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔

☆ رات کے اندھیرے میں نماز پڑھا کرو کہ قبر کی وحشت دُور ہو۔

☆ دن میں روزہ رکھا کرو کہ روز حشر کی گرمی سے نجات ملے۔

☆ اور راہِ خدا میں خرچ کیا کرو، کہ مشکل کے دن کی سختی دُور ہو۔ (امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجناب ارشاد فرما رہے تھے کہ اذان دینے والا قیامت کے روز تمام لوگوں سے اونچی گردن والا ہوگا۔ (مسلم شریف، ابن ماجہ، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب کا ارشاد گرامی ہے کہ اذان دینے والے قیامت کے روز اپنی اونچی گردنوں کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے بلند مرتبہ ہوں گے۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ الاوسط میں ابوذر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اذان دینے والے قیامت کے روز اپنی لمبی گردنوں کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ (طبرانی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر آنکھ قیامت کے روز رو رہی ہوگی،

☆ سوائے اس آنکھ کے جو حرام چیزوں سے بند رہی۔

☆ اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دربانی کرتے ہوئے بیدار رہی۔

☆ اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے پر کے برابر اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکل پڑا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، ابن ابی دنیا، الدیلمی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو الحامد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات میں پڑھا ہے کہ اُنھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے اللہ کریم! تیرے ڈر سے رونے والے کے لیے کیا صلہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُس کی جزا یہ ہے کہ میں نے دوزخ کا سایہ تک اُس کے سایہ پر پڑنا حرام کر دیا ہے اور پھر میں اُسے قیامت کے روز کی گھبراہٹ سے مامون رکھوں گا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص حرمین (مکہ مدینہ) کے درمیان فوت ہوا، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز امن پانے والوں میں اُٹھائے گا اور اُسے شہید اور سفارش کرنے والا لکھا جائے گا۔ (الدیلمی مسند الفردوس، ابن الجوزی تذکرۃ الموضوعات، اللالی المصنوعہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص کسی ایک حرم شریف میں فوت ہوا تو وہ قیامت کے روز پُر امن ہو کر اُٹھے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے میری زیارت کی وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔ (البیہقی فی شعب الایمان، الطیاسی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا اور نہ قیامت کے روز دو امن اکٹھے کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں قیامت کے روز اُس پر خوف طاری کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا، تو میں اُسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا۔ (ابن عساکر، البزار)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عبد الرحمٰن بن سمرہ سے مجمع الزوائد کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے۔ تمام نیک اعمال قیامت کے روز کے خطرے سے نجات دیں گے اور ہم نے وہ نیک اعمال اپنی کتاب شرح الصدور فی احوال موتی والقبور میں بیان کر دیے ہیں۔ یہاں دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ ارشاد فرما رہے تھے۔ جو کسی مومن کو ڈرائے گا تو لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے خطرے سے محفوظ نہ رکھے۔ (الطبرانی فی الذکریا، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے والدہ اور اُس کے بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے اور اُس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ (ترمذی شریف، الدارمی، مسند امام احمد)

میدانِ حشر میں سب سے پہلے کسے لباس پہنایا جائے گا؟

☆ اس سے پہلے بخاری اور مسلم شریف کی حدیث گزر چکی ہے کہ قیامت کے روز کسے سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قمیصیں پہنائی جائیں گی۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی جوڑا پہنایا جائے گا اور آپ عرش کے بائیں جانب ہوں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جناب ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل علیہ السلام کو لباس پہنا دو تو سفید جوڑا لاکر انھیں پہنائیں گے اور وہ عرشِ الٰہی کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں گے پھر میرا جوڑا لایا جائے گا اور مجھے پہنایا جائے گا تو میں عرشِ الٰہی کے دائیں جانب مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ جہاں میرے سوا کوئی اور کھڑا نہیں ہو سکے گا اور اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہم علیہ السلام کو جنت کا جوڑا پہنایا جائے گا اور جنت کی کرسی لائی جائے گی اور عرش الٰہی کے دائیں جانب رکھی جائے گی۔ پھر مجھے لایا جائے گا اور مجھے جنتی جوڑا پہنایا جائے گا جس کی قیمت کوئی بشر نہیں دے سکتا۔ پھر ایک اور کرسی لاکر میرے لیے عرشِ الٰہی کے پایہ کے ساتھ لگائی جائے گی (البیہقی، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت عبید بن عمر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اُٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں اپنے خلیل کو ننگا دیکھوں گا؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید لباس پہنایا جائے گا اور اُنھیں سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ (فاریابی، فتح الباری،)

☆ حضرت امام قرطبی فرماتے ہیں کہ حیدہ آنجنابؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے خلیل کو لباس پہناؤ تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اُنھیں اُن پر برتری حاصل ہے۔ (ابن مہندہ، فتح الباری شرح صحیح البخاری)

☆ فائدہ: امام قرطبی فرماتے ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بڑی فضیلت کی بات ہے جو ان کے لیے مخصوص ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے یہ خصوصیت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں عرش الٰہی کے پایہ سے لپٹا پائیں گے حالانکہ جناب نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے شخص ہوں گے جن کے لیے زمین پھٹے گی اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان دو حضرات کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت حاصل ہے بلکہ آنجنابؐ قیامت کے روز بھی تمام لوگوں سے برتر و بزرگ ہوں گے اور حضرت ابراہیم کو سب سے پہلے لباس پہنانے میں یہ حکمت ہے کہ جب اُنھیں آگ میں ڈالا جانے لگا تو ان کا لباس اُتارا گیا تھا۔ جس کے بدلے میں اُنھیں یہ لباس پہنایا جائے گا کیونکہ اُنھوں نے دنیا میں صبر کیا تھا اور لوگوں کے سامنے اس ذلت کے بدلہ میں قیامت کے روز اُنھیں عزت افزائی حاصل ہوگی۔ پھر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم سے زیادہ عمدہ لباس پہنایا جائے گا تاکہ اُس تاخیر کی تلافی ہو سکے اور آنجنابؐ کے لباس کی نفاست سے گویا یہ ہوگا کہ آنجنابؐ کو بڑھیا لباس پہنایا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہم پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس قسم کے جوڑے سے اپنی ستر پوشی فرمائی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُنھیں سب سے زیادہ ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُنھیں امن کا یہ لباس پہنا کر ان کے دل کو مطمئن فرمایا۔

☆ اور حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ آنجنابؐ اپنی قبر مبارک سے لباس سمیت اُٹھے ہوں۔ جن میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ اور جو جوڑا آپ کو بعد میں پہنایا جائے گا۔ وہ جنت کا امتیازی لباس ہوگا۔ جو آنجنابؐ کے اکرام کے لیے زیب تن ہو تو باقی مخلوق کی نسبت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت ثابت رہی۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو جنتی جوڑا پہنایا جائے گا۔ اُس کے بعد دوسرے نبیوں اور رسولوں کو پہنایا جائے گا۔ پھر اذان دینے والوں کو اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ نور کے سُرخ گھوڑوں پر جن کی لگامیں سبز زمرد کی ہوں گی اور ان کے زین سونے کے ہوں گے۔ قبروں سے اُن کے پیچھے ستر ہزار فرشتے میدان حشر کو چلیں گے۔ (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض جس سے میں اور جو مجھ پر ایمان لائے ہیں قیامت کے روز پئیں گے اور وہ بھی جو مجھ سے اور انبیاء سے سیرابی طلب فرمائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام

کی اونٹنی لائی جائے گی۔ وہ اس کا دودھ دوہیں گے اور وہ خود اور اُن پر ایمان لانے والے اُس کا دودھ پئیں گے۔ پھر صالح علیہ السلام قبر سے میدان حشر تک اُس پر سوار ہو کر جائیں گے اور وہ بلبلا رہی ہوگی اور حضرت صالح اُس پر تلبیہ پڑھ رہے ہوں گے۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ عضباء پر سوار ہوں گے؟ یا رسول اللہ! آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس پر میری بیٹی سوار ہوگی۔ میں براق پر سوار ہوں گا اور وہ میرے لیے مخصوص ہوگا دوسرے انبیاء کے علاوہ اس دن کے لیے پھر آپؐ حضرت بلال کو دیکھیں گے کہ حضرت بلال آگے ہوں گے۔ یہ قیامت کے روز جنت کے اُوپر سے اونٹنی پر سوار اُٹھائے جائیں گے اور اُس کی پیٹھ پر اذان دے رہے ہوں گے جب حضرات انبیاء علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنیں گے تو کہیں گے کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں تو جسے قبول کرنا ہوگا قبول کرے گا اور جسے رد کرنا ہوگا اُسے رد کر دے گا جب حضرت بلال پہنچیں گے تو ایک جوڑے کے ساتھ ان کا استقبال ہوگا اور وہ اُسے پہنیں گے اور حضرات انبیاء و شہداء کے بعد سب سے پہلے اُنھیں جوڑا پہنایا جائے گا اور دوسرے صالح مومنوں کو لباس دیا جائے گا۔ (ابن عساکر فتاوی، حدیثیہ، تہذیبہ الشریعہ)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے جنت کا لباس رضا الٰہی کے لیے اذان دینے والوں کو پہنایا جائے گا۔ (ابن ابی شیبہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی اور ایسی روشنی کہ اگر سورج تمھارے دنیا کے گھروں میں آجائے تو تمھارا کیا خیال ہے کہ اُس کا کیا مرتبہ ہوگا۔ جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل کیا۔

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل زید کے سوا قیامت کے روز تمام لوگ ننگے بدن اُٹھیں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے کہ صاحب قرآن کو قیامت کے روز لایا جائے گا تو قرآن کریم کہے گا یارب کریم اسے اعلیٰ مرتبہ پر اُتارو تو اُسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کریم کہے گا۔ یارب کریم! اسے اور عطا کرو۔ تو اُسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کریم کہے گا۔ اے رب کریم! اس پر راضی ہو جا تو رب کریم اس سے راضی ہو جائے گا اور حافظ قرآن کو کہا جائے گا پڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے نیکیاں لیتے جاؤ (ترمذی شریف، الداری، مستدرک حاکم، الذھبی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عمرو بن حزم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں غم گساری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز عزت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجہ، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فوت شدہ بیٹے کی ماں کی دلجوئی کی اللہ تعالیٰ اُسے جنت کی چادر پہنائے گا۔ (ترمذی شریف، ابن الجوزی فی الموضاعات، الترغیب والترھیب وغیرہ)

☆ حضرت ابن کریز فرماتے ہیں مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کی کسی مصیبت میں دلجوئی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے تمام لوگوں کے سامنے ایسی چادر پہنائے گا جس پر لوگ رشک کریں گے۔ (ابن عدی فی الکامل بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے اعلیٰ لباس پہننا ترک کر دیا۔ حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے بلا کر تمام لوگوں کے سامنے فرمائے گا کہ ایمان کا جونسا جوڑا پسند ہو وہ پہن لے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، کتاب الباس، البیہقی)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہے جس نے دونوں عیدوں کی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قیام کیا۔ اُس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا۔ جس دن دل مُردہ ہو جائیں

گے۔(ان ماجہ،الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو زندہ رکھا۔اُس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دل مرجائیں گے۔(الطبرانی فی الکبیر الاوسط،مجمع الزوائد،ترغیب والترھیب،البانی نے ضعیف کہا ہے)

اس شخص کے ثواب کا بیان جس کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دیکھو اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلم بندے کے جوف میں اکٹھے نہیں ہو سکتے (نسائی شریف،ترمذی شریف،ابن ماجہ شریف،سند امام احمد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔جو ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تو اُسے قیامت کے روز غبار کے بقدر کستوری لگی ہوگی۔(ابن ماجہ شریف)

اس شخص کا بیان جو دوزخ سے دُور رہے گا:

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے ستر میل دُور رکھے گا۔(بخاری شریف،مسلم شریف،نسائی شریف، ترمذی شریف،ابن ماجہ شریف،الداری شریف،سند امام احمد)

☆ حضرت عمرو بن عنبسہ ابو امامہ اور عبداللہ بن سفیانی الازدی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے ایک دِن روزہ رکھا وہ سو برس تک دوزخ سے دُور رہے گا اور ابو امامہ نے مزید کہا کہ تیز رفتار گھوڑا دوڑانے کی مسافت تک دُور رہے گا۔(برانی،الترغیب والترھیب)

☆ اور حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے غیر رمضان میں روزہ رکھا اُس کا یہ ثواب ہے۔(ابو یعلی،الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عقبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ جہنم کو اتنا دُور کردے گا جتنا ساتوں آسمان اور زمینیں ایک دوسرے سے دُور ہیں اور جس نے ایک دن کا نفلی روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے زمین و آسمان کے فاصلہ کے برابر دُور رکھے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے اور حضرت سلمہ بن قیصر بھی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے اتنا دُور فرمادے گا۔ جتنا فاصلہ وہ کوا طے کرتا ہے کہ جب وہ بچہ (چوزہ) تھا تو اُڑا تھا اور وہ اُڑتے اُڑتے بوڑھا ہوگیا تو جتنا فاصلہ وہ اس زندگی بھر میں طے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اتنا دُور فرمادے گا (البیہقی فی شعب الایمان، ابویعلی، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کی تیاری کی۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقیں حائل کردے گا۔ ہر خندق ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہوگی۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص سے دوزخ کو تیز رفتار گھوڑے کی مسافت کے برابر دُور فرمادے گا۔ جو ایک ہزار سال تک چلتا رہا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلا کر شکم پُر کردیا اور پانی پلا کر سیراب کردیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے سات خندقیں دُور فرمادے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہوگا۔ (مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے۔ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کی۔ وہ دوزخ سے سات خریف دُور رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد شریف، الترغیب والترھیب للمنذری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لیے ایک دن کا اعتکاف کیا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے اور نارِ دوزخ کے درمیان تین خندقوں کی دُوری فرمادے گا اور دو خندقوں کے درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہوگا۔ (البیہقی، الطبرانی، تاریخ بغداد، الترغیب والترھیب، الدرالمنثور)

شفاعتِ عُظمیٰ (بڑی سفارش کا بیان)

میدان محشر میں فیصلے، میدان حشر میں لمبے قیام سے خلاصی، مقام محمود، سفارش سے بغیر حساب جنت میں داخلہ، توحید پرست جو قابل دوزخ ہوں گے ان کا جہنم سے خلاص ہونا اور مشرکوں کے بچوں کو عذاب نہیں ہوگا

☆ ایک طویل حدیث شریف جس کے راوی حضرات ذیل ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عقبہ بن عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور ایک مختصر حدیث جس کے راوی مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عباد بن صامت کعب بن مالک، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم"

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے رب کریم سے دُعا کی کہ وہ انسانوں کے اولاد میں سے لاہین کو عذاب نہ دے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دُعا قبول فرمالی۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ راہین سے وہ بچے مراد ہیں۔ جنھوں نے نادانی سے بے خبری میں بے جا اعمال کیے ہیں۔ (ابویعلیٰ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز مومن جمع کیے جائیں گے اور اس دن کے لیے بہت

اہتمام ہوگا۔ وہ کہیں گے کاش ہم رب کریم کی بارگاہ میں کوئی سفارشی پیش کریں جو ہمیں اس مصیبت سے نکالے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے۔ اے آدم! آپ ابوالبشر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ہے اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے خلاصی دلا دے تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا اور وہ اپنا گناہ ذکر کریں گے۔ جو ان سے سرزد ہوا۔ وہ اپنے رب کریم سے شرمائیں گے اور کہیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تو وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا اور اپنا گناہ ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوا کہ بے خبری سے بیٹے کی نجات کا سوال کر دیا۔ وہ اپنے رب سے شرمائیں گے اور کہیں گے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ تو لوگ اُن کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے۔ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کا بندہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا ہے اور اُسے تورات عطا فرمائی ہے تو لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے تو وہ ان سے کہیں گے۔ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا اور وہ ایک شخص کا ذکر کریں گے۔ جنھیں اُنھوں نے ناحق مار دیا تھا۔ وہ اپنے رب سے شرمائیں گے اور تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اُس کا کلمہ اور رُوح ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ کہیں گے کہ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا۔ تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اگلا پچھلا سب معاف فرما دیا ہے تو وہ آئیں گے تو میں مومنوں کی دو قطاروں کے درمیان چل کر آؤں گا اور اپنے رب کریم سے اجازت طلب کروں گا۔ جب میں اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو میں سجدے میں پڑ جاؤں تو کچھ دیر اللہ کریم مجھے اس حالت میں رکھے گا پھر فرمائے گا۔ یا محمد اپنا سر اُٹھا لو اور کہو تمھاری بات سُنی جائے گی اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول ہوگی اور مانگو تمھیں ملے گا۔ تو میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور اس کی حمد کے ساتھ حمد سرائی کروں گا۔ جو میرا رب مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو

میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں اُنھیں جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوبارہ بارگاہ الٰہی میں جاؤں گا اور جب میں اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو سجدے میں پڑ جاؤں گا تو وہ مجھے جب تک چاہے گا اس حالت میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا یا محمد! اپنا سر اُٹھالو۔ کہو تمھاری سُنی جائے گی۔ مانگو تمھیں ملے گا۔ سفارش کروں تمھاری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور اللہ تعالی کی حمد کے ساتھ اُس کی حمد سرائی کروں گا۔ جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی تو میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوبارہ بارگاہ الٰہی میں آؤں گا اور اپنے رب کریم کو دیکھ کر سجدے میں گر جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حالت میں رہنے دے۔ پھر فرمائے گا۔ یا محمد اپنا سر اُٹھاؤ کہو تمھاری سُنی جائے گی۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا اور سفارش کرو۔ تمھاری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اُٹھاؤں اور اُس حمد کے ساتھ اُس کی مدح سرائی کروں گا۔ جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر فرمادے گا تو میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں چوتھی بار بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوں گا اور عرض کروں گا۔ یارب کریم اب تو وہی باقی رہ گیا ہے جسے بندھن نے روک رکھا ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص بھی دوزخ سے نکل آئے گا۔ جس نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے اور جس کے دل میں بھی بھلائی ہے اگر چہ گندم کے دانہ کے برابر بھی ہوگی اور پھر وہ دوزخ سے وہ بھی نکل آئے گا۔ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ، مسند ابو عوانہ، ابن ابی عاصم فی البتہ، شرح السنہ)

☆ پیغمبروں کا یہ کہنا کہ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا۔ حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ہمارا مقام اس سے کم ہے اور یہ انکساری کی بنا پر کہیں گے۔

☆ اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ یہ مقام میرا نہیں کسی دوسرے کا ہے اور حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

☆ اور آنحضور کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ یہاں پر ایک اشکال ہے جس پر حضرات علماء کرام نے خبردار فرمایا ہے کہ پہلی حدیث پاک میں میدان حشر کی مصیبت سے نجات کا ذکر ہے اور دوسری حدیث شریف میں دوزخ سے نجات کا ذکر ہے اور یہ سب کچھ میدان حشر سے جانے کے بعد اور پل صراط سے گزرنے کے وقت ہوگا کہ جس نے اُس حالت میں دوزخ میں گرنا ہوا گر جائے گا اور پھر دوزخ سے نکالنے کی سفارش ہوگی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف میں اس کرب کا ذکر ہے جو پل صراط پر اس سفارش کے بعد ہوگا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

☆ اور وہ حدیث جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ باب التجلی کے بارے میں ہے اور اُس امت کے اتباع کے بارے میں ہے جن کی وہ عبادت کرتی تھی۔ اس میں مومنوں اور منافقوں کی تمیز ہے۔ پھر پل صراط رکھنے اور اُس پر سے گزرنے کا ذکر ہے۔ پھر سفارش کا اور پھر دوزخ سے نکالنے کا (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں گویا کھڑا اپنی اُمت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ پل صراط سے گزر رہی ہے کہ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ یا محمد! یہ شکوہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہیں کہ وہ تمام امتوں کو ایک جگہ جمع فرما دے۔ اُس غم کی بنا پر جو اُنھیں لاحق ہے اور لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں اور مومن تو گھٹن میں ہیں اور کافر پر موت کی کیفیت طاری ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انتظار کریں میں آپ کے پاس آتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جا کر عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہوں گے اور وہاں جا کر آپ نے وہ کچھ کریں گے جو برگزیدہ فرشتہ اور نبی مرسل نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ اپنا سر اُٹھا لو۔ مانگو تمھیں ملے گا۔ سفارش کرو۔ تمھاری سفارش قبول ہوگی تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا تو میں اپنی امت کی سفارش کروں گا اور ننانوے

انسانوں سے ایک انسان کو نکالوں گا اور میں مسلسل اپنے رب کے پاس آتا جاتا رہوں گا اور میں جہاں بھی کھڑا ہوں گا اللہ تعالیٰ مجھے سفارش کا حق دے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا محمدؐ! اپنی امت کو جنت میں داخل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شہادت ایک دن بھی دی ہے اخلاص کے ساتھ اور اسی پر اُس کی موت ہوئی (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب للمندری)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اُٹھیں گے تو میں سب سے پہلے قبر سے برآمد ہوں گا اور ان کے لیے بات کروں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے اور ان کا پیشوا ہوں گا جب وہ (بارگاہ الٰہی میں) آئیں گے اور ان کا سفارشی ہوں گے جب وہ بیٹھ جائیں گے اور میں اُنھیں خوش خبری دوں گا جب وہ نا اُمید ہو جائیں گا اور بخشش کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور مجھے اولادِ آدم میں سب سے زیادہ عزت حاصل ہوگی اور مجھے کوئی ناز نہیں ہے۔ اپنے رب کے سامنے میرے آس پاس ایک ہزار خادم پھر رہے ہوں گے۔ گویا کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں۔ (ترمذی شریف، الداری شریف، ابیہقی، الدیمی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی۔ پھر آنجنابؐ چاشت تک بیٹھے رہے تو آفتاب مسکرا دیا۔ پھر اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور نماز مغرب بھی پڑھی اور اس دوران میں آپؐ نے کوئی بات چیت نہیں فرمائی۔ یہاں تک آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے اہل وعیال میں تشریف لے گئے تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ نہیں لیتے کہ اُن کا کیا حال ہے آج آپ نے ایسا عمل فرمایا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ تو اُنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں

مجھ پر جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے پیش کیا گیا تو اولین وآخرین ایک میدان میں جمع کیے گئے تو لوگ طے کر کے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور وہ پسینے میں ڈوبے

والے تھے اور کہنے لگے یا آدم! آپ ابوالبشر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چُنا ہے آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں تو اُنھوں نے فرمایا میں بھی اسی مصیبت میں گرفتار ہوں جس میں تم گرفتار ہو۔ اب تم اپنے باپ کے بعد اپنے باپ حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام اور آل ابراہیم اور آل عمران کو جہان والوں پر منتخب فرمایا ہے ارشاد فرمایا پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اپنے رب کے حضور سفارش فرمائیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چُنا ہے اور آپ کی دُعا کو قبولیت بخشی ہے اور کافروں کا ایک گھر روئے زمین پر نہیں چھوڑا۔ تو وہ کہیں گے یہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ تو اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اپنا خلیل بنایا ہے تو وہ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے تمھارا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنا ہم کلام بنایا ہے۔ تو حضرت موسیٰ کہیں گے۔ تمھارا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ کوڑھی اور پھلبہری والے کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے تندرست کرتے تھے اور بحکم الٰہی مُردوں کو زندہ کرتے تھے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تمھارا یہ کام میں نہیں کرسکتا۔ تم انسانوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ پہلے شخص ہیں جن کے لیے قیامت کے روز زمین شق ہوئی۔ ان کے پاس جاؤ تو وہ تمھاری سفارش رب کے حضور کریں گے۔ ارشاد فرمایا حضرت جبریل اُنھیں اپنے رب کریم کے پاس لائیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا۔ اُنھیں سفارش کی اجازت دو اور اُنھیں جنت کی خوشخبری دو۔ ارشاد فرمایا۔ حضرت جبریل آنحضورؐ کو لے کر آئیں گے تو آپؐ ایک ہفتہ تک رب کے حضور سجدے میں پڑے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سُنی جائے گی اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول ہوگی۔ ارشاد فرمایا تو آپ جا کر سجدے میں گر جائیں گے تو حضرت جبریل آپ کو دونوں پہلوؤں سے تھام لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی دُعا سے اپنا اتنا فضل فرمائے گا کہ کبھی اتنا نہیں فرمایا ہوگا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے۔ اے رب کریم! تو نے مجھے انسانوں کا سردار بنایا ہے اور مجھے کوئی ناز نہیں اور میرے لیے سب سے پہلے زمین شق ہوئی اور مجھے کوئی ناز نہیں۔

یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر تشریف لائیں گے اور اس کی مسافت صنعاء سے ایلہ تک سے زیادہ ہوگی۔ پھر کہا جائے گا۔ صدیقوں کو بلاؤ تو وہ بھی سفارش کریں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ حضرت انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ تو ایک نبی آئے گا اور اُس کے ہمراہ ایک چھوٹی سی جماعت ہوگی اور ایک نبی آئے گا اور اُس کے ہمراہ پانچ چھ افراد ہوں گے اور ایک نبی آئے گا کہ اُس کے ہمراہ ایک آدمی بھی نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ حضرات شہداء کرام کو لاؤ تو وہ جس کی چاہیں گے سفارش کریں گے جب شہداء کرام سفارش کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ارحم الراحمین ہوں۔ میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جو کوئی میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخ میں دیکھو، کسی کا کوئی نیک عمل ہے؟ تو دوزخ میں ایک شخص کو پائیں گے تو کہیں گے کہ تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں بس میں لوگوں سے تجارت میں درگزر کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس کے ساتھ بھی اسی طرح درگزر کرو جس طرح یہ میرے بندوں پر درگزر کیا کرتا تھا۔ پھر دوزخ سے ایک آدمی کو نکالیں گے تو اس سے پوچھیں گے کہ تم نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں لیکن میں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ جب میں مرجاؤں۔ تو مجھے آگ میں جلادو۔ پھر مجھے پیس دو۔ یہاں تک کہ میں سُرمہ کی طرح ہو جاؤں۔ پھر مجھے سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ رب العالمین مجھ پر قادر نہ ہو سکے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دِن کھڑا کرے گا اور پوچھے گا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہے گا تیرے خوف سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ بڑی حکومت دیکھو۔ تمھارے لیے اس سے بھی دس گنا ملے گی تو وہ کہے گا تو مجھ سے کیوں تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو دو جہان کا بادشاہ ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسی بات پر میں ہنسا ہوں (مسند امام، ابو یعلی، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرمایا۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کہ مقام محمود وہ مقام ہے جہاں پر میں اپنی امت کی سفارش کروں گا۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں گوشت لایا گیا۔ اُس میں سے دستی کا گوشت آنجناب کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ دستی پسند فرماتے تھے۔ اُس میں آنجنابؐ نے کچھ نوچ کر تناول فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور جانتے ہو کس وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔

اور اُنھیں ایک بلانے والا سُنائے گا اور ان کی نظر تیز فرمائے گا اور سورج کو قریب کردے گا اور لوگوں کو غم اور کرب لاحق ہوگا۔ اتنا کہ اُن کی طاقت سے باہر ہوگا۔ جسے وہ برداشت نہیں کرسکیں گے تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ تم دیکھتے نہیں کہ کس مصیبت میں مبتلا ہو۔ تم دیکھتے نہیں کہ تم پر کیا آفت آپڑی ہے؟ کیا دیکھتے نہیں کہ بارگاہ الٰہی میں کون تمھاری سفارش کرے گا؟ تو بعض لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے۔ اے آدم تو ابوالبشر ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے اور تجھ میں اپنا رُوح پھونکا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ تجھے سجدہ کریں تو اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرما۔ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ اور ہم پر کیسی گزر رہی ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ آج میرا پروردگار اتنا غصے میں ہے کہ اتنا پہلے کبھی نہیں تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ اُس نے مجھے درخت سے روکا تھا اور میں نے اس کی نافرمانی کی تھی۔ ہائے میری جان ہائے میری جان، میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔

اور کہیں گے اے نوح علیہ السلام! تم پہلے رسول ہو جو اہل زمین پر مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہم پر کیا آفت پڑی ہوئی ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔ آج میرا پروردگار بہت غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضب ناک ہوگا اور میں نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی تھی۔ ہائے میری جان ہائے میری جان میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے۔ اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور خلیل ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور دیکھتے نہیں کہ ہم پر کیا آفت

آپڑی ہے؟ وہ فرمائیں گے۔ یقیناً آج میرا پروردگار اتنا غصے میں ہے کہ اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد اتنا کبھی ہوگا اور وہ اپنے غلط بیانیوں کا ذکر فرمائیں گے اور کہیں گے ہائے میری جان ہائے میری جان (میرا کیا بنے گا) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے۔ اے موسیٰ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے فضیلت بخشی ہے اور ہم کلامی کا شرف بخشا ہے۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہم پر کیا آفت پڑی ہوئی ہے؟ وہ فرمائیں گے۔ میرا پروردگار آج اتنا غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اتنا ہوگا۔ میں نے ایک شخص کو جان سے مار دیا تھا۔ جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا۔ ہائے مجھے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی ہے۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آ کر کہیں گے۔ یا عیسیٰ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا حکم ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف ڈالا اور اُس کی روح ہیں اور آپ نے گود میں لوگوں سے باتیں کی ہیں تو آپ ہماری سفارش فرمائیں۔ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ اور کیا آفت ہم پر پڑی ہوئی ہے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرا پروردگار آج اتنا غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور نہ اس کے بعد اتنا کبھی ہوگا اور وہ کوئی ذکر نہیں کریں گے اور ہائے میری جان ہائے میری جان پکاریں گے اور کہیں گے کہ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور چلے جاؤ تو وہ آنجنابؐ کے پاس آ کر عرض کریں گے۔ یا محمدؐ! آپ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنجنابؐ کا اگلا پچھلا سب معاف فرما دیا ہے۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہم پر کیا آفت پڑی ہوئی ہے؟

تو میں اُٹھ کر عرش الٰہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا اور پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنا فضل فرمائے گا اور میرا سینہ کھول دے گا اور اپنی حمد سرائی مجھے الہام فرمائے گا اور اپنی ثنا خوانی میرے دل میں ڈالے گا۔ جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی۔ پھر کہا

جائے گا یا محمد! اپنی امت کے وہ افراد جن پر حساب نہیں انھیں جنت میں داخل کر دو اور جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے انھیں جنت میں لے جاؤ اور لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں۔ وہ جس دروازے سے چاہیں جنت میں چلے جائیں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو پایوں کے درمیان مکہ اور ہجر کے درمیان کے برابر فاصلہ ہوگا۔ یا جتنا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی فی الکبریٰ، ترمذی شریف، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں اولاد آدم (انسانوں) کا قیامت کے روز سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور میں قبر سے نکلوں گا اور سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی۔ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، ابن ماجہ شریف، ترمذی شریف، الداری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی نے اس دنیا میں ایک ایک دُعا مانگی جو پوری ہوئی اور میں نے اپنی دُعا کو چھپا کر رکھا تھا کہ اپنی امت کے لیے سفارش کروں گا اور میں قیامت کے روز انسانوں کا سردار ہوں گا اور کوئی ناز نہیں اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے زمین شق ہوگی اور کوئی ناز نہیں اور میرے ہاتھ میں حمد سرائی کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء میرے پرچم کے نیچے ہوں گے اور کوئی ناز نہیں اور قیامت کا دن لوگوں کے لیے طویل ہو جائے گا تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ ہمیں ابو البشر آدم علیہ السلام کے پاس لے جاؤ وہ ہمارے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ ہمارا فیصلہ ہو۔ حضرت آدم کہیں گے میں یہاں تمھارے کام نہیں آ سکتا۔ میں جنت سے نکالا گیا ہوں اپنی غلطی کی وجہ سے اور آج مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو سب سے پہلے نبی ہیں تو وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ یا نوح علیہ السلام

ہمارے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ فرمائیں گے۔ لیکن میں یہاں تمھارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے دعا کی تھی اور اہل زمین کو ڈبو دیا تھا۔ مجھے آج صرف اپنی جان کی فکر ہے۔ ہاں تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ تو وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں گے۔

اور کہیں گے یا ابراہیم! اپنے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش فرمائیں کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔ تو وہ فرمائیں گے میں یہاں تمھارا کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے اسلام میں تین جھوٹ کہے تھے اور ان سے بڑھ کر میرا یہ قول بھاری ہے کہ میں بیمار ہوں اور یہ کہنا کہ ان سے پوچھا اگر یہ بولتے ہیں تو اور میرا اپنی بیوی سے کہنا جب وہ بادشاہ کے پاس گئیں کہ یہ میری بہن ہے اور آج تو مجھے صرف اپنی جان کی فکر ہے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے چنا اور اُن سے کلام فرمایا۔ تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آکر عرض کریں گے۔ یا موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے چُنا اور آپ سے کلام فرمایا۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔

وہ فرمائیں گے کہ میں یہاں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے ناحق ایک آدمی کو ہلاک کر دیا تھا۔ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ فرمائیں گے۔ میں یہاں تمھارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ مجھے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنالیا تھا۔ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر لگی ہے۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ بتاؤ اگر کسی مہر شدہ برتن میں کوئی سامان ہو، کیا مُہر توڑ کر اُس کے اندر سے سامان نکال سکتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں وہ کہیں گے۔ نہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ کہیں گے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آج آپ موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا سب اگلا پچھلا معاف فرمادیا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو وہ میرے پاس آکر عرض کریں گے یا محمد! اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔ تو میں کہوں گا۔ میں یہ کام کرسکوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جسے اذن

فرمائے اور راضی ہو جائے اور جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ نپٹانا چاہے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جناب احمد اور ان کی امت کہاں ہے۔ تو ہم اولین و آخرین ہیں اور ہم آخری اُمت ہیں اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ تمام اُمتیں ہمارے راستہ سے ہٹ جائیں گی اور ہم لوگ روشن چہروں اور چمکنے والے اعضاء بدن سے گزریں گے۔ یہ وضو کرنے کی وجہ سے ہوگا۔ تو اُمتیں کہیں گی اور یہ امت تمام کی تمام نبیوں کے مقام پر پہنچ جائے گی تو میں جنت کے دروزے پر آؤں گا اور میں جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لوں گا اور دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو پوچھا جائے گا کہ کون ہے؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں تو میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا تو میں رب کریم کے حضور آؤں گا اور وہ اپنی کرسی پر جلوہ فرما ہوگا تو میں سجدے میں پڑ جاؤں گا اور اُس کی حمدیں کروں گا کہ ایسی کسی نے کبھی نہیں کی ہوں گی اور نہ میرے بعد کوئی ایسی حمدیں کرے گا تو کہا جائے گا یا محمد! اپنا سر اُٹھا لو مانگو تمھیں ملے گا۔ کہو تمھاری سُنی جائے گی سفارش کرو۔ تمھاری سفارش قبول ہوگی۔ تو میں اپنا سر اُٹھا کر کہوں گا۔

اے رب کریم۔ میری اُمت کو بخش دے۔ تو رب کریم فرمائے گا۔ جس کے دل میں ایک مثقال کے برابر ایمان ہے اُسے دوزخ سے نکال لو۔ پھر میں دوبارہ سجدہ کروں گا اور وہی کہوں گا جو پہلے کہا تھا تو کہا جائے گا۔ اپنا سر اُٹھا لو اور کہو تمھاری سُنی جائے گی اور مانگو تمھیں دیا جائے گا اور سفارش کرو، تمھاری سفارش قبول ہوگی تو میں کہوں گا۔ اے میرے رب! میری اُمت، تو رب کریم فرمائے گا۔ جس کے دل میں اتنا اتنا بھی ایمان ہے اُسے دوزخ سے نکال لو اور میں پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا اور اُسی طرح سے کہوں گا تو کہا جائے گا۔ اپنا سر اُٹھا لو اور کہو تمھاری سنی جائے گی اور مانگو تمھیں دیا جائے گا اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول ہوگی تو میں کہوں گا۔ اے رب کریم! میری اُمت کو بخش دے تو رب کریم فرمائے گا۔ جس کے دل میں اتنا اتنا بھی ایمان ہے اسے نکال لو (مسند امام احمد، ابو یعلی، مجمع الزوائد)

☆ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ وہ تین کلمات جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سرزد ہوئے وہ بطور توریہ و کنایہ کے ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں کہلا سکتے۔ لیکن صورت کذب کی ہے۔ ان سے اُنھوں نے احتراز کیا ہے۔ کیونکہ جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور اُسے قربِ خداوندی

حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرات انبیاء کرام کے لیے سونے کے منبر ہوں گے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ ان پر جلوہ افروز ہوں گے اور میرا منبر باقی رہے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا۔ میں بارگاہ الٰہی میں کھڑا رہوں گا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری اُمت میرے پیچھے رہ جائے تو میں کہوں گا۔ اے میرے رب کریم میری اُمت کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یا محمد! تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمھاری اُمت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ تو میں عرض کروں گا کہ اے رب جلیل ان کا حساب جلد لے لے۔ تو اُنھیں بلا کر ان کا حساب لیا جائے گا تو بعض ان میں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اُن میں سے میری سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے اور میں مسلسل سفارش کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ میں ان لوگوں کو جنت کے پروانے (سندین) عطا کروں گا۔ جن کو دوزخ میں بھیجنے کا حکم ہو چکا ہوگا اور میں دوزخ کے داروغہ خازن کے پاس جاؤں گا تو وہ کہے گا۔ یا محمد! کہ میں نے تیری اُمت کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ کے غصہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہنے دیا۔ (مستدرک حاکم التلخیص، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز گھٹنوں کے بل ہوں گے اور ہر اُمت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی وہ کہیں گے، اے فلاں! ہماری سفارش کریں۔ اے فلاں ہماری سفارش کریں۔ یہاں تک کہ سفارش کا معاملہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ جائے گا اور یہ اس دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ آنجناب کو مقام محمود پر بھیجے گا۔ (بخاری شریف، جمع الجوامع للسیوطی، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ سورج قیامت کے روز قریب آجائے گا۔ یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ تو وہ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے۔ تو وہ کہیں گے کہ میں تمھارا کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح سے کہیں گے۔ پھر وہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد

کریں گے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ تو آنحضور ﷺ چل کر تشریف لائیں گے اور دروازے کا کنڈا پکڑ لیں گے تو اس دن اللہ تعالیٰ آنجناب کو مقام محمود پر بھیجیں گے اور تمام اہل محشر اس دن اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے۔ (بخاری شریف، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو مومن کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کی جائے گی اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے اے ہمارے بابا، جنت ہمارے لیے کھول دے تو وہ فرمائیں گے ایک غلطی نے مجھے جنت سے نکلوایا تھا۔ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ (حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے۔ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ تم نبی موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے۔ میں تمھارا یہ کام نہیں کرسکتا۔ تم اللہ تعالیٰ کے رُوح اور کلیم کے پاس جاؤ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں یہ کام نہیں کرسکتا تو وہ جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے تو آنجناب اُٹھ کھڑے ہوں گے تو اُنھیں اجازت ملے گی اور ان کے ہمراہ امانت اور صلہ رحمی بھیجی جائیں گی۔ وہ پُل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی تو تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح سے گزر جائے گا۔ پھر دوسرا ہوا کی طرح سے گزر جائے گا اور پھر پرندے کی پرواز سے گزرے گا اور پھر پیدل آدمیوں کی طرح سے اور لوگوں کو ان کے اعمال لے کر چلیں گے اور تمھارے نبی علیہ السلام پُل صراط پر کھڑے ارشاد فرما رہے ہوں گے رَبِّ سَلِّم سَلِّم ،، اے رب کریم! انھیں بچائیو، انھیں بچائیو۔ یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال بے بس ہو جائیں گے پھر ایک آدمی لایا جائے گا جو گھسٹ گھسٹ کر گزر رہا ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پل صراط کے دونوں کناروں پر کانٹے لگے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کچھ لوگوں کو پکڑ لیں گے۔ کچھ زخمی ہو کر بچ کر نکل جائیں گے اور کچھ خراشیں کھاتے ہوئے دوزخ میں گر جائیں گے۔

(مسلم شریف، مستدرک، حاکم، شرح السنۃ، بغوی، الترغیب والترھیب، تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا اور کوئی شخص وہاں بات نہیں کر سکے گا۔ میرا خیال ہے کہ راوی نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ ، وَالْمُهْدِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَبْدُكَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَمِنْكَ وَاِلَیْكَ ، لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا اِلَّا اِلَیْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَیْتِ

اللہ کریم میں حاضر ہوں۔ تیری مہربانی ہے۔ تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور شر تیرے پاس سے نہیں ہے اور ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت دے اور تیرا بندہ تیرے سامنے ہے اور تیری طرف آیا ہے اور تیری طرف ہی جائے گا اور کوئی ٹھکانہ جائے نجات تیرے بغیر نہیں۔ تو بابرکت اور بلند ہے۔ تو پاک ذات ہے اور تو بیت اللہ شریف کا مالک ہے۔

اور اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش فرمائیں گے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (البزار، مجمع الزوائد، ابن حجر فی المطالب)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور ان کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن لوگ کہیں گے۔ ہمارے درمیان فیصلہ تو ہو چکا، اب ہم چاہتے ہیں کہ کوئی شخص ہمارے رب کے حضور ہماری سفارش کرے۔ ہمیں ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لے جاؤ، وہ ہمارے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے اور ان سے کلام فرمایا ہے۔ تو وہ آ کر ان سے بات کریں گے کہ وہ ان کی سفارش کریں تو وہ فرمائیں گے تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ ان کی رہنمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف فرمائیں گے۔ تو وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف چلتا کریں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں کہیں گے، میں تمہیں نبی اُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف راستہ دکھاتا ہوں۔ تو وہ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اجازت مرحمت فرمائے گا تو میں اُٹھ کھڑا ہوں گا۔ تو میری مجلس سے نہایت پاکیزہ خوشبو مہکے گی جسے ہر شخص سونگھے گا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس آؤں گا۔ وہ مجھے اذنِ سفارش بخشے گا اور مجھے سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک نور عطا فرمائے گا۔ پھر کافر کہیں گے۔ یہ مومنوں کو ایک سفارش کرنے والے مل گئے ہیں۔ تو ہماری سفارش کون کرے گا؟ تو وہ کہیں گے کہ وہ ابلیس کے سوا اور کون ہوسکتا ہے؟ اُسی نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ تو وہ لوگ اس کے پاس آئیں گے۔ تو اس کی مجلس سے نہایت کریہہ بدبُو اُٹھے گی۔ جسے سب سونگھیں گے اور پھر وہ انہیں دوزخ میں ڈال دے گا اور وہ اس وقت کہے گا۔ قرآن پاک میں ہے:

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ"

اور شیطان کہے گا، جب فیصلہ ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے درست وعدہ فرمایا تھا، اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ جو میں نے پورا نہیں کیا آخر تک۔ (الداری، الطبرانی، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا پیشوا ہوں گا اور کوئی ناز نہیں ہے اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی ناز نہیں اور اُس دِن کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت آدم کی سمیت کے وہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور مرے لیے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی ناز نہیں، فرماتے ہیں کہ لوگوں پر تین گھبراہٹیں ہوں گی، تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں تو وہ فرمائیں

گے کہ میں نے ایک غلطی کی تھی جس کی وجہ سے زمین پر اُتارا گیا۔تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں نے زمین والوں کے لیے بددُعا کی تھی۔جس سے وہ ہلاک ہوگئے تھے۔تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے۔میں نے تین جھوٹ کہے تھے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے ہر جھوٹ کسی دینی مصلحت پر مبنی تھا۔تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے۔میں نے ناحق ایک آدمی کو مار دیا تھا۔تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔وہ فرمائیں گے۔میری اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی۔تم جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اُن کے ساتھ چل پڑوں گا اور جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ لوں گا اور اُسے کھٹکھٹاؤں گا۔پوچھا جائے گا کہ یہ کون شخص ہے؟ میں کہوں گا۔میں محمد ہوں،تو وہ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے اور کہیں گے مرحبا،خوش آمدید،تو میں سجدے میں گر جاؤں گا۔تو اللہ تعالیٰ مجھے ثناء اور حمد الہام فرمائے گا اور مجھے کہا جائے گا۔اپنا سر اُٹھالو۔مانگو تمھاری بات سُنی جائے گی اور وہ مقام محمود ہوگا۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

(ترمذی شریف،ابن ماجہ شریف،مسند امام احمد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز سورج کو ساٹھ برس کی گرمی دی جائے گی۔پھر لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کر دیا جائے گا۔راوی کہتے ہیں پھر حدیث کا ذکر فرمایا کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کریں گے۔ یا نبی اللہ! آپ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شان بخشی ہے اور آپ کا اگلا پچھلا بخش دیا ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ہماری اپنے رب کے حضور سفارش فرمائیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔ہاں میں تمھارا یہ کام کروں گا اور آپ لوگوں کو تلاش کریں گے۔یہاں تک کہ آپؐ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے اور دروازے کا کنڈا

پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ فرشتہ کہے گا کون ہے؟ آپ ارشاد فرمائیں گے۔ میں محمد ہوں تو آنجنابؐ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علی وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کھڑے ہوں گے اور سجدہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آواز دے گا۔ اپنا سر اُٹھاؤ مانگو، دیا جائے گا اور سفارش کرو، قبول ہوگی اور یہی مقام محمود ہوگا۔ یہ روایت یہیں تک ہے۔

(ابن المبارک فی الزوائد، ابن ابی شیبہ، الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد)

☆ اور ابن ابی شیبہ نے مکمل روایت درج فرمائی ہے کہ قیامت کے روز سورج کو دس برس کی گرمی دی جائے گی۔ پھر اُسے کھوپڑیوں کے قریب کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ دو کمانوں کے بقدر قریب ہو جائے گا۔ فرمایا پھر لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ قد آدم کے برابر پسینہ زمین پر بہ پڑے گا۔ پھر بلند ہوگا کہ انسان گھبرا جائے گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی ڈوبتے ہوئے غق غق کرنے لگے گا۔ جب وہ اس مصیبت کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے۔ دیکھتے نہیں تم کس مصیبت میں گرفتار ہو۔ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ تمھارے رب کے حضور سفارش کریں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے اور وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں اپنا روح پھونکا ہے اور آپ دیکھ رہے ہو کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے میں یہاں تمھارا کچھ نہیں کر سکتا تو وہ کہیں گے۔ تو آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں وہ فرمائیں گے تم شکر گزار بندے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا نبی اللہ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندہ بنایا ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔

تو وہ فرمائیں گے میں تمھارا یہاں کچھ نہیں کر سکتا تو لوگ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم حضرت خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے۔ یا خلیل الرحمٰن! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے

کہ میں اس مقام پر تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا تو لوگ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہی؟ وہ فرمائیں گے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ساتھ چُنا ہے اور اس سے کلام فرمایا ہے تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں تو وہ فرمائیں گے۔ میں یہاں تمھارے کسی کام کا نہیں ہوں۔ تم اللہ کے کلمہ اور روح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ فرمائیں گے، میں یہاں تمھارا کچھ نہیں کر سکتا تو وہ کہیں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ تو وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ کھول دیا ہے اور ان کا اگلا پچھلا سب معاف فرما دیا ہے اور وہ آج پُر امن اور بے خوف ہو کر تشریف لائیں گے۔ تم جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ تو وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے۔ یا نبی اللہ! آپ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ہے اور آپ کا اگلا پچھلا سب معاف فرما دیا ہے اور آج آپؐ پر امن ہو کر تشریف لائے ہیں اور آپؐ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم پر کیا بیت رہی ہے تو آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں تو آنحضورؐ ارشاد فرمائیں گے۔ ہاں میں تمھاری چارہ جوئی کروں گا تو آنجنابؐ لوگوں کو تلاش کرتے ہوئے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے اور جنت کے دروازے کا سونے کا کنڈا پکڑ لیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ فرشتہ کہے گا۔ کون ہے؟ آنجنابؐ ارشاد فرمائیں گے میں محمد ہوں تو آپؐ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا تو آنحضور آگے تشریف لائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو جائیں گے تو آپ کو سجدہ کا حکم ملے گا۔ تو آپ بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آواز دے گا۔ یا محمد اپنا سر اُٹھا لو۔ مانگو تمھیں ملے گا۔ سفارش کرو۔ تمھاری سفارش قبول ہوگی۔ دعا کرو منظور ہوگی۔ تو آنجنابؐ اپنا سر اُٹھا کر عرض کریں گے۔ ہائے میری اُمت دو یا تین بار فرمائیں گے اور آپؐ ہر اُس شخص کی سفارش فرمائیں گے جس کے دل میں گندم کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ یا ایک جو کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔ یا رائی کے ایک دانہ کے برابر ایمان ہوگا تو یہ ہی مقام محمود

ہوگا (ابن ابی عاصم فی السنۃ ، شیخ البانی فرماتے ہیں ۔ یہ روایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تک موقوف ہے اور یہ اسرائیلی روایتوں میں سے ہے۔

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔ جب قیامت کا دن ہوگا ۔ میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور مجھے سفارش کا اختیار ہوگا اور میں ناز نہیں کرتا ۔ (ترمذی شریف ، ابن ماجہ شریف ، مسند امام احمد ، مستدرک حاکم ، معرفۃ الصحابہ ، دلائل بیہقی ، ابن عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ یا ابی ! مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں ایک لہجے میں قرآن کریم پڑھوں ۔ تو میں نے جواب دیا کہ میری اُمت پر آسانی فرمائیں تو مجھے پیغام دیا گیا کہ دو لہجوں میں قرآن کریم پڑھیں ۔ میں نے عرض کیا ، میری اُمت پر آسانی فرمائیں تو تیسری بار کہا گیا کہ میرے سامنے سات لہجوں میں قرآن کریم پڑھیں ۔ تو تمھیں ہر جواب کے بدلہ میں جو میں نے دیے ہیں ۔ ایک سوال قبول ہے جو آپ نے کیے ہیں تو میں نے عرض کیا ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لاُمَّتِیْ ، اے اللہ کرم ! میری اُمت کو بخش دے ، اے اللہ کریم یہ میری امت کو بخش دے اور آخر میں میں نے تیسری بار عرض کیا جب تمام مخلوق کی طرف رغبت ہو ۔ یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام (مسلم شریف ، مسند امام احمد ، امام بیہقی ، سنن الکبریٰ)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے اپنا تعارف فرمائے گا تو میں بارگاہ خداوندی میں سجدہ کروں گا کہ رب کریم مجھ سے خوش ہو جائے گا ۔ پھر میں اُس کی مدح سرائی کروں گا ۔ تو وہ مجھ سے راضی ہو جائے گا ۔ پھر وہ مجھے کلام کرنے کی اجازت دے گا ۔ پھر میری امت پُل صراط پر سے گزرے گی ۔ جو جہنم کے اوپر تنا گیا ہوگا ۔ تو وہ پلک جھپکنے سے زیادہ تیز رفتاری سے وہاں سے گزر جائیں گے اور کچھ تیر سے زیادہ تیز رفتاری سے ۔ پھر عمدہ گھوڑوں سے زیادہ تیز گزر جائیں گے اور کچھ لوگ گھٹنوں کے بل گزریں گے اور یہ اعمال ہی ہوں گے جو اُنھیں پار کر دیں گے اور دوزخ اور زیادہ لوگوں کو طلب کر رہی ہوگی ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھے

گا تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ سمٹ جائے گی اور کہے گی قط، قط،، اور میں حوض (کوثر) پر ہوں گا ۔عرض کیا گیا، یارسول اللہ! حوض کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اور اُس ذاتِ گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس کا شربت دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا اور اُس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے جو انسان اس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور ہمیشہ سیراب رہے گا۔

(ابن ابی عاصم فی السنۃ، تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور مجھے کوئی ناز نہیں اور ہر کوئی قیامت کے روز میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ آسمانی کا منتظر ہوگا اور میرے پاس حمد سرائی کا جھنڈا ہوگا۔ میں چل رہا ہوں گا اور لوگ میرے ساتھ چل رہے ہوں گے۔ یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کو کہوں گا تو پوچھا جائے گا کہ کون ہے؟ تو میں کہوں گا۔ میں محمد ہوں تو کہا جائے گا۔ جناب محمد کو خوش آمدید (مرحبا)۔ جب میں اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو اُس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا اور اُسے دیکھوں گا۔ (مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لوگ روزِ قیامت اُٹھائے جائیں گے تو میں اور میری اُمت ایک ٹیلے پر ہوں گے تو میرا رب کریم مجھے سبز رنگ کا جوڑا پہنائے گا۔ پھر مجھے اذن فرمائے گا تو میں اس کی ثنا خوانی کروں گا جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہوگی اور یہی مقامِ محمود ہوگا۔ (مسند امام احمد، ابن حبان، مستدرک حاکم، الطبرانی، فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں رسولوں کا پیشوا ہوں اور میں ناز نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں اور میں ناز نہیں کرتا اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی اور میں فخر نہیں کرتا۔ (الداری، الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں قیامت کے روز تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں اور سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی۔ میرے ہاتھ میں حمدِ الٰہی کا جھنڈا ہوگا۔ آدم اور ان کے علاوہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور کوئی فخر نہیں۔

(ابویعلیٰ، طبرانی، مجمع الزوائد، البیہقی، شعب الایمان)

☆ فائدہ: حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ ''کشف علوم الآخرۃ'' میں فرماتے ہیں۔ اہل محشر کے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچنے کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہوگا اور اسی طرح ہر نبی کے درمیان بھی اتنا عرصہ ہوگا۔

☆ حافظ ابن حجر شرح بخاری میں فرماتے ہیں میں اس روایت کی اصل سے واقف نہیں ہوسکا۔ فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں اکثر ایسی احادیث لائے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔ لہٰذا اس سے کوئی فتوی نہیں دیا جاسکتا۔

☆ حضرت قاضی القضاۃ جلال الدین بلقینی سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا گیا، کہ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آپ کی عبادت (سجود) باوضو ہوتی ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ وصال کے بعد غُسل کے بعد وہ بدستور باوضو ہیں۔ کیونکہ آپ زندہ ہیں ،وہ باطہارت ہیں۔

☆ اور یہ جواب بھی ہوسکتا ہے کہ آخرت دار تکلیف نہیں ہے۔ لہٰذا وہاں سجدہ کے لیے وضو کی شرط نہیں ہے اور یہ کہ سوال اللہ تعالیٰ کی حمد سرائیوں کے بارے میں ہے۔ اس میں کیا اشکال ہے اور وہ جو بخاری شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حمدیں القا فرمائے گا۔ جن پر میں اس وقت قادر نہیں ہوں۔

☆ اور ان انبیاء کے پاس لوگوں کے آنے کی حکمت اور تخصیص یہ ہے کہ یہ مشہور انبیاء ہیں اور صاحب شریعت نبی ہیں۔ جس پر مدتوں عمل ہوتا رہا اور اس کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام سب انسانوں کے باپ ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام دوسرے باپ ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ

السلام کی سب مذہبوں میں تعریف کی گئی ہے اور وہ ابوالانبیاء ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ ہیں

☆ اور پھر یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دوسرے انبیاء کے پاس لوگوں کا آنا اللہ تعالیٰ کے الہام والقاء کی بناء پر تھا اور سب سے پہلے آپؐ کے پاس آنے کا القاء نہیں ہوا تاکہ اس سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور شرف ظاہر ہو۔

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جبکہ دنیا میں لوگوں نے اس بارے میں یہ حدیث سُن لی ہوگی پھر وہ کیوں سب سے پہلے براہ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں چلے جائیں گے۔ تو فرماتے ہیں کہ اُسی حکمت کی وجہ سے لوگوں کو یہ بات اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بُھلا دے گا تاکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف نمایاں ہو۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عام سفارش ہے جس کے لیے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخصوص ہیں اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے یہی مراد ہے کہ ہر نبی کی ایک مقبول دُعا ہے اور ہر نبی نے دنیا میں اپنی دُعا جناب الٰہی سے کرلی ہے اور میں نے اپنی دُعا کو چُھپا کر رکھا ہے کہ اپنی اُمت کی سفارش و بخشش کے لیے قیامت کے روز کرسکوں۔ تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ اور یہ سفارش اہل محشر کے لیے ہوگی کہ ان کا حساب کتاب جلد ہوجائے اور وہ میدان محشر کے خطرہ سے آرام پاجائیں اور یہ سفارش جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔

☆ اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ یا محمدؐ، اپنی اس امت کو جنت میں داخل کرلو جن پر حساب کتاب نہیں ہے۔ اُنھیں جنت کے دائیں دروازے سے لے جاؤ۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ یہ سفارش ان لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کے لیے ہوگی جن پر حساب نہیں ہوگا کہ ان کا حساب بھی جلد نپٹ جائے اور جب جنت میں چلے جائیں گے تو دوسروں کا حساب کتاب شروع ہوجائے گا اس امت کا اور دوسروں کا بھی اور لوگوں کی یہ طلب سفارش الہام کے ذریعہ سے ہوگی۔ یہاں تک کہ اس سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور برتری نمایاں ہوجائے گی۔ جیسا کہ حضرت

انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ روایت میں ہے۔ تو اُنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوگا۔

☆ اور ابن برجان ''الارشاد'' میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنھیں روز محشر سے الہام فرمائے گا وہ انبیاء کے پیروکاروں کے سربراہ ہوں گے۔

☆ میں کہتا ہوں کہ ''ہر نبی کی ایک دُعا ہے'' کے بارے میں روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بخاری شریف، مسلم شریف میں اور حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مسلم شریف میں آئی ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمرو، عبادہ بن الصامت اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے البزار اور البیہقی نے روایات فرمائی ہیں۔ جو قابل اعتماد ہیں۔

☆ اور صُور پھونکنے کی طویل حدیث میں جو پہلے گزر چکی ہے میں آیا ہے کہ لوگ ایک کے بعد ایک نبی کے پاس جائیں گے۔ یہ پُل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا اور اہل جنت کے جنت میں چلے جانے کے بعد ہوگا اور دوزخیوں کے دوزخ میں چلے جانے کے بعد ہوگا۔ جب کہ جنتیوں کی آخری جماعت رہ جائے گی۔ ان سے اہل دوزخ کہیں گے جب وہ آگ میں ڈوب رہے ہوں گے کہ ہم لوگ شک اور جھٹلانے میں پڑے رہے۔ لیکن تم نے توحید میں رہ کر کیا نفع پایا؟ کہ تم دوزخ میں پہنچ گئے؟ پھر وہ چیخیں گے، جسے اہل جنت سُنیں گے۔ تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور پھر آگے وہ سفارش کی حدیث ذکر فرمائی۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ وہ لوگ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے تو آپ پُل پر چل پڑیں گے اور بارگاہ رب العزت میں آئیں گے اور رب کریم کے سامنے سجدے میں گر جائیں گے۔ پھر عرض کریں گے۔ اے رب کریم! تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو گنہگار ہیں اور انھوں نے تیری ذات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور اُنھیں مشرک لوگ عار دلا رہے ہیں کہ تم خاص رب کریم کی عبادت کرتے رہے تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے۔ میں ضرور اُنھیں دوزخ سے نکالوں گا۔

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر سابقہ اشکال جو داؤدی کی طرف سے ہے۔ دُور ہو جائے، جو حدیث سفارش کے آخر میں ہے کہ یہ اخراج میدانِ محشر کی مصیبت سے نکالنے کا ذکر ہے۔ لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام

سے سفارش کا سوال مومنوں کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان روایات کا جمع کرنا کئی وجوہ پر ہے اور اس کا وقوع دو مرتبہ ہوگا۔ ایک مرتبہ میدان حشر کے ہول سے نجات کے لیے اور ایک مرتبہ جنت میں مومنوں کو دوزخ سے نکالنے کے لیے اور حدیث ذیل سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے۔ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جنت میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور آپ سب سے پہلے سفارش فرمائیں گے۔

سب سے پہلے کون بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا اور یہ تمام مخلوق کے حساب کتاب سے پہلے، ترازو رکھنے سے پہلے اور اعمال نامے ملنے سے پہلے ہوگا:

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ اُمتیں میرے سامنے پیش کی گئیں۔ ایک نبی گزرے کہ ان کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا اور کسی نبی کے پاس دو آدمی اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت اور ایک نبی کے ساتھ ایک بھی آدمی نہیں تھا۔ تو میں نے ایک عظیم جماعت دیکھی جس نے پورے افق کو بھر دیا تھا۔ تو میں نے اُمید لگائی کہ یہ میری اُمت ہوگی لیکن آنجنابؐ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی اُمت ہے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ آپؐ اِدھر اُدھر دیکھیں تو میں نے ایک بہت بڑی اُمت دیکھی۔ جس نے تمام طرفوں کو بھر دیا تھا تو مجھے بتایا گیا۔ یہ لوگ آپ کی اُمت ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر لوگ منتشر ہو جائیں گے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی وضاحت نہیں فرمائیں گے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اُن کا تذکرہ آپس میں کریں گے اور کہیں گے کہ ہم لوگ شرک کے ماحول میں پیدا ہوئے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور یہ لوگ جو ہمارے باپ دادا ہیں۔

تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر بازی نہیں کرتے اور نہ داغ لگاتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور وہ اپنے رب کریم پر بھروسہ رکھتے

ہیں تو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول کیا میں ان میں سے ہوں؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں! پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ" کہ عکاشہ اس میں تم سے بازی لے گئے اور یہ حدیث ایک اور واسطے سے بھی آئی ہے۔ جس کے راوی جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے مسند احمد اور البزار میں بھی موجود ہے۔ ان کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یسترقون سے مراد ہے کہ جاہلانہ وحشرکانہ رقیہ نہیں کرتے اور نہ وہ کسی شرکیہ بات پر ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں۔ (بخاری و مسلم شریف، ترمذی، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آپ کی اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کرے گا اور نہ اُنھیں کوئی عذاب ہوگا اور ہر ایک ہزار افراد کے ساتھ ستر ہزار پورے اور ہوں گے۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو آپ کی امت کے ستر ہزار افراد جنت میں جائیں گے یا آپ ایک دُعا اپنی اُمت کے لیے چھپا کر رکھیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لائے اور آپؐ اللہ اکبر فرما رہے تھے۔ پھر فرمایا کہ میرے رب کریم نے میرے لیے یہ احسان فرمایا ہے کہ آپ کے ستر ہزار اُمتی بھی بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے اور اُمت کے لیے دُعا کرنے کا اختیار بھی آپ کو حاصل ہے تو جناب ابوروہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا ابا ایوب! اور آپ کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفیہ دُعا کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو لوگ تو اس دُعا پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے تو لوگ کہنے لگے کہ آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی خفیہ دُعا سے کیا غرض ہے۔تو جناب ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اسے چھوڑو میں تمھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفیہ دُعا کے بارے میں بتاتا ہوں۔جیسا کہ میرا خیال ہے۔بلکہ یقین کی طرح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفیہ دُعا یہ ہے کہ آپ فرمائیں گے۔رَبِّ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مُصَدِّقًا لِّسَانُهٗ قَلْبَهٗ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ'' کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اُس کی زبان اُس کے دل کا ساتھ دے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔(مسند امام احمد،الطبرانی فی الکبیر،مجمع الزوائد،ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا۔تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد چودھویں چاند کی صورت میں جنت میں داخل فرمائے گا۔میں نے اس میں اضافے کی دُعا کی تو رب کریم نے میرے لیے ہر ہزار افراد کے ساتھ ستر ہزار اور بڑھا دیے تو میں نے عرض کیا،اے رب کریم!اگر میری اُمت کے اتنے مہاجرین نہ ہوئے تو رب کریم نے فرمایا تو میں دوسرے اُمتی اُن کے ساتھ ملا دوں گا اور تعداد مکمل کر دوں گا۔

(مسند امام احمد،البیہقی،مجمع الزوائد)

☆ حضرت رفاعہ بن عرابہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے رب کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا اور اُن پر کوئی عذاب نہیں ہوگا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ضرور جنت میں داخل ہوں گے۔وہ بھی اور تم بھی اور تمھاری بیویاں اور اولاد بھی جنت میں رہیں گے۔(مسند امام احمد،صحیح ابن حبان،ابو نعیم فی الحلیہ وغیرہ)

☆ حضرت عمرو بن حزم الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے غیر حاضر ہو گئے،صرف آپ فرض نمازوں کے لیے تشریف لاتے اور چوتھے دن یہاں ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ

ہمیں چھوڑ کر کہیں بند ہی ہو گئے ۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی سانحہ پیش آ گیا ہے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا، نہیں خیر ہی تھی۔ میرے رب کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور میں ان تین دنوں میں رب کریم سے اس میں اضافے کا مطالبہ کرتا رہا تو میں نے اپنے رب کو شریف اور فیاض پایا ہے۔ تو اُس نے مجھ پر ستر ہزار شخصوں کے مقابلہ میں ستر ستر ہزار مزید بڑھا دیے ہیں تو میں نے عرض کیا اے رب کریم! کیا میری اُمت کے افراد اتنی تعداد کو پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں اعراب میں سے اس تعداد کو مکمل کروں گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا، میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے اور پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انفلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا نہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم تورات پڑھتے ہو؟ اُس نے کہا ہاں۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اور انجیل کہا ہاں۔ تو آنجنابؐ نے اس سے اقرار کر لیا کہ کیا تم میرا ذکر تورات اور انجیل میں (لکھا) پاتے ہو؟ اُس نے کہا ہاں ہم آپؐ جیسا ذکر پاتے اور آپ کی جیسی ہجرت کا ذکر بھی پاتے ہیں اور آپؐ کی صورت گاہ کا بھی بیان پاتے ہیں۔ جب آپؐ ہجرت کر کے آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ آپؐ ہوں تو جب ہم نے غور کیا تو آپ وہ نہیں تھے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کیوں ہے؟ اس نے کہا کہ اُس کے ساتھ اُمت کے ستر ہزار افراد ہوں گے۔ جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے اور آپؐ کے ساتھ تو تھوڑے سے لوگ ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اُس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں وہی ہوں اور وہ میری اُمت ہے جو ستر ہزار اور کئی ستر ہزار ہوں گے۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب جنت میں جائیں گے۔ (صحیح ابن حباب، ابن ابی عاصم فی السنہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کرے گا اور ان ستر ہزار کا ہر ایک ہزار مزید ستر ہزار کی سفارش کرے گا اور اس طرح سے تین گروہ (پُرا گے) بھر کر اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ان کا حساب کیا تو اُنچاس لاکھ ہوئے (صحیح ابن حبان، ابن ابی عاصم، الطبرانی، فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے یہ اعزاز بخشا گیا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے چودھویں رات کی چاند جیسے چہروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے تو میں نے ان میں اضافہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ہر ستر ہزار افراد کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد کا اضافہ فرمادیا ہے، جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اہل قرای میں سے اس میں شامل ہوں گے اور جنگل اور دیہات کے لوگ بھی اس میں شامل ہوں گے۔ (مسند امام احمد، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب کریم نے عطیہ بخشا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا آپ نے اس میں اضافے کا مطالبہ فرمایا ہے؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے اضافہ کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری مرضی کے مطابق اضافہ فرمادیا اور آپ نے دونوں ہاتھ اور بازو پھیلا دیے اور جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی بازو پھیلائے اور ہشام فرماتے ہیں کہ ان کی صحیح

تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے (مسند امام احمد، البزار، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کچھ زیادہ فرمالیں۔ ارشاد فرمایا، ایسا ہی ہوگا تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا ابوبکر! انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اُنھیں ایک ہی دفعہ میں جنت میں داخل فرمادے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں تمھاری امت کے بارے میں کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا، اے رب کریم جو چاہے معاملہ کرو۔ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یا محمد! ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش خبری دی کہ سب سے پہلے میری اُمت جنت میں داخل ہوگی۔ جو ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔

(مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام کی پشتوں میں ایسے آدمی ہوں گے اور ایسی عورتیں ہوں گی جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ پھر آپؐ کے یہ آیت مبارکہ پڑھی "وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ" (الجمعۃ: 3) (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن عاصم فی السنۃ، تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے براہ راست روایت ہے کہ قیامت کے روز ایک جماعت نکلے گی، جن کے ہاتھ، پاؤں پیشانیاں روشن ہوں گی۔ جن کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ نبی اُمی کہاں ہے؟ تو ہر نبی اُمّی اُٹھ کر دیکھے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت کہاں ہے؟ کہ وہ بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر ایک اور جماعت روشن ہاتھوں، پیروں

اور پیشانیوں کے ساتھ اُٹھے گی۔ جن کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے کناروں تک کو بھر دیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا۔ نبی اُمی کدھر ہیں؟ تو تمام اُمتی اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے تو کہا جائے گا۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت کدھر ہیں؟ پھر وہ حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر دو حصے (پہلے) ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ یا محمد! یہ تمھارے لیے ہے۔ پھر ترازو رکھی جائے گی اور حساب کتاب شروع ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ومجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پہلی جماعت جو چودھویں رات کے چاند جیسے روشن چہرہ کی ہوگی جنت میں داخل ہوگی اور وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو چمک میں آسمان کے روشن ستارے کی طرح روشن چہرہ ہوں گے۔ ایک آدمی کے دل کی طرح متحد ہوں گے۔ جن میں نہ آپس کا حسد ہوگا نہ کینہ و بغض ہوگا۔ ہر شخص کی دو حورِ عین بیویاں ہوں گی۔ جن کا مغز ان کی پنڈلیوں کے اندر سے دکھائی دے رہا ہوگا۔ جو گوشت اور ہڈیوں کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ، مسند امام احمد، صحیح ابن حباب، بغوی، شرح السنۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میری اُمت کی پہلی جماعت جو نجات پائے گی۔ اُنھیں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی ہوگی۔ پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے جن کو آسمان کے روشن ستارے جیسی روشنی حاصل ہوگی۔ پھر ان جیسے لوگ ہوں گے۔ پھر ان کی سفارش ہوگی۔ (حوالہ مذکورہ)

جنت میں دخل کرنے والے اعمال:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ حساب کتاب کے لیے رُکیں گے تو ایک گروہ اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھے آئیں گے۔ جن پر خون ٹپک رہا ہوگا۔ وہ جنت کے دروازے پر بھیڑ کر دیں گے۔ کہا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا جائے گا یہ شہداء کرام ہیں۔ جو زندہ تھے اُنھیں روزی ملتی تھی۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے اجر لینا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ وہ جنت

میں داخل ہو جائے۔ وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں چلا جائے۔ پھر دوبارہ اعلان ہوگا۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں چلا جائے وہ کون شخص ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے؟ ارشاد ہوگا جو لوگوں کو معاف کر دیتے تھے۔ پھر تیسری بار اعلان ہوگا۔ جس کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ اجر ہے وہ کھڑا ہو کر جنت میں چلا جائے تو اس طرح سے کئی ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ، طبرانی، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ بلانے والا انھیں سُنا دے گا اور انھیں دکھا دے گا۔ پھر ایک اعلان فرمانے والا اعلان فرمائے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو تنگی اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کیا کرتے تھے۔ تو وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ تھوڑے سے ہوں گے اور وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر منادی دوبارہ اعلان کرے گا۔ محمد وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے تھے؟ تو وہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ تھوڑے سے ہوں گے اور وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اعلان ہوگا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جنھیں کاروبار اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں کرتا تھا؟ تو وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ تھوڑے سے ہوں گے اور وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر سب لوگ اُٹھیں گے اور ان کا حساب ہوگا۔ (النہا دفی الزہد)

☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد گرامی فرمایا۔ جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مخلوق کو جمع فرمائے گا۔ تو ایک منادی اعلان کرے گا۔ اہل فضیلت کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ اُٹھیں گے اور وہ معمولی سے ہوں گے اور وہ جلدی جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ تو فرشتے اُن کا استقبال کریں گے اور کہیں گے۔ کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم دوڑتے ہوئے جنت کی طرف جا رہے ہو تو وہ کہیں گے کہ ہم فضیلت والے ہیں۔ تو فرشتے کہیں گے کہ تمھاری فضیلت کیا ہے؟ تو وہ کہیں گے کہ جب ہم پر ظلم ہوتا تو ہم برداشت کرتے اور جب ہم سے بُرا سلوک ہوتا ہم معاف کر دیتے اور جب ہم پر زیادتی ہوتی ہم برداشت سے کام لیتے تو اُن سے کہا جائے گا تم

جنت میں چلے جاؤ کہ عمل کرنے والوں کا اجر اچھا ہے۔

پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اے صبر کرنے والو! تو کچھ لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ چند لوگ ہوں گے اور وہ تیزی سے جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ تو سامنے سے اُنھیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے ہم تمھیں دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صبر کرتے تھے اور ہم گناہوں سے بچنے میں صبر کرتے تھے تو اُنھیں کہا جائے گا۔ تم جنت میں چلے جاؤ۔ کیونکہ نیک عمل کرنے والوں کے لیے اچھا اجر ہے۔

پھر دوبارہ منادی اعلان کرے گا کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ چند ہوں گے اور وہ جلدی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے تو فرشتے اُنھیں سامنے سے ملیں گے اور کہیں گے۔ ہم نے تمھیں دیکھا ہے کہ تم تیزی سے جنت کی طرف دوڑے جا رہے ہو تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ وہ کہیں گے۔ تمھاری آپس کی محبت کیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملتے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے نرمی کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے تو اُنھیں کہا جائے گا تم جنت میں چلے جاؤ کیونکہ نیک عمل کرنے والوں کا اجر بہت اچھا ہے۔ پھر ترازو رکھی جائے گی اور حساب کے بعد یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(شعب الایمان، البیہقی، ابن عساکر، تہذیب تاریخ دمشق)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جسے کوئی تکلیف (درد) تھی اُس نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لیے دُعا فرمائیں۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں، وہ تمھیں شفا عطا فرمائے اور اگر چاہو تو صبر کرو اور تم پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اس نے کہا میں صبر کروں گی۔ میرا حساب نہ ہو (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے دین ہو جانے کے بعد سب سے بڑی آزمائش نابینا ہو جانے کی ہے، جو

نابینا ہونے کی آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے صبر کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔ (البزار، مجمع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی عیادت فرمائی کسی مرض کی وجہ سے جو اُنھیں لاحق تھا۔ تو ارشاد فرمایا۔ تمھیں اس بیماری کا کوئی نقصان نہیں۔ لیکن کیسا ہوگا جب تم لمبی عمر پا کر نابینا ہو جاؤ گے۔ تو عرض کیا کہ میں صبر کروں گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا چاہوں گا۔ ارشاد فرمایا، تب تو تم بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد وہ نابینا ہو گئے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس چہرے کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور وہ اسی دوران میں مر گیا تو اُسے میدان حشر میں نہ پیش کیا جائے گا اور نہ اس کا حساب کتاب ہوگا اور اُسے کہا جائے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ (الدارقطنی، البیہقی فی شعب الایمان، ابویعلیٰ، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو مکہ مکرمہ کے راستہ میں آتے ہوئے یا جاتے ہوئے فوت ہو گیا وہ نہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا اور نہ اس کا حساب ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ ابن عدی فی الکامل، ابن جوزی فی الموضوعات، الاصبہانی فی الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص بغیر حساب کے بھی جنت میں جائے گا اور کیا ایسا شخص جس نے کپڑے دھوئے اور اس کے پاس پرانا کپڑا نہیں تھا۔ ان کا کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں صبر کرنے والا، رحم دل بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین شخص بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے (1) وہ آدمی جس نے کپڑا دھویا

اور اُس کے پاس کوئی پرانا کپڑا نہیں ہے۔ (2) اور وہ آدمی جس کے ہاں کبھی دو ہنڈیا چولھے پر نہیں چڑھیں (3) اور وہ آدمی جسے مشروب پینے کی پیش کش کی گئی تو اُس سے کبھی نہ کہا گیا کہ کون سا مشروب تم چاہتے ہو؟ (امام قرطبی، ابوالشیخ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا تو ایک منادی وسطِ عرش سے آواز دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھنے والے کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر لوگوں میں سے ایک گردن کھڑی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جا کھڑی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ سب جانتا ہے کہ تم کون ہو؟ تو وہ کہیں گے ہم تیری پہچان رکھنے والے ہیں۔ جنھیں تو نے اپنی معرفت کرائی ہے اور ہمیں اس لائق بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ تم پر کوئی جرم نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں قیامت کے دن خطرات سے نجات عطا فرمائے گا۔ (امام قرطبی فی التذکرہ)

☆ حضرت اسماعیل بن عبدالفاقر (الفارسی) الاربعین میں حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے براہِ راست روایت فرماتے ہیں کہ طالب علم اور اپنے شوہر کی فرماں بردار عورت اور اپنے والدین کا تابعدار لڑکا یہ سب بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بھوک برداشت کرنے والے کو حساب کی سختی نہیں اُٹھانا پڑے گی۔ (ابن عساکر فی تاریخ دمشق)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کے لیے چلا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ستر نیکیاں لکھے گا اور جب وہ حاجت پوری ہو جائے گی تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا۔ جیسے آج ہی اُسے ماں نے جنا ہے اور اگر اس دوران میں وہ ہلاک ہو گیا تو وہ بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔ (السیوطی، اللآلی المصنوعہ، ابویعلیٰ، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں چالیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔ وہ کلام جو وہ لے کر آئے اس میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام کہ مجھ سے دُنیا میں زُہد سے بڑھ کر کسی عمل کرنے والے نے نیک عمل نہیں کیا اور مجھ سے قریب ہونے والے مجھ سے اتنا زیادہ قریب نہیں ہوئے۔ جتنا حرام سے بچنے والوں نے نیک عمل کر کے دکھایا اور عبادت گزاروں نے میری اتنی عبادت گزاری نہیں کی۔ جیسا قُرب مجھ سے رونے والوں نے کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارب کائنات، اور اے مالک یومِ الدین، تو نے اُن کے لیے کیا تیار فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے دنیا میں زُہد کمانے والے کو اجازت دی ہے کہ وہ جنت میں جہاں چاہیں اپنا ٹھکانہ بنالیں اور برائی سے بچنے والوں کے لیے یہ رعایت ہوگی کہ جس دن ہر شخص کے حساب میں مین میخ نکلے گی اور ان کی تغتیس ہوگی ۔سوائے برائی سے بچنے والوں کے کہ میں اُن سے حیا کروں گا۔ اور اُن کا جلال و اکرام کروں گا اور بغیر حساب کے ان کو جنت میں داخل کروں گا اور میری خشیت سے ڈرنے والے ان کے لیے روزِ قیامت رفیق اعلیٰ (بڑا اونچا ساتھی) ہوگا۔ جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔ (البیہقی شعب الایمان، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں پوچھا "وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ" سے کون لوگ مراد ہیں؟ وہ لوگ جن کو اللہ نہیں چاہے گا۔ وہ بے ہوش ہوں۔ فرمایا وہ حضرات شہداء کرام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں اُٹھائے گا اور وہ اپنی تلواریں اُٹھائے عرش الٰہی کے اردگرد ہوں گے تو فرشتے اُنھیں میدانِ محشر سے یاقوت کے عمدہ گھوڑوں پر لائیں گے جن کی لگامیں سفید موتی کی ہوں گی۔ سونے کی زینوں پر باریک ریشم اور مخمل کی عنانیں ہوں گی اور ریشم کے تکیے ہوں گے اور اُن کے دو نقش قدم کا فاصلہ آدمیوں کی نظر بھر کا فاصلہ ہوگا۔ وہ ان گھوڑوں پر جنت میں گھومیں گے اور لمبی سیر کے بعد وہ کہیں گے کہ ہمیں ہمارے رب کریم کے پاس لے چلو، کہ ہم دیکھیں کہ ہمارا پروردگار لوگوں کے

درمیان فیصلہ کیسے کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اُنھیں دیکھ کر ہنسے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھ کر ہنسے گا۔ اس کا حساب نہیں ہوگا۔

(تفسیر ابن کثیر، ابویعلی، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب المنذری)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے (الطبرانی فی الاوسط، الدارقطنی، مجمع الزوائد، الطبرانی، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ سب سے پہلے تین قسم کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ فقراء مہاجرین جن پر مصیبتوں کے خطرات رہے۔ وہ جب حکم دیے گئے تو اُنھوں نے سنا اور اطاعت کی۔ اگر اُنھیں بادشاہ حاکم سے کوئی کام تھا۔ وہ مرنے تک پورا نہ ہوا اور وہ خواہش اُن کے سینے میں ہی رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں بلائے گا تو وہ اپنی زیب وزینت کے ساتھ آئیں گے تو وہ ان سے کہے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے میری راہ میں جہاد کیا؟ اور قتل ہوئے اور ستائے گئے۔ تم جنت میں چلے جاؤ تو وہ بغیر حساب کے جنت میں جا داخل ہوں گے اور نہ اُنھیں کوئی عذاب ہوگا تو فرشتے آکر سجدے کریں گے اور عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب کریم! ہم دن رات تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جنھیں تو نے ہم پر برتری عطا فرمائی ہے تو اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ یہ میرے وہ بندے ہیں جنھوں نے میری راہ میں جہاد کیا اور وہ قتل ہوئے اور ستائے گئے تو ان کے پاس ہر دروازہ سے فرشتے آئیں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو کہ تم نے صبر کیا۔ اب آخرت کا بہترین گھر ہے۔

(مسند امام احمد، البیہقی فی شعب الایمان، صحیح ابن حبان، البزار الترغیب والترھیب)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کسی بچے کی تربیت کی یہاں تک کہ اس نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا سیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا حساب نہیں لے گا (الطبرانی، الصغیر اللالی، مجمع الزوائد، المصنوعہ)

☆ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کی رات کو فوت ہو جائے یا جمعہ کے

دن فوت ہو جائے وہ عذاب قبر، آزمائشِ قبر سے بچ جائے گا اور قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور اس کے ہمراہ گواہ ہوں گے۔ جو اس کی گواہی دیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔

تنگ دست، دولت مندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان فقراء (محتاج لوگ) دولت مندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، تذکرہ امام قرطبی)

☆ طبرانی شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ان کے کپڑے میلے ہوں گے سر کے بال بکھرے ہوں گے۔ مجلسوں میں آنے کی اُنھیں اجازت نہیں ملے گی اور اچھی عورتوں سے ان کی شادی نہیں ہوگی۔ کوئی اُن کے ساتھ مل کر نہیں کھائے گا کہیں بھی۔'' ان سے سب کام لیں گے۔ ان کا کام کوئی نہیں کرے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر والاوسط مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین قیامت کے روز آئیں گے۔ ان کے نیزوں اور تلواروں سے خون ٹپک رہا ہوگا وہ پوچھیں گے کہ وہ جنت میں چلے جائیں؟ تو اُنھیں کہا جائے گا، انتظار کرو کہ تمھارا حساب ہو جائے تو وہ کہیں گے کہ کیا تم نے ہمیں کچھ دیا تھا کہ تم ہم سے حساب لو گے؟ تو اس بارے میں غور کریں گے۔ تو سوائے اُونٹ کے کچھ نہ پائیں گے۔ جس پر اُنھوں نے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اُن کا خیال کروں گا جنھوں نے اپنا عہد نبھایا۔ لہٰذا تم جنت میں چلے جاؤ۔ تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ارے درویشو! تم دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جو پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔ جنت میں چلے جاؤ گے۔ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، شرح السنۃ، بغوی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے کہ میری اُمت کے فقراء دولت مندوں سے نصف دن پہلے جنت میں جائیں گے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان وغیرہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے فقراء اُمت کے دولت مندوں سے ایک روز پہلے یعنی ایک ہزار برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ، الزبیدی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یعنی دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اے اللہ کریم مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مجھے مسکین بنا کر فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اُٹھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ کیوں؟ ارشاد فرمایا۔ اس لیے کہ وہ دولت مندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مستدرک حاکم، البیہقی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت سعید بن المستیب فرماتے ہیں۔ جب فقراء لوگ دولت مندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے تو دولت مند لوگ کہیں گے۔ اے رب کریم! کاش، ہمارے پاس یہ مال نہ ہوتا جو ہمیں مصروف رکھتا تھا۔

☆ حضرت المستیب بن رافع فرماتے ہیں۔ جب فقراء دولت مندوں سے آدھا روز پہلے جنت کی طرف چل پڑیں گے تو لوگ اُنھیں کہیں گے کہ لوگوں کا حساب کتاب ہونے سے پہلے تم کہاں جا رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس مال نہیں تھا، جس کی وجہ سے ہم حساب و کتاب میں مصروف ہوں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ مہاجرین لوگوں سے چالیس برس پہلے جنت میں جا کر عیش و آرام کریں گے اور لوگ حساب و کتاب میں پھنسے ہوں گے اور پھر وہ دوسری جماعت سو برس میں فارغ ہوگی۔ (الطبرانی فی الکبیر وغیرہ)

☆ حضرت خالد بن عمران فرماتے ہیں، تیسری جماعت دوسرے لوگوں سے نصف دن سبقت لے جائے گی اور نصف دن پانچ سو برس کا ہوگا۔

☆ حضرت ابو الصدیق الناجی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن فقراء دولت مندوں سے چار سو برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت ابو الحسن چالیس برس پہلے ذکر فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار سو برس ہی آیا ہے، یہاں تک کہ دولت مند مومن کہے گا۔ کاش میں بھی تنگ دست ہوتا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ان لوگوں کے نام بتائیں۔ ارشاد فرمایا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب مشکل ہوئی تو اُنھیں بھیجا جاتا اور نعمتیں ہوتیں تو دوسرے کو بھیجا جاتا، اور یہی لوگ جنت کے دروازوں پر روک دیئے جائیں گے۔

(مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب للمنذری)

☆ تنبیہ: ان واسطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان روایات میں جمع کی صورت یہ ہے کہ ان میں آپس میں اختلاف نہیں۔ بلکہ فقراء لوگوں کے درجات ہوں گے اور وہ اُنھیں درجات کی مناسبت سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دولت مندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے اور فقراء کے علاوہ حضرات انبیاء وشہداء پانچ سو برس پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے اور اسی طرح سے ہر زمانہ کے فقراء اپنے دولت مندوں سے چالیس برس پہلے اور اُونچے درجہ کے لوگ پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہم نشین لوگوں کے بارے میں مجھے بتائیں؟ ارشاد فرمایا وہ ڈرنے والے، عاجزی دکھانے والے۔ اپنے آپ کو کم جاننے والے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے لوگ ہوں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ سب سے پہلے جنت میں جانے والے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا نہیں! عرض کیا پھر سب سے پہلے جنت میں کون جائیں گے؟ ارشاد

فرمایا فقراء لوگ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے تو وہاں سے ان کے لیے فرشتے نکلیں گے۔ وہ کہیں گے حساب کتاب کی طرف جاؤ تو وہ کہیں گے ہم کس چیز کا حساب دیں؟ ہمیں تو دنیا میں مال ہی نہیں دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ہم تنگ ہوں اور اتنی دیر انتظار کریں؟ ہم دولت مند نہیں تھے جو ظلم کرتے اور حد سے بڑھتے۔ لیکن ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آیا تو ہم نے اس کی عبادت کی۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس قیامت برپا ہوگئی۔ (ابن المبارک فی زوائد الزھد، ابونعیم فی الحلیہ، امام قرطبی)

☆ حضرت حمزہ و مہاجرین اور حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ جو ایک ہی نیک سیرت کے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک تنگ دست ہوگا اور ایک خوشحال تو تنگ دست کو جنت کے لیے قبول کرلیا جائے گا اُسے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائے گا۔ تو جنت کے دربان اُسے کہیں گے۔ وہیں کھڑے رہو تو وہ کہے گا اب تو میں واپس نہیں جاؤں گا اور تلوار اُس کی گردن میں ہوگی۔ وہ کہے گا دنیا میں مجھے یہ تلوار عطاء کی گئی میں ہمیشہ اس سے جہاد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میں فوت ہوگیا اور میں اسی عمل میں مصروف رہا اور وہ اپنی تلوار جنت کے دربانوں کی طرف پھینک دے گا اور وہ چل پڑے گا اور اُسے کوئی نہیں روکے گا اور جنت سے اُسے کوئی نہیں ہٹائے گا اور وہ اس میں داخل ہوجائے گا۔

اور وہ عرصہ تک اس میں رہے گا۔ پھر اس کا دولت مند بھائی اس کے ہاں سے گزرے گا اور اس سے کہے گا۔ اے فلاں! تجھے کس نے روک دیا تھا؟ وہ کہے گا مجھے اب تک روک دیا گیا تھا اور مجھے اتنا عرصہ روکا گیا کہ اگر تین سو اونٹ نمکین بوٹی (اونٹ کٹارہ) کھائیں اور وہ نہایت پیاسے ہوجائیں تو وہ میرے پسینے میں ڈوب کر سیراب ہوجائیں گے۔ (ابن المبارک فی الزھد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ دو مومن جنت کے دروازے پر ایک دوسرے سے ملیں گے ایک دنیا میں دولت مند ہوگا اور ایک مومن محتاج ہوگا۔ فقیر جنت میں چلا جائے گا اور دولت مند کو کچھ عرصہ جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا اور پھر اُسے بھی جنت میں لے جائیں گے۔ تو وہ فقیر مومن

اُس سے ملے گا تو کہے گا ارے میرے بھائی تجھے کیوں روکا گیا؟ واللہ تو روکا گیا تو مجھے تیری بہت فکر ہوئی۔ تو وہ کہے گا ارے میرے بھائی! کہ مجھے تیرے بعد بری طرح سے رسوا کر کے روک دیا گیا کہ تم تک نہیں پہنچ سکا اور میرا پسینہ بہتا رہا۔ اگر ایک ہزار اونٹ کٹارہ کھا کر اور پیاس سے بے حال ہو کر میرے پسینے میں آتے تو وہ سیراب ہو جاتے۔

(مسند امام احمد، الترغیب والترھیب، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سعد بن عامر بن جذیم فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان فقراء کبوتر کی طرح پھڑ پھڑاتے ہوئے آئیں گے تو اُنھیں کہا جائے گا کہ حساب کتاب کے لیے رُک جاؤ تو وہ کہیں گے کیا تم نے ہمیں کچھ دیا تھا۔ جس کا تم ہم سے حساب لے رہے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا ہے تو وہ دوسرے لوگوں سے ستر برس پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(الطبرانی، مجمع الزوائد)

سب سے پہلے کون جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں قیامت کے روز جنت کے دروازوں پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کو کہوں گا۔ تو دربان کہے گا۔ تو کون ہے؟ میں کہوں گا۔ میں محمد ہوں! وہ کہے گا آپ کے لیے مجھے حکم ہے کہ صرف آپ کے لیے دروازہ کھول دوں۔ جو آپ سے پہلے کسی کے لیے نہیں کھولا گیا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے پہلے پہنچ چکی ہے۔ تو میں اُس سے کہوں گا یہ کیا تو کون ہے؟ وہ کہے گی۔ میں وہ عورت ہوں جو یتیموں کو لیے بیٹھی رہی (ابو یعلی، ابو حاتم، ابو حاتم، ابن حبان مجمع الزوائد۔

الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں جنت انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے حرام کر دی گئی ہے اور جب تک میری اُمت جنت میں نہ چلی جائے دوسری اُمتوں کے لیے جنت حرام ہے۔ (طبرانی فی الاوسط، ابن حاتم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جنت تمام اُمتوں کے لیے حرام ہے۔ جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور میری اُمت سب سے پہلے داخل نہ ہو جائے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عبدالیمان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اگر میں اس بات پر قسم کھالیتا تو میری قسم جھوٹی نہ ہوتی کہ میری امت سے پہلے کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا رسول اللہ! کہ قیامت کے روز مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں جائے گا؟ ارشاد فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام! عرض کیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا، شہداء کرام رضی اللہ عنہم عرض کیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا کعبہ شریف کے مؤذن۔ عرض کیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا میری اس مسجد کے مؤذن۔ عرض کیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا پھر اپنے اعمال کے مطابق تمام مؤذن (العقیلی، ابن جوزی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سب سے پہلے حمادلوگ جنت کی طرف بلائے جائیں گے جو تنگ دستی اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم، الخلیص، البیہقی فی شعب الایمان، الطبرانی فی الکبیر والصغیر، والاوسط، مجمع الزوائد واعلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے وہ تین افراد دکھائے گے جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور پہلے وہ تین افراد بھی پیش کیے گے جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے تو پہلے وہ تین اشخاص

جو جنت میں جائیں گے۔ وہ ہیں۔

☆ شہید۔

☆ وہ غلام جس نے اپنے رب کی خوب عبادت کی اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی۔

☆ اور عیال دار آدمی جو سوال کرنے سے بچا رہا اور تین وہ افراد ہیں جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے یہ ہیں:

☆ وہ امیر جو لوگوں پر زبردستی مسلط ہو جاتے۔

☆ اور وہ مال دار جو مال میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔

☆ اور وہ فقیر جو فخر کرتا ہے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن ابی شیبہ، البیہقی، وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ وہ غلام جس نے اپنے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی۔ اُسے اللہ تعالیٰ اس کے مالکوں سے ستر برس پہلے جنت میں داخل فرمائے گا تو مالک کہے گا۔ میرے رب کریم! یہ دنیا میں میرا غلام تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اُسے اُس کے اور تیرے عملوں کی جزا دی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، والصغیر فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ ام المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے پہلے لوگوں سے نیک سلوک کرنے والے جنت میں داخل ہوں گے (الطبرانی فی الکبیر فی الاوسط، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، زبردستی کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تو وہ آکر اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کتنی دیر کھڑے رہیں گے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا جتنا عرصہ دنیا میں رہے اُس سے دوگنا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بھلائی اور نیکی کرنے والے کہاں ہیں؟ اور یقین اور رحم دلی کرنے والے کہاں ہیں؟ تو وہ اپنے رب کریم کی طرف نظریں لگائے کھڑے

ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا۔ تم میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور تم سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

مُعزز لوگوں کا بیان:

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب معلوم ہو جائے گا کہ معزز لوگ کون ہیں؟ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! اور معزز لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ مجلس ذکر والے۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو بندہ اپنے پر کیا ظلم معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔ (مسند امام احمد، مسلم شریف، ترمذی شریف، موطا امام مالک، مجمع الزوائد الدر المنثور)

قیامت کے روز کے مختصر حالات:

☆ ابن مرجان ''کتاب الارشاد'' میں فرماتے ہیں جب اہل محشر کے رؤساء کے دل میں یہ آئی کہ وہ ایسا شخص تلاش کریں جو ان کی سفارش کر کے اُنھیں راحت بخشیں اور وہ انبیاء کے پیروکاروں کے رئیس ہوں گے۔ جو حضرات انبیاء کے پاس آئیں گے اور سفارش واقع ہوگی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ نکال لیں اور وہ سات قسم کے لوگ ہوں گے۔ پہلی دو جماعتیں اُنھیں ایک گردن دوزخ سے نکل کر دوزخی لوگوں کو میدانِ حشر سے ایسے اُٹھالے گی۔ جس طرح کبوتر تلوں کا دانہ چن کر اُٹھا لیتا ہے اور وہ دوزخی کافر لوگ اور منکر اور سرکش لوگ ہوں گے۔ جنھوں نے جہالت و نادانی سے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اور اس سے اعراض کیا۔

(نوٹ) لگتا ہے کہ دوزخ سے نکلنے والی وہ گردن جو کافروں اور سرکش منکروں کو چُن چُن کر دوزخ میں ڈال دے گی وہ کرین کی طرح کوئی چیز ہوگی جو دُور دُور سے بھاری چیزیں اُٹھا لیتی ہے۔ واللہ اعلم'' (محمد عبدالرشید قاسمی مترجم کتاب)

☆ پھر اہل محشر سے کہا جائے گا کہ ہر اُمت اُس کے پیچھے جائے جس کی وہ عبادت کرتے

تھے تو جو جس کی عبادت کرتے تھے اُس کے پیچھے چلیں گے۔ یہاں تک وہ سب دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (یونس:30)

اس مقام پر ہر شخص اپنے اگلے کیے ہوئے کاموں کا امتحان کرے گا اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف جوان کا مالک حقیقی ہے۔ لوٹائے جائیں گے اور جو معبود تراش رکھے تھے۔ وہ سب ان سے غائب اور گم ہو جائیں گے (کوئی بھی تو کام نہیں آئے گا) اور فرمان باری تعالیٰ ہے

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ

(الشعراء 94-95) اور وہ اس میں اوندھے مُنہ گریں گے وہ اور گمراہ لوگ اور شیطان کے تمام لشکر بھی۔

☆ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز زمین چوڑے چمڑے کی طرح پھیلائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے اور پھر انسان کے لیے صرف دو قدم رکھنے کے لیے جگہ رہ جائے گی۔ پھر سب سے پہلے میں بلایا جاؤں گا تو میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھے اجازت ملے گی، تو میں عرض کروں گا۔ اے رب کریم یہ مجھے حضرت جبریل نے خبر دی ہے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عرش کے دائیں طرف ہوں گے۔ آپ نے اُسے میرے پاس بھیجا ہے اور حضرت جبریل خاموش کھڑے ہوں گے۔ کوئی بات نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اُس نے سچ کہا ہے۔ پھر مجھے اجازت دی جائے گی کہ میں سفارش کروں تو میں عرض کروں گا۔ اے رب کریم! تیرے بندوں نے ہر طرف زمین میں تیری عبادت کی ہے۔ تو یہ مقام محمود ہوگا۔

☆ اور پھر چوتھی جماعت اُٹھائی جائے گی اور یہ وہ جماعت ہوگی جنھوں نے ایک خدا کی عبادت کی ہوگی۔ لیکن اُنھوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی صفات سے جاہل رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں کی تردید کی ہوگی۔

☆ پھر پانچویں اور چھٹی جماعت اُٹھائی جائے گی اور وہ اہل کتاب ہوں گے۔ جو اپنے رب کریم کے پاس پیاسے آئیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔ تم کیا چاہتے تھے؟ تو وہ کہیں گے ۔اے ہمارے رب ہم پیاس سے مر گئے ہمیں پانی پلائیں۔ تو ان سے کہا جائے گا کیا دیکھ نہیں رہے، اور اُنھیں دوزخ کی طرف اشارہ کیا جائے گا گویا کہ وہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی کا ذخیرہ ہے تو وہ اس کے پاس جائیں گے اور اُس میں پڑیں گے اور منافقوں اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان میں آزمائش کا سامنا ہوگا کہ وہ معبود حقیقی رب کریم اور دوسرے معبودوں کا امتیاز کریں تو اللہ تعالیٰ منافقوں کو لے جائے گا اور مومنوں کو ثابت قدم رکھے گا۔

☆ پھر گزرنے کے لیے دوزخ کے اوپر پُل صراط کھڑا کیا جائے گا تو اہل بدعت اور جن کے اعمال کمزور ہوں گے۔ دوزخ میں گر جائیں گے اور وہ مومن ہی ہوں گے جو اپنے اپنے عملوں کے مطابق بچ جائیں گے اور دوزخ اور جنت کے درمیان پُل پر بعض لوگ روک دیے جائیں گے ان سے لوگوں کے حقوق کا تقاضا ہوگا۔ جو ان کے ذمہ دنیا میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ جب اُن کا معاملہ صاف ہو جائے گا اور وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں گے تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور اسی مقام پر اصحاب الاعراف کھڑے رہیں گے۔

☆ اور اہل اعراف وہ لوگ ہوں گے جن کے نیک و بد اعمال برابر ہوں گے۔

(محمد عبدالرشید قاسمی)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں محشر کے معاملات کی ترتیب اسی طرح سے ہے اور یہ اچھی ترتیب ہے اور امام قرطبی ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ صاحبِ ''قوت'' اور بعض دوسروں کا خیال ہے کہ حوض کوثر پُل صراط کے بعد قائم ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ حوض کوثر پہلے قائم ہوگا۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے اور پرانے بزرگ کہتے ہیں کہ حوض کوثر پل صراط کے بعد لایا جائے گا اور یہ بات درست نہیں ہے۔ نیز امام قرطبی فرماتے ہیں، حدیث کے مفہوم کا تقاضا یہ ہے کہ لوگ قبروں سے پیاسے نکلیں گے۔ لہٰذا حوض کوثر پہلے قائم ہونا ہی اولیٰ ہے اور یہ احادیث اس کی دلیل ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس دوران میں آ کر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت دکھائی دے گی۔ یہاں تک کہ جب میں اُنھیں پہچان لوں گا۔ تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان آ نکلے گا وہ کہے گا ادھر آئیں۔ میں کہوں گا کدھر کو؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف واللہ میں کہوں گا ان کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا۔ وہ آپ کے بعد ایک دم سے پیچھے پھر گئے تھے تو ایک اور جماعت دکھائی دے گی۔ یہاں تک کہ جب میں اُنھیں پہچان لوں گا۔ تو میرے اور اُن کے درمیان ایک آدمی نکلے گا۔ وہ ان سے کہے گا۔ اِدھر آؤ۔ میں کہوں گا وہ کدھر آئیں؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف۔ میں کہوں گا کیوں کیا بات ہے؟ وہ کہے گا۔ یہ ایک دم پیچھے کو پھر گئے تھے۔ میرا نہیں خیال کہ اُن میں سے کوئی بچے گا۔ ہاں وہ آوارہ مویشیوں کی طرح ہوں گے۔ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حوضِ کوثر اور محشر پل صراط سے پہلے قائم ہوگا۔

☆ میں کہتا ہوں کہ اس میں صراحت نہیں۔ اکثر یہ ہے کہ پُل صراط حوض کے اُوپر قائم ہوگا اور لوگوں کے اُس کے لیے آنے کی وضاحت نہیں ہے اور اس کی وضاحت لقیط کی روایت کردہ آئندہ طویل حدیث میں ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا اور حاکم کے نزدیک یہی درست ہے تو اس کا اعتماد قریب قریب ہے اور جو صاحب ''الافصاح'' نے پہلے تصریح کی ہے۔ اُسے زمین تبدیل ہونے کے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو معنی کے لحاظ سے اس کی تائید کرتا ہے۔

☆ پُل صراط سے جس مومن نے گرنا ہوگا وہ گر جائے گا اور جس نے زخمی ہونا ہوگا وہ زخمی ہو جائے گا اور مومن کا دوزخ میں گرنا حوض سے سیراب کے بعد غیر ممکن ہے۔ اس لیے پُل صراط کا حوض سے پہلے ہونا مناسب ہے تا کہ جو پل صراط سے گرنے سے بچ جائے وہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا اور حوض کوثر سے سیرابی طرح طرح کی نعمتوں کا آغاز ہے۔

☆ اگر کہا جائے کہ جب وہ جنت میں داخل ہونے کے قریب مصیبت سے بچ جائیں گے تو اُنھیں حوض کوثر سے پینے کی حاجت نہیں رہے گی۔ میں کہتا ہوں۔ بلکہ وہ حقوق کی ادائیگی کے لیے وہاں رُکے ہوں گے اور حوض سے سیرابی بدلہ کے مقام پر ہوگی

اور دونوں احادیث کو اس طرح سے جمع کر سکتے ہیں کہ حوض کوثر سے سیرابی کچھ لوگوں کو پُل صراط سے پہلے ہوگی اور دوسروں کے لیے تاخیر گناہوں کے حساب سے ہوگی کہ پل صراط پر

اُن کی تفتیش مکمل ہو جائے گی۔ لگتا ہے کہ یہ بات زیادہ قوی ہے واللہ اعلم

☆ پھر میں نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی ''الزھد'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے دیکھا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا ہے کہ گویا کہ میں لوگوں کو حساب کے لیے حوض کوثر سے نکلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں تو ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملے گا اور کہے گا ارے فلاں قائم رہو تو وہ کہے گا ہائے سخت پیاس لگی ہے۔

☆ نیز امام قرطبی فرماتے ہیں کہ تمھارے دل میں یہ وہم اور خیال نہ ہو کہ حوض کوثر اس زمین پر ہوگا۔ بلکہ حوض کوثر ایک دوسری نئی زمین پر قائم ہوگا اور وہ زمین چاندی کی طرح سفید ہوگی، جس پر کبھی خونریزی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ اُس پر کبھی کسی پر ظلم ہوا ہوگا ..... ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ ترازو اور حوض کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ ان میں سے کون پہلے ہوگا۔ (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ ابوالحسن القاسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ حوض پہلے قائم ہوگا۔ میں کہتا ہوں اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کرتی ہے۔ جو ابھی ذکر ہوئی اور ایک دوسرے مقام پر ابوالحسن القاسی فرماتے ہیں۔ حضرات علماء کرام کا کہنا ہے کہ جب حساب ہوگا اور اعمال تولے جائیں گے تاکہ عملوں کے وزن کے حساب سے جزا ملے۔ تو یہ محاسبہ کے بعد ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ محاسبہ اعمال کا اندازہ کرنے کے لیے ہوگا اور وزن اعمال کی مقدار معلوم کرنے کے لیے ہوگا تاکہ عملوں کی جزا اُن کے مطابق مل سکے۔ تو جب حساب ہونا ترازو سے پہلے ثابت ہو گیا اور حساب سے مراد عملوں کا سوال ہونا مراد ہے۔ لہٰذا جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گیا۔ اس کے اعمال نہیں تولے جائیں گے اور اعمال تو ان مومنوں کے تولے جائیں گے۔ جو حساب کے بعد نجات پائیں گے۔

☆ اور حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔ پھر کافروں کو دوزخ ڈالنے کا آغاز ہوگا۔ جیسا کہ ابن برجان کے کلام میں پہلے گزرا اور اس بارے میں آیات واحادیث آئیں گی اور امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ اس کے پیچھے نہیں پڑے کہ ترازو اور پل صراط میں سے پہلے کون ہوگا اور چونکہ انھوں نے اور امام بیہقی نے اس کا ذکر بعث کے سلسلے میں کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترازو پہلے

رکھی جائے گی۔ کیونکہ ان دونوں حضرات نے ترازو کو پل صراط سے پہلے بیان کیا ہے اور اسی سے بعض حضرات نے ذکر کر دیا ہے کہ حساب کتاب پُل صراط کے اوپر ہوگا۔

☆ پھر امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے دوسری جگہ ذکر فرمایا ہے کہ آخرت میں دو پُل صراط ہوں گے۔ ایک پر سے تمام اہل محشر گزریں گے۔ ہلکے بھاری اعمال سب کے سب، ہاں جو شخص بغیر حساب کے جنت میں چلا جائے گا وہ پُل صراط سے نہیں گزرے گا۔ یا جسے گردن (کرین) اُٹھا کر دوزخ میں ڈال دے گی اور جب بڑے پُل صراط سے گزر ہوگا اور اُس سے مومن ہی گزر سکیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ان میں سے وہ بھی ہوں گے جن کے نیک اعمال بدلے میں ختم نہیں ہوں گے تو وہ لوگ خصوصی طور پر دوسرے پُل صراط پر روک لیے جائیں گے اور اُن میں کوئی دوزخ میں نہیں جائے گا۔ جہنم میں وہ لوگ گریں گے جو اپنے بداعمال کے بندھن میں گرفتار ہوں گے اور نیکیوں سے ان کے بُرے اعمال بڑھ جائیں گے اور حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ جنت میں جانے والے بھی بعض افراد اس پُل پر پھنس جائیں گے جو دوزخ اور جنت کے درمیان قائم ہوگا۔ ان سے ان فالتو دولت کا حساب ہوگا جو ان کے قبضہ میں رہی ہوگی تو ان کا پہلا کلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ حساب کتاب پل صراط سے گزرنے سے پہلے ہوگا اور مظالم کا حساب دینے والے مؤخر ہو جائیں گے اور وہ حدیث جو اہل جنت کے بارے میں لائے ہیں وہ اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے۔

☆ پھر میں نے دیکھا ہے کہ نسفی رحمتہ اللہ علیہ نے مجرد الکلام میں کہا ہے۔ اگر یہ پوچھا جائے کہ حساب کہاں ہوگا اور ترازو کہاں ہوگی۔ تو میں کہتا ہوں کہ ترازو پل صراط پر رکھی جائے گی اور پھر ہر ایک کے اعمال تولے جائیں گے۔ جس کا بیان آئندہ آئے گا۔ تو جس کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہ جنت کو چلا جائے گا اور جو بدنصیب ہوگا۔ وہ دوزخ میں جا گرے گا اور میں اس کے علاوہ سمجھا ہوں اور امام ابنِ حجر کی شرح صحیح بخاری میں ہے کہ مالداروں کو مال کی وجہ سے پُل صراط کے پاس رُکنا پڑے گا اور ان سے اس کا حساب ہوگا پل صراط سے گزرنے کے بعد لیکن امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے اعمال تولنے کا یہاں ذکر نہیں کیا اور احادیث میں آیا ہے کہ یہ کام پُل صراط سے گزرنے کے موقع پر ہوگا اور عمل نامے کا ملنا وہ ترازو رکھنے اور حساب سے پہلے ہوگا اور علامہ

نسفی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرات علماء کرام سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی بناء پر نقل فرمایا ہے۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ (الانشقاق 8)

جسے اُس کا عمل نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو عنقریب اس کا حساب آسان ہو جائے گا۔

☆ اور حضرت لقیط کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ چہروں کا روشن ہونا اور ان کا سیاہ ہونا پل صراط کی طرح ہوگا۔ واللہ اعلم۔ لواب میں ترتیب کے مطابق ابواب (مضامین) کا ذکر کروں گا۔

دوزخ سے ایک گردن نکل کر کچھ لوگوں کو چن کر دوزخ میں ڈال دے گی:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ○ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ○ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ○ (مریم: 68تا70)

سو قسم آپ کے رب کی ہم ان کو جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی، پھر انھیں دوزخ کے گرد گروہ در گروہ اس حالت میں حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔ پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کریں گے۔ جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے سرکشی کیا کرتا تھا پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں۔ جو دوزخ میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا (الجاثیۃ: 28)

اور اُس روز آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ مارے خوف کے زانو کے بل گر پڑیں گے۔ اپنے اعمالناموں کی طرف بلائے جائیں گے۔ (الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر ان کے آثار کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ پھر ان کے بڑے

لوگوں سے آغاز ہوگا۔ پھر جرم کے لحاظ سے بڑے اور بڑے اس میں گرفتار ہوں گے۔ (الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن باباہ سے روایت ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ گویا کہ میں اُونچے مقام سے دوزخ کے قریب گھٹنوں کے بل گرے دیکھ رہا ہوں۔ پھر حضرت سفیان نے یہ آیت پڑھی "وَتَرٰی کُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً o

☆ پھر آپ ہر اُمت کو زانو کے بل گرا ہوا دیکھیں گے۔

حافظ حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اَنْکُوْمُ سے مراد اُونچی جگہ ہے۔ جس پر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کھڑی ہوگی۔ شِیْعَةٍ

☆ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آیتِ مبارکہ لَنَنْزِعن من کل شِیْعَةٍ سے مراد ہر اُمت ہوگی اور اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰن" سے مراد کفر ہے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام کو بلائیں گے اور وہ اپنی اولاد کو دکھائے جائیں گے اور اُنھیں کہا جائے گا۔ یہ تمھارے باپ حضرت آدم ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے۔ الٰہی میں حاضر ہوں میں تابع فرمان ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنی امت میں سے دوزخ کے لیے ایک جماعت نکالو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے کتنے نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو میں سے ننانوے نکال دو۔

حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے سو میں سے ننانوے دوزخ کے لیے نکال لیے گئے تو باقی کتنے رہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا کہ میری امت دوسری اُمتوں میں ایک سفید بال کی طرح ہوگی۔ جو بیل کے سیاہ بالوں میں ہوتا ہے (بخاری شریف)

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اور آپ سفر میں تھے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ (الحج 1) کہ قیامت کا زلزلہ بڑی شے ہوگا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آواز بلند فرمائی۔ یہاں تک آنجنابؐ کے صحابہ کرام آپؐ کے پاس جمع ہو گئے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کیا جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ

حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا۔ اے آدم! اُٹھو، اپنی اُمت میں سے ہر ایک ہزار میں سے نوسوننانوے دوزخ کے لیے بھیجو تو یہ تعداد مسلمانوں کو بہت بڑی معلوم ہوئی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا رخنے بند کرو اور قریب ہو جاؤ اور خوش خبری سُنو، اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے ایک تل اُونٹ کے پہلو میں ہوتا اور جیسے ایک داغ (چتہ) مویشی کے بازو پر ہوتا ہے اور تمھارے ہمراہ مخلوق ہوں گی۔ جو جس کے ہمراہ بھی ہوں بڑھ جاتی ہیں وہ ہیں یاجوج و ماجوج اور جنوں اور انسان کافروں سے جو ہلاک ہو چکے ہوں (مستدرک حاکم، مصنف عبدالرزاق، ابن جرید، ابن ابی حاتم، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ (الحج: 1)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے۔

☆ پھر آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جانتے ہو، یہ کونسا دن ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اے آدم! اُٹھو دوزخ کے لیے ایک جماعت بھیجو۔ وہ عرض کریں گے۔ اے رب کریم! کتنے؟ ارشاد ہوگا۔ ہر ایک ہزار میں سے نوسوننانوے دوزخ کو اور ایک شخص جنت کی طرف تو لوگوں پر یہ بہت شاق گزرا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمل کرتے رہو اور خوش خبری سُن لو کہ تم دو مخلوق کے درمیان ہو گے۔ جو جس کے ساتھ بھی ہوں اُسے بڑھا دیتی ہیں اور وہ یاجوج اور ماجوج ہیں اور تم دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایک تل کی طرح ہو اونٹ کے پہلو میں اور ایک چتے (سفید داغ) کی طرح ہو بیل کے بازو پر اور میری اُمت ہزار کا ایک جزو ہیں اور مسند امام احمد میں بھی اسی کی ایک روایت ہے جس کے راوی حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں۔

(البزار، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا۔ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقفہ میں دوزخ کو بھر دیا۔

(الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز دوزخ سے ایک گردن (کرین) نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھ رہی ہوں گی اور دو کان سُن رہے ہوں گے اور ایک لسان بولنے والی ہوگی۔ وہ کہے گی۔ میں تین آدمیوں کے لیے مقرر کی گئی ہوں ہر زبردست و متکبر کینہ رکھنے والے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ہر شخص کے لیے اور تصویریں بنانے والوں کے لیے (ترمذی شریف، مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیہقی شعب الایمان، الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز کوئی حبیب اپنے محبوب کو یاد رکھے گا؟ ارشاد فرمایا کہ تین موقعوں پر تو نہیں اعمال تُلتے وقت جب تک ان کے بھاری یا ہلکا ہونے کا پتہ نہ چل جائے اور عمل نامے کھولنے کے وقت اور جب اعمال نامے دائیں یا بائیں میں نہ دیے جائیں۔

اور جب گردن (کرین) آگ سے نکلے گی اور وہ اُنھیں لپیٹ میں لے لے گی اور ان پر غضبناک ہوگی۔ تو یہ گردن کہے گی۔ میں تین قسم کے لوگوں پر مقرر کی گئی ہوں میں ان لوگوں کو قابو کرنے کے لیے مقرر ہوئی میں اُس شخص کے لیے مقرر ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا تھا اور میں اُس شخص کے لیے مقرر ہوں جو زبردست اور کینہ ور ہے اور میں اس شخص کے لیے مقرر کی گئی ہوں جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ پھر وہ اُنھیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اُنھیں دوزخ کی گہرائیوں میں پھینک دے گی۔ (مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الشریعۃ)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو چٹیل میدان میں جمع کرے گا اور

دوزخ کی آگ آگے بڑھ کر ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہوگی اور دوزخ کے داروغے اُسے قابو کر رہے ہوں گے اور وہ کہہ رہی ہوگی۔ میرے پروردگار کی قسم ہے مجھے اور میرے جوڑوں کو چھوڑ دو۔ یا ان لوگوں کو ایک گردن قابو کر لے۔ تو اس سے پوچھیں گے۔ تیرے جوڑے کون ہیں؟ تو وہ کہے گی، ہر متکبر و فخر کرنے والا تو وہ اُسے اپنی زبان سے چُن لے گی اور دوزخ کے اندر پھینک دے گی اور اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے نپٹا دے گا۔ (ابو یعلیٰ، ابن اسحاق، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز دوزخ سے ایک گردن نکلے گی وہ سلیس زبان سے گفتگو کرے گی اور اس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی اور بولنے والی زبان ہوگی وہ کہے گی۔

☆ کہ مجھے حکم ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا اُسے قابو کرو۔

☆ اور جو شخص کینہ ور اور ظالم ہے اُسے قابو کرو۔

☆ اور ناحق کسی کو قتل کرے اُسے قابو کرو تو وہ گردن اُنھیں پانچ سو برس تمام لوگوں سے پہلے دوزخ میں لے جائے گی۔ (مسند امام احمد البزار، الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین بڑے چمڑے کی طرح بچھائی جائے گی اور اس کی وسعت میں اتنا اتنا اضافہ کر دیا جائے گا اور تمام مخلوق جن وانس ایک چٹیل میدان میں جمع ہوگی۔ جب یہ دن ہوگا تو اہل زمین سے یہ پہلا آسمان قبضہ میں لے لیا جائے گا۔ جن وانس تمام عام سے دوگنے" جب اُنھیں زمین پر بکھیرا جائے گا تو ان پر گھبراہٹ طاری ہوگی۔ وہ کہہ رہے ہوں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگار ہے؟ تو وہ ان کی بات سے خوف زدہ ہوں گے اور کہیں گے سبحان اللہ ہمارا پروردگار ہم میں نہیں ہے۔ وہ آنے والا ہے۔ پھر دوسرا آسمان اہل آسمان کے لیے قبضہ میں لے لیا جائے گا اور ان کی تعداد پہلے آسمان والوں سے زیادہ ہوگی اور تمام اہل زمین سے بھی کئی گنا ہوگی جن ہوں یا انسان جب وہ زمین پر بکھریں گے تو تمام اہل زمین اُنھیں دیکھ کر گھبرا جائیں گے اور کہیں گے کیا تمھارے اندر ہمارا پروردگار ہے؟ تو وہ ان کی اس بات سے گھبرا جائیں گے اور کہیں گے سبحان

اللہ ہمارے اندر نہیں ہے وہ آنے والا ہے۔ پھر ہر آسمان الگ الگ کر دیا جائے گا اور کوئی آسمان ان کے رہنے والوں سے ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ تو اہل آسمان کے نیچے جو اہل زمین ہوں گے کئی گنا ہو جائیں گے اور جب وہ روئے زمین پر پھیل جائیں گے تو اہل زمین ان سے گھبرا کر اسی طرح کہیں گے اور اسی طرح ان کی طرف لوٹ آئیں گے۔ یہاں تک کہ ساتواں آسمان بھی ٹوٹ جائے گا تو ساتویں آسمان والے چھٹے آسمان والوں سے اور تمام اہل زمین سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آئے گا اور اُمتیں بھی صفیں باندھے آجائیں گی اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ آج تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کون کریم ہیں؟ تاکہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہر حالت میں قائم رہیں۔ پھر وہ اُٹھ کر جنت کی طرف چل پڑیں گے۔

پھر دوبارہ اعلان کرے گا کہ آج تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ اہل کرم کون ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے جُدا رہتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور امید سے اپنے رب کریم کو پکارتے تھے اور ہمارے دیے سے خرچ کرتے رہے ہیں۔ تو وہ اُٹھ کر جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ پھر تیسری بار اعلان ہوگا کہ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ اہل کرم کون ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جنھیں کاروبار اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے نہ روک سکا اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ روک سکے اور وہ اس دن سے ڈرتے رہے جس دن دل اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ تو وہ اُٹھ کر جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ جب یہ تینوں گروہ اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے تو دوزخ کی ایک گردن (کرین) نکلے گی اور وہ مخلوق کی طرف جھانکے گی۔ اس کی دو آنکھیں اور فصاحت سے بولنے والی زبان ہوگی وہ کہے گی، میں تم سے تین لوگوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں ☆ ہر ظالم و کینہ ور کے لیے اور وہ اُنھیں صفوں سے چُن کر اُٹھالے گی۔ جیسے کوئی پرندہ تلوں کا دانہ چُن لیتا ہے اور اُنھیں جہنم میں جا بٹھائے گی۔ پھر تیسری بار نکلے گی اور کہے گی میں تم میں تصویریں بنانے والوں کے لیے مقرر کی گئی ہوں اور اُنھیں صفوں سے اس طرح اُٹھائے گی جس طرح کوئی پرندہ تلوں کا دانہ چُن کر اُٹھالیتا ہے اور اُنھیں دوزخ میں جا بٹھائے گی۔ جب یہ تمام اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے۔ تو اعمال نامے کھولے جائیں گے اور ترازو رکھی جائے گی اور مخلوق کو حساب کتاب کے لیے بلایا جائے گا۔ (ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت ربیعہ الحراشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز تمام مخلوق ایک چٹیل میدان میں جمع ہوگی۔ پھر وہ ہوں گے ماشاء اللہ جتنے ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جلدی ہی تمام مجمع کو معلوم ہو جائے گا کہ آج کرامت اور عزت کسے حاصل ہوگی تو وہ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے تھے تو کچھ لوگ اُٹھ کر کھڑے ہوں گے اور وہ تھوڑے سے ہوں گے۔

پھر کچھ عرصہ گزرے گا۔ پھر اعلان کرنے والا دوبارہ اعلان کرے گا۔ جلد ہی لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ آج کس کو عزت اور کرامت حاصل ہے؟ وہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوں جنھیں کاروبار اور لین دین اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کر سکے۔ تو وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ پہلوں سے زیادہ ہوں گے۔ پھر کچھ عرصہ گزرے گا۔ پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمام مجمع ہونے والے جان لیں گے کہ کرامت اور عزت کس کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے اُٹھ کھڑے ہوں تو اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ پہلوں سے بھی زیادہ ہوں گے (البیہقی فی شعب الایمان، السیوطی، الدر المنثور)

دوزخ کے سامنے پیشی کا بیان:

فرمان باری تعالیٰ ہے

وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیَاتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ o بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ط وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ o (الانعام :27-28)

اور اگر آپ اُس وقت دیکھیں،، جبکہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے ہوں گے تو کہیں گے۔ ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم واپس بھیج دیے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتائیں، اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔ بلکہ جس چیز کو اس سے پہلے چھپایا کرتے

تھے۔ وہ ان کے سامنے آ گئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیج دیے جائیں۔ تب بھی یہ وہی کام کریں گے۔ جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے تین وجہ پیش فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدم! اگر میں نے جھوٹوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور جھوٹ اور جھوٹی قسم سے نفرت نہ کی ہوتی، اور میں نے اس پر تنبیہ نہ کی ہوتی۔ تو آج میں تیری تمام آل اولاد پر رحم فرماتا۔ جو میں نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے۔ اُنھیں نہ دیتا۔ لیکن میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اگر بڑے رسولوں کی تکذیب کی گئی ہے اور میرے حکم کی مخالفت کی گئی ہے تو میں ضرور جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھروں گا۔

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! کہ میں اُنھی کو دوزخ میں ڈالوں گا اور اُنھی کو عذاب دوں گا۔ جن کے بارے میں مجھے علم ہے کہ اگر میں اُنھیں دوبارہ دنیا میں بھیج دوں تو وہ پہلی طرح برائی کریں گے اور باز نہیں آئیں گے اور نہ توبہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدم! میں تمھیں تمھاری اولاد اور اپنے درمیان فیصل بناتا ہوں۔ ترازو کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو کہ ان کے اعمال تمھارے سامنے آتے ہیں۔ اگر کسی کے اعمال میں سے نیکیوں کا ایک ذرہ برابر زیادہ ہو گیا تو اُسے جنت مل جائے گی۔ تو پھر تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ میں ظالم کو ہی دوزخ میں داخل کروں گا (الطبرانی، فی الصغیر، مجمع الزوائد)

میدانِ حشر میں مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جھلک اور اُن کا امتحان:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ " (القلم: 42) جس دن ساق (پنڈلی) کی جھلک دکھائی جائے گی اور اُنھیں سجدے کرنے کی دعوت دی جائے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا، کیا تمھیں سورج میں شک ہوتا ہے

جبکہ اُس کے سامنے بادل بھی نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، نہیں یارسول اللہ! ارشادفرمایا کیا چودھویں رات کے چاند میں تمھیں کوئی شک ہوتا ہے؟ جب کہ اس کے سامنے بادل بھی نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسولؐ اللہ ارشادفرمایا تم یقیناً اُسے قیامت کے روز دیکھو گے۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کر کے فرمائے گا۔ جو شخص کسی چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے تو جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے چلا جائے گا اور جو شخص بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے چلا جائے گا۔

☆ اور باقی یہ امت (اُمت محمدیہ) رہ جائے گی، اس میں اس کے منافق لوگ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کے پاس اس صورت کے علاوہ صورت میں آئے گا جس میں وہ دنیا میں اُسے پہنچانتے تھے اور رب کریم ان سے فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے ہم تجھ سے پناہ چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا وہ مقام ہے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم میں آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کے پاس اس صورت میں آئے گا جس میں وہ اُسے پہچانتے تھے اور وہ کہے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے تو ہمارا پروردگار ہے اور اُس کے پیچھے آئیں گے اور پُل صراط دوزخ کے سامنے قائم کردی جائے گی ..... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ میں اور میری اُمت سب سے پہلے اس سے گزریں گے اور پیغمبروں کے علاوہ اس دن کوئی بات نہیں کر سکے گا اور پیغمبروں کی فریاد بھی اُس دن اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہوگی۔ اے اللہ کریم بچالے بچالے۔ اس میں (پُل صراط) کنڈے (آنکسی) ہوں گے اونٹ کٹارہ (سعدان) کے کانٹوں کی طرح کے۔ کیا تم نے اونٹ کٹارہ دیکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! تو ارشادفرمایا وہ کنڈے (مڑی ہوئی سلاخیں) اونٹ کٹارہ کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ لیکن ان کی بڑائی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوگی۔ تو وہ لوگوں کو ان کے بُرے اعمال کے مطابق اُچک لے گی۔ تو ان میں سے مومن ہوں گے جو اپنے عمل کی وجہ سے پیچھے رہ جائیں گے اور بعض اُن میں سے بچ نکلیں گے۔

یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہوگا اور ارادہ فرمائے گا کہ اپنے فضل سے جسے چاہے اُسے دوزخ سے نکال لے۔ جو گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ

کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ انھیں نکال لیں تو وہ انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے سجدہ کے نشان کو دوزخ پر حرام فرمایا ہے۔

تو وہ انھیں نکال لیں گے اور وہ زخمی ہو چکے ہوں گے تو ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو اس سے وہ اس طرح اُگ جائیں گے جس طرح دانہ سیلاب کے پانی میں سے اُگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا۔ تو ایک آدمی مُنہ کے بل دوزخ پر پڑا رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! دوزخ سے میرا منہ پھیر دے۔ مجھے دوزخ کی بدبو نے بیزار کر دیا ہے اور اُس کی بھڑک نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے اور وہ دیر تک اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ اگر تیرا رُخ دوزخ سے پھیر دیا، تو تُو کچھ اور مانگے گا۔ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔

پھر وہ اس کے بعد کہے گا۔ اے رب کریم مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تمھارا خیال نہیں تھا کہ تم اس کے علاوہ کچھ نہیں طلب کرو گے انسان تیرا ستیاناس! تو کتنا وعدہ خلاف ہے تو اس طرح سے وہ دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر تمھارا مطالبہ میں نے قبول کر لیا۔ تو اور مانگے گا۔ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم ہے۔ میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے مطالبے قبول فرمائے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دے گا۔

جب وہ جنت کی نعمتیں دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا۔ پھر وہ کہے گا۔ اے رب کریم مجھے جنت میں داخل کر دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ اس کے بعد میں اور کچھ نہیں مانگوں گا؟ تجھ پر افسوس ہے۔ اے انسان تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ تو وہ کہے گا، اے رب کریم! مجھے تو تمام مخلوق سے زیادہ بدنصیب نہ کر دے۔ تو وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اُس سے ہنس پڑے گا۔ تو اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا جب وہ جنت میں چلا جائے گا تو اُسے کہا جائے گا اور کچھ تمنا کر لو تو وہ آرزو کرے گا۔ اُسے پھر کہا جائے گا کچھ اور آرزو کر لو تو وہ آروز کرے

گا۔ یہاں تک کہ اُس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ یہ سب تیرا ہے اور اتنا ہی اور بھی تیرا ہے۔

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور یہ شخص جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری آدمی ہوگا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے حدیث شریف میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔ جب وہ ان الفاظ پر پہنچے تو فرمایا سب تیرا ہے اور دس گنا اس کے علاوہ بھی تیرا ہے۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضورؐ سے یہی الفاظ یاد رکھے ہیں کہ اتنا ہی اور بھی تیرا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا پھر رب العالمین ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا اور کہے گا۔ کہ ہر انسان اپنے معبود کے پیچھے چلے گا؟ تو صلیب والے کے لیے صلیب سامنے آجائے گی اور تصویر بنانے والے کے لیے اُس کی بنائی ہوئی تصویریں سامنے آجائیں گی اور آگ پوجنے والے کے سامنے آگ آجائے گی۔ تو وہ اپنے معبودوں کے پیچھے چلیں گے۔

اب مسلمان باقی رہ جائیں گے تو رب العالمین اُنھیں جھانک کر فرمائے گا۔ تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں چلتے؟ تو وہ کہیں گے۔ ہم تیری ذات کے صدقہ میں تجھ سے پناہ مانگتے ہیں نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اللہ کریم تو ہمارا رب ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ ہم اپنے رب کریم کو دیکھ لیں اور وہ اُنھیں حکم دے گا اور اُنھیں ثابت قدم رکھے گا پھر چھپ جائے گا۔ پھر جھانکے گا اور کہے گا تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟ تو وہ کہیں گے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اللہ تعالیٰ تو ہمارا پروردگار ہے اور یہ ہمارا مقام ہے کہ ہم اپنے رب کریم کو دیکھ لیں اور وہ اُنھیں حکم کرے گا اور اُنھیں ثابت قدم رکھے گا..... حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اُسے دیکھ سکیں گے؟ ارشاد فرمایا کیا چودھویں رات کو چاند دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ اُنھوں نے عرض کیا، نہیں یارسول اللہ! تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اس وقت

بھی اس کے دیکھنے میں شک نہ کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ چھپ جائے گا اور پھر جھانکے گا اور انھیں اپنی پہچان کرائے گا۔ پھر فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں۔ میرے پیچھے آؤ۔ پھر مسلمان اُٹھ کر کھڑے ہوں گے۔

اور پل صراط رکھا جائے گا، تو وہ اُس پر سے عمدہ گھوڑوں کی طرح سے گزر جائیں گے سوار ہو کر اور وہ پل صراط پر سَلِّم سَلِّم پکاریں گے کہ بچالو بچالو اور اہل نار (دوزخی) رہ جائیں گے۔ تو ان میں سے ایک جماعت دوزخ میں ڈال دی جائے گی اور اُس سے کہا جائے گا۔ کہ کیا تُو بھر گئی ہے؟ تو کہے گی "هَلْ مِنْ مَّزِيْد" کیا کچھ اور ہیں؟ پھر ایک جماعت میں اُس میں ڈالی جائے گی تو اُسے کہا جائے گا۔ کیا تُو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی "هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ" کیا اور ہیں؟ یہاں تک کہ وہ جب وہ اس میں جمع ہو جائیں گے تو خدائے رحمٰن اس میں اپنا قدم رکھے گا۔ تو وہ کہے گی۔ بس، بس

اور جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں ڈال دے گا تو راوی فرماتے ہیں کہ موت لبیک کہتی ہوئی آئے گی اور اس دیوار پر کھڑی ہو جائے گی جو جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہوگی۔ پھر کہا جائے گا ارے جنت والو! تو وہ خوفزدہ ہو کر جھانکیں گے اور پھر کہا جائے گا ارے دوزخ والو! تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے۔ اُنھیں سفارش کی امید ہوگی۔ پھر جنتیوں اور دوزخیوں سے کہا جائے گا۔ کیا تم انھیں پہچانتے ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں ہم اسے پہچانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مقرر کی گئی تھی ..... تو اُسے لٹا کر دیوار کے اوپر جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا۔ اے جنت والو! اب ہمیشہ کی زندگی ہے اب موت نہیں ہوگی (ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا کیا تم دوپہر کو مطلع صاف کے موقع پر سورج دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا کیا تم چودھویں کی صاف رات کو چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ جس میں بادل بھی نہ ہو۔ ارشاد فرمایا تو تم اس دن اپنے رب کو دیکھنے میں بھی کوئی شک نہیں کرو گے۔ جس طرح تم ان دونوں کو دیکھنے

میں کوئی شک نہیں کرتے۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی اعلان کرے گا۔ تمام لوگ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے تو اہل صلیب اپنی صلیب کے ساتھ چلے جائیں گے اور بُت پرست بتوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور دوسرے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے۔

اور حاکم نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دوزخ میں جا گریں گے تو اب توحید پرستوں میں نیک اعمال اور فاسق وفاجر لوگ رہ جائیں گے اور کچھ اہل کتاب میں سے رہ جائیں گے۔ پھر دوزخ لاکر سامنے رکھی جائے گی۔ گویا کہ وہ پانی کی جھیل (سراب) ہے۔ وہ ایک دوسری کو توڑ رہی ہوگی۔ پھر یہودیوں کو بلایا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے۔ تو اُنھیں کہا جائے گا۔ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے نہ بیٹا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں سیراب کیا جائے تو اُن سے کہا جائے گا کہ پی لو اور وہ دوزخ میں جا گریں گے۔

پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور اُنھیں کہا جائے گا۔ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ کہیں گے۔ ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے۔ تو اُنھیں کہا جائے گا۔ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے نہ کوئی بیٹا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم کو پانی پلایا جائے تو اُنھیں کہا جائے گا پی لو اور وہ دوزخ میں جا گریں گے۔ یہاں تک کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے۔ کچھ نیک اور کچھ فاسق وفاجر ..... اور حاکم نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اس صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت میں جلوہ گر ہوگا جس میں ہم اُسے پہلے دیکھا کرتے تھے۔ تو وہ فرمائے گا۔ اے لوگو! ہر امت اپنے معبود سے جا ملی ہے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور وہ قائم ہوگا اور سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی اس سے بات نہیں کر سکے گا۔ وہ کہیں گے ہم دنیا میں لوگوں سے الگ ہو گئے تھے۔ حالانکہ ہمیں ان کی مجلس کی ضرورت تھی۔ اب ہر امت اپنے معبود سے جا ملی ہے اور ہم اُس ذات کے انتظار میں ہیں جن کی ہم عبادت کرتے تھے تو اللہ

تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں۔ تو وہ کہیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے تجھ سے پناہ چاہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تمھارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے کیا تم اُسے پہچانتے ہو؟ تو وہ کہیں گے۔ بس ہم ساق (پنڈلی) کو پہچانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اُس کے سامنے سجدے میں گر جائے گا اور وہ شخص سجدہ کرنے سے قاصر رہے گا۔ جو شہرت اور دکھاوے کے لیے اس کو سجدہ کرتا تھا۔ کہ اُس کی پیٹھ ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی۔ جب بھی وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا۔ وہ پیٹھ کے بل گر جائے گا۔

پھر ہم میں ہر نیک و بد اُٹھے گا اور وہ دوبارہ اس صورت میں آئے گا۔ جس صورت میں ہم نے اُسے پہلی بار دیکھا تھا۔ تو وہ فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے۔ ہاں تو ہمارا پروردگار ہے۔ تین بار فرمائے گا۔ پھر پُل صراط لائی جائے گی اور اُسے دوزخ کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ پُل کی کیا حقیقت ہے؟ ارشاد فرمایا۔ چکنا پھسلنے والا ہوگا یارسول اللہ! اٹک، گوگھرو اور آڑیں ہوں گی اور جھاڑی کے کانٹے جو علاقہ نجد میں ہوتے ہیں۔ جسے السعدان یعنی اونٹ کٹارہ بھی کہتے ہیں۔

اور مومن پُل صراط سے بجلی کی طرح اور آنکھ جھپکنے کی دیر میں گزر جائیں گے اور کچھ ہوا کی طرح، کچھ پرندوں کی رفتار سے اور کچھ عمدہ گھوڑوں کی سواریوں کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے۔ کچھ سلامت بچ کر نکل جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر اور کچھ لٹک کر دوزخ میں گر جائیں گے اور یہاں تک کہ آخر میں کوئی شخص گھسٹتا ہوا گزرے گا۔ تم مجھ سے زیادہ حق کی پہچان نہیں رکھتے۔ تمھیں واضح ہو جائے گا کہ اس دن کون خدائے جبار پر ایمان لانے والا ہے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں اور ان کے بھائی رہ گئے ہیں تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب! یہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے۔ اُنھیں دوزخ نے پکڑ لیا ہ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ تم جس کے دل میں ایک دینار برابر ایمان پاؤ اُسے دوزخ سے نکال لو تو وہ ان کے پاس آئیں گے تو ان میں سے بعض دونوں قدموں تک آگ میں گم ہوں گے اور بعض نصف پنڈلیوں تک ..... اور حاکم نے اضافہ کیا ہے کہ بعض

دونوں گھٹنوں تک اور بعض دونوں پہلوؤں تک.....تو وہ جنھیں پہچانتے ہوں گے، اُنھیں نکال لیں گے۔ پھر اُن سے کہا جائے گا۔ جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ، اُسے نکال لو، تو وہ جسے پہچانتے ہوں گے۔ اُسے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے تو اُن سے کہا جائے گا۔ جاؤ جس کے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان پاؤ، اُسے نکال لو تو۔ وہ اپنی پہچان کے لوگوں کو نکال لائیں گے.....اور ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھ لو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضٰعِفْهَا (النساء:40)

تو پھر انبیاء علیہم السلام، فرشتے اور مومن سفارش کریں گے اور خدائے جبار فرمائے گا۔ ابھی میری سفارش باقی ہے تو ایک مٹھی بھر خاک لی جائے گی اور وہ کئی لوگوں کو دوزخ سے نکالے گا اور وہ جھلس گئے ہوں گے.....حاکم نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ اُنھوں نے اپنے لیے ہرگز کچھ نہیں کیا ہوگا۔ تو وہ جنت کے دروازوں پر ایک نہر میں ڈالے جائیں گے۔ جسے آبِ حیات کہتے ہیں تو وہ اس کے دونوں کناروں پر ایسے اُگیں گے جیسے ایک دانہ سیلاب کے بہاؤ میں اُگتا ہے۔ جسے تم نے چٹان کے اطراف اور درخت کے آس پاس دیکھا ہوگا اور جو سورج کے قریب ہوتا ہے وہ زیادہ سرسبز ہوتا ہے اور جو سایہ میں ہوتا ہے وہ سفید رُو ہوتا ہے۔ تو وہ نہر سے نکلیں گے تو موتی کی طرح روشن ہوں گے ان کے گلوں میں حلقے ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو جنت والے کہیں گے۔ یہ لوگ خدائے رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ کسی عمل کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور اُنھوں نے کوئی بھلائی آگے نہیں بھیجی ہوگی۔ تو اُنھیں کہا جائے گا یہ جتنی جنت تمھارے پاس ہے اتنی اور تمھارے لیے ہے.....اور حاکم کے الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا لے لو۔ جتنا لے لو گے وہ تمھارا ہے تو وہ وہ اخیر تک حاصل کر لیں گے۔ پھر وہ کہیں گے۔ اب اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ہمیں اور کچھ نہیں دے گا جو ہم لے چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھیں اس سے بھی بڑھ کر عطا کروں گا تو وہ کہیں گے کہ جو ہم لے چکے ہیں اس سے بڑھ کر ہم اور کیا لیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری خوشنودی، جس میں کوئی ناراضگی نہیں ہوگی (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد الدار قطنی، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص)

☆ : میں کہتا ہوں، حاکم کی روایت نہایت مضبوط ہے۔ اس میں اہم اضافے ہیں۔ جس

سے بہت سے مقامات واضح ہوئے ہیں۔ جو بخاری شریف میں مشکل مقام تھے۔ جو امام بخاری نے ترک کر دیے ہیں۔

☆ اور حاکم کی روایت میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں "عَنْ سَاقٍ" (پنڈلی) کا لفظ ہے وہ حاکم میں زیادہ واضح ہے۔ وہاں "عَنْ سَاقِهٖ" کے الفاظ ہیں۔ جو ضمیر کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس کی تاویل کرنا پڑے گی اور بخاری کے الفاظ قرآن کریم کے مطابق ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ مقررہ دن کو اولین و آخرین کو جمع کرے گا۔ چالیس برس تک یہ قیام ہوگا۔ جس میں آنکھیں اُوپر کو لگی ہوں گی۔ لوگ فیصلے کا انتظار کر رہے ہوں گے .....اور اللہ تعالیٰ بادلوں کے سایہ میں عرش سے کرسی کی طرف اُترے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں ہو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے؟ اور تمھاری شکل بنائی ہے اور تمھیں رزق دیتا رہا ہے اور اُس نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اُس کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن سے دوستی لگائے گا جو دنیا میں اُس سے لگاؤ لگائے رہا۔ کیا یہ تمھارے رب کریم کا انصاف نہیں ہے۔ وہ کہیں گے۔ ہاں کیوں نہیں۔ جناب رسول کریم نے ارشاد فرمایا۔ تو انسان تم میں سے اس کی طرف جائے گا جس سے دنیا میں محبت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ وہ کس کی عبادت کرتے تھے تو ان میں سے بعض لوگ سورج کی طرف اور بعض چاند کی طرف چل پڑیں گے اور بعض بتوں اور پتھروں کی طرف جائیں گے اور اس طرح سے جن کی وہ پُوجا کرتے تھے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے۔ اُنھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دکھائی دیں گے اور شیطان اُنھیں یہ دکھائے گا اور جو حضرت عزیر علیہ السلام کی پوجا کرتے تھے شیطان اُنھیں حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت دکھائے گا۔ یہاں تک کہ درخت لکڑی اور پتھر اُنھیں شیطان دکھائے گا اور اہل اسلام سجدے میں پڑے رہیں گے۔ تو رب کریم اُن کے سامنے ظاہر ہوگا اور ان کے پاس آ کر فرمائے گا۔ کیا بات ہے تم نہیں جانتے وہ کہیں گے کہ ہمارا ایک پروردگار ہے۔ جسے ہم نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اپنے پروردگار کو اگر دیکھ لو تو پہچان لو گے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمارے اور اُس

کے درمیان ایک نشانی مقرر ہے۔ ہم اُسے دیکھ کر پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ نشانی کیا ہے؟ .....اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر وہ اپنی پنڈلی کھولے گا تو تمام لوگ سجدے میں گر جائیں گے اور کچھ لوگ ایسے ہو کر رہ جائیں گے۔ جیسے ان کی پشتیں تختہ ہو گئی ہیں۔ جیسے گائے کی سیدھی پشت ہوتی ہے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے۔ لیکن نہیں کر سکیں گے۔ پھر لوگوں کو حکم ہوگا۔ تو وہ سجدے سے سر اُٹھائیں گے، اور اُنھیں ان کے اعمال کے مطابق نُور عطا ہوگا بعض کے پہاڑ جیسا نور ہوگا اور کچھ کو اس سے کم نور ملے گا اور کسی کو دائیں ہاتھ میں کھجور جیسا اور بعض کو اس سے کم ملے گا یہاں تک آخر میں قدم کے انگوٹھے جتنا۔ جو کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔ جب وہ روشن ہوگا تو وہ قدم آگے بڑھائے گا اور بُجھ جائے تو وہ کھڑا رہ جائے گا۔ تو اس طرح سے لوگ پُل صراط سے گزر جائیں گے اور پُل سراط، تلوار کی دھار کی طرح تیز، اور چکنا پھسلنا ہوگا۔ تو کہا جائے گا۔ اپنے نور کے مطابق بچ کر نکل جاؤ.....

تو ان میں سے بعض ستارے کے ٹمٹمانے کی طرح سے گزر جائیں گے اور بعض آنکھ جھپکنے کی دیر میں گزر جائیں گے اور بعض ہوا کی رفتار سے گزریں گے اور کچھ پیدل ٹہلتے ہوئے گزریں گے۔ بہر حال بقدر اعمال تیز رفتاری سے گزریں گے۔ یہاں تک کہ وہ بھی گزر جائے گا جس کا نور پاؤں کے انگوٹھے کے برابر ہوگا۔ وہ اپنے چہرے کے بل اپنے ہاتھوں اور پیروں پر چلتا ہوا گزر جائے گا۔ ایک ہاتھ آگے کو بڑھائے گا اور ایک ہاتھ سے پکڑے گا اور ایک پیر آگے بڑھائے گا اور ایک پاؤں چمکائے گا اور اس کے پہلوؤں کو آگ چُھو رہی ہوگی اور وہ اسی سے نجات پا جائے گا۔ جب وہ نجات پا جائے گا تو کہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكَ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مَالَمْ یُعْطِ اَحَدًا" کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ دیا ہے جو کسی اور کو نہیں مل سکا۔

اور وہ جنت کے دروازہ کے پاس ایک تالاب پر چلا جائے گا اور غسل کرے گا تو اُنھیں اہل جنت کی خوشبو پہنچے گی اور اس دروازے سے جنت کی نعمتیں دیکھے گا تو وہ کہے گا۔ رب کریم میرے اور اس کے درمیان اوٹ کر دے تا کہ میں ہلکی سی آواز بھی نہ سن سکوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اُس کے سامنے اونچا مکان بنا دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے رب کریم! یہ مکان مجھے عطا

فرمادے تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ میرا خیال ہے اگر میں نے تمھاری یہ بات مان لی تو تم پھر اسی طرح سے سوال کرو گے تو وہ کہے گا، نہیں اور تیری عزت کی قسم ہے اے رب کریم اور کہے گا کہ اس سے بڑھیا مکان اور کیا ہوسکتا ہے؟ تو اُسے عطا کر دیا جائے گا اور وہ خاموش ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہ تو کچھ مانگتا نہیں۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں تجھ سے بہت مانگ چکا۔ اب مجھے مانگنے میں شرم آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تو خوش نہیں ہے کہ میں تجھے وہ دے دوں جو میں نے دنیا میں جب سے میں نے اُسے پیدا کیا ہے اور جب تک میں اُسے فنا کروں گا جو کچھ ہے سب کچھ دوں اور دس گنا اور بھی دوں؟ تو وہ کہے گا۔ تو رب العزت ہو کر مجھ سے مزاح کرتا ہے؟ تو رب تعالیٰ اُس کی بات سے مسکرائے گا اور کہے گا۔ نہیں! میں ایسا کر سکتا ہوں۔ تم مانگو۔ تو وہ کہے گا، کہ مجھے لوگوں کے ساتھ ملا دو۔ تو اللہ تعالیٰ کہے گا لوگوں سے جا ملو۔ تو وہ ٹہلتا ہوا لوگوں سے جا ملے گا اور اُس کے لیے موتیوں کا اونچا محل بنا دیا جائے گا۔ جو موتیوں سے جڑا ہوگا۔ تو وہ سجدے میں گر جائے گا۔ تو اُسے کہا جائے گا۔ اپنا سر اُٹھا لو کیا بات ہے؟ تو وہ کہے گا؟ میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ تو اُسے کہا جائے گا۔ یہ تیرے مکانوں سے ایک مکان ہے۔ تو وہ چل پڑے گا۔ تو سامنے سے ایک آدمی اُسے ملے گا۔ وہ اُس سے پوچھے گا۔ کیا تم فرشتے ہو؟۔ وہ کہے گا میں تو تیرے ملازموں اور غلاموں میں سے ایک غلام اور خادم ہوں۔ میرے ماتحت ایک ہزار وکیل ہیں۔ اُنھیں بھی میری طرح اختیار ہے۔ تو وہ اس کے آگے آگے چل پڑے گا اور اُس کے لیے محل کا دروازہ کھولے گا اور وہ محل خولدار موتی سے بنا ہوگا۔ اس کے چبوترے دروازے تالے، چابیاں بھی موتیوں سے جڑے ہوں گے۔

اور اُس کے سامنے ستر ہاتھ کا سرخ چوبارہ ہوگا جس میں ساٹھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ ایک چوبارے میں کھلتا ہوگا اور ہر چوبارے میں پلنگ ہوں گے اور بیویاں اور کنیزیں ہوگی۔ وہ اس کے اندر جائے گا تو دیکھے گا تو وہاں جنت کی حُوریں ہوں گی۔ جن پر ستر جوڑے ہوں گے اور ان کا مغز ان کی پنڈلی سے دکھائی دے گا اس کا جگر اُس کے لیے آئینہ کا کام دے گا جب وہ اس سے پہلو پھیرے گا تو وہ اس کی آنکھوں میں پہلے سے ستر گناہ زیادہ خوب صورت دکھائی دے گی۔ تو وہ کہے گا کہ تو میری نظر میں پہلے سے ستر گنا بڑھ کر ہو گئی ہے اور وہ بھی

اُسے اُسی طرح کہے گی۔ تو اسے کہا جائے گا کہ اُدھر جھانکو تو وہ اُدھر جھانکے گا تو اُسے کہا جائے گا۔ یہ جہاں تک نظر جاتی ہے تمھاری ملکیت ہے۔

تو اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا کعب! کیا تم نے وہ روایت نہیں سُنی جو ابن اُمّ عبد نے ایک معمولی جنتی کے بارے میں روایت کی ہے کہ کیسے اُسے بلندی عطا فرمائی؟ کہا امیر المومنین! جنت وہ ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سُنی اللہ تعالیٰ نے اس میں وہ گھر بنایا ہے، جس میں کتنی ہی بیویاں پھل اور مشروبات پیدا فرمائے ہیں۔ پھر اس پر ایک اور بنایا ہے کہ ایسا کسی مخلوق نے نہیں دیکھا، نہ جبریل نے نہ کسی اور فرشتے نے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ "کوئی شخص نہیں جانتا، کہ اس میں ان کے لیے کتنی آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے (السجدہ: 17)

اور اس کے علاوہ دو جنتیں اور پیدا فرمائی ہیں۔ جن کو ماشاء اللہ خوب سنوارا ہے اور اُس میں جیسا کہ مذکور ہوا ریشم میں باریک ریشمی لباس اور مخملی لباس رکھے ہیں اور وہ اپنی مخلوق فرشتوں کو دکھائے ہیں تو جس کا عمل نامہ علیین میں ہوگا وہ اس گھر میں رہے گا۔ جسے کسی نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ اہل علیین میں سے ایک شخص نکلے گا۔ وہ اپنی حکومت میں چلے گا اور جنت کے ہر خیمے میں داخل ہوگا۔ صرف اپنے چہرے کی روشنی کی وجہ سے داخل ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں گے اور کہیں گے۔ اس پاکیزہ ہوا کے کیا کہنے! آج ہمیں کوئی آدمی علیین میں دیکھ لے۔ تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ہائے یا کعب رضی اللہ عنہ یہ دل سیدھے ہوگے ہیں۔ اُنھیں تھام لو۔ تو حضرت کعب نے فرمایا۔ یا امیر المومنین! دوزخ کی ایک لمبی سانس ہوگی جس سے ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام بھی نفسی نفسی کہیں گے۔ ہاں میری جان! ہائے میری جان! یہاں تک کہ اگر تمھارے پاس ستر نبیوں کا عمل بھی ہوتا تو آپ سمجھتے کہ آپ اس سے نہیں بچ سکیں گے۔

(الدار قطنی، مستدرک حاکم، التلخیص، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ اکٹھے ہوں گے اور اعلان کرنے والا اعلان کرے

گا۔ کیا یہ انصاف نہیں ہے کہ میں ہر قوم کو ان کے معبودوں کے قریب کر دوں؟ پھر ان کے معبود ان کے سامنے لائے جائیں گے۔ تو وہ ان کے پیچھے چلیں گے۔ یہاں تک کہ اس امت کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہے گا۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ تمھیں کیا ہے؟ وہ کہیں گے ہمیں اپنا معبود دکھائی نہیں دے رہا جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے ظاہر ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو ہر قوم اپنے معبود کے پاس چلی جائے گی اور توحید پرست باقی رہ جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے معبود کو دیکھے بغیر کیسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ اُس جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی سے پردہ ہٹائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے اور سجدے میں گر جائیں گے اور کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے کہ ان کی پشتیں گائے کی طرح سے ہو کر رہ جائیں گی اور وہ سجدہ کرنا چاہیں گے اور نہیں کر سکیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندے! اپنے سر اُٹھالو۔ تم میں سے ہر اُمتی آدمی کے بدلہ میں یہود و انصاریٰ دوزخ کی طرف چلیں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ، ابن عساکر، الدر المنثور)

اس اُمّت کی کثرت اور آخرت میں ان کی نشانیاں:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور میرے پیروکار تمام نبیوں سے زیادہ ہوں گے اور بعض نبی قیامت کے روز آئیں گے کہ اُن کی تصدیق کرنے والا ایک ہی آدمی ہوگا۔ (مسلم شریف، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ، ابن ابی عاصم، البیہقی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز میری اُمت سیلاب کی طرح میرے ساتھ آئے گی۔ لوگ ایک دوسرے پر گر پڑ رہے ہوں گے۔ تو فرشتے کہیں گے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ دوسرے تمام انبیاء سے زیادہ لوگ کس وجہ سے ہیں؟ (البزار الزوائد)

☆ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس ذات گرامی کی قسم ہے کہ ضرور تم میں قیامت کے روز لوگ سیاہ رات کی طرح پہنچ جائیں گے۔ ایک دم سے ایک بڑی جماعت جو زمین بھر پر چھا جائے گی۔ تو فرشتے کہیں گے۔ یہ دوسرے نبیوں سے جناب نبی اکرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ زیادہ لوگ کیوں آئے ہیں؟ (طبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نکاح کیا کرو۔ میں قیامت کے روز دوسری اُمتوں پر تمھاری وجہ سے فخر کروں گا (مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، ابن حباب، تلخیص الجبید، ابن ابی حاتم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میری اُمت قیامت کے روز روشن اعضاء کے ساتھ بُلائی جائے گی۔ وضو کے نشانات کی وجہ سے۔ تو جس شخص سے ہو سکے وہ اپنی روشنی کو طویل کر لے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، شرح السنۃ بغوی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اپنے بعد میں آنے والے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ دیکھو، جس کا گھوڑا سفید پیشانی اور پیروں والا ہو وہ سیاہ سرخی مائل (براؤن) گھوڑوں میں اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا وہ بھی اسی طرح سے سفید اور روشن اعضاء وضو کے ساتھ آئیں گے اور میں حوضِ کوثر پر اُن کا ساقی پیشوا ہوں گا۔ (مسلم شریف، نسائی شریف، ابنِ ماجہ شریف موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں قیامت کے روز پہلا شخص ہوں گا۔ جسے سجدے کی اجازت ملے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا جو اپنا سر اُٹھا کر اپنے سامنے دیکھوں گا۔ تو اُمتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اسی طرح سے اپنے پیچھے اور اپنے دائیں بائیں دیکھوں گا تو ایک آدمی نے عرض کیا

۔یارسول اللہ! آپؐ اپنی امت کو دوسری اُمتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے؟ حالانکہ حضرت نوح علیہ السلام کی امت بھی موجود ہوگی؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ لوگ وضو کے اثرات سے روشن اعضاء کے ساتھ ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی ایسے نہیں ہوگا اور میں اس طرح سے بھی پہچانوں گا اُنھیں اِن کے اعمال دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور میں اس طرح سے اُنھیں پہچانوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے دوڑی جارہی ہوگی۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، حافظ الذھبی فی التلخیص، الطبرانی، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز یقیناً اپنی اُمت کو دوسری اُمتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ عرض کیا یارسول اللہؐ! آپؐ اپنی اُمت کو کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا، میں انہیں پہنچانوں گا کہ وہ اپنے اعمال نامے اپنے دائیں ہاتھوں میں لئے آئیں گے اور میں انہیں پہچانوں گا کہ ان کے چہروں پر وضو کی وجہ سے روشن نشانات ہوں گے اور میں انہیں پہچانوں گا کہ ان کا نور ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ہم دنیا و آخرت میں اوّلین و آخرین ہیں، جن کا حساب تمام مخلوق سے پہلے فیصلہ ہوگا۔ (مسلم شریف، نسائی شریف، مجمع الزوائد، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ اُمت قیامت کے روز تین قسموں میں اُٹھائی جائے گی۔ ایک قسم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگی۔ ایک قسم کا معمولی سا حساب ہوگا۔ اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ اور ایک قسم ہوگی جو اپنی پیٹھوں پر بلند پہاڑوں جیسے گناہ لے کر آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہوگا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے یہ تیرے بندوں سے وہ بندے ہیں جو تیری عبادت کرتے تھے اور تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے ان کی پیٹھوں پر گناہوں اور خطاؤں کے انبار ہیں تو اللہ تبارک تعالیٰ فرمائے گا۔ ان سے یہ گناہ اور خطائیں گرادو۔ اور وہ یہود و نصاریٰ پر لادو۔ اور انہیں میری رحمت سے جنت میں

داخل کردو۔ (مستدرک حاکم، التلخیص الذھبی، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع کرے گا تو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو سجدے کا اذن ہوگا۔ تو وہ ایک لمبا سجدہ کریں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔ اپنے سروں کو اُٹھالو، تمہاری گنتی دوزخ کی آگ سے ہم نے تم پر فدا کردی ہے۔ (ابن ماجہ شریف، جامع مسانید امام ابوحنیفہ امام خوارزمی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس اُمت پر انہیں کے ہاتھوں سے عذاب سے نجات دلا کر رحم کی مستحق ہوگی کہ جب قیامت کا دِن ہوگا تو ہر مسلمان کے بدلے میں ایک مشرک دے دیا جائے گا اور انہیں بتایا جائے گا کہ یہ مشرک دوزخ کی آگ سے تمہارا فدیہ ہوگا۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، امام البیہقیؒ)

☆ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز مسلمانوں کے کچھ لوگ پہاڑوں جیسے گناہ لے کر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہودیوں اور عیسائیوں پر ڈال دے گا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، امام البیہقیؒ)

☆ ایک دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دے دے گا اور کہے گا کہ یہ شخص دوزخ سے تمہارا فدیہ ہے۔ (مسلم شریف، امام البیہقی)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تمام مسلمانوں کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ حدیث ان خاص گنہگاروں کے لیے ہے۔ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے نوازے گا۔ تو ہر ایک کو دوزخ سے نجات کے لیے بدلہ میں ایک آدمی عطا فرمائے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریمؐ کا یہ ارشاد گرامی کہ پھر ان کے گناہ یہودی اور عیسائی پر ڈال دے گا۔ کہ ان کے عوض ان پر دوگنا عذاب کردے گا۔ یہاں تک یہ عذاب اُن کے جرم اور مسلمان مجرموں کے جرم کے بقدر ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوسرے گناہ کے بدلے میں نہیں پکڑے گا کیونکہ فرمان باری

تعالیٰ ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور وہاں اُسے اختیار ہے کہ جسے چاہے دوگنا عذاب دے اور جسے چاہے اپنے ارادے سے عذاب ہلکا کردے۔

☆ نیز فرماتے ہیں اور دوسری روایت کہ جو مسلمان آدمی فوت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو دوزخ میں ڈال دیے گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ گنہگار مسلمان جب دوزخ میں ڈالے جانے کے لائق تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف فرمادیا اور اُس کی جگہ دوزخ میں خالی رہ گئی تو اُس جگہ پر اللہ تعالیٰ نے کسی یہودی یا عیسائی کو ڈال دیا کہ اُس کی جگہ اُسے عذاب ہو کہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے زیادہ عذاب کا مستحق تھا اور حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہے، جو اس بات کا ثبوت ہیں، ہر مسلمان گنہگار ہو یا نہ ہو اس کی دو منزلیں ہیں۔ ایک منزل جنت میں اور ایک منزل دوزخ میں اور اسی طرح سے کافر کی بھی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کا یہی مطلب ہے۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ○ (المؤمنون 10)

اور مسلمان جنت میں کافر کی منزل کے مالک ہوں گے اور کافر مومن کی دوزخ میں منزل کے مالک ہوں گے اور اس وراثت کے کئی درجات ہیں۔ بعض بغیر حساب کے وارث ہوں گے اور بعض حساب اور تفتیش کے بعد وارث ہوں گے اور دوزخ کے نکلنے کے بعد مالک ہوں گے۔

☆ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فدیہ اُن مومنوں کو حاصل ہوگا۔ جن کے گناہ ان کی زندگی میں ہی مٹا دیے گے تھے۔ یا جو لوگ دوزخ سے نکال لیے جائیں گے ایک دوسرے عالم فرماتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ فدیہ مجاز کے طور پر وراثت کی منازل پر حاصل ہو جس کی طرف پہلے اشارہ ہوا۔ اور امام نووی رحمتہ اللہ علیہ اسے ہی ترجیح دی ہے۔

☆ فصل: ان گناہوں سے مراد جو کفار پر ڈالے جائیں گے۔ وہ گناہ ہیں جن کا سبب یہ کفار لوگ بنے ہوں گے تو جب مومنوں کی برائیوں معاف کردی جائیں گی تو وہ برائیاں باقی رہ جائیں گی۔ جن کے بانی یہ کافر ہوئے ہوں گے۔ جو کافروں کے ذمہ ہوں گی اور کافروں کے گناہ تو معاف نہیں ہوں گے۔ تو ان پر گناہ ڈالنے سے اشارہ ہے۔ کافروں کے گناہ ان کے ذمہ باقی

رہنے سے کہ اُنھوں نے یہ گناہ ایجاد کیے تھے جن کے مرتکب مومن بھی ہوں گے۔ امام ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات زیادہ قوی ہے۔

حوض کوثر کا بیان:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ (الکوثر 1) کہ ہم نے آپؐ کو حَوضِ کوثر عطا فرمایا ہے۔

☆ حوضِ کوثر کا بیان پچاس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہوا ہے اور ان میں حضرات خلفاء راشدین اربعہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے حضرات صحابہ کرام شامل ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ آپؐ حوضِ کوثر پر تشریف لائیں گے۔ جو صنعاء سے ایلہ تک سے زیادہ طویل ہے (ابوعوانہ مسند، ابن ابی عاصم فی السنتہ)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں حوض کوثر پر تمھارا پلانے میں پیشوا ہوں گا۔ (الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جلد ہی ایک قوم آئے گی، جو حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گے اور سفارش ہونے اور ان لوگوں کے بارے میں تکذیب کریں گے۔ جن کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ (سند امام احمد، بیہقی، مصنف عبدالرزاق، الآجری فی شریعتہ)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب فرمایا کہ میں تمھیں حوض کوثر پر ملوں گا اور تم سے دو چیزوں قرآن کریم اور آلِ رسولؐ کے بارے میں پوچھوں گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے اہل بیت اور میری امت سے جو مجھ سے محبت کرتے ہوں گے پہنچیں گے۔ (ابن ابی عاصم فی السنتہ، موضوع ہے البانی)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے آنجنابؐ سے حوضِ

کوثر کے بارے میں پوچھا گیا، کہ حوض کوثر کیا ہے۔ ارشاد فرمایا، اُس ذاتِ گرامی کی قسم ہے کہ حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا اور اُس کے پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے۔ جو انسان اُس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ جو ایک دفعہ وہاں سے ہو آئے گا۔ وہ ہمیشہ سیراب رہے گا۔ (ابن عاصم فی السنۃ، موضوع ہے)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور مسکراتے ہوئے سر مبارک اُٹھایا، تو ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! آپ کو کس چیز نے مسکرانے پر مجبور کیا؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے اور آنجنابؐ نے سورہ کوثر پڑھی "اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" اور پوری ختم کی پھر ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خوب جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا۔ یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا فرمائی ہے۔ وہ خیر کثیر ہے۔ قیامت کے روز میری امت وہاں پہنچے گی۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ کچھ لوگوں کے بارے میں مجھے اشتباہ ہوگا تو میں عرض کروں گا اے رب کریم! یہ بندہ میری اُمت میں سے ہے تو کہا جائے گا۔ آپؐ نہیں سمجھتے اس نے آپؐ کے بعد کیا کیا۔ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، امام احمد بیہقی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے کوثر عطا فرمایا گیا ہے۔ یہ ایک نہر ہے جو ایسی زمین پر بہتی ہے۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں اس میں بدبو نہیں ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ اُس کی مٹی میں مارا تو وہ مہک دار کستوری تھی اور اُس کے کنکر موتی کے تھے۔ تو میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ تو اُنھوں نے فرمایا۔ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ (مسند امام احمد، البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے کناروں پر موتیوں

کے گنبد تھے اور میں نے اس کے بہتے پانی میں اپنا ہاتھ مارا تو وہ خوشبودار کستوری تھی۔ میں نے کہا ارے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنھوں نے فرمایا، یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ (بخاری شریف، ترمذی شریف، مسندِ امام احمد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ایک نہر ہے جنت میں جو مجھے میرے رب کریمؐ نے عطا فرمائی ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں پرندے ہیں۔ جن کی گردنیں نرم وملائم ہوتی ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ میں نے اُنھیں کھایا تو وہ ان سے بھی زیادہ ملائم تھیں اے عمر! (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے کوثر عطا فرمایا گیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کا عرض اور طول مشرق سے مغرب تک ہے جو اس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے وضو کرے گا۔ وہ کبھی پراگندہ حال نہیں ہوگا اور اُس حوض سے وہ نہیں پی سکے گا۔ جس نے کسی ذمی کا حق مارا ہوگا اور نہ وہ اس سے پی پائے گا جس نے میرے اہل بیت سے کسی کو قتل کیا ہوگا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرا حوضِ کوثر ایسا ایسا ہے۔ اس کے برتن ستاروں جتنے ہیں۔ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جو اس میں سے ایک بار پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو اُسے نہیں چکھے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ (البزار، الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ جناب انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زیاد کے ہاں داخل ہوا تو وہ لوگ آپس میں حوضِ کوثر کا ذکر کر رہے تھے۔ تو اُنھوں نے مجھ سے کہا تمھارا حوضِ کوثر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو میں نے کہا۔ واللہ میرا نہیں خیال ہے کہ میں زندگی میں تمھاری طرح سے کبھی حوض کوثر کے بارے میں شک کروں گا۔ میں مدینہ منورہ میں کئی بوڑھی خواتین کو چھوڑ کر آیا

ہوں۔ جو جب بھی کوئی نماز پڑھتی ہیں تو وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر پر جانے کی دعا ضرور کرتی ہیں۔ (مستدرک حاکم، ابن المبارک، فی الزہد)

☆ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات انصار سے ارشاد فرمایا۔ عنقریب تم میرے بعد فیصلوں اور تقسیم میں کچھ فرق دیکھو گے۔ تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے آملو۔ (بخاری شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حضرت حمزہ بن عبدالمطالب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اُنھیں نہیں پایا تو ان کی بیوی نے آنجنابؐ سے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ وہ صبح آپ کی طرف نکلے تھے، گویا وہ آنجناب کو نبی نجار کی گلیوں میں نہیں ملے؟ یارسول اللہ! کیا آپ اندر تشریف نہیں لائیں گے؟ تو آنجنابؐ اندر تشریف لے گئے تو اُنھوں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں سے تناول فرمایا تو اُنھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کو مبارک ہو۔ آپ تشریف لے آئے ہیں اور میں چاہتی تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کو مبارک دوں اور مسرت کا اظہار کروں مجھے ابوعمارہ نے بتایا ہے کہ آپ کو جنت میں ایک نہر ملی ہے۔ جسے الکوثر کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور اُس کی پہنائی یاقوت، زبرجد اور موتیوں سے تیار ہوئی ہے۔ تو اُنھوں نے عرض کیا۔ میں چاہتی ہوں کہ آپؐ اپنے حوض کی صفت بیان فرمائیں۔ میں آنجنابؐ سے سننا چاہتی ہوں آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ حوض ایلہ سے صنعاء تک وسیع ہے اور اُس کے جام و پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور مجھے یہ پسند ہے کہ تمھاری قوم اے عتبِ حمد! یعنی بنت الانصار۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، ضعیف ہے)

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرا حوض ایلہ سے صنعاء تک ہے۔ اُس کے دو پرنالے ہیں ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے۔ اس کے پیالے ستاروں جتنے ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اور اُس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہک دار ہے۔ جو اس

سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حوض کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ اُس میں آسمان کے ستاروں جتنی چھاگلیں ہیں۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے۔ اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اُس کے برتن ستاروں جتنے ہیں۔ جو اس سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور سب سے پہلے وہاں فقراء مہاجرین پہنچیں گے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا وہ پراگندہ میلے پرانے کپڑوں والے ہوں گے، جو حسین وجمیل عورتوں سے نکاح نہیں کر سکیں گے اور نہ اُن سے رکاوٹیں ہٹائی جائیں گی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، البیہقی، مستدرک حاکم، الطبرانی)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دیکھو میں حوض پر تمھاری پیشوائی کروں گا اور اس کے دونوں کناروں کا فاصلہ صنعاء سے ایلہ تک ہے اور اس کی چھاگلیں ستاروں جتنی ہیں۔

(مسلم شریف، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، البیہقی)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے جناب رسول اللہ! کو یہ ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ میں تمھارے آگے پیشوا ہوں گا۔ اگر میں تمھیں نہ مل سکوں۔ تو حوض کوثر پر ہوں گا۔ جس کا فاصلہ ایلہ سے مکہ مکرمہ تک ہوگا۔ تو لوگ برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے۔ لیکن وہ اس سے کچھ نہیں چکھ سکیں گے۔

(سند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے میں حوض کوثر پر انتظار کر رہا ہوں گا، کہ کون میرے پاس آئے گا اور حوض کوثر ایک مہینے کی راہ ہے اور اس کے کنارے برابر ہیں۔ یعنی اس کا طول وعرض برابر ہے اور اس کے

کوزے آسمان کے ستاروں جتنے ہیں اور وہ کستوری سے زیادہ مہکدار ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جس نے اُس سے نوش فرمالیا۔ وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

(مسند امام احمد، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تمھاری پیشوائی کے لیے موجود ہوں گا اور میں تمھاری وجہ سے دوسری امتوں سے کثرت پر فخر کروں گا۔ میرے بعد تم کفر کی طرف مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے لگو تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! اس کی چوڑائی کتنی ہے؟ ارشاد فرمایا، اس کی چوڑائی ایلہ سے مکہ مکرمہ تک ہے۔ اس کے جھرنے ستاروں سے زیادہ ہیں۔ جو مومن اُس سے پیئے وہ دوبارہ لیے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھے گا۔ (البزار، ابن حبان مجمع الزوائد)

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں قیامت کے روز حوض کوثر پر تمھاری پیشوائی کروں گا (ابن ابی عاصم فی السنۃ، البانی فرماتے ہیں کہ سوائے ابراہیم بن محمد کے تمام راوی ثقہ)

☆ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے۔

☆ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے لوگو! میں تمھارا پیشوا ہوں گا اور تم حوض کوثر پر آؤ گے اور تم ہچکچاؤ گے تو میں کہوں گا۔ اے رب کریم میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا آپ نہیں جانتے اُنھوں نے آپؐ کے بعد کیا نئے گل کھلائے؟ (الطبرانی، ابن حبان، مجمع الزوائد)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے دُور کے فاصلہ پر ہے اور اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ اُس کے پانی پینے کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور میں اس سے

لوگوں کو اس طرح توشہ دوں گا جس طرح کوئی آدمی اجنبی اونٹوں کو توشہ دیتا ہے۔ عرض کیا یارسول اللہؐ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا، ہاں۔ تم میرے پاس وضو کرنے کی وجہ سے روشن اعضاء بدن کے ساتھ آؤ گے اور یہ علامت کسی اور کو حاصل نہیں ہوگی (مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، البیہقی شریف تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ کہ وہ جنت کے بیچ میں ایک نہر ہے اور اس میں سونے چاندی کی طرح کے برتن ہیں۔ جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (الطبرانی فی الاوسط، الدرالمنثور)

☆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب میرے بعد کچھ امراء آئیں گے۔ اُن کے جھوٹ کی تصدیق نہ کریں اور ان کے ظلم میں ان سے تعاون نہ کریں۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آسکے گا (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، مستدرک حاکم، امام ذھبی، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تم ہزار میں سے ایک حصہ حوضِ کوثر پر آؤ گے (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابن ابی عاصم فی السنۃ، صحیح البانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں تمھارے لیے دو عمدہ چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری آلؑ اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر اکٹھے ہوں گے۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، ابن عاصم فی السنۃ، شیخ البانی صحیح)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ تم میں سے پہلے حوضِ کوثر پر آنے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مستدرک حاکم، ابن حجر، تاریخ بغداد)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (حوض کوثر پر) میرے پاس وہ لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ تھے۔

جب وہ میری طرف اپنے سر اُٹھائیں گے اور میرے پاس آنے سے ہچکچائیں گے۔ تو میں کہوں گا اے رب کریم! یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو آنجنابؐ سے کہا جائے گا۔ آپ نہیں جانتے اُنھوں نے آپ کے بعد کیا ایجاد کرلیا (الطبرانی، مجمع الزوائد مجمع البحرین)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں حوضِ کوثر پر تمھاری پیشوائی کو موجود ہوں گا۔ جو وہاں آجائے گا، پی لے گا اور جو پی لے گا وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ میرے پاس حوضِ کوثر پر ضرور وہ لوگ آئیں گے۔ میں اُنھیں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان اوٹ آجائے گی حضرت ابو حازم فرماتے ہیں تو نعمان بن عیاش نے سُنا اور میں یہ حدیث شریف بیان کررہا تھا۔ تو اُنھوں نے کہا۔ کیا تم نے یہ حدیث اسی طرح سے سُنی ہے؟ کہ وہ اسے بیان کرتے تھے؟ تو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں! تو فرمایا کہ میں ابو سعید کے لیے گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سُنا ہے وہ مجھ سے ہیں تو کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ اُنھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں پیدا کیں۔ تو میں کہوں گا دُور ہو جاؤ دُور ہو جاؤ۔ جنھوں نے میرے بعد تبدیلی کردی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، امام بیہقی)

☆ حضرت سوید بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اپنے حوض کوثر سے قیامت کے روز نوش فرماؤں گا۔ (ابن ساکر، فتاوٰ حدیثیہ، تزیہہ الشریعۃ،)

☆ حضرت الصنابح بن الاعسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں حوضِ کوثر پر تمھارا پیشوا ہوں گا۔ (ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت ابو سبرہ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد حوضِ کوثر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور سوال کرنے کے بعد اُسے جھٹلاتا تھا۔ حالانکہ وہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور عائذ بن عمرو سے پوچھ چکا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ جس سے تمھاری تسلی ہو جائے گی۔ وہ یہ کہ تمھارے باپ نے

میرے ہاتھ کچھ مال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو اس دوران میں میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملا تو اُنھوں نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دیکھو حوضِ کوثر پر ملنے کا میرا تم سے وعدہ ہے۔ جس کا عرض وطول برابر ہے اور وہ اتنا ہے جتنا ایک ایلہ اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے اور وہ ایک ماہ کی راہ ہے اور اس میں ستاروں کی طرح سے پیالے رکھے ہیں اس کا مشروب چاندی سے زیادہ سفید ہے۔ جو اس میں سے کچھ نوش کرے گا۔ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم ،امام بیہقی، مصنف عبدالرزاق، الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرا حوض کوثر ایک ماہ کی راہ ہے اور اس کے کنارے برابر ہیں اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید اور اُس کی خوشبو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اُس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اُس سے پی لے گا۔ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، امام بیہقی)

☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ یقیناً تم میرے بعد کچھ مشکلات دیکھو گے۔ تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم حوض پر مجھ سے آملو۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں "الکوثر" جنت میں ایک نہر ہے۔ جس کے کنارے سونے چاندی کے ہیں۔ وہ یاقوت اور موتیوں پر بہہ رہی ہے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے (تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ میں حوضِ کوثر پر تمھاری پیشوائی کروں گا۔ جو وہاں پہنچ جائے گا کامیاب ہو جائے گا۔ ایک قوم (حوض پر) لائی جائے گی۔ اُنھیں بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ تو میں کہوں گا۔ اے رب کریم (یہ کیا؟) مجھے بتایا جائے گا۔ آپؐ کے بعد

دین چھوڑ کر اپنی ایڑیوں پر پھرے رہے (مسند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض ایک ماہ کی راہ ہے۔ اُس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس میں سے ایک بار پی لے گا۔ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''کوثر'' جنت میں ایک نہر ہے۔ جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور پانی موتیوں کے اوپر بہتا ہے اور اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، کتاب الزہد الداری، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ تمھارے آگے حوض کوثر ہے۔ جس کا فاصلہ جرباء اذرخ کے درمیان تک کا ہے (بخاری شریف، مسند امام احمد، امام بیہقی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے۔ جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا۔ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے اس پر پہنچنے والے نادار مہاجرین کرام ہیں۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ پراگندہ بال، چہرے کا رنگ اُڑا ہوا اور میلے کپڑوں والے ہوں گے۔ ان کے لیے رکاوٹیں نہیں کھولی جائیں گی اور حسین وجمیل عورتوں سے ان کا نکاح نہیں ہو سکے گا جو اپنا حق پوری طرح سے ادا نہیں کر سکیں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں حوض پر تمھارا پیشوا ہوں گا اور اس کی وسعت کوفہ سے الحجر تک ہے اور اُس کے برتن ستاروں جتنے ہیں (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جبکہ آپ طائف میں تھے کہ تمھارا وعدہ حوض پر ملنے کا ہے۔

☆ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ آپ کا وہ حوض کیا ہے؟ جو آپ بیان فرمایا کرتے ہیں؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ اتنا وسیع ہے جتنا دُور صنعاء سے بُصریٰ ہے پھر اُس میں سے جھرنے نکلتے ہیں۔ کوئی انسان نہیں جانتا کہ اُس کے دونوں کنارے کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں (صحیح ابن حبان، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا عثمان! میری سنت سے پہلو تہی نہ کرنا کہ جس نے میری سنت سے اعراض کیا، پھر وہ توبہ کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو فرشتے اس کے منہ پر مار کر اُسے قیامت کے روز میرے حوض سے ہٹا دیں گے۔ (حکیم ترمذی، تلبیس ابلیس، ابن جوزی، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری یہ امت، حوض کوثر پر اژدحام کرے گی۔ جیسے پانچ دن کے پیاسے اُونٹ پانی پر بھیڑ کر دیتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میں حوضِ کوثر پر تمھارا پیشوا ہوں گا اور اس کی چوڑائی ایلہ سے جحفہ تک ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکل کر اُن کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، عنقریب میرے بعد اُمراء ہوں گے۔ جس نے اُن کے پاس جا کر اُن کے جھوٹ کی تصدیق کی اور اُن کے ظلم پر ان کی اعانت کی۔ وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اُس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر بھی نہیں آ سکے گا اور جو ان امراء کے پاس نہیں جائے گا، اور اُن کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اور نہ ان کی تصدیق کرے گا تو وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر آ سکے گا۔ (ترمذی شریف، نسائی شریف)

مسند امام احمد، مستدرک حاکم، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یزید بن اخنس فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے۔ ارشاد فرمایا عدن سے عمان تک ہے اس کے دو جھرنے ہوں گے سونے اور چاندی کے۔ عرض کیا کہ آپ کا حوض کیسا ہے ارشاد فرمایا کہ دودھ سے زیادہ بڑھ کر سفید مزے میں شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار جو اس سے ایک بار پی لے گا۔ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (مسند امام احمد، البیہقی، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرا حوض اتنا ہے، جتنا فاصلہ عدن اور عمان کے درمیان ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو اس میں سے نوش کرے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور میری اُمت کے اس پر آنے والے لوگ پراگندہ بال میلے کپڑوں والے ہوں گے۔ جو حسین و جمیل عورتوں سے نکاح نہ کرسکیں، اور بادشاہ تک رسائی حاصل نہ کرسکیں گے اور وہ تو اپنا تمام حق ادا کریں اور اُنھیں اُن کا حق نہ دیا جائے۔ (حوالہ گزر چکا ہے)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ انبیاء علیہم السلام قیامت کے روز اپنی امت کی کثرت پر فخر کریں گے۔ دیکھو مجھے رسوا نہ کرنا اور تمھارے انتظار میں حوض کوثر پر بیٹھوں گا۔ (ابن عاصم، فی السنۃ، شیخ البانی فرماتے ہیں اس کی سند کمزور ہے۔ کیونکہ نمیر بن یزید اور قحافہ ربیعہ غیر معروف ہیں)

☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری مجلس کے کچھ آدمی حوض پر میرے پاس آئیں گے۔ جب میری طرف سر اُٹھائیں گے اور میں اُنھیں دیکھوں گا کہ وہ روشن چہرہ ہیں تو میں کہوں گا میرے دوستو، میرے دوستو تو کہا جائے گا۔ آپ نہیں جانتے ہیں اُنھوں نے آپؐ کے بعد کیا گل کھلائے۔ (مسند امام احمد، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ سے صنعاء تک ایک ماہ کا فاصلہ ہے اور اُس کی لمبائی اتنی ہی ہے۔ اس سے جنت کے دو جھرنے پھوٹتے ہیں۔ ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ جو اس سے نوش کرے گا۔ وہ جنت میں جاتے تک پیاسا نہیں ہوگا۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، التلخیص حافظ، الذھبی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں پاؤں گا کہ تم میں سے ایک شخص کے بارے میں حوض پر جھگڑا ہوگا تو میں کہوں گا۔ یہ میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ ہیں۔ تو کہا جائے گا۔ آپ نہیں جانتے کہ اُنھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں ایجاد کیں۔ (ابن ابی عاصم، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ کہ حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس کے برتن آسمان کے تمام ستاروں سے زیادہ ہیں اور وہ بھی بادل سے صاف سیاہ رات میں جتنے نظر آتے ہیں اور یہ برتن جنت کے ہوں گے۔ جو ایک دفعہ پی لے گا۔ وہ آخر تک پیاسا نہیں ہوگا۔ وہاں سے دو جھرنے نکلتے ہیں جنت سے۔ اس کا طویل وعریض برابر ہے۔ جو عمان سے ایلہ تک ہے۔ اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ (مسلم شریف مسند امام احمد، البیہقی)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میری ایک نہر ہے۔ جو صنعاء سے ایلہ تک طویل ہے اور اُس میں ستاروں جتنے برتن ہیں اور وہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا۔ وہ اس کے بعد جنت میں جانے تک کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس سے نہ پی سکے گا۔ وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ میں حوض پر تمھاری پیشوائی کروں گا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ میں حوض کوثر پر تمھارا پیشوا ہوں گا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ پیش کیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب میں اُنھیں دیکھوں گا تو وہ مجھ سے ہچکچائیں گے۔ تو میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا آپؐ نہیں جانتے اُنھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں ایجاد کر لی تھیں۔ (مسند امام احمد، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر پرے حوض کے اُوپر ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف مؤطا امام مالکؒ، مسند امام احمدؒ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرا حوض ایلہ سے عدن تک سے بھی زیادہ دُور ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید، اور دودھ ملے شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے اور اُس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں بعض لوگوں کو اس سے روکوں گا۔ جیسے کوئی آدمی دوسرے لوگوں کے اُونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ اُنھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپؐ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! تمھاری ایسی نشانی ہوگی، جو کسی اور امت کی نہیں ہوگی۔ تم حوض پر روشن چمکدار اعضاء بدن کے ساتھ آؤ گے محض وضو کرنے کی وجہ سے (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض ایلہ سے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اُس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ جو اس سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (الطبرانی فی الاوسط، ابن حبان، مجمع الزوائد)

☆ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں حوض پر انتظار میں ہوں گا کہ دیکھوں کون تم میں سے میرے پاس آتا ہے؟ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی)

☆ سیدہ خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آنجنابؐ کے لیے حوض شریف ہے؟ ارشاد فرمایا، ہاں ہے اور مجھے محبوب ہے جو بھی تمھاری قوم کا شخص میرے پاس آئے (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہما جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں نبی نجار کے ایک شخص سے روایت فرماتی ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے روز آپ کا ایک حوض ہوگا؟ جس کی وسعت اتنی اتنی ہے۔ ارشاد فرمایا، ہاں ہوگا اور مجھے محبوب ہے کہ تمھاری قوم کے لوگ اُس سے سیراب ہوں (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی حاتم فی السنۃ، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ تو اُنھوں نے فرمایا، یہ تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نہر ہے، جس کے دونوں کناروں پر جوفدار موتی جڑے ہیں اور اس کے برتن ستاروں جتنے ہیں۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، نسائی فی الکبریٰ، ابن ابی عاصم فی السنۃ، مجمع الزوائد، البیہقی، ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریر وطبری)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو چاہتا ہے کہ وہ حوضِ کوثر کی سرسراہٹ سُنے، تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر سن لے۔ (تفسیر، وابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ سیدام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں حوضِ کوثر پر تمھاری پیشوائی فرماؤں گا۔ (مسلم شریف، امام بیہقی)

ہر نبی کا ایک حوض ہے:

☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ ایک دوسرے پر ناز کریں گے کہ کس کے حوض پر آنے والے زیادہ ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ میرے حوض پر ان سب سے زیادہ لوگ آئیں گے (ترمذی شریف، ابن ابی حاتم فی السنۃ، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے پر ناز کریں گے کہ کس کے اصحاب زیادہ آئے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت کے آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

حوضِ کوثر کا کچھ اور بیان:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قیامت کے روز میرے حوض پر متعین ہوں گے (الطبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آنجناب کا قیامت کے روز حوض ہوگا۔ جس میں روزہ داروں کے سوا کوئی نہیں آسکے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز ہر شخص پیاس کی حالت میں آئے گا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ تاریخ بغداد، شیخ الالبانی نے اس روایت کو ضعیف روایتوں میں درج فرمایا ہے)

☆ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ قیامت کے روز پیاسا ہو کر آئے گا۔ (سندِ امام احمد، امام ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

حوضِ کوثر سے سیراب کرنے والے اعمال:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز جتنے عُریاں ہوں گے۔ اتنے کبھی نہیں ہوں گے اور نہ کبھی اتنے بھوکے اور پیاسے اُٹھیں گے اور نہ کبھی اتنے تھکے ہوئے اور خستہ حال ہوئے ہوں گے۔ تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو لباس پہنایا۔ اللہ تعالیٰ اُسے پہنائے گا اور جس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے لیے کھلایا، اللہ تعالیٰ اُسے کھلائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو پلایا، اللہ تعالیٰ اُسے پلائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نیک عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز کردے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی کو معاف کردیا، اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرمادے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کو سیراب کیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا کہ جنت میں جانے تک وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (الترغیب والترھیب، ابن خزیمہ، الدرالمنثور، شعب الایمان)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ساتھ ایک بحری سفر پر روانہ فرمایا کہ اس دوران میں اُنھوں نے اندھیری رات میں بادبان اُٹھائے، کہ اُوپر سے ایک غائبانہ آواز اُنھیں پکار رہی تھی۔ اے کشتی والو! ٹھہرو۔ میں تمھیں ایک فیصلے کے بارے میں بتاؤں جو اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں بتاؤ تو اس نے کہا، اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ لازم کیا ہے کہ جس نے گرمی کے دنوں میں (روزہ سے) اپنے آپ کو پیاسا رکھا، تو پیاس کے روز (قیامت کو) اللہ تعالیٰ اُسے سیراب فرمائے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی آدمی کے پاس عذر لے کر آیا۔ تو اُسے چاہیے کہ قبول کرلے۔ وہ سچا ہو یا جھوٹا، تو اگر اُس نے اس پر عمل نہ کیا، تو وہ قیامت کے روز میرے حوض پر نہیں آسکے گا۔ (مستدرک حاکم، التلخیص)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ جس نے کسی اپنے مسلمان بھائی سے عذر پیش کیا اور اُس نے اس کا عذر قبول نہیں کیا۔ تو وہ حوضِ کوثر پر نہیں آسکے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

فصل:

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دین سے پھر گیا یا اُس نے اس میں ایسی چیز ایجاد کی جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے تو وہ میرے حوض سے پیچھے ہٹا دیا جائے گا اور مسلمانوں کی مخالف جماعتوں خارجیوں، رافضیوں اور معتزلیوں سے بھی بڑھ کر دُور کر دیا جائے گا۔ کہ یہ فرقے سب دین کو بدلنے والے ہیں اور اسی طرح حد سے بڑھنے والے ظالم جو نہایت ظلم کرتے ہیں اور حق کو مٹانے اور حق کو ذلیل کرنے میں آگے بڑھے ہوئے ہیں، اُنھیں مسرت مل رہی ہے اور اعلانیہ کبیرہ گناہ کرنے والے اور گناہوں کو معمولی سمجھنے والے اور ٹیڑھے اور اہل بدعت سب اس وعید کے حقدار ہوں گے

☆ اور کہتے ہیں کہ جو اہل کبائر حوض کوثر پر آکر اس سے سیراب ہو جائیں گے اور اُس کے بعد اگر وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے تو اُنھیں پیاس نہیں ستائے گی اور اس میں اس شخص کے لیے تذلیل ہے جو یہ کہتا ہے کہ حوض کوثر پُل صراط سے پہلے قائم ہوگا۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ اور قاضی عباس رحمتہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ پُل صراط حوض کوثر کے بعد ہوگی اور حافظ ابنِ حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر جنت کے ایک پہلو میں ہوگا اور اس میں پانی اس نہر سے آئے گا جو جنت کے اندر بہتی ہے۔ اگر حوضِ کوثر پُل صراط سے پہلے ہو تو دوزخ اس پانی اور نہر کے درمیان حائل ہو جاتا ہے جو جنت سے آتی ہے۔

☆ اور اس پر جو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہ حدیث جس میں کسی جماعت کو واپس دھکیلنے کا ذکر ہے کہ جب وہ حوض کوثر کو دیکھیں گے اور وہاں پہنچیں گے اور پھر انھیں دوزخ کی طرف دھکیل دیا

جائے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حوض کوثر کے قریب ہوں گے اور وہ اس کو دیکھیں گے اور بقیہ پل صراط سے گزرنے سے پہلے ہی وہ دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے۔

بیٹوں کے سفارش کرنے کا بیان:

☆ حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کی اس کے بیٹے کی وفات پر تعزیت فرمائی تو اس نے عرض کیا، یارسول! میں بوڑھا آدمی ہوں اور میرا بیٹا میرا خیال رکھتا تھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوگا کہ تیرا بیٹا پیالہ لیے جنت کے دروازوں پر تیرا استقبال کرے؟ یا فرمایا کہ تجھے آکر ملے تو اس بوڑھے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ۔اس کا میرے لیے کون ضامن ہے؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمھیں اس کے بدلہ میں عطا فرمائے گا اور اسی طرح سے ہر مسلمان جس کا بیٹا فوت ہو جائے گا۔ اُسے اجر ملے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبید بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو مسلمانوں کے بچے جنت میں سے شراب (طہور) کے پیالے لے کر نکلیں گے تو لوگ ان سے کہیں گے۔ ہمیں پلاؤ تو وہ کہیں گے۔ ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ یہاں تک گرا ہوا بچہ بھی جنت کے دروازے پر اَڑ جائے گا اور کہے گا۔ جب تک میرے ماں باپ جنت میں داخل نہیں ہوں گے میں بھی جنت میں نہیں جاؤں گا۔ (واللہ اعلم، الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد)

میدان حشر میں کون نعمتیں تناول فرمائے گا:

☆ اس بارے میں زمین کی تبدیلی کے باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ عرش الٰہی کے نیچے اللہ تعالیٰ کا ایک دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ جس پر وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، اور نہ کسی کان نے سُنی ہیں اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں کھٹکی ہیں۔ اس دستر خوان پر صرف روزہ دار ہی بیٹھ سکیں گے۔ (الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے کہ روزہ داروں کے مُونہوں سے کستوری کی خوشبو مہکے گی اور قیامت کے روز ان کے لیے عرشِ الٰہی کے نیچے دستر خوان رکھے جائیں گے اور وہ ان سے تناول فرمائیں گے اور لوگ سختی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابن الدنیا، الدر المنثور، تاریخ جُرجان للسہمی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو روزے دار اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ وہ اپنے روزے کی خوشبو محسوس کریں گے۔ ان کے مونہوں سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آرہی ہوگی۔ تو وہ دستر خوان اور کوزوں کا استقبال کریں گے۔ جس پر کستوری کی مُہر ہوگی۔ تو اُن سے کہا جائے گا کہ کھاؤ پیو تم پیاسے ہو۔ لوگوں کو چھوڑو اور آرام کرو تم تھکے ہوئے ہو۔ تو وہ کھائیں پئیں گے اور آرام کریں گے اور لوگ حساب کتاب اور مشقت و پیاس میں مبتلا ہوں گے۔ (ابوالشیخ، ابن حبان، الدر المنثور، تاریخ جُرجان)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ روزہ داروں کے لیے عرش الٰہی کے نیچے موتیوں اور جوہر اسے جڑاؤ دستر خوان رکھا جائے گا۔ جس پر رنگ برنگ کے کھانے موجود ہوں گے اور مشروب اور پھل ہوں گے اور وہ کھائیں پئیں اور عیش کریں گے اور لوگ حساب کتاب کی سختی میں مبتلا ہوں گے (الدیلمی فی مسند الفردوس، الاصبہانی فی الترغیب والترھیب، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن رباح فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز ایک دستر خوان رکھا جائے گا اور سب سے پہلے اس میں روزہ دار تناول فرمائیں گے۔ (ابن شیبہ، الدر المنثور)

☆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے حضرت محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم سے پوچھا، مجھے بتائیں کہ قیامت کے روز لوگ کیا کھائیں پئیں گے؟ تو جناب محمد بن علی نے فرمایا وہ ایک پاکیزہ قرصہ پر جمع ہوں گے جس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ تو ہشام نے کہا، اُس دن اُنھیں کھانے پینے سے کس نے مصروف رکھا ہوگا؟ تو جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ وہ آگ میں زیادہ مصروف ہوں گے اور ان کی یہ مصروفیت کم ہوگی کہ وہ کہتے ہوں گے کہ ہماری طرف پانی بہاؤ یا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمھیں دے رکھا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ڈکار لیا، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اپنے ڈکار کو ہم سے دُور رکھو۔ کیونکہ تم میں سے اکثر شکم سیر دنیا میں قیامت کے روز اور لمبی مدت تک پیاسے رہیں گے ۔(ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف الدر المنثور)

☆ اور امام طبرانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ حدیث ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ بے شک دنیا میں شکم سیر کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

نبی اکرم صلی اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔ دیکھو، بہت سے کھانے والے اور دنیا میں عیش کی زندگی گزارنے والے قیامت کے روز بھوکے ننگے ہوں گے (ابن ابی الدنیا)

عمل ناموں کا کھلنا، اور اُن کا دائیں بائیں اور پیٹھ کے پیچھے سے ملنا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآءُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَهْ ○ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتَابِیَهْ (الحاقۃ 19، 25)

تو جس کا عمل نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو وہ خوش ہو کر لوگوں سے کہے گا کہ لو میرا عمل نامہ پڑھو ۔ میرا تو پہلے سے ہی یقین تھا۔ کہ مجھے میرا حساب پیش آنے والا ہے۔ غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے پھل اس قدر جُھکے ہوں گے (حکم ہوگا) کہ کھاؤ پیو مزے کے ساتھ، ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گزشتہ دنوں میں کیے ہیں۔ اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ حسرت سے کہے گا کہ مجھے میرا اعمال نامہ نہ ہی ملتا (تو اچھا تھا) اور مجھے یہ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔

☆ اور فرمان باری تعالیٰ ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ o فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا oوَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا oوَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖo فَسَوْفَ یَدْعُوْ ثُبُوْرًا o وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا o(الانشقاق 7تا12)

تو جس کا اعمال نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں ملے گا۔تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے ملنے والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا اور جس کا اعمال نامہ اُس کی پیٹھ کے پیچھے کی طرف سے ملے گا۔تو وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

☆ اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کِتَابًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا oاِقْرَاْ کِتَابَكَ کَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاo(الاسراء13-14)

اور ہم نے ہر انسان کا نامہ عمل اس کے گلے کا ہار کر کے رکھا ہے اور پھر قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے ۔جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا (اور اُسے حکم ہوگا) کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا محاسب کافی ہے۔

☆ اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر 10) یاد کرو جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔لوگ قیامت کے روز تین بار بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گے۔پہلی دو پیشیوں میں تو جھگڑے اور عذر پیش ہوں گے اور تیسری پیشی میں اعمال نامے ہاتھوں میں دیے

جائیں گے۔ بعض کو دائیں ہاتھ میں ملیں گے بعض کو بائیں ہاتھ میں عمل نامے ملیں گے (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ (دو پیشیوں میں جھگڑے اور مورتیں ہوں گی اور تیسری پیشی میں ایمان اور اخلاق کے اعمال نامے پیش ہوں گے (ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے دشمنوں کے بارے میں جھگڑیں گے۔ کیوں کہ وہ اپنے رب کریم کو نہیں پہچانتے ہوں گے ان میں یہ گمان ہوگا کہ وہ جھگڑا کر کے بچ جائیں گے اور ان کی دلیل دشمنوں کے سامنے کارگر ہو جائے گی۔ پھر انھیں دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا اور تیسری پیشی مومنوں کی ہوگی اور یہ بڑی پیشی ہوگی تو ان کو علیحدگی میں جس پر عتاب ہونا ہوگا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ شرم سے پانی پانی ہو جائیں گے اور شرمساری کی تکلیف اُٹھائیں گے۔ پھر ان کی بخشش ہو جائے گی اور ربِ کریم ان سے راضی ہو جائے گا۔ (نوادر الاصول)

☆ امام عقیلی نے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں کے اعمال نامے تمام کے تمام عرشِ الٰہی کے نیچے ہیں۔ جب میدان حشر قائم ہوگا تو اللہ تعالیٰ یہ اعمال نامے ایک ہوا کے ذریعے سے بھیجے گا۔ جو ایمان اور اخلاق کے ہوں گے۔ ان میں سب سے پہلے یہ لکھا ہوگا۔ اپنا عمل نامہ پڑھ لو۔ آج تم خود اپنا حساب لینے کو کافی ہو۔ (عقیلی فی الضعفاء، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اِقْرَاْ کِتَابَكَ، کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس دن وہ بھی پڑھ جائے گا۔ جو دنیا پڑھا ہوا نہیں تھا (تفسیر ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کی گردن میں پٹہ پڑا ہوگا جس پر اُس کے عملوں کی تحریر لکھی ہوگی۔ جب وہ فوت ہوگا۔ لپیٹ دیا جائے گا اور جب وہ اُٹھے گا، تو کھولا جائے گا اور اُسے کہا جائے گا۔ اپنا عمل نامہ پڑھ لو۔ تم اپنا حساب لینے کو خود کافی ہو۔ (ابن المبارک فی الزہد، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں کہ مومن کو پردے سے اُس کا عمل نامہ ملے گا۔

جب وہ اپنے گناہ پڑھے گا تو اس کا رنگ بدل جائے گا۔ پھر وہ اپنی نیکیاں پڑھے گا۔ تو اس کا رنگ بحال ہو جائے گا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کی برائیاں نیکیوں سے تبدیل ہو جائیں گی تو اُس وقت وہ کہے گا۔ هَآءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ لو میرا عمل نامہ پڑھو (ابن المبارک فی الزہد، ابن المنذر، خطیب بغدادی ،البزار المنثور)

☆ بنی اسد کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا۔ ہم سے آخرت کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔ عرض کیا ہاں یا امیر المومنین جب قیامت کا روز ہوگا۔ لوح محفوظ اُٹھالی جائے گی۔ تو مخلوق میں سے ہر شخص اپنے عمل دیکھ رہا ہوگا۔ پھر عمل نامے لائے جائیں گے جن میں بندوں کے اعمال نامے ہوں گے۔ وہ عرشِ الٰہی کے اردگرد پھیلا دیے جائیں گے۔ پھر مومن کو بلایا جائے گا تو عمل نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ جسے وہ دیکھے گا۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ مومن کے عمل نامے کا عنوان قیامت کے روز لوگوں کی اچھی مدح سرائی ہوگا۔ (الدیلمی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مومن کی کتاب کا عنوان قیامت کے روز اچھی مدح سرائی ہوگا۔ (ابونعیم)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ایک آدمی کا عمل نامہ کھول کر لایا جائے گا تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میری وہ نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے یہ یہ کی تھیں۔ کیا تو اُنھیں میرے عمل نامے میں درج کرنا بھول گیا ہے؟ تو رب کریم فرمائے گا۔ تو وہ تیرے لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے مٹا دی گئیں ہیں۔ (الاصبہانی فی الترغیب، المنذری الترغیب والرھیب)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد، کہ اس دن کو یاد کرو جس دن ہم تمام لوگوں کو اُن کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے:

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ م بِاِمَامِهِمْ" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ امام یا ہدایت کے ہوں گے یا گمراہی کے۔ (ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابی حازم الاعرج اپنے آپ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ارے اعرج! قیامت کے روز اعلان ہوگا۔ اے یہ گناہ کرنے والو! تو وہ ان کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر اعلان ہوگا۔ اے دوسرے گناہ کرنے والو! تو کچھ اور لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ، صفۃ الصفوی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ م بِاِمَامِهِمْ" آپ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی کو بلا کر اس کا عمل نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اُس کا جسم بڑھ جائے گا اور اُس کا چہرہ روشن ہوگا اور اُس کے سر پر موتیوں کا چمکتا ہوا تاج ہوگا۔ وہ اپنے دوستوں کے پاس جائے گا تو وہ اُسے دُور سے دیکھ کر کہیں گے۔ اے اللہ کریم! ہمیں بھی یہ عزت عطا فرما اور اس میں ہمیں برکت ڈال دے۔ تو وہ آدمی ان کے پاس آئے گا اور ان سے کہے گا۔ خوش ہو جاؤ۔ تمھیں بھی ہر ایک کو اس طرح ملے گا۔

لیکن کافر کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اُس کا جسم بڑھ جائے گا اور اُس کے دوست اُسے دیکھ کر کہیں گے۔ ہم اس شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ کریم! ہمیں اس طرح نہ لانا۔ تو وہ آدمی ان کے پاس آئے گا تو وہ لوگ کہیں گے۔ اے اللہ کریم! اسے ذلیل کر۔ تو وہ کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھیں دُور کرے۔ تمھیں بھی اسی طرح سے ملے گا (ترمذی شریف، مستدرک عالم، الذھبی، فی التلخیص، ابونعیم فی الحلیہ، تفسیر ابن کثیر، البزار، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نیکی میں سرکردہ شخص

قیامت کے روز لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا۔ اپنے رب کریم کو جواب دو تو اُسے اس کے رب کریم کے حضور پیش کیا جائے گا اور اس سے کوئی پردہ نہیں ہوگا اور اُسے جنت میں لے جانے کا حکم ہوگا اور وہ اپنا مقام دیکھ لے گا اور ان لوگوں کا مرتبہ بھی دیکھ لے گا۔ جو نیکی میں اُس کے ساتھ اکٹھے تھے اور اُس کے مددگار تھے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کا مرتبہ ہے اور یہ فلاں کا مقام ہے اور وہ اپنا مقام و مرتبہ اُن سب سے برتر پائے گا اور اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور اُس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اُسے جنت کی خوشبو کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا اور اُس کا چہرہ روشن ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس آئے گا جو نیکی میں اُس کا ساتھ دیتے تھے اور اُس کے مددگار تھے۔ تو وہ کہے گا۔ ارے فلاں! تو خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے یہ کچھ تیار فرمایا ہے۔ تو وہ اُنھیں مسلسل خوشخبری دیتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ان کے لیے کیا کیا مراتب تیار کر رکھے ہیں۔ یہاں تک کہ روشنی ان کے چہروں پر غالب ہوگی۔ جیسے اُس شخص کے چہرے پر نمایاں ہوگی تو وہ لوگ اپنے چہرے کی روشنی کو پہچان لیں گے اور کہیں گے۔ یہ لوگ جنتی ہیں۔ (الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

محشر میں لوگ اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جائیں گے:

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز تم لوگ اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں سے بُلائے جاؤ گے۔ لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔ (ابوداؤد شریف، الدارمی، مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی الحلیہ، بغوی فی شرح السنۃ)

☆ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے۔

☆ میں کہتا ہوں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہ اس کے بارے میں بھی حدیث آئی ہے۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ جو عنقریب اس آیت گرامی کے سلسلہ میں آئندہ آئے گی۔ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ (التحریم 8)

حساب کے لیے لوگوں کی صف بندی:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا ○ (الکہف: 48) اور لوگ آپ کے رب کریم کے سامنے صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بلند آواز سے جو ناگوار نہیں ہوگی، اعلان فرمائے گا۔ اے میرے بندو! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہوں اور سب سے زیادہ صحیح فیصلہ فرمانے والا ہوں اور جلدی حساب لینے والا ہوں اپنی دلیل پیش کرو اور آسان جواب دو۔ تم سے سوال ہو رہا ہے۔ تم سے حساب لیا جا رہا ہے اور میرے فرشتو! میرے بندوں کو صفوں میں حساب کے لیے پیروں کے پوروں کے بل کھڑا کر دو۔ (ابن مندہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ اس حدیث شریف میں اور اس باب میں درج دوسری احادیث شریفہ میں اُس پکار اور آواز کا ذکر ہے وہ اس فرشتے کے ذریعہ سے ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے مقرر کیا ہوگا اور نداء اور آواز کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ تعالیٰ کے حکم دینے کی بنا پر ہوئی ہے اور یہ بات لغت اور محاورے میں اور عُرف میں عام ہے اور احادیث میں بھی اسی کا بہت استعمال ہوا ہے۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں اور پھر فرشتے کا "یا عبادی انا اللہ" کہ اے میرے بندو! میں اللہ ہوں" یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حکایت ہے۔ جسے پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم دیا ہوگا جیسا کہ قاری (پڑھنے والا) سورہ طٰہٰ میں کہتا ہے "اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ" کہ میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کرو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حکایت ہے۔

سب سے پہلے مویشیوں کے آپس کے درمیان فیصلہ اور اُن کے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ اور پھر ان کا مٹی ہو جانا:

☆ حضرت یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے روز حیوانات میں فیصلہ ہوگا اور حشرات الارض (کیڑوں مکوڑوں) کا فیصلہ

ہوگا۔ یہاں تک کسی کا کسی پر کوئی حق نہیں رہے گا۔ پھر اُنھیں مٹی بنادیا جائے گا۔ پھر دونوں مخلوقات جن وانس کو کھڑا کیا جائے گا۔ اوران کا حساب کتاب ہوگا۔ تو اس دن کافر تمنا کرے گا۔ کاش میں بھی مٹی ہوجاتا۔ (الدینوری فی المجالسۃ۔ الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا زمین چمڑے کی طرح بچھائی جائے گی اور تمام مخلوقات جن وانس اور جنگلی جانوروں کو اللہ تعالیٰ اُٹھائے گا تو جب یہ دن ہوگا۔ تو جانوروں سے آپس کا بدلہ لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کا سینگ والی سے بدلہ لیا جائے گا۔ اُس کے سینگ مارنے کی وجہ سے۔ جب اللہ تعالیٰ جانوروں کا بدلہ لینے سے فارغ ہوگا تو اُن سے فرمائے گا کہ مٹی بن جاؤ۔ تو کافر اُنھیں دیکھ کر کہے گا۔ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَاباً اے کاش میں بھی مٹی ہوجاتا۔ (مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص، ابن جریر، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے روز تمام مخلوقات اُٹھائی جائے گی۔ جن میں مویشی چارپائے اور پرندے اور ہر چیز شامل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا انصاف یہاں تک پہنچے گا کہ بے سینگ کی بکری کا حساب سینگ والی بکری سے لے لیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مٹی ہوجاؤ۔ تو یہ وہ وقت ہے جس وقت کافر کہے کاش میں بھی مٹی ہوجاتا۔ (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر وابن ابی حاتم، الدرالمنثور، تذکرہ)

☆ حضرت ابوعمران الجونی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ چوپائے جب انسان کو دیکھیں گے کہ وہ بڑی مشقت سے اور دو حصوں میں بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہیں۔ ایک قسم جنت کے لیے اور ایک دوزخ کے لیے تیار ہے۔ تو مویشی اُنھیں پکاریں گے۔ اے انسانو! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں تمھاری طرح نہیں بنایا ہمیں نہ جنت کی اُمید ہے اور نہ دوزخ کا خوف ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بکریوں کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کو سینگ مار رہی ہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیوں ایک دوسرے کو سینگ مار رہی ہیں عرض کیا نہیں

۔ارشاد فرمایا، لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جلد ہی قیامت کے روز ان کے درمیان فیصلہ ہوگا۔
(مسند احمد، البزار، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ سب سے پہلے قیامت کے روز دو بکریوں سینگ والی اور بغیر سینگ والی کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ (الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ بکری سے بھی پرسش ہوگی کہ اُس نے اپنی ساتھی بکری کو سینگ کیوں مارا؟ اور پتھروں اور ٹھوس چیزوں سے بھی سوال ہوگا کہ تم نے آدمی کی انگلی کیوں کچلی؟ (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت الشرید بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے، کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے ایک چڑیا کو فضول ہلاک کر دیا، وہ قیامت کے روز بارگاہ الٰہی میں فریاد کرے گی اور کہے گی۔ اے رب کریم! کہ فلاں شخص نے مجھے فضول ہلاک کر دیا۔ اس نے مجھے فائدہ کے لیے ہلاک نہیں کیا۔

(نسائی شریف، مسند امام احمد، ابن حبان، الطبرانی)

☆ حضرت ابن یزید اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں یہی حدیث اور اس میں اضافہ فرماتے ہیں۔ نہ اُس نے مجھے ہلاک کر کے فائدہ اُٹھایا اور نہ مجھے زندہ رہنے دیا کہ میں زمین پر رہ لیتی۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ایک چڑیا کو ہلاک کر دیا۔ قیامت کے روز وہ آئے گی اور وہ چیخ رہی ہوگی۔ اے رب کریم! اس شخص سے پوچھ کہ اس نے مجھے فضول بے فائدہ کیوں ہلاک کیا؟
(عدی فی الکامل، جامع الصغیر، شیخ البانی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کسی چڑیا یا کسی اور معمولی جانور کو ہلاک کر دیا تو قیامت

کے روز اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہؐ اس کا حق کیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اُس کا حق ہے کہ اُسے ذبح کرے اور کھائے اور اُس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

(نسائی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ایک چڑیا کو فضول ہلاک کر دیا تو وہ قیامت کے روز چیختی چلاتی آئے گی۔ کہے گی۔ اے رب کریم! اس نے مجھے ذبح نہ کر لیا اور نہ مجھے کھالیا؟ کہ کیڑوں مکوڑوں میں زندہ نہ رہتی''

☆ اور حضرت ہناد نے ہی درج کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو دوپہر کے وقت بندھا ہوا تھا۔ آپؐ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو اونٹ اسی حال میں بندھا ہوا تھا۔ آنجنابؐ نے اس کے مالک سے ارشاد فرمایا۔ کیا تم نے آج اسے کوئی چارہ نہیں ڈالا اور پھر ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے روز تجھ سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں چلی گئی کہ اس نے بلی کو باندھے رکھا اور اُسے کچھ نہیں کھلایا اور اُسے گیلی مٹی بھی نہیں کھانے دی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ اور ابن ماجہ کی روایت میں اس روایت میں سے اضافہ ہے کہ وہ اس کی دونوں شرمگاہیں نوچے گی۔ (نسائی شریف، مسندِ امام احمد)

☆ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک اُونٹ پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے جس کے ناک کو داغا ہوا تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ارے جنادہ! تجھے داغنے کو اعضا میں سے چہرہ ہی ملا تھا۔ دیکھو۔ آگے چل کر تمھیں اس کا بدلہ دینا ہوگا (البیہقی فی الکبریٰ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو کوئی جانور شکار کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ گرامی کی اتنی ہی تسبیح کم

ہو جاتی ہے اور ایک فرشتہ مقرر ہے جو اس تسبیح کو شمار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے روز وہ تسبیح پیش کی جائے گی۔ (ابن شیبہ فی الزہد، مسند ابن راہویہ، تفسیر الدر المنثور)

نبیوں اور اُن کی اُمّتوں سے سوال ہوگا:

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○ (الاعراف 6) ان لوگوں سے بھی سے بھی پوچھیں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ ○ (المائدہ: 109) جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو اکٹھا کر کے پوچھے گا کہ تمھیں لوگوں نے کیا جواب دیا؟۔

☆ ارشادِ خداوندی ہے۔ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○ (النساء 41) تو کیسے ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے گواہ اکٹھے کریں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ○ (البقرہ 134) اور اسی طرح ہم نے تمھیں درمیانی امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور جناب رسول تم پر گواہ ہوں گے

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ہم تمام لوگوں سے پوچھیں گے کہ اُنھوں نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا؟ اور ہم پیغمبروں سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے پیغام پہنچایا؟ (تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر تفسیر الدر المنثور، ابن ابی حاتم، تفسیر ابنِ جرید)

☆ حضرت ابو سعیدی الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے پیغامِ الٰہی پہنچایا؟ وہ کہے گا ہاں پہنچایا۔ پھر اُن کی اُمت کو بلایا جائے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا۔ کیا اُنھوں نے تمھیں پیغامِ الٰہی پہنچایا تھا؟ تو وہ کہیں گے۔ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اور نہ کوئی اور آیا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا

۔کون تمھاری گواہی دے گا؟ وہ عرض کریں گے۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت گواہی دے گی اور اسی کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے، وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا (بخاری شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ایک نبی کو قیامت کے روز بلائیں گے اور اس کے ساتھ ایک ہی آدمی ہوگا اور ایک نبی کے ساتھ دو آدمی یا اس سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ تو اس کی قوم کو بلا کر اُن لوگوں سے کہا جائے گا۔ کیا اس نبی نے تمھیں حق پیغامِ حق پہنچایا؟ وہ لوگ کہیں گے نہیں۔ تو اس پیغمبر سے کہا جائے گا۔ کیا تم نے اپنی اُمت کو پیغامِ حق پہنچایا تھا؟ تو اس سے پوچھا جائے گا کہ کون آپ کی گواہی دے گا تو وہ کہے گا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت گواہی دے گی تو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت کو بلائیں گے اور اُن سے پوچھیں گے۔ کیا اس نبی نے اپنی امت کو پیغام حق پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں پہنچایا تھا۔ اُن سے پوچھا جائے گا۔ تمھیں کس نے بتایا؟ تو وہ کہیں گے۔ کہ ہمارے نبیؐ نے آکر ہمیں بتایا کہا اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادِ گرامی ہے۔ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝ (نسائی، فی الکبری، ابن ماجہ فی الزہد، مسند امام احمد، الدر المنثور، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اور میری اُمت قیامت کے روز ایک ٹیلے پر ہوں گے۔ تمام مخلوق کو دیکھ رہے ہوں گے اور لوگوں میں ہر کوئی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ہم میں شامل ہو اور جس نبی کی بھی اُس کی اُمت نے تکذیب کی ہوگی۔ ہم گواہی دیں گے کہ اس نبی نے اپنی امت کو پیغام حق پہنچایا تھا۔

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام مخلوقات عام کھلی زمین پر ہوگی۔ سوائے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت کے کہ وہ اُن کے سامنے سب سے اونچے ایک ٹیلے پر براجمان ہوں گے اور لوگ ان کے سامنے پست اور نیچے ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر،

ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن ابی جبلہ رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں کو اکٹھا فرمائے گا تو سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلائیں گے۔ اُن سے رب کریم فرمائے گا۔ میری ذمہ داری کو تم نے کیسے ادا کیا؟ کیا تم نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہے گا۔ ہاں رب کریم! تیرا پیغام جبریل نے پہنچادیا تو حضرت جبریل کو بلائیں گے اور ان سے کہیں گے۔ کیا اسرافیل نے تمھیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے، ہاں پہنچایا تھا۔ تو اسرافیل کو چھوڑ کر جبریل سے کہا جائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچادیا تھا۔ تو پیغمبروں کو بلائیں گے اور اُن سے کہیں گے کیا جبریل نے تمھیں پیغامِ حق پہنچایا تھا؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں پہنچایا تھا۔ تو حضرت جبریل کو چھوڑ کر پیغمبروں سے کہیں گے کیا تم نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں ہم نے امتوں تک پیغام پہنچایا تھا۔ پھر اُمتوں کو بلا کر اُن سے پوچھیں گے۔ کیا پیغمبروں نے تمھیں پیغام پہنچایا تھا؟ تو اُن میں سے کچھ تصدیق کریں گے اور کچھ تکذیب کریں گے۔ تو پیغمبر کہیں گے۔ ہمارے پاس ان کے خلاف گواہ موجود ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ وہ کون ہیں؟ تو وہ کہیں گے۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت، تو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو بلائیں گے اور اُن سے کہیں گے، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرات انبیاء علیہ السلام نے اُمتوں کو پیغامِ حق پہنچایا؟ تو وہ کہیں گے ہاں پہنچایا تھا۔ وہ اُمتیں کہیں گی۔ اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے خلاف کیسے گواہی دیتے ہیں۔ حالانکہ اُنھوں نے ہمیں نہیں پایا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم کیسے گواہی دیتے ہو جبکہ تم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہماری طرف رسول بھیجا اور ہماری طرف کتاب اُتاری اور تو نے اس میں ہمارے لیے بیان فرمایا کہ اُنھوں نے پیغامِ حق پہنچایا۔ تو جو ذمہ داری آپ نے ہم پر ڈالی اس کی ہم گواہی دیتے ہیں تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ اُنھوں نے سچ کہا ہے اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔ (البقرہ 143) تفسیر طبری، الدر المنثور، العظمۃ للشیخ)

☆ حضرت ابوسنان کا بیان ہے کہ قیامت کے روز سب سے لوح کا حساب ہوگا۔ اس کا

بدن کانپ رہا ہوگا۔ اُس سے کہا جائے گا۔ کیا تو نے پیغام پہنچایا؟ وہ کہے گی۔ ہاں پہنچایا۔ تو ہمارا پروردگار کہے گا۔ تیری گواہی کون دے گا؟ وہ کہے گی اسرافیل۔ تو اسرافیل کو بلایا جائے گا اور اس کا بند بند کانپ رہا ہوگا۔ تو اس سے کہا جائے گا۔ کیا تجھے لوح نے پہنچایا۔ جب وہ کہے گا کہ ہاں۔ تو لوح کہے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ اسی ذات گرامی کا شکر ہے۔ جس نے مجھے بُرے حساب کتاب سے بچالیا۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ، الدرالمنثور)

☆ حضرت وھب بن الورد فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلائیں گے اور اُن کا بند بند کانپ رہا ہوگا۔ ان سے کہیں گے۔ کہ تم نے لوحِ محفوظ کا پیغام آگے پہنچایا ہے؟ تو وہ کہیں گے، اے رب کرم! میں نے اُسے جبریل تک پہنچادیا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلائیں گے اور ان کے اعضاء بدن لرز رہے ہوں گے۔ تو ان سے کہیں گے کہ تم نے اسرافیل کا پیغام پہنچانے میں کیا کردار ادا کیا؟ تو وہ کہیں گے۔ اے رب کریم! میں نے وہ پیغام پیغمبروں تک پہنچادیا۔ تو پیغمبروں کو بلائیں گے اور ان کے اعضاء بدن کانپ رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے پوچھیں گے، تم نے اس پیغام کے بارے میں کیا ذمہ داری ادا کی جو جبریل نے تمھیں پہنچایا؟ تو وہ کہیں گے۔ اے رب کریم! وہ ہم نے لوگوں تک پہنچادیا۔ تو فرمایا اسی کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ○ (ابوالشیخ فی العظمۃ الدرالمنثور)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا تمھیں میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تو تم کیا کہو گے۔ عرض کیا۔ ہم گواہی دیں گے۔ کہ آپؐ نے پیغام پہنچادیا اور حق ادا کردیا اور خیر خواہی فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہیو (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ابنِ ماجہ شریف، الدارمی)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرا پروردگار مجھے بلائے گا اور مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے میرے بندوں کو پیغام پہنچایا۔ تو میں عرض کروں گا۔ کہ اے رب کریم! میں نے انہیں پیغام دیا تھا کہ اب تم میں سے موجود شخص غیر حاضر کو پہنچادے۔ پھر تمھیں بلائیں گے اور پٹی سے تمھارے مُنہ باندھ

دیں گے اور پھر سب سے پہلے تمھاری رانیں اور ہاتھ بیان کریں گے۔(مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مصنف عبدالرزاق ابن المبارک، مجمع الزوائد، الدرالمنثور)

☆ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل، جبرائیل اور پیغمبروں کو مویشیوں اور اُن کے انجام کے بارے میں سوال ہونے کے بعد بلا کر پوچھا جائے گا۔

بندے سے کیا پوچھیں گے؟

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (الحجر 92-93) سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے۔ ہم ان سے ان کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے۔

☆ اور ارشادِ الٰہی ہے۔ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ○ (الاسراء 36) بے شک۔ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔

☆ اور ارشاد ربانی ہے۔ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (الانعام 60) پھر اُس کی طرف تمھیں پھر جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال بتائے گا۔

☆ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے۔ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط (التغابن 7) فرما دیجیے۔ ہاں کیوں نہیں اور میرے پروردگار کی قسم، تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے اور پھر تمھیں تمھارے اعمال کی ضرور خبر دی جائے گی۔

☆ اور پروردگار عالم فرماتا ہے۔ "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" (الزلزال 7-8) تو جو شخص ایک ذرہ بھر نیک عمل کرے گا۔ وہ اُسے دیکھ لے گا اور جو شخص ایک ذرہ بھر بُرا عمل کرے گا وہ بھی اُسے دیکھ لے گا۔

☆ اور اللہ کریم کا ارشادِ گرامی ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (التکاثر 8) اور پھر تم اس دن نعمتوں کے بارے میں سوال کا سامنا کرو گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ "لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان نعمتوں سے مراد جسموں کی صحت، کانوں اور آنکھوں کی

نعمت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا کہ تم نے اُنھیں کس کام میں استعمال کیا؟ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن ابی حاتم وابن مردویہ، الدر المنثور")

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیتِ گرامی کے بارے میں ارشاد فرمایا، کہ اس سے امن اور صحت مراد ہے۔ (ابن کثیر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اس آیت سے دنیا کی ہر لذت مراد ہے۔ (ابن کثیر، الفریابی، عبد ابن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، الدر المنثور)

نعمتوں کے بارے میں سوال کا مزید بیان:

☆ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ ہر دولت مند سے اس پر نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ (مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس آیت کے بارے میں ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اعلیٰ قسم کا گھی اور شہد کھایا کریں گے (بس یہ حساب اُسی نعمت کا ہوگا) (ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب یہ آیت مذکورہ بالا نازل ہوئی، تو لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ کن نعمتوں کے بارے میں ہم سے باز پرس ہوگی؟ وہ دو کالی چیزیں (پانی اور کھجور) ہی تو ہیں اور دشمن موجود ہے اور تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ تو یقیناً ہوگا۔ (ترمذی شریف، عبد بن حمید، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔ "لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ" تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہؐ! کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے باز پرس ہوگی؟ کہ آدھا پیٹ شکم سیر ہوتے ہیں اور وہ بھی جو کی روٹی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی نازل فرمائی۔ کہ اُن سے فرما دیجیے کیا تم جوتے نہیں پہنتے ہو اور کیا تم ٹھنڈا پانی نہیں پیتے ہو؟ یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں (تفسیر ابن کثیر، عبد ابن حمید، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا۔ گندم کی روٹی کھانے اور دریائے فرات کا ٹھنڈا پانی پینے کے بارے میں تم سے پوچھ ہوگی۔ (عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے مل کر کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی نوش فرمایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے باز پرس ہوگی۔ (نسائی شریف، مسند امام احمد، البیہقی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ جناب حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس آیت کے بارے میں صبح کا کھانا کھا کر پھر شام کے کھانا کھانے کو بھی نعمتوں میں شمار فرماتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ چار موقعوں پر باز پرس سے بندے کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے۔ جب اس کی عمر کے بارے میں پوچھ ہوگی کہ کہاں صرف کی؟ اور اُس کے جسم کے بارے میں سوال ہوگا۔ کہ کس چیز میں کھپایا؟ اور علم کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس پر کتنا عمل کیا؟ اور اُس کے مال کے بارے میں سوال ہوگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں پہ خرچ کیا؟ (ترمذی شریف، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے بھی اسی طرح سے روایت فرمائی ہے اور حضرت ابوسعید اور حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوالدرداء اور جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی ایسے ہی حدیث روایت فرمائی ہے۔

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حکم عام لوگوں کے لیے ہے۔ ورنہ تو بعض لوگ بغیر حساب و کتاب کے بھی جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے ملوں گا۔ تو مجھے تمھارے لیے سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا کہ آپ کو علم حاصل ہوا تو آپ نے علم

پر کتنا عمل کیا؟ (امام احمد فی الزہد)

☆ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے الزہد میں یہ روایت درج کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے یہ سوال ہوگا کہ تم نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علم میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو اور ایک دوسرے سے علم کی کوئی بات مت چھپاؤ۔ کیونکہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیال کرنے سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ اس بارے میں تم سے پوچھے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد الترغیب والترھیب منذری، شیخ البانی، سلسلہ ضعیفہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کو بلائے گا اور اُسے اپنے سامنے کھڑا کر کے اس سے اُس کے مرتبہ اور مال کے بارے میں پوچھے گا۔ (الطبرانی فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ انسان جب بھی کوئی قدم اُٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بارے میں اُس انسان سے پوچھے گا کہ تم نے قدم کس غرض سے اُٹھایا تھا؟ (تاریخ دمشق ابن عساکر، ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے روز جب انسان کا حساب ہوگا تو اُسے کہا جائے گا (بتاؤ) کیا میں نے تمہارے جسم کو صحت مند اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں فرمایا تھا؟ (ترمذی شریف، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آقا اور غلام کو شوہر اور بیوی کو (قیامت کے روز) لائیں گے اور آدمی سے

کہیں گے۔ تمھیں فلاں فلاں روز لذیذ شراب پلایا گیا اور شوہر سے کہا جائے گا کہ تم نے کئی نکاح کا پیغام دینے والوں کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا، تو میں نے تیرا نکاح کر دیا اور دوسروں کو چھوڑ دیا، (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ارے معاذ! کہ مومن سے قیامت کے روز اپنی ہر کوشش کے بارے میں سوال ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز بندے کو بلائے گا اور اُس سے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمائے گا۔ یہاں تک کہ کہے گا کہ تو نے مجھ سے سوال کیا کہ میں فلاں عورت کا نکاح تجھ سے کر دوں، تو میں نے اس کا نکاح تیرے سے فرما دیا۔ (المطالب العالیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جس نے کسی قوم کی امامت کی۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ضامن ہے اور جس کا وہ ضامن ہے۔ اس کے بارے میں اُس سے پوچھ ہوگی۔ اگر اُس نے اچھی طرح امامت کی، تو اُسے دس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی مانند ثواب ہوگا اور اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور اگر کچھ کوتاہی ہوئی تو وہ اس پر ہوگی۔ (الطبرانی، فی الاوسط، امام بخاری، ابوذرعہ، الدارقطنی نے ایک راوی معارک بن عباد کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اُسے ثقہ راویوں سے میں ذکر کیا ہے۔ مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص بھی کہیں خطبہ دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے پوچھے گا کہ اس سے تمھارا کیا مقصد تھا؟ (امام بیہقی، امام احمد فی الزہد، ابن الدنیا، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت ابن المبارک حضرت شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں۔ جو خطیب بھی کہیں خطبہ دیتا ہے۔ وہ خطبہ قیامت کے روز اُس کے سامنے پیش ہوگا۔ (فی الزہد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو دعوت دینے والا بھی کسی چیز کی دعوت دیتا ہے تو وہ لازمی طور پر قیامت کے روز اپنی اس دعوت کی وجہ سے کھڑا کیا جائے گا۔ جس کی طرف وہ بلاتا رہا چاہے اُس نے ایک شخص کو دعوت دی ہوگی (ابن ماجہ) (مقدمہ) ابن ابی عاصم فی السنتہ، شیخ البانی فرماتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے اور سوائے لیث ابن سیم کے سب راوی ثقہ ہیں، مصنف عبدالرزاق، المغنی عن حمل لاسفار)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا۔ میرے بندے کی نماز پر نظر ڈالو۔ کہ اُسے اس نے مکمل کیا ہے یا ناقص ہے۔ اگر وہ مکمل ہوگی تو مکمل لکھی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کمی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کا فرض نفلوں سے پورا کر دو اور پھر اسی طرح سے دوسرے اعمال لیے جائیں گے۔ (ابوداؤد شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، مستدرک حاکم، التلخیص، الذھبی)

☆ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نماز کو مکمل کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھی جائے گی اور اگر اس نے نماز کو مکمل نہیں کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا۔ کیا تم میرے بندے کے پاس کچھ نوافل پاتے ہو، تو اس کا ضائع شدہ فریضہ اس سے پورا کر لو اور زکوٰۃ بھی اسی طرح سے اور تمام اعمال اسی حساب سے ہوں گے۔ (ابوداؤد شریف، ابنِ ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد، البیہقی، مستدرک حاکم)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ (عبادتوں میں) سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہوگا (اور حقوق میں) سب سے پہلے خونوں کا حساب ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ بندے کے

اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کو دیکھا جائے گا۔ اگر قبول ہوئی تو باقی اعمال کو دیکھا جائے گا اگر نماز قبول نہ ہوئی تو اس کے کسی عمل کو نہیں دیکھا جائے گا۔ (مؤطا امام مالک)

☆ حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ سب سے پہلے جب بندے کا حساب ہوگا تو اس کی نماز کو دیکھیں گے۔ اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب ہوگیا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام اور گھاٹا پانے والا ہوگا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہاں وزن ہوگا۔ جس کا وزن کم ہوا۔ اُس کا حساب شروع ہوجائے گا (الاصبہانی، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ کچھ ناقص لوگ قیامت کے روز پیش ہوں گے۔ پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں ادھر اُدھر دھیان کر کے اور وضو سے نماز میں نقص پیدا کر لیتے تھے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوحاتم رحمتہ اللہ علیہ حضرت القع بن عبدالکلامی فرماتے ہیں کہ دوزخ کے سات راستے اور پُل ہیں۔ مخلوق پہلے پُل کے پاس بیٹھے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اُنھیں روک لو۔ ان سے باز پُرس ہوگی جسے ہلاک ہونا ہوگا وہ ہلاک ہوگا اور جس کی قسمت میں بچنا ہوگا، بچ جائے گا..... جب وہ دوسرے پُل پر پہنچیں گے۔ تو امانتوں کا حساب ہوگا کہ اُنھوں نے کیسے ادا کیں اور کیسے خیانتیں کیں۔ تو جسے ہلاک ہونا ہوگا ہلاک ہوگا اور جسے بچنا ہوگا بچ جائے گا اور جب وہ تیسرے پُل پر پہنچیں گے تو رشتہ داری کے بارے میں پوچھے جائیں گے۔ کہ اُنھوں نے اسے کیسے جوڑا اور کیسے توڑا۔ تو جسے ہلاک ہونا ہوگا، وہ ہلاک ہوگا اور جسے بچنا ہوگا بچ جائے گا۔ ارشاد فرمایا کہ رشتہ داری اس دن دوزخ پر ہوا میں لٹکی ہوگی اور کہہ رہی ہوگی۔ اے اللہ کریم! جس نے مجھے جوڑا اُسے جوڑ دے، اور جس نے مجھے توڑا اُسے توڑ دے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اذار کے اُوپر، روئی کے بیچھے، دیوانہ کا سایہ، پانی کا مٹکا، نعمتیں ہیں

جن کا حساب ہوگا اور قیامت کے روز انسان سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، البزار مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لائے اور آنجنابؐ کے ہمراہ جناب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما تھے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باغ کے مالک سے ارشاد فرمایا۔ ہمیں تازہ کھجوریں کھلائیں تو باغ کے مالک نے کھجوروں کا ایک خوشہ لاکر رکھ دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنجنابؐ کے ساتھیوں نے نوش فرمائیں۔ پھر ٹھنڈا پانی منگوا کر نوش فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز تم سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ اُنھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ کیا قیامت کے روز ہم سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں تین چیزوں کے بارے میں نہیں (1) کپڑے کے اس ٹکڑے کے بارے میں نہیں جس سے انسان اپنا ستر ڈھانپتا ہے (2) روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے آدمی بھوک مٹاتا ہے (3) اور کُٹیا جس میں داخل ہو کر وہ سردی گرمی سے بچتا ہے (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، البیہقی، تفسیر طبری، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جن نعمتوں کے بارے میں قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا۔ ان میں ٹھنڈا سایہ اور ٹھنڈا پانی بھی شامل ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کی طرف آئے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلے فرمائے اور ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی۔ تو سب سے پہلے اس شخص کو بلائیں گے۔ جس نے قرآن کریم جمع کیا یعنی یاد کیا اور وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا اور زیادہ مالدار شخص ..... تو اللہ تعالیٰ قاری قرآن کریم سے فرمائے گا۔ کیا میں نے تمھیں وہ کلام نہیں سکھایا جو میں نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمایا تھا وہ عرض کرے گا۔ ہاں کیوں نہیں۔ اے رب کریم! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو تو نے جانا اس پر عمل کیا؟ تو وہ کہے گا۔ میں اُسے رات کے اوقات میں پڑھ کر قیام کرتا تھا اور دن کے اوقات میں بھی۔

☆ تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔تو نے جھوٹ کہا ہے اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے تو نے جھوٹ کہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا۔ بلکہ تو نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کہا جائے کہ فلاں شخص قاری ہے۔سو وہ کہہ دیا گیا.....اور پھر مالدار کو لائیں گے اور اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ میں نے تمھیں وسیع مال نہیں دیا تھا؟۔ یہاں تک کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا۔وہ کہے گا، ہاں کیوں نہیں اے رب کریم! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔تو جو کچھ میں نے تجھے دیا تم نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کرتا تھا اور صدقہ کیا کرتا تھا۔تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔ تو نے جُھوٹ کہا ہے اور فرشتے بھی اُس سے کہیں گے۔تو نے جھوٹ کہا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ بلکہ تیرا ارادہ تھا کہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے۔ سو وہ کہہ دیا گیا اور پھر اُسے بلایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔تو کس معاملے میں قتل کیا گیا؟ وہ کہے گا۔ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے جنگ کی اور تیری راہ میں مارا گیا۔تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔تو نے جھوٹ کہا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے۔تو نے جھوٹ کہا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ بلکہ تیرا ارادہ تھا کہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا دلیر ہے۔سو وہ کہہ دیا گیا ہے اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا۔ارے ابو ہریرہ! یہ پہلے تین شخص ہیں جن کے لیے قیامت کے روز دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔(ترمذی شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، الذھبی تلخیص، شرح السنۃ، بغوی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب آخری زمانہ ہوگا۔تو میری اُمت تین گروہوں میں بٹ جائے گی (1) ایک فرقہ ہوگا جو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔(2) اور ایک فرقہ ہوگا اللہ تعالیٰ کی عبادت دکھاوے کے لیے کرے گا۔(3) اور ایک فرقہ ایسا ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت لوگوں سے مال کھانے کے لیے کرے گا، تو جب اللہ تعالیٰ اُنھیں قیامت کے روز جمع کرے گا۔تو اس شخص سے فرمائے گا، جو لوگوں سے مال کھاتا تھا۔ تجھے میری عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں تیری عبادت سے لوگوں سے کھاتا تھا۔تو اللہ تعالیٰ

فرمائے گا۔ جو تم نے جمع کیا اُس نے تجھے کچھ فائدہ نہیں دیا کہ اس کی پناہ لے سکے..... اسے دوزخ کی طرف لے جاؤ اور پھر اس شخص سے فرمائے گا جو دکھاوے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا میری عزت اور بزرگی کی قسم کھاؤ کہ تم نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ میں نے تیری عبادت سے دکھاوے کا ارادہ کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس میں سے تیرا کوئی عمل میرے پاس اُوپر نہیں چڑھا۔ اسے دوزخ کی طرف لے جاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس نے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کی تھی۔ تجھے میری عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ بتاؤ تم نے میری عبادت کس ارادے سے کی تھی تو وہ کہے گا کہ مجھے تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ تو یہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے میں نے اس سے تیرے ذکر اور تیری ذات کا ارادہ کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے سچ کہا ہے اور اسے جنت کی طرف لے جاؤ (طبرانی فی الاوسط، ابو حاتم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کہے گا۔ اے انسان! میں بیمار پڑا تو نے میری بیمار پُرسی نہیں کی وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں تیری بیمار پُرسی کیسے کرتا۔ تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے معلوم نہیں ہوا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی بیمار پُرسی نہیں کی۔ کیا تجھے معلوم نہیں، کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تُو مجھے اس کے پاس موجود پاتا..... اے انسان! میں نے تجھ سے کھلانے کو کہا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا کہ تُو رب العالمین ہے۔ وہ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا، اور تُو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تجھے معلوم نہیں، اگر تو نے اُسے کھانا کھلاتا تو تُو اُسے میرے پاس پالیتا..... اے انسان! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، تو وہ کہے گا اے رب کریم! میں تجھے کیا پلاتا، تو رب العالمین ہے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تُو نے اُسے نہیں پلایا۔ دیکھو اگر تُو اُسے پانی پلا دیتا تو تُو وہ میرے پاس پالیتا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز حساب کے لحاظ سے

تندرست اور فارغ البال شخص پر سختی ہوگی (الدیلمی مسند الفردوس وغیرہ)

☆ حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں ۔ جب جوخی فتح ہوئی اور مسلمان چلتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اور غلہ اس میں پہاڑوں کی طرح تھا۔تو ایک آدمی نے حضرت سلمان سے کہا ،دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیسی شاندار فتح عنایت فرمائی ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اس پر تعجب کی کیابات ہے؟ کہ ایک ایک دانے کا ہمیں حساب دینا پڑے گا۔(احمد فی الزہد)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔فرماتے ہیں دو درہموں والے سے ایک درہم والے سے زیادہ سخت حساب ہوگا (احمد فی الزہد، الحاکم)

☆ حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں ۔جس آدمی کے پاس مال زیادہ ہوگا۔اس کا حساب بھی زیادہ ہوگا۔

☆ حضرت محمود بن عبید فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔دو چیزوں کو انسان ناپسند کرتا ہے۔وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔حالانکہ موت مومن کے لیے فتنہ سے بہتر ہے اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا۔حالانکہ مال کی کمی سے حساب بھی کم ہوگا۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، شرح السنۃ، بغوی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر دولت مند اور ہر تنگ دست قیامت کے روز یہ خواہش کرے۔کاش اُسے گزارے کی روزی ہی ملی ہوتی ۔(ابنِ ماجہ شریف، سند امام احمد، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ نے محتاجوں کے لیے دولت مندوں پر اتنا خرچ کرنا فرض فرمایا۔ جو اُنھیں کافی ہو سکے تو اگر دولت مند خرچ نہ کریں اور وہ بھوکے یا وہ ننگے رہیں۔مشقت میں مبتلا رہیں تو اللہ تعالیٰ دولت مندوں سے سخت حساب لے گا اور اُنھیں مشکل عذاب میں گرفتار کرے گا (حدیث موضوع ہے۔(ابونعیم فی الحلیہ ،ابن جوزی، وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔قیامت کے روز محتاجوں کی وجہ سے دولت مندوں کے لیے ہلاکت ہوگی کہ محتاج

بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں نے ہمارے ان حقوق میں زیادتی کی جو تو نے ہمارے لیے ان پر مقرر فرمائے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ میں تمھیں قریب کروں گا اور اُنھیں (اپنی رحمت سے) دُور کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (المعارج:24) ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حق موجود ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط والصغیر)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندے سے باز پُرس فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اُس سے کہے گا۔ کیا بات ہے کہ تم نے بُرائی دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا؟ تو جب اللہ تعالیٰ بندے کو دلیل سمجھائے گا۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں نے تجھ سے امید رکھی اور لوگوں سے الگ رہا۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضر ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی اپنے آپ کو حقیر مت جانے تو اصحاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کوئی اپنے آپ حقیر کیسے سمجھتا ہے؟ ارشاد فرمایا، کہ وہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اوپر لازم سمجھتا ہے کہ اُس میں کچھ کہنا ہوتا ہے اور وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا۔ تجھے کس نے روکا، کہ تو اس کے بارے میں ایسے ایسے کہتا؟ وہ کہے گا کہ لوگوں کے ڈر سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں روایت ہے کہ اُنھوں نے ایک انسان کو دیکھا کہ وہ دودھ بیچ رہا ہے۔ جس میں پانی ملا ہوا ہے۔ تو اُنھوں نے اس شخص سے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز تمھارا کیا حال ہوگا۔ جب تم سے کہا جائے گا کہ اس پانی کو دودھ سے جدا کرو؟ (البیہقی، الاصبہانی، الترغیب والترھیب)

☆ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے کہ ایک بندے کو لائیں گے۔ جو اپنے آپ کو نیک جانتا ہوگا۔ وہ اپنا کوئی گناہ نہیں سمجھتا ہوگا۔ تو اُسے کہا جائے گا۔ کیا تو میرے دوستوں (اولیاء) سے دوستی کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا میں تو الگ تھلگ پُر امن رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا رہتا تھا۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! کہ میری کسی شخص سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس شخص کو میری رحمت نہیں مل سکتی۔ جس نے میرے اولیاء سے دوستی نہ کی ہو اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھی ہو۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا۔ میرے بندے! میں نے تمھیں حکم دیا تھا، کہ مجھ سے دعا کرو اور میں نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تمھاری دعا قبول فرماؤں گا۔ کیا تُو مجھ سے مانگا کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا۔ ہاں اے رب کریم! تو رب تعالیٰ کہے گا تو کیا ایسا نہیں کہ جب تم نے مجھ سے مانگا، میں نے تمھیں عطا فرمایا؟ اور کیا تم نے فلاں فلاں وقت مجھے نہیں پکارا اور میں نے تمھیں غم سے نجات عطا فرمائی؟ وہ کہے گا، ہاں اے رب کریم! تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ میں نے دنیا میں ہی تمھیں دے دیا.....اور تم نے فلاں فلاں وقت مجھے غم میں پکارا اور میں نے تمھاری مشکل دُور نہیں فرمائی۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں اے رب کریم۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو میں نے تیرے لیے وہ جنت میں اتنا اتنا بچا کر رکھ دیا ہے..... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا تو مومن بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بیان فرما دیا ہے کہ یا تو تمھیں دنیا میں جلدی دے دیا یا آخرت کے لیے رکھ دیا۔ تو مومن اس مقام پر کہے گا۔ کاش میری کوئی دعا دنیا میں جلد قبول نہ ہوئی ہوتی۔ (مستدرک، الذھبی فی التلخیص، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک بندے کو قیامت کے روز لائیں گے اور اس سے کہیں گے۔ تجھے کیا ہوا کہ تم نے میری عبادت نہیں کی۔ وہ کہے گا۔ تو نے مجھے مشکل میں ڈال دیا۔ کہ تو نے میرے لیے کئی رب بنا دیے۔ جنھوں نے مجھے مصروف کر لیا۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام کو بلائیں گے اور اُس سے اُن کی عبادت کے بارے میں پوچھیں گے کہ تم زیادہ عبادت

گزار تھے یا یہ شخص؟ تو وہ بندہ کہے گا کہ یہ صاحب، تو رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اسے تو کسی نے میری عبادت سے نہیں روکا ..... اور پھر ایک دولت مند کو لائیں گے اور اُسے کہیں گے تمھیں میری عبادت سے کس نے روکا؟ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! تو نے مجھے اتنا زیادہ مال دے دیا کہ اُس نے مجھے مشکل میں ڈالدیا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو لائیں گے اور اُس کی حکومت کے حوالے سے کہیں گے کہ تو زیادہ دولت مند تھا۔ یا یہ صاحب؟ تو وہ کہے گا، نہیں بلکہ یہ صاحب! تو اسے کہیں گے، کہ اس کی دولت نے تو اسے بری عبادت سے نہیں روکا اور پھر ایک بیمار کو لائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے۔ تجھے کس نے میری عبادت سے روکا۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا تھا۔ تو حضرت ایوب علیہ السلام کو لائیں گے اور ان کی مشکل کے حوالے سے اُسے کہیں گے کہ تو زیادہ مصیبت میں مبتلا تھا یا یہ صاحب؟ وہ کہے گا نہیں بلکہ یہ صاحب۔ تو اُسے کہا جائے گا اس کی مشقت و مصیبت نے تو اسے میری عبادت سے نہیں روکا۔ (امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت سلیمان بن راشد سے روایت ہے کہ اُنھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ جو انسان کسی کے خلاف دنیا میں گواہی دیتا ہے۔ وہ شخص قیامت کے روز سب لوگوں کے سامنے اس کے خلاف گواہی دے گا اور جو شخص اس دنیا میں کسی کی مدح سرائی کرے گا۔ وہ شخص قیامت کے رونو سب لوگوں کے سامنے اس کی مدح سرائی کرے گا۔ (ابن المبارک فی روائد الزہد، تذکرہ امام قرطبی)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ بات درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس کی صحت کی دلیل ہے۔ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ○

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں میں لکھا تھا اے موسیٰ! جو تیرے کان سنیں اس کی گواہی مت دے دو اور جو عقل محفوظ کر اور جو دل میں آئے اُس کی گواہی مدت دے دو۔ کیونکہ میں ان گواہی دینے والوں کے سامنے قیامت کے روز کھڑا ہوں گا اور میں بُری طرح سے ان کا حساب لوں گا (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ ابن الہیثم ابن الحاج الطائی کہتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالمالک نے حج کیا تو اس کا

دربان ایک دن نکلا اور کہا کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ کسی عالم کو میرے پاس بھیجو، میں اُس سے حج کے مسائل معلوم کروں راوی کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ طاؤس الیمانی آئے ہیں۔ تو دربان نے اُنھیں ساتھ لیا اور کہا کہ امیر المومنین کے سوالوں کے جواب دو۔ اُنھوں نے فرمایا کہ مجھے معاف رکھو۔ لیکن وہ نہیں مانا۔ تو طاؤس فرماتے ہیں۔ جب میں خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا۔ تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مجلس کے بارے میں سوال کرے گا اور میں نے کہا۔ یا امیر المومنین! کہ ایک گڑھے کے کنارے پر ایک بھاری پتھر رکھا تھا اور وہ پتھر ستر برس تک گڑھے میں گرتا رہا، تب کہیں جا کر تہہ تک پہنچا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے تیار کر رکھا تھا؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ اے سلیمان! کس کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے؟ میں نے کہا اس کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکومت میں شریک فرمایا اور اُس نے ظلم کیا۔ تو یہ سُن کر خلیفہ سلیمان رویا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی مقام پر بیٹھا اور اس نے وہاں پر کچھ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر مصیبت نازل ہوگی اور جو شخص چٹ لیٹا اور اُس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ تو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے لیے مصیبت ہوگی اور جس نے چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت نازل ہوگی (ابو داؤد شریف، البیہقی فی الشعب، الترغیب والترھیب)

☆ اور ترمذی شریف میں اس طرح روایت ہے کہ کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور اُس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ تو اس کے لیے یہ مجلس مصیبت کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اُنھیں پکڑے چاہے تو معاف فرما دے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الشعب، مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو قوم کسی مجلس میں اکٹھی ہوئی اور وہ منتشر ہو گئے اور اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ تو وہ مجلس قیامت کے روز اُن کے لیے حسرت اور افسوس کا باعث ہوگی

(البیہقی، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ ایک بندہ قیامت کے روز اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور اس کی زبان غضناک ہوگی۔
(امام احمد فی الزہد)

والیوں، حاکموں اور ذمہ داروں سے سوال:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں تمہاری طرف سے (بارگاہ الٰہی میں) بحث کروں گا (مسلم شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یارسول اللہؐ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کریم کو دیکھیں گے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ جبکہ بادل بھی نہ ہو؟ انھوں نے عرض کیا، نہیں، ارشاد فرمایا کیا تم چودھویں رات کو چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو جبکہ بادل بھی نہ ہو؟ عرض کیا نہیں! تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم اپنے رب کریم کے دیکھنے میں بھی شک نہیں کرو گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر کسی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ امیر جو اپنے لوگوں پر حاکم ہے اُس سے رعیت کے بارے میں پوچھ ہوگی جو اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ اُس سے اُن کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی مال اور اولاد کی ذمہ دار ہے۔ اُس سے اُن کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ اور غلام (ملازم) اپنے مالک کے گھر کا ذمہ دار ہے۔ اُس سے مالک کے مال کی باز پرس ہوگی۔ سنو۔ تم میں سے ہر کوئی حاکم ہے اور اُس سے اُس کے رعایا کے بارے میں پُوچھ ہوگی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حاکم و ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھے گا۔ کہ کس

طرح اُس نے رعایا کی خبر گیری کی؟ اس نے ذمہ داری نبھائی یا اُسے ضائع کر دیا؟ یہاں تک کہ مرد سے اپنے گھر والوں کے بارے میں پُرسش ہوگی (صحیح حبان، ابونعیم فی الحلیہ، الدرالمنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ تم میں ہر کوئی ذمہ دار ہے اور ہر کوئی اپنی رعایا کا جوابدہ ہوگا۔ تو تم تمام مسائل کا جواب دینے کے لیے تیار رہو۔ اُنھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس کا جواب کس طرح ہوگا۔ ارشادفرمایا نیک اعمال سے (الطبرانی فی الصغیر وغیرہ)

☆ حضرت المقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ جو آدمی بھی اپنی قوم پر حاکم ہوگا وہ قیامت کے روز ان کا پیشوا بن کر آئے گا اور اُس نے جھنڈا اُٹھایا ہوگا اور وہ لوگ اُس کے پیچھے چل رہے ہوں گے۔ اس سے اُن کے بارے میں اور اُن سے اُس کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

(ابن ابی حاتم فی السنۃ، شیخ البانی فرماتے ہیں سند کمزور ہے۔)

☆ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آنجنابؐ نے ارشادفرمایا۔ جو آدمی لوگوں کے امور کا مختار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر روک دے گا اور اس سے پل پر زلزلہ آجائے گا۔ اب یا تو وہ بچ جائے گا یا نہیں بچے گا۔ اس کی ہڈی ہڈی اُس سے جدا ہو جائے گی۔ یہ تو بچ جانا تو نہ ہوا اگر وہ بچ گیا تو اُسے دوزخ میں قبر کی طرح کے گہرے گڑھے میں لے جائیں گے۔ جس کی گہرائی میں وہ ستر برسوں میں پہنچے گا۔ تو حضرت سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہما نے پوچھا گیا کیا تم نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے؟ اُنھوں نے فرمایا ہاں! (الطبرانی، مجمع الزوائد، ابن ابی دنیا، الترغیب، والترھیب)

☆ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ زمین کے بادشاہوں سے کہہ دو کہ وہ خود بنجر زمین پر رہیں اور رعایا کو سرسبز زمین پر رکھیں اور ان سے کہو، کہ خود گدلا پانی پئیں اور رعایا کو صاف پانی پلائیں اور مجھے اپنی قسم ہے کہ اگر وہ خود سرسبز زمیں رہے اور رعایا کو قحط زدہ زمین میں رکھا خود صاف پانی پیا اور رعایا کو گدلا پانی پلایا۔ تو میں اُن سے سختی سے ذرے ذرے کا حساب لوں گا۔ (امام احمد فی الزہد)

نبیوں، شہیدوں کے سامنے حساب:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَجِیْءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ (الزمر 69) کہ قیامت کے روز سب نبیوں اور شہیدوں کو لایا جائے گا۔

☆ حضرت علماء کرفرماتے ہیں کہ لوگوں کا حساب نبیوں، شہیدوں اور دوسرے صالح لوگوں کے سامنے ہوگا۔

☆ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر نبی کی اُمت صبح وشام کو اپنے نبی کے روبرو پیش کی جاتی ہے اور وہ اُنھیں ان کی علامتوں سے پہچان لیتے ہیں۔ اور اُن کے اعمال بھی پیش کیے جاتے ہیں تا کہ وہ ان پر گواہ رہیں۔ (ابن المبارک فی الزوائد، الزہد، تذکرہ امام قرطبی ضعیف ہے۔ کیوں کہ مرسل ہے)

☆ ابوالشیخ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے مراد فرشتے ہیں۔ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (بحوالہ الدر المنثور) آج ہم ان کے مونہوں پر مُہریں لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے۔ جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ (فصلت 21-22)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور پیر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں تھے۔ کہ آنجنابؐ نے ہنستے ہوئے فرمایا۔ کیا آپ لوگ جانتے ہیں؟ کہ میں کس بات پر ہنس رہا ہوں؟ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، بندے کے اپنے رب سے ہمکلام ہونے سے وہ کہہ رہا ہے۔ اے رب

کریم! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں کیوں نہیں۔ تو وہ کہہ رہا ہے۔ کہ میں اپنے سوا کسی کو اپنے خلاف گواہی کی اجازت نہیں دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو بس آج تمھاری ذات ہی تمھارے خلاف کافی گواہ ہوگی اور کراماً کاتبین ہی کافی گواہ ہوں گے۔ فرماتے ہیں تو اُس کے منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور اُس کے اعضاءِ بدن سے کہا جائے گا۔ کہ تم بولو۔ فرماتے ہیں کہ اعضاء بدن اُس کے اعمال کے بارے میں بولیں گے۔ فرماتے ہیں۔ پھر وہ کلام کرنے میں آزاد ہوگا۔ فرماتے ہیں وہ اعضاء بدن سے کہے گا۔ دُور ہو جاؤ اور تم پر تُف ہے۔ تمھاری طرف سے ہی جھگڑا کیا کرتا تھا اور اب تم نے ہی میرے خلاف گواہی دے دی ہے (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا، یارسول اللہؐ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کریم کو دیکھ سکیں گے؟ ارشاد فرمایا کیا دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو جبکہ سامنے بادل بھی نہ ہو؟ اُنھوں نے عرض کیا، نہیں۔ ارشاد فرمایا۔ کیا تم چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو جبکہ اس کے سامنے بادل بھی نہ ہو؟۔

اُنھوں نے عرض کیا نہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تو اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تم اپنے رب کریم کے دیکھنے میں اس طرح شک نہیں کرو گے۔ جس طرح تم ایک دوسرے کو دیکھنے میں شک نہیں کرتے۔ تو وہ بندہ جُھک جائے گا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے اے میرے فلاں بندے کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی؟ کیا میں نے تجھے سرداری عطا نہیں فرمائی؟ کیا میں نے تیری شادی نہیں کی کیا میں اونٹ اور گھوڑے تیرے تابع فرمان نہیں کیے اور تجھے سردار بنایا اور اختیار بخشا تو وہ کہے گا۔ ہاں کیوں نہیں اے رب کریم! تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے یقین تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو وہ کہے گا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میں بھی تجھے بھول جاؤں گا۔ جس طرح تو مجھے بھول گیا۔ تو وہ پھر سجدے میں گر جائے گا۔ اور اسی طرح عرض کرے گا اور پھر عرض کرے گا۔ اے رب کریم! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا اور میں نے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور صدقہ کیا اور وہ

جہاں تک ہو سکے گا اللہ تعالیٰ کی ثناء خوانی کرے گا اور پھر کہے گا کہ اب کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اب ہم اپنا نگراں تمھارے پر بھیجیں گے۔ تو وہ اپنے دل میں سوچے گا۔ کہ مجھ پر یہ نگران کون ہوگا؟ تو اس کے مُنہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اُس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا کہ بولو تو اس کی ران اس کا گوشت اس کی ہڈیاں اس کے عمل بارے میں بولیں گے اور اس کی طرف سے عذر پیش کریں گے اور یہ منافق شخص ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور اعضاء بدن اس شخص کے خلاف گواہی دیں گے۔ جو اپنا عمل نامہ پڑھ کر اپنے گناہوں کا اعتراف نہیں کرے گا اور انکار کر دے گا۔ اور جھگڑا کرے گا۔ تو پھر اُس کے اعضاءِ بدن اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اُس کی برائیاں بیان کریں گے۔

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم قیامت کے روز آؤ گے اور تمھارے مونہوں پر ڈٹ لگا دیا جائے گا اور سب سے پہلے انسان کی ران بولے گی اور پھر ہاتھ بولیں گے۔ (نسائی، فی الکبریٰ، سندِ امام احمد، مصنف عبدالرزاق، الطبرانی فی الکبیر، امام قرطبی)

☆ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس دن بندے کے مُنہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ تو سب سے پہلے جو ہڈی بولے گی وہ ران کی بائیں ہڈی ہوگی (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر ابن جریر، الدر المنثور،)

☆ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز مومن کو حساب کے لیے بلائیں گے اور رب کریم اس کے سامنے اُس کے عمل پیش فرمائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرتے ہوئے کہے گا، ہاں اے رب کریم! میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ان پر پردہ ڈال دے گا۔ اور فرمائے گا کہ روئے زمین کا کوئی فرد ان گناہوں کو نہیں پائے گا اور اس کی نیکیاں ظاہر کی جائیں گی اور تمنا کرے گا کہ

تمام لوگ اُنھیں دیکھیں اور پھر کافر اور منافق کو حساب کے لیے بلائیں گے اور رب کریم ان کے عمل ان کے سامنے پیش فرمائے گا۔ تو وہ ان کا انکار کریں گے اور ہر کوئی کہے گا۔ اے رب! تیری عزت کی قسم ہے کہ اس فرشتے نے یہ میرے نام لکھ دیے ہیں۔ جو میں نے نہیں کیے۔ تو فرشتہ اُس سے کہے گا۔ کہ کیا تو نے فلاں دن فلاں مقام پر یہ عمل نہیں کیا تھا۔ تو وہ کہے گا نہیں اور اے رب تیری عزت کی قسم ہے میں نے یہ عمل نہیں کیا تھا تو جب وہ ایسا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مُہر لگا دے گا۔ (تفسیر ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے بندے کی دائیں ران بولے گی۔ پھر اُنھوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ (یٰسٓ 65) آج ہم اُن کے مونہوں پر مُہر لگا دیں گے (سابقہ حوالہ گزر چکا ہے)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو کافر کو اس کے عملوں کا عیب لگے گا۔ تو وہ انکار کرے گا اور حجت بازی کرے گا۔ تو اُس سے کہا جائے گا۔ تیرے ہمسائے تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ تو وہ کہے گا۔ وہ جھوٹ بولیں گے تو اس سے کہیں گے کہ تیرے اہل وعیال اور تیرا کنبہ تیرے خلاف گواہی دے گا تو وہ کہے گا وہ جھوٹ بولیں گے، تو اس سے کہا جائے گا، کہ حلف اُٹھاؤ تو وہ حلف اُٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُنھیں خاموش کر دے گا اور اس کے خلاف اُس کی زبان گواہی دے گی (مستدرک حاکم، ابو یعلی، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ سیدہ سیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور یہ مہاجرین خواتین میں سے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (خواتین) تمھیں لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا کرو پاکیزگی بیان کیا کرو اور غافل نہ رہو۔ کہ توحید کو بھول جاؤ اور پوروں پر گنتی کر لیا کرو۔ کیونکہ یہ اعضاء بدن ہی سے ہیں جب سوال ہوگا تو یہ بولیں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، حافظ ذہبی نے التلخیص میں اسے صحیح کہا ہے (البانی شیبہ، بخاری فی التاریخ)

زمان ومکان گواہی دیں گے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (الزلزلہ 4)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی، یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اور ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ خبریں کیا ہوں گی؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ اس کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر بندے اور بدی کے خلاف ان کے اعمال پر گواہی دے گی کہ اُنھوں نے اس کے اوپر کیا کیا عمل کیے اور فلاں فلاں کیے تھے اور فلاں فلاں کیے تھے تو یہ اُس کی خبریں ہوں گی (ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، شرح السنۃ وغیرہ)

☆ حضرت ربیعہ الجرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ زمین کی حفاظت کیا کرو۔ کہ یہ تمھاری ماں ہے اور جو شخص بھی اس پر نیکی یا برائی کا کوئی عمل کرے گا۔ یہ اس کی خبر دے دے گی، (الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا کے یہ معنی ہیں کہ زمین لوگوں کو ان کے اعمال کی خبر دے گی۔ جو اُنھوں نے زمین پر کیے ہوں گے۔ (الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں اور صحراء کو پسند کرتے ہو۔ تو اگر تم جنگل میں اپنی بکریوں کے ساتھ ہو تو نماز کے وقت اذان دیا کرو اور بلند آواز سے دیا کرو کہ جہاں تک انسان اور جن مؤذن کی آواز سُنیں گے۔ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دیں گے۔ (بخاری شریف، نسائی شریف، مؤطا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اذان دو اور بلند آواز سے دو تو اس اذان کو جو پتھر اور درخت اور زمین سُنیں گے۔ تو قیامت کے روز تمھارے لیے گواہی دیں گے اور جہاں تک شیطان اذان کی آواز سُنے گا تو اس کے پاد نکل جائیں گے اور وہ

اتنی دُور نکل جائے گا کہ تیری آواز نہ سُن سکے گا اور قیامت کے روز مؤذن لوگوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی (مصنف عبدالرزاق، ابنِ خزیمہ فی الصحیح)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ مؤذن کی آواز کی دُوری تک بخشش ہو جائے گی اور ہر تر و خشک چیز اس کے لیے گواہی دے گی۔ (ابوداؤد شریف، نسائی شریف، ابنِ ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ یہ حجر اسود قیامت کے روز آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی اور زبان ہوگی جو بول رہی ہوگی اور وہ اپنے چومنے والوں کے لیے سچ مچ گواہی دے گی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، البیہقی، الطبرانی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ رکن یمانی قیامت کے روز آئے گا اور وہ ابوقبیس پہاڑ سے بڑا ہوگا۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ تو اس شخص کے بارے میں بات چیت کرے گا۔ جس نے اُسے نیک نیت سے چوما ہوگا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ طواف کرنے آئے تو حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا، میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آنجنابؐ نے تمھارا بوسہ لیا ہے۔ تو میں تمھیں نہ چومتا۔ پھر اُنھوں نے اس کا بوسہ لیا تو جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، ہاں کیوں نہیں اے امیر المومنین! وہ نفع و نقصان پہنچاتا ہے۔ فرمایا کیسے؟ فرمایا کتاب اللہ سے ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتاب اللہ میں یہ کہاں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (الاعراف: 172) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اُنھیں یقین دلا یا دیا کہ وہ پروردگار ہے

اور وہ بندے ہیں اور اُن سے عہد لیا اور پختہ وعدہ لیا اور اسے ایک کاغذ پر لکھا اور اس پتھر کی دو آنکھیں اور ایک زبان تھی۔ اس سے فرمایا کہ اپنا منہ کھولو۔ فرماتے ہیں کہ اس نے مُنہ کھولا۔ تو وہ کاغذ اس کے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا جو تیرے ساتھ وفا کرے قیامت کے روز اس کی گواہی دینا اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز حجر اسود کو لائیں گے۔ اس کی خوش بیان زبان ہوگی۔ جس نے اُسے چوما ہوگا وہ اس کے لیے توحید کی گواہی دے گا۔ لہٰذا اے امیر المومنین وہ نفع اور نقصان پہنچاتا ہے۔ تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اُس قوم میں زندگی گزاروں جس میں اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ آپ نہ ہوں (مستدرک حاکم، الحافظ الذھبی رحمۃ اللہ علیہ فی التلخیص)

☆ حضرت عطاء الخراسانی فرماتے ہیں۔ کوئی شخص کسی قطعہ زمین پر سجدہ ریز ہوتا ہے تو قیامت کے روز وہ قطعہ زمین گواہی دے گا اور جس دن وہ اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ اس کے لیے روئے گا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ جناب علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حکم دیتے تھے کہ بیت المال میں جھاڑو دی جائے اور پانی چھڑکا جائے اور پھر وہ اس امید پر اس میں نماز ادا فرماتے ہیں کہ وہ قیامت کے روز ان کے لیے گواہی دے گا۔ کہ اُنھوں نے اس میں سے مسلمانوں سے مال کو نہیں روکا (امام احمد فی الزہد امیر المومنین علی بن ابی طالب)

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کوئی ایسا دن انسان پر نہیں آتا جس میں یہ اعلان نہ ہوتا ہو۔ اے انسان! میں نئے سرے سے پیدا ہونے والا ہوں اور جو کچھ تو کر رہا ہے کل تم پر گواہ ہوں گا۔ تو نیک عمل کر لے کل میں تیرے لیے گواہی دوں گا۔ دیکھو اگر میں گزر گیا تو تُو مجھے کبھی نہیں دیکھ پائے گا اور ارشاد فرماتے ہیں کہ رات کو بھی اسی طرح سے کہتا ہے۔ (ابو نعیم فی الحلیہ، تذکرہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے دنیا کا مال تازہ اور شیریں ہے اور وہ مسلمان اچھا ہے جس نے اس سے کسی مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا اور وہ شخص جو ناحق لیتا ہے۔ وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور وہ مال اس پر قیامت کے روز گواہ ہوگا۔ (بخار شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز مال اور صاحب مال کو لائیں گے اور وہ دونوں محتاج ہوں گے اور صاحبِ مال مال سے کہے گا۔ کیا میں نے فلاں دن فلاں وقت جمع نہیں کیا تھا؟ تو مال کہے گا۔ ہاں میں ہی ہوں جس سے تو نے اپنی ضرورت پوری کی اور مجھے فلاں فلاں جگہ خرچ کیا۔ تو صاحب مال کہے گا۔ اسی لیے میں تجھے گن گن کر باندھ کر رکھا؟ تو مال کہے گا۔ ہاں میں ہی ہوں جو تیرے اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کے درمیان حائل ہوا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

فرشتے توبہ کرنے والے کے گناہ بھول جاتے ہیں:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب انسان گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء بدن کو بھی بھلا دیتا ہے اور زمین سے گناہ کے نشان مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جب اُس کی ملاقات ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے گناہوں کا کوئی گواہ موجود نہیں ہوگا۔ (ابن عساکر فی تاریخ دمشق، الترغیب الترھیب، الاصبہانی)

وہ شخص جس کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا:

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے کو جانتا ہوں۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز لائیں گے اور کہیں گے کہ اس کے چھوٹے گناہ اس کے سامنے پیش کرو اور بڑے گناہ چھپا لیے جائیں گے اور اس سے کہیں گے۔ تم نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا اور فلاں فلاں دن یہ عمل کیا اور وہ اقرار کرے گا۔ انکار نہیں کرے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے

ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ تو اس سے کہیں گے کہ اب تمھاری برائی کے بدلہ میں نیکی رکھ دی ہے۔ تو وہ عرض کرے گا۔ میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں۔ جو مجھے یہاں دکھائی نہیں دے رہے (راوی فرماتے ہیں) کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ آنجنابؐ کی ڈاڑھیں نمایاں ہو گئیں (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز ایک عمل نامہ دیا جائے گا وہ اُسے اُوپر سے پڑھے گا۔ تو اسے اپنی برائیاں دکھائی دیں گی۔ تو وہ بدظن ہو جائے گا۔ تو وہ نیچے کی طرف دیکھے گا۔ تو اس کی نیکیاں لکھی ہوں گی۔ پھر وہ اُوپر دیکھے گا۔ تو اس کی برائیاں نیکوں سے مل گئی ہوں گی (الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے روز آئیں گے اور وہ خواہش کریں گے کہ کاش اُنھوں نے زیادہ برائیاں کی ہوتیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

جو شخص ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (الزلزال 7)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کوئی مومن اور کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو دنیا میں نیک یا برا عمل کرے اور اُسے پا نہ لے۔ اللہ تعالیٰ اُس کا عمل اُس کے سامنے لے آئے گا۔ مومن کو تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں اور برائیاں دکھا دے گا اور اس کی برائیاں معاف فرما دے گا اور کافر کی نیکیاں اُسے لوٹا دے گا اور اُس کی برائیوں پر اُسے عذاب دے گا۔ (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر الدر المنثور)

☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! کیا جو شخص ذرہ بھر عمل کرتا ہے وہ اُسے پا نہیں لیتا ہے؟ اور جو شخص ایک ذرہ بھر برائی کرتا ہے۔ کیا اُسے پا نہیں لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں تو وہ شخص چلا گیا اور وہ کہہ رہا تھا ہائے افسوس! تو جناب نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اَمِنَ الرَّجُلُ" کہ یہ مومن ہے (ابن المبارک فی الزھد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس مومن کو بھی اس دنیا میں ایک کانٹا چبھتا ہے اور وہ اللہ کے لیے اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گناہ ختم کر دے گا (یعنی صغیرہ گناہ)۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

جس کا حساب نہیں ہوگا:

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تین چیزوں پر بندے کا حساب نہیں ہوگا۔ معمولی سایہ جس میں بندہ آرام کر لے۔ روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے انسان گزارہ کرے اور وہ معمولی کپڑا جس سے انسان اپنا ستر ڈھانپ لے۔ (البیہقی، شعب الایمان، احمد فی الزہد، الدیلمی الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ تین شخصوں پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ وہ جو اللہ چاہے جو چاہیں کھائیں اگر حلال ہو تو۔ (۱) روزہ دار (۲) سحری کرنے والا (۳) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ابن عساکر، الدر المنثور)

جس کا حساب ہلکا ہوگا:

☆ حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کرنا قیامت کے روز انسان پر حساب آسان کر دے گا۔ پھر انھوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (الرعد 21)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اُس کا حساب آسانی سے لے

گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، یا رسول اللہؐ! وہ خصلتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ تو اُسے عطا کرے جو تجھے محروم رکھے اور اس سے رشتہ جوڑے جو تجھ سے رشتہ توڑے اور تُو اُسے معاف کردے جو تجھ پر ظلم کرے۔ (مستدرک حاکم، ابن عساکر، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو صبح و شام کرے اور تیرے دل میں کسی کے لیے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرلو کہ یہ عمل تیرے لیے حساب میں آسانی کا باعث ہوگا۔ (الاصبہانی فی الترغیب والترھیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ (مسلم شریف، ابوداؤد، ترمذی شریف، ابن ماجہ، مسند امام احمد)

اللہ تعالیٰ مومن سے بغیر پردے اور واسطہ کے کلام فرمائے گا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ O (المطففین 15) ہرگز نہیں! یقیناً وہ اپنے رب کریم سے اوٹ میں ہوں گے۔

☆ اور کافروں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ O (البقرہ 174) اور قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام کرے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا۔

☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام فرمائے گا اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ ہوگا نہ واسطہ اور وہ اپنے دائیں ہاتھ دیکھے گا اور اُسے آگ ہی دکھائی دے گی اور اپنے بائیں ہاتھ دیکھے گا تو اُسے آگ ہی دکھائی دے گی۔ تو تم میں سے ہر ایک کو آگ سے ڈرنا چاہیے۔ چاہے ایک ٹکڑے کھجور سے ہی ہو۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ گفتگو سے ہی (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ، مسند امام احمد، البیہقی، الطبرانی شرح السنۃ)

☆ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں، یہ سب کچھ پُل صراط پر ہوگا اور آگ اُسے گھیرے ہوئے ہوگی اور یہ کلمہ طیبہ سے مراد یہاں کلام ہدایت ہے جو ہلاکت سے بچائے اور ایسا کلام جس سے دو آدمیوں کے درمیان صلح ہو۔ یا کوئی مشکل حل ہو یا کسی الجھن کا حل نکل آئے۔ یا دو فریقوں کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ یا کسی کا غصہ دُور ہو جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی۔ جیسے تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے انسان! تجھے میرے بارے میں کس نے دھوکے میں رکھا؟ تم نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ اور تو نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا (ابن المبارک فی الزہد، ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبری، مجمع الزوائد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی پردہ اور واسطہ نہیں ہوگا۔ (الدار قطنی، تہذیب والترھیب، تہذیب الکمال، عبداللہ بن امام احمد فی الزوائد الزہد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے ایک بندے اپنے قریب فرمائے گا اور اس پر اپنی اَوٹ رکھے گا اور تمام مخلوقات سے اُسے چھپالے گا اور اس پردے میں اُسے اس کا عمل نامہ دے گا اور اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔ لو اپنا عمل نامہ پڑھ لو۔ فرماتے ہیں وہ اپنی نیکیوں پر نظر کرے گا۔ تو اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور پھر وہ اپنی برائیوں پر نظر ڈالے گا۔ تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔ اے میرے بندے! کیا تو اُنھیں پہچانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں اے رب کریم! میں اُنھیں پہچانتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے سب تیرا قبول فرمایا۔ تو وہ بندہ سجدے میں گر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے انسان اپنا سر اُٹھالو اور دوبارہ اپنا عمل نامہ دیکھو۔ تو اپنی برائیاں دیکھ کر اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس سے اس کا دل ڈر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا اے میرے بندے! کیا تو پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا کہ ہاں رب کریم

میں اُنھیں پہچانتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں اُنھیں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے وہ تمھیں معاف کردی ہیں۔ اب وہ مسلسل اپنی نیکیوں کو دیکھے گا۔ جو قبول ہوں گی۔ تو وہ سجدہ کرے گا اور برائیاں معاف ہوں گی تب بھی وہ سجدہ کرے گا۔ بس تمام مخلوقات اُس کا یہی عمل دیکھے گی۔ یہاں تک کہ مخلوقات ایک دوسرے کو پکارے گی۔ اس آدمی کی خوش نصیبی ہے۔ جس نے بالکل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی اور اُنھیں معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کیا معاملہ ہوا وراس کا حساب کیسے ہوا۔ (عبداللہ بن امام احمد فی زوائد الزہد، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز ایک بندے کو لائیں گے اور اُس کا رب کریم اُس کے اور مخلوقات کے درمیان پردہ حائل فرمادے گا۔ تو سب بھلا دکھائی دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے قبول فرمالیا اور برائی کو دیکھ کر فرمائے گا۔ میں نے بخش دیا اور شر اور خیر کے موقع پر بندہ سجدے میں گر جائے گا۔ تو لوگ کہیں گے۔ اس شخص کی خوش نصیبی ہے۔ جس نے کوئی برائی نہیں کی۔ (امام بیہقی، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے سُنا ہے کہ سرگوشی کیسے ہوگی تو فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا! مومن اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی اوٹ رکھے گا۔ تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا! کیا تو اُنھیں پہچانتا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا، اُے رب کریم میں پہچانتا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا! میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈال دیا تھا اور آج میں تیرے یہ گناہ معاف کرتا ہوں۔ اسے نیکیوں کا عمل نامہ دے دیا جائے گا۔ لیکن کافر اور منافق لوگوں کو تمام لوگوں کے سامنے آواز دی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے نام پر جھوٹ بولا۔ سُنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان گناہوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض وہ گناہ ہیں جو اُس کے دل میں کھٹکے اور وہ اُنھیں کر نہیں سکا۔ حالانکہ وہ اُنھیں کر سکتا تھا۔ ابن جریر وغیرہ علماء اسی کے قائل ہیں اُنھوں نے اس حدیث شریف کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی

تفسیر بتایا ہے۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ (البقرہ 284) اس بنیاد پر یہ آیت منسوخ نہیں ہے

اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ چھوٹے گناہ ہیں بڑے گناہوں سے بچنے کی وجہ سے معاف کر دیے گے ہیں اور بعض نے فرمایا ہے کہ وہ بڑے گناہ ہیں۔ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے بندوں سے نہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ وہ گناہ ہیں جن سے انسان توبہ کر چکا ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہ تو بخش دے گا لیکن اُنھیں عمل نامہ سے نہیں مٹائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت کے روز وہ اُنھیں پیش فرمائے گا۔ چاہے وہ ان سے توبہ کر چکا ہو۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمھیں بتادوں کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مومنوں سے کیا فرمائے گا؟ اور وہ کیا عرض کریں گے؟ حضرات صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں ضرور! ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں سے فرمائے گا۔ کیا تم نے میری ملاقات کا شوق رکھا؟ تو وہ عرض کریں گے۔ ہاں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیوں؟ تو وہ کہیں گے۔ ہمیں تیری رحمت کی اُمید تھی اور تیری معافی کی اُمید تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے اپنی رحمت کو تمھارے لیے واجب کر دیا۔ (مسند امام احمد، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جس بندے کو اللہ تعالیٰ حساب کے لیے اپنے قریب کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اس کی معافی کے لیے کھڑا ہو جائے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت آدم بن ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کوئی بندہ جب بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا تو اس کے درمیان اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! میں تیری آنکھوں کا نگران نہیں تھا؟ جب تو نے ان کے ساتھ میری حرام کردہ چیز

کی طرف دیکھا تھا۔اے بندے! میں تیرے کانوں کا نگران نہیں تھا جب تو حرام چیز کی طرف کان لگایا تھا۔اے بندے! میں تیرے دونوں ہاتھوں کا نگران نہیں تھا؟ جب تو نے کسی حرام چیز کو ان کے ساتھ پکڑا تھا۔اے بندے! میں تیرے قدموں کا نگران نہیں تھا؟ تُو ان سے حرام کام کی طرف چلا تھا۔میں نے لوگوں سے شرم کی تھی ورنہ جب میں تجھے اچھی طرح دیکھ رہا تھا۔تو وہ کہے گا۔اے رب کریم! تو مجھے دوزخ میں جانے کا حکم دے دیتا۔یہ میرے لیے آسان تھا۔کہ تو نے مجھے اس طرح ڈانٹا۔تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔میرے بندے! یہ میرے اور تیرے درمیان معاملہ ہے۔تجھے بخش دیا گیا اور نگرانوں سے تیری پردہ پوشی فرمائی۔اے میرے فرشتو! میرے بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ۔(ابن عساکر فی تاریک دمشق)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہؐ! قیامت کے روز مخلوق کا حساب کون لے گا ؟ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ تو اس نے کہا رب کعبہ کی قسم ہے۔میں کامیاب ہوگیا۔کہ وہ تو اپنا حق نہیں لے گا۔(ابن الدنیا)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! قیامت کے روز مخلوق کا حساب کون لے گا ؟ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ! تو اس دیہاتی نے کہا۔رب کعبہ کی قسم ہ۔ہم بچ گے۔ارشاد فرمایا۔ارے دیہاتی! وہ کیسے؟ اس نے عرض کیا، کیونکہ وہ سخی جب چاہے گا معاف فرمادے گا (امام بیہقی، فی شعب الایمان، کنز العمال)

دین بیچ کر دُنیا کمانے والوں کا حال:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتَابِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ o (البقرہ 174)

بے شک وہ لوگ جو اس کلام کو چھپاتے ہیں جو کتاب میں اللہ تعالیٰ نے

نازل فرمایا ہے اور اس کے بدلہ میں دنیا کا مال حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا اور اُنھیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس جنگل میں فالتو پانی موجود تھا اور اس نے مسافروں کو نہیں دیا اور جس شخص نے امام سے محض دنیا کے لیے بیعت کی۔ کہ اگر اس نے کچھ دیا تو وفا کی اور اگر کچھ نہیں دیا تو وہ وفا نہیں اور جس شخص نے عصر کے بعد کچھ سودا اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر بیچ لیا کہ یہ سودا اُس نے خود اتنے اتنے کا لیا ہے اور گاہک نے اُسے سچ مان کر لے لیا۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، بغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا (1) تہ بند نیچے لٹکانے والا۔ (2) احسان جتانے والا (3) اور جھوٹی قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی وغیرہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا۔ (1) بوڑھا زنا کار (2) جھوٹا بادشاہ (3) متکبر کنگال (مسلم شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین افراد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا اور اُنھیں المناک عذاب ہوگا (1) بوڑھا زانی (2) تنگ دست تکبر کرنے والا (3) اور ایسا شخص جو اپنا سودا قسم کھا کر ہی خریدتا اور قسم کھا کر ہی بیچتا ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر والصغیر والاوسط،

مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو شخص لوگوں کے کسی معاملہ کا ذمہ دار ہوا اور وہ کمزوروں اور محتاجوں سے پردے میں رہا۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے پردے میں رہے گا (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حساب کے وقت اللہ تعالیٰ مومنوں سے ان کا اکرام کرتے ہوئے بغیر واسطہ کے کلام فرمائے گا اور کافروں سے کلام نہیں فرمائے گا۔ بلکہ بطور توہین کے فرشتے اُن سے حساب لیں گے تاکہ عزت والوں سے ان کا امتیاز رہے۔

جس کے حساب کی چھان بین ہوئی سمجھو وہ مارا گیا:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس کے حساب کی چھان بین ہوئی وہ برباد ہوگا اور عذاب میں گرفتار ہوگا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے؟ کہ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ کہ عنقریب اُس کا حساب آسانی سے ہوگا (الانشقاق) ارشاد فرمایا یہ حساب نہیں ہے پیشی ہے۔ جس کے حساب کی قیامت کے روز چھان بین ہوئی وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف مسند امام احمد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجناب اپنی بعض نمازوں میں یہ دُعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ اے اللہ کریم! میرا حساب آسان کر۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل نامہ میں نظر فرمائے گا اور اُس سے درگزر فرمائے گا اور جس کی چھان بین ہوئی۔ اری عائشہ! وہ برباد ہوگا اور جو مومن کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مومن کی بُرائیاں ختم فرمادیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک کانٹا بھی مومن کو چبھے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی، تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، الدر المنثور)

☆ امام ترمذی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت درج فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے

جناب رسول کریم! سے سُنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جس کا حساب ہوگا وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ (ترمذی شریف، کشف الخفاء،)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ وہ حساب ہے جو انتہائی چھان بین سے ہوگا اور ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں پوچھ ہوگی اور درگزر نہیں ہوگی۔

☆ البزار اور طبرانی نے بھی حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت درج کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے حساب کی چھان بین ہوئی وہ ہلاک ہوگا۔ (ابن ابی عاصم الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کا حساب ہوگا اور اُس کی بخشش ہو جائے گی اور مسلمان اپنے اعمال قبر میں ہی دیکھ لے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ (الرحمٰن 34) کہ بعض انسانوں اور جنوں کے حساب لینے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ ۝ (الرحمٰن 41) مجرم لوگ اپنی نشانیوں سے ہی پہچانے جائیں گے۔ (مسند امام احمد، ضعیف)

☆ حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اگر ایک آدمی اپنے پیدا ہونے کے دن سے لے کر مرنے کے دن تک سجدے میں پڑا رہے اور اطاعت شعاری میں بُوڑھا ہو جائے تو قیامت کے روز اُسے حقیر سمجھے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابونعیم فی الحلیہ، مسند احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا۔ اے داؤد! میرے صدیق بندوں کو خبردار کرو کہ وہ اپنے آپ کو اچھا نہ سمجھیں اور اپنے اعمال کے بارے میں باتیں نہ کریں کہ میرے بندوں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔ جسے حساب کے لیے کھڑا نہ کیا جائے اور میں اُس سے حساب نہ لوں اور انصاف کروں اور وہ عذاب سے بچ جائے۔ حالانکہ میں اس پر ظلم نہیں کروں گا۔ (امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت محمد بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے اصحاب کرام میں سے ہیں میرا خیال ہے کہ فرمایا آپ کے رفیقوں میں سے تھے۔ فرماتے ہیں۔اگر ایک آدمی اپنے منہ کے بل پیدائش سے موت تک گرار ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی بوڑھا ہو جائے ۔لیکن اس روز اُسے وہ اُسے حقیر معلوم ہوگی اور وہ خواہش کرے گا کاش وہ زیادہ عبادت کرتا۔تو اُسے زیادہ اجر ملتا۔(مسند امام احمد، مجمع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی اُمت کے ماننے والوں سے کہو کہ وہ اپنے اعمال کے بارے میں باتیں نہ کیا کریں۔ کیونکہ میں قیامت کے روز کسی بندے سے بدلہ نہیں لوں گا اور چاہوں تو ان سے بدلہ لے لوں اور اُنھیں عذاب دوں اور اپنی اُمت کے گنہگاروں سے کہہ دو کہ اپنے ہاتھ گناہ میں نہ ڈالو کہ میں بڑے گناہ بخش دیتا ہوں اور میں پرواہ بھی نہیں کرتا۔(امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اُٹھائے گا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔تو کس طرح سے چاہتا ہے کہ دو طریقوں میں سے ایک طریقے سے تجھے بدلہ دوں؟ تیرے عمل کے ذریعے سے یا اپنے فضل کے ذریعہ سے؟ یا تیرے پر اپنے انعام کے ذریعے سے؟ تو وہ شخص کہے گا۔اے رب کریم! تو جانتا ہے کہ میں نے تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کہ میرے بندے کو میری نعمت کے ذریعہ سے پکڑو تو وہ نعمت اس کی تمام نیکیوں کو لے ڈوبے گی۔تو وہ عرض کرے گا۔اے رب کریم! تو مجھے اپنی نعمت اور رحمت سے جزاء دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اچھا میں اپنی نعمت اور رحمت سے تجھے جزاء دوں گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز انسان کے لیے تین رجسٹر نکالے جائیں گے۔ایک رجسٹر جس میں نیک اعمال ہوں گے اور ایک رجسٹر جس میں اُس کے گناہ ہوں گے اور تیسرے رجسٹر میں اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوں گی۔پھر اللہ تعالیٰ ایک چھوٹی سی نعمت کے بارے میں فرمائے گا

کہ اس کا حساب کرلے اور اپنے نیک عملوں کا حساب لے لے اور قیمت وصول کرلے۔ تو اس کے نیک اعمال سب کے سب اُس نعمت کے بدلہ میں چلے جائیں گے۔ پھر وہ الگ ہو کر عرض کرے گا۔ تیری عزت کی قسم ہے۔ میں تیری نعمت کا پورا حساب نہیں دے سکا اور میرے گناہ میرے ذمہ رہ گئے ہیں اور تیری نعمتیں بھی رہ گئی ہیں اور تمام نیک اعمال نعمت میں چلے گے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرمائے گا اے میرے بندے! میں نے تیری نیکیاں دوگنی کردی ہیں اور تیرے گناہوں سے درگزر فرمایا ہے اور میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنی نعمت تجھے بخش دی (البزار، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہہ لیا۔ اس کا اللہ تعالیٰ سے معاہدہ ہوگیا اور جس نے سبحان اللّٰہ کہہ دیا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سو نیکیاں لکھ دیں۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! پھر اس کے بعد ہم کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں؟ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز ایک آدمی اتنا عمل لے کر آئے گا کہ اگر وہ عمل پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس کے لیے بھاری ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت اس بھاری عمل پر حاوی ہو جائے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوگا تو یہ اس کے کچھ کام نہ آتا (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن ادویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ابھی میرا دلی دوست جبریل علیہ السلام میرے ہاں سے ہو کر نکلا ہے اور اُس نے کہا ہے۔ یا محمد! اس ذاتِ گرامی کی قسم ہے جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایک بندہ ہے۔ جس نے پانچ سو برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے ایک پہاڑ کے اُوپر جو سمندر کے اندر ہے۔ جس کا طول وعرض تیس (30) گز ہے اور اُس پہاڑ کے اردگرد چار ہزار فرسخ تک ہر طرف سمندر حائل ہے اور وہاں سے ایک شیریں چشمہ نکلتا ہے اور اس میں سے انگلیوں کے برابر میٹھا پانی بہتا ہے اور وہاں ایک انار کا درخت ہے جس سے ہر شام کو اُسے ایک انار حاصل ہوتا ہے۔ جسے وہ دن بھر کھاتا ہے اور شام کو وہ چشمہ پر اتر

کر وضو کرتا ہے اور وہ انار کھا کر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے کہ اُس کی موت سجدہ کی حالت میں ہو اور زمین یا کوئی اور چیز اُس کے بدن کو خراب نہ کر سکے اور وہ قیامت کو اُٹھے تو وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا۔ تو ہم وہاں سے گزرے اور جا کر واپس آئے تو ہم نے اپنے علم سے پایا۔ کہ وہ رب تعالیٰ کے سامنے اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گا تو رب تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔ کہ میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو تو وہ بندہ کہے گا۔ نہیں بلکہ میرے عمل کی وجہ سے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندے کے عملوں اور میری نعمت کا موازنہ کرو۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دیکھنے کی نعمت (یعنی ایک آنکھ) اس کی پانچ سو برس کی عبادت پر بھاری ہو گی اور پورے جسم کی نعمت ابھی اس کے ذمہ باقی رہ جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میرے بندے کو دوزخ میں داخل کرو اور اُسے دوزخ کی طرف کھینچیں گے تو وہ پکارے گا۔ اے رب کریم! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے واپس لاؤ اور وہ رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اے میرے بندے۔ تجھے کس نے پیدا کیا، جبکہ تو کچھ بھی نہ تھا؟ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! تُو نے تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تیری طرف سے تھا۔ یا میری رحمت سے؟ وہ کہے گا بلکہ تیری رحمت سے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا پانچ سو برس کی عبادت کی ہمت تمھیں کس نے دی؟ وہ کہے گا۔ اے رب کریم! تُو نے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس پہاڑ پر باغ میں تجھے کس نے اُتارا؟ اور تیرے لیے شیریں پانی کس نے نکالا؟ اور ہر رات کو یہ انار کس نے مہیا فرمایا۔ جو سال میں ایک بار ہی پیدا ہوتا تھا اور تو نے مطالبہ کیا کہ میں سجدے کی حالت میں تیری روح قبض کرو اور میں نے ایسا ہی کی، تو وہ بندہ کہے گا اے رب کریم! یہ سب کچھ تُو نے ہی کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا اور اپنی رحمت سے ہی میں تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ فرشتو! میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔ اے میرے بندے تو اچھا بندہ تھا اور اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا اور پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد! تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی رحمت سے موجود ہیں

(مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نہیں بچائے گا۔ حضرات نے عرض کیا، یارسول اللہ ! آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا، مجھے بھی نہیں، جب تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت کے نیچے نہ ڈھانپ لے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ سید عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مل کر رہو، قریب قریب رہو اور ایک دوسرے کو خوش رکھو، کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ اُسے دوزخ کی آگ سے بچا سکے گا اور میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نجات پاؤں گا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون (النحل 32) (حکم ہوگا) کہ تم اپنے عملوں کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ عملوں سے جنت میں درجات حاصل ہوں گے۔ کیونکہ جنت کے مختلف درجے اور مراتب ہیں۔ جو عملوں سے حاصل ہوں گے اور جنت میں اصل داخلہ اور اس میں ہمیشہ رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے نصیب ہوگا اور یہی اس حدیث کا مفہوم ہے۔

☆ اور اس کی تائید اس حدیث پاک سے ہوتی ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ تم اللہ تعالیٰ کے معاف کر دینے کے بعد ہی پُل صراط سے گزرو گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو گے اور پھر اپنے اعمال سے مختلف منازل طے کرو گے (الہناد فی الزہد، مسند اسماعیل، ضعیف)

☆ حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ستر برس عبادت کی وہ اپنی دُعا میں کہا کرتا تھا۔ رَبِّ اَجِرْنِیْ بِعَمَلِیْ اے اللہ کریم! مجھے میرے عمل کی جزاء دے۔ وہ فوت ہو گیا۔ تو اُسے جنت میں داخل کر دیا گیا اور ستر برس جنت میں رہا۔ تو اس سے کہا گیا۔ اب جنت سے نکلو۔ کہ تم نے اپنے ستر برس کے عملوں کا حساب پورا کر لیا ہے۔ اب معاملہ اُلٹ گیا اور اس کی تمنا دل میں رہ گئی کہ وہ دنیا میں تو جنت کی اُمید لگائے بیٹھا تھا۔ پھر وہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں

عرض کرے گا۔ میں دنیا میں سُنا کرتا تھا۔ کہ تو کوتاہیوں کو معاف فرماتا ہے۔ تو آج میری لغزش معاف فرمادے۔ تو اُسے دوبارہ جنت میں چھوڑ دیا جائے گا۔ (امام احمد فی الزہد)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ حساب کے بعد ہی کوئی آدمی جنت میں داخل ہو سکے گا۔

☆ امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ ان حدیث کا ظاہر سابقہ حدیثوں کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے کہ ان میں اتفاق اس طرح سے ہوگا کہ عذاب دینے اور جنت میں داخل ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ دونوں قسم کی حدیثیں مومن کے بارے میں ہیں اور یہ کہ کافر کا حساب نہیں ہوگا اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

یومِ حشر کے مزید حالات:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے روز جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ دیکھو یہ فلاں شخص کی دھوکہ بازی ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الداری، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی سے جان کے بارے میں امن میں ہو جائے اور پھر وہ اُسے قتل کر دے۔ تو وہ قیامت کے روز دھوکہ بازی کا جھنڈا اُٹھائے گا۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، بغوی فی شرح السنۃ)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں، یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت میں لوگوں کے لیے جھنڈے ہوں گے اور ان میں بعض جھنڈے ذلت و رسوائی کے ہوں گے اور کچھ عزت اور حمد کے ہوں گے اور فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کرامت کا جھنڈا بھی (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ امرء القیس شاعروں کا جھنڈا لیے دوزخ کی طرف روانہ ہوگا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ لہٰذا جو شخص کسی امر میں امام ہوگا۔ اگر نیکی میں رہنما ہوگا۔ تو اس کے ہاتھ میں خیر اور نیکی کا جھنڈا ہوگا اور اسی طرح سے ہوسکتا ہے۔ نیکوں اور اولیاء کرام کے جھنڈے ہوں گے، جو عظمت و تکریم کے لحاظ سے پہچانے جائیں گے۔ چاہے وہ دنیا میں غیر معروف ہی ہوں اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز ایک منادی اعلان فرمائے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں؟ تو اس سے کہیں گے کہ کون سے عقل مند تمھاری مراد ہے۔ منادی کہے گا۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران 191)

جو لوگ کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے پر غور کرتے ہیں۔

ان لوگوں کے لیے جھنڈا نصب ہوگا اور لوگ اپنے جھنڈے کے پیچھے چلیں گے اور فرشتے اُن سے کہیں گے کہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ (الاصبہانی فی الترغیب والترھیب، الدر المنثور)

☆ حضرت عمیر بن سلامہ فرماتے ہیں محتاج آدمی سوال سے بچنے والا اس کے لیے جھنڈا بلند ہوگا اور قیامت کے روز وہ جھنڈا اس کے آگے چلے گا اور اُسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سود خوار سے کہا جائے گا کہ لڑائی کے لیے اپنے لیے ہتھیار لے لو (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو بندہ دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہوگا تو قیامت کے

روز اللہ تعالیٰ اُسے تمام مخلوقات کے سامنے دکھا کر رسوا کرے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ عار اور شرمساری انسان کو قیامت کے روز ضرور اُٹھانا پڑے گی۔ یہاں تک کہ وہ کہے گا۔ اے رب کریم! تیرا مجھے دوزخ میں بھیج دینا اس سے زیادہ سہل ہے۔ جو مجھے سب کے سامنے رسوائی اور شرمساری کا سامنا کرنا پڑے اور وہ یقیناً جانتا ہے کہ اس میں کتنا سخت عذاب ہے۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص)

☆ حضرت عطاء الخراسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز بندہ کو جان پہچان کے لوگوں کے سامنے حساب دینا پڑے گا۔ جو اس کے لیے سخت مشکل کا باعث ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بندے کے عیب پر دنیا میں پردہ ڈال دے گا۔ قیامت کے روز اُسے اس پر شرم نہیں دلائے گا۔ (امام بخاری فی التاریخ، الطبرانی فی الصغیر، البزار مجمع الزوائد، اس میں ایک راوی عمر بن سعید رابع ضعیف ہے)

☆ حضرت علقمہ المزنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دنیا میں بندے کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا تو آخرت میں بھی پردہ ڈال دے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ امام غزالی فرماتے ہیں۔ یہ اُس مومن کے بارے میں ہے جو دنیا میں لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اور ممکن ہے کہ اُس کے اپنے حق میں بھی ہو کہ وہ اپنے گناہوں کو زبان پر نہیں لاتا اور اُس کی تشہیر نہیں کرتا اور وہ لوگوں کی بھی ان کی غیر حاضری میں ان کی برائیاں نہیں کرتا۔ تو یہ عمل اس لائق ہے کہ اُس کے گناہوں پر قیامت کے روز پردہ ڈال کر جزا دی جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ فرمایا ہے۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا۔ (ابن ماجہ الدارقطنی، نصب الرایہ، البیہقی

تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جسے اپنے کسی بھائی کی کوئی برائی معلوم ہوئی اور اس نے اس پر پردہ ڈال لیا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے لوگوں کی عزتوں کے درپے ہونے سے اپنی زبان کو روک لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اس کی لغزشیں معاف فرمائے گا اور جس نے اپنے غصے کو ان سے دور رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اپنے غصے سے محفوظ فرمائے گا۔ (ابن ابی الدنیا فی الصحت المغنی جمع الجوامع)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے کسی مسلمان کو معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی لغزش معاف فرما دے گا۔ (ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، البیہقی فی الکبریٰ، ابن حبان، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قدرتاً یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنوں اور انسانوں سب سے سوال ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ (الانعام 13) اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تم میں تمہارے اندر سے پیغمبر نہیں آئے تھے ؟ اور سوال یہ ہوتا ہے کہ ان سابقہ احادیث کی بنا پر جو اعضا بدن کی شہادت کے بارے میں ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ بھی۔ فَلَنَسْاَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ وَلَنَسْاَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ (الاعراف 6) ہم ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گے اور خود پیغمبروں سے بھی سوال کریں گے۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ (الانعام 30) اور اگر آپ دیکھیں جب وہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑے کیے جائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ ○ (ھود 18) اور جب وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا (الکہف 48) اور وہ صفوں میں تیرے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور یہ دو آیات مبارکہ ہیں۔ اِنَّ

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (الغاشیہ 25-26) یقیناً ہماری طرف ہی اُنھوں نے لوٹ کر آنا ہے اور ہم نے ہی ان کا حساب لینا ہے اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ (العنکبوت 13) اور ان سے قیامت کے روز سوال کرے گا جو وہ گھڑ لیا کرتے تھے۔

☆ فرماتے ہیں فرمان باری تعالیٰ، يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ○ (الرحمٰن 41) مجرم لوگ اپنے نشانات سے پہچانے جائیں گے اور وہ پیشانیوں اور پیروں سے پکڑے جائیں گے۔

☆ اور یہ حدیث شریف ہے کہ دوزخ سے ایک گردن نکلے گی۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں ایک گروہ کافروں کا ہوگا اور مومنوں کا ایک گروہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا اور اسی طرح سے کافروں کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا زیادہ مُورد ہوگا اور اسے بغیر حساب بہت جلد دوزخ میں لے جائیں گے۔

☆ اگر یہ اعتراض ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ (الرحمٰن 39) تو اس دن اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔ نہ انسان سے نہ جن سے اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ (القصص 78) کہ اس دن ان کے گناہوں کے بارے میں مجرموں سے نہیں پوچھا جائے گا۔ ان آیات کا مضمون پہلی گزشتہ آیات کے مخالف نظر آتا ہے اور گزشتہ احادیث کے بھی خلاف لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ (الانعام 23)

اللہ کی قسم ہے! اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے اور اس سے پہلے جو آیات گزری ہیں کہ کافر انکار کریں گے اور ان کے اعضاء بدن گواہی دیں گے۔ ان آیتوں کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز کئی مقامات ہیں۔ کہیں پر سوال ہوگا اور کہیں پر سوال نہیں ہوگا اور کسی مقام پر پردہ ڈال دیں گے اور کہیں پر پردہ نہیں ڈالیں گے اور یہ سوال کہ کیا تم نے یہ کام کیا؟ سرزنش اور دھمکانے کے لیے ہوگا اور یہ کیوں نہ کیا۔ معذرت اور اتمام حُجت کے لیے ہوگا۔

☆ اور فرماتے ہیں کہ اسی طرح سے جو یہ وارد ہوا ہے۔ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا (الاسراء 97) اور ہم اُنھیں قیامت کے روز بہرے اور گونگا بنا کر اُٹھائیں گے اور گونگا بہرا ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ ان سے سوال نہیں ہوگا اور نہ وہ جواب دے سکیں گے اور نہ انکار کر سکیں گے اور نہ وہ اپنے گواہی دینے والے اعضاء بدن کو ملامت کر سکیں گے اور فرماتے ہیں کہ ان کے پانچ حالات ہوں گے۔ (1) قبروں سے اُٹھنے کی حالت (2) حساب و کتاب کے مقام تک جانے کی حالت (3) حساب کتاب کی حالت، (4) جزاء ملنے کی طرف جانے کی حالت (5) ان کے وہاں پر کھڑے ہونے کی حالت

☆ تو پہلی تین حالتوں میں تو ان کے حواس اور اعضاء بدن درست ہوں گے اور چوتھی حالت میں ان کی سننے، دیکھنے اور بولنے کی طاقت ختم ہو جائے گی اور پانچویں حالت میں آغاز اور انجام دو کیفیتیں ہوں گی۔ شروع میں ان کے حواس بحال ہوں گے تا کہ وہ دوزخ اور وہ عذاب جو ان کے لیے تیار ہے اس کا مشاہدہ کر سکیں اور جسے وہ جھٹلاتے تھے۔ جیسا ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اگر آپ اُنھیں اس وقت دیکھتے جب دوزخ کے سامنے پیش کیے جائیں گے (الانعام 27) اور آپ اُنھیں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے سامنے پیش کیے جائیں گے ذلت اور پستی کے ساتھ اور وہ اُسے چور نظروں سے دیکھیں گے (الشوریٰ 45) اور جب بھی کوئی جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو وہ اپنے ساتھیوں کو لعنت کرے گی (الاعراف 38) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جب کوئی جماعت اس میں ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغے ان سے سوال کریں گے (الملک 8) اور ارشاد ہے پکاریں گے (کہ وہ کہیں گے) (اے دوزخ کے داروغے) مالک: تیرے رب کو ہمارا فیصلہ کر دینا چاہیے۔ (الزخرف 77) ان کے علاوہ بھی کئی آیات مبارکہ ہیں۔ یہاں تک کہ اُنھیں کہا جائے گا وہیں پر پڑے سڑتے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو (المؤمنون 108) تو اس وقت ان کے حواس سلب کر لیے جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا (طٰہٰ: 102) کہ اس دن ہم مجرموں کو اندھا اُٹھائیں گے (تفسیر قرطبی، ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا، میں قرآن کریم میں مختلف چیزیں پاتا ہوں ارشاد ہے۔ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ (المؤمنون 101) اب آپس کی رشتہ داری نہ رہے گی اور اس دن نہ اس کے بارے میں سوال ہوگا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ (الصافات 50) اور وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء 42) اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ (الانعام: 32) اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اے ہمارے پروردگار ہم مشرک نہیں تھے جب وہ قیامت کے روز دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بخش دیا ہے اور ان کے گناہ معاف فرما دیے ہیں اور شرک کا گناہ وہ معاف نہیں فرمائے گا۔ تو مشرک لوگ اپنے شرک سے انکار کر دیں گے۔ اس امید سے کہ شاید اُنھیں بھی بخش دیا جائے۔ تو وہ کہیں گے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کے مونہوں پر مہر لگا دے گا اور اُن کے ہاتھ اور پاؤں کلام کریں گے۔ کہ وہ کیا عمل کیا کرتے تھے۔ تو اس وقت وہ لوگ جو کافر ہوں گے اور جنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی ہوگی۔ خواہش کریں گے۔ کہ کاش زمین اُن کے اوپر برابر کر دی جائے اور وہ کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔ (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں رہے گی اور نہ ان سے اس کا سوال ہی ہوگا (المومنون: 101) اور یہ ارشادِ باری تعالیٰ ''کہ پھر دوبارہ صُور پھونکی جائے گی۔ تو وہ اچانک اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے (الزمر: 48) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے اور وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ (الطور: 25)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت نافع بن ازرق نے اُن سے سوال کیا کہ اس آیت کا مفہوم کیا ہے۔ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ (المرسلات: 35) یہ وہ دن جس دن وہ بول نہیں سکیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ اور وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ (الصافات: 27) اور ارشاد باری تعالیٰ آؤ میرا عمل نامہ پڑھو (الحاقہ: 19)

تو جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ یہ کیا سوال ہے؟ تیرا بھلا ہو۔ ایسا

سوال تو اس سے پہلے کسی نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے؟ اُس نے کہا نہیں! تو فرمایا، اگر تو نے کیا ہوتا تو تُو ہلاک ہوتا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے؟ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ (الحج:48)

یقیناً وہ دن تیرے پروردگار کے نزدیک تمھاری گنتی کے حساب سے ہزار سال کا ہوگا۔ حالانکہ دنیا پہ دن مختلف اوقات کے ہوتے ہیں (تفسیر قرطبی، الدر المنثور، مستدرک حاکم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ آیت فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْاَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ (الرحمٰن:39) کہ اس دن کوئی انسان اور کوئی جن اپنے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ فرمایا ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں عمل کیا یا نہیں؟ بلکہ اسے تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہاں ان سے فرمائے گا کہ تم نے فلاں فلاں عمل کیوں کیا؟ (تفسیر قرطبی، ابن الکثیر، الدر المنثور)

☆ تنبیہ: امام نسفی رحمتہ اللہ علیہ بحر الکلام میں فرماتے ہیں، دیکھو حضرات انبیاء علیہم السلام کا تو حساب کتاب نہیں ہوگا اور اسی طرح مومنوں کے بچوں کا حساب کتاب نہیں ہوگا اور حضرات عشرہ مبشرہ کا حساب نہیں ہوگا کہ چھان بین نہیں ہوگی۔ البتہ حساب کی پیشی ہوگی۔ وہ اس طرح سے کہ اُن سے کہا جائے گا۔ کہ تم نے یہ کیا یہ کیا اور میں نے تمہیں معاف فرما دیا اور کوئی چھان بین نہیں ہوگی کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

محشر میں ہونے والے مزید حالات:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب قیامت کا روز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا۔ وہ اعلان کرے گا۔ دیکھو ایک نسبت میں نے بنائی ہے اور ایک نسبت تم نے بنائی ہے اور میں نے تم میں سے زیادہ پرہیز گار کو زیادہ معزز بنایا ہے اور تم نے اس کا انکار کیا اور کہتے ہو کہ فلاں بن فلاں فلاں بن فلاں سے زیادہ معزز ہے تو آج (روز قیامت) میری نسبت زیادہ بلند اور تمھاری نسبت سے زیادہ واضح ہے سُن لو میرے دوست ہی پرہیز گار ہیں (اور وہی زیادہ معزز ہیں)۔ (الطبرانی، فی الصغیر، والاوسط مجمع الزوائد، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ چیخ و پکار کرنے والا آدمی وہ ہوگا۔ جس نے گمراہی کا کوئی طریقہ ایجاد کیا اور اس کی پیروی کی گئی اور وہ آدمی جس نے کوئی ہلاکت کی چیز ایجاد کی اور وہ آدمی جو خالی رہا اور اس نے اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اپنے معاصی پر غلبہ پایا۔

☆ حضرت زید بن اسلم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ قیامت کے روز آٹھ آدمی لائے جائیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ساتھی ہوئے اور بھائی بھائی بنے ان میں محتاج بھی ہیں اور خوشحال بھی ہیں، تو دولت مند کا فضیلت کا عمل پایا جائے گا۔ جو اس نے اپنے مال کے ذریعہ سے کیا اور اس نے اپنے ساتھی پر فوقیت حاصل کر لی تو محتاج آدمی عرض کرے گا، اے رب کریم تو نے اسے مجھ پر برتری کیوں بخشی ہے ہم تیری رضا میں اکٹھے تھے اور تیرے لیے عمل کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اسے اپنے مال میں عمل کرنے کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے تو محتاج آدمی کہے گا۔ اے رب کریم تجھے معلوم ہے اگر تُو نے مجھے مال عطا فرمایا ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح اس نے کیا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (فرشتوں سے فرمائے گا) اس نے سچ بولا ہے۔ اسے اس کے ساتھی کے مرتبے تک اوپر لے جاؤ۔

اور ایک مریض اور ایک تندرست کو لایا جائے گا اور تندرست کو اس کے زیادہ اعمال کی وجہ سے برتری بخشی جائے گی تو بیمار آدمی کہے گا۔ اسے تو نے مجھ پر برتری کیوں بخشی ہے تو رب

تعالیٰ فرمائے گا کہ اس نے اپنی صحت کی وجہ سے نیک اعمال کیے تھے۔ تو مریض آدمی کہے گا۔ اے میرے رب تجھے معلوم ہے اگر تو مجھے صحت بخشتا تو میں بھی اسی طرح سے عمل کرتا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ اس نے سچ کہا ہے اسے اس کے ساتھی تک اس کے مرتبے پر پہنچا دو۔

پھر ایک آزاد اور غلام شخص کو لائیں گے تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوگا اور پھر ایک خوش خلق آدمی اور بد خلق آدمی کو لائیں گے اور خوش خلق آدمی کو بد خلق آدمی پر برتری بخشی جائے گی تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم تو نے اسے مجھ پر برتری کیوں بخشی ہے۔ ہم سب تیری رضا کے لیے اکٹھے رہے اور تیرے لیے عمل کرتے رہے تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے حسن خلق کی وجہ سے اسے برتری بخشی گئی ہے تو بد خلق آدمی کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔

ترازو کا بیان:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (الانبیاء 47) وقال تعالیٰ: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ (الاعراف: 8-9) وقال تعالیٰ: فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (القارعۃ: 6-7)

اور ہم قیامت کے روز انصاف کا ترازو رکھیں گے اور کسی شخص پر کچھ ظلم نہیں ہوگا اور اگر رائی کے دانہ برابر عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور حساب لینے کو کافی ہیں اور فرمان باری تعالیٰ ہے اور اس دن اعمال کا تلنا برحق ہے تو جس شخص کے عملوں کا وزن بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جن کے نیک اعمال ہلکے ہوں گے تو وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کر لیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کیا کرتے تھے اور فرمان باری تعالیٰ ہے تو جس شخص کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہ آرام کی زندگی میں خوش ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے حدیث جبریل کے

بارے میں ایمان کا سوال کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین نے عرض کیا یا محمدؐ ایمان کیا چیز ہے آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ تُو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور جنت اور دوزخ پر اور ترازو پر ایمان لائے (کہ یہ سب برحق ہیں) اور تو مرنے کے بعد اُٹھنے پر ایمان لائے اور اس کی خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان لائے۔ عرض کیا کہ جب میں ایسا کرلوں تو میں مومن ہوں ارشاد فرمایا ہاں جبریل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، امام البیہقی)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز ترازو رکھی جائے گی (وہ ترازو اتنی بڑی ہے) کہ اگر اس میں تمام آسمان اور زمین رکھ دی جائے تو اس میں سما جائے۔ فرشتے عرض کریں گے اے رب کریم اس پر کس کا وزن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا۔ تو فرشتے عرض کریں گے۔ **سبحانك ما عبد ناك حق عبادتك**

اے رب کریم تیری ذات پاک ہے ہم کما حقہ تیری عبادت نہ کر سکے تُو پل صراط رکھا جائے گا۔ جو استرے کی طرح تیز دھار ہوگا۔ فرشتے عرض کریں گے۔ اس پر سے کون گزرے گا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہوں گا (وہ گزرے گا) تو فرشتے عرض کریں گے **سبحانك ما عبد ناك حق عبادتك** (مستدرک حاکم، الذھبی، فی التلخیص الترغیب، ترھیب، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ترازو کی ایک چوٹی اور دو پلڑے ہوں گے۔ (تفسیر ابن جریر، طبری، تفسیر قرطبی، الدر المنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ترازو کے مالک قیامت کے روز حضرت جبریل علیہ السلام ہوں گے (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کا حساب کتاب ہوگا۔ تو جس شخص کی نیکیوں میں ایک نیکی بھی زیادہ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی برائیاں نیکیوں سے ایک بھی زیادہ ہوئی وہ دوزخ میں جائے گا۔ فرماتے ہیں اور ترازو ایک دانہ بھر

کم ہونے سے ہلکے اور ایک دانہ زیادہ ہونے سے جھک جاتے ہیں اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوئیں وہ اعراف والے ہوں گے۔ وہ پل صراط پر ٹھہرا لیے جائیں گے۔ (تفسیر قرطبی ابن ابی حاتم، الدر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت فرماتے ہیں۔ آپ الروح الامین (جبریل علیہ السلام) سے سُن کر ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے کی برائیاں اور نیکیاں لائی جائیں گی اور ان کا آپس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر ایک بھی باقی رہ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کے لیے عام میں وسعت فرما دے گا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ بھاری ہوا۔ قیامت کے روز اس کا ترازو ہلکا رہے گا اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بھاری ہوا تو قیامت کے روز اس کے ترازو کا پلڑا بھاری رہے گا۔ (ابن ابی الدنیا، الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ترازو کے دو پلڑے آسمان اور زمین کی طرح وسیع بنائے ہیں فرشتے عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار تو اس پر کیا تولے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں اس پر جو چاہوں گا تولوں گا اور اللہ تعالیٰ نے پل صراط پیدا فرمایا ہے جس کی دھار تلوار کی دھار کی طرح ہے یا فرمایا استرے کی دھار کی طرح ہے فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب کریم اس پر سے کون گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے۔ میں جسے چاہوں گا اس پر سے گزاروں گا۔ (ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز انسان کو لایا جائے گا اور اُسے ترازو کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور ایک فرشتہ اس کے لیے مقرر ہوگا۔ اگر اس کی نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہوا تو فرشتہ زوردار آواز سے پکارے گا۔ جسے تمام مخلوقات سنے گی۔ فلاں شخص ایسا خوش نصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد کبھی بدنصیب نہیں ہوگا اور اگر اس کا پلڑہ ہلکا ہوا تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا۔ جسے تمام مخلوقات سن لے گی کہ فلاں شخص ایسا بدنصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد وہ کبھی خوش نصیب

نہیں ہو سکے گا۔(البزار،ابن مردویہ،الالکائی،االدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کو ترازو کے پاس لائیں گے تو وہ اس کے پاس سخت جھگڑا کریں گے۔

☆ اور البیہقی میں یہ روایت ان الفاظ سے ہے کہ لوگ ترازو کے پاس جھگڑا کریں گے اور بھیڑ ہو جائے گی۔

☆ حضرت ابوالجریج ایک آدمی سے روایت فرماتے ہیں جن کا نام حازم ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب جبریل اُتر کر آئے اور آنجنابؐ کے پاس ایک آدمی رو رہا تھا۔ جبریل نے پوچھا یہ کون ہے؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا فلاں شخص ہے۔ تو جبریل نے فرمایا کہ ہم انسانوں کے تمام اعمال تولیں گے۔ سوائے آنسوؤں اور رونے کے اس لیے کہ ایک آنسو کے ساتھ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے کئی سمندر بجھا دے گا۔(مسند امام احمد رحمتہ اللہ علیہ، تفسیر الدرالمنثور)

☆ حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو آنکھ آنسوؤں میں ڈوب جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے جسم پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے اور جو قطرہ اُس کے گال پر بہتا ہے تو اس کے چہرے پر نہ پریشانی چھائے گی نہ ذلت اور اگر کوئی رونے والا کسی امت کے اندر رویا ہوگا۔ اس امت پر رحم ہوگا اور ہر چیز کا اندازہ ہوگا اور وہ تولی جائے گی۔ سوائے آنسوؤں کے کہ آنسو کا ایک قطرہ دوزخ کی آگ کے سمندر کو بجھا دے گا۔(امام بیہقی فی شعب الایمان، الترغیب والترہیب، مصنف عبدالرزاق)

☆ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعمال میں آخر کے اعمال تولے جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اس کے اعمال کا خاتمہ خیر پر فرماتا ہے اور جب اُس کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اس کے اعمال کا خاتمہ شر پر فرماتا ہے۔(ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ترازو کے دو پلڑے اور ایک چوٹی ہے۔ اس میں نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی۔ نیکیاں نہایت خوب

صورت شکل میں لائی جائیں گی اور اُنھیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیں گے اور وہ برائیوں پر بھاری ہو جائیں گی۔ تو اس آدمی کو لے کر جنت میں اس کے مراتب پر رکھ دیں گے۔ پھر مومن سے کہیں گے لو اپنے عمل کی جزا لے لو۔ تو وہ جنت میں جا کر اپنے عمل کے ذریعہ سے ملے مراتب کو پالے گا اور برائیاں نہایت بدصورت شکل میں لائیں گے اور اُسے ترازو کے پلڑے میں رکھیں گے اور ہلکا رہے گا اور جھوٹ ہلکا ہی ہوتا ہے۔ تو اس بندے کو دوزخ میں اپنے مراتب سفلی میں ڈال دیں گے اور کہیں گے۔ لے اپنے عمل کی سزا پالے اور دوزخ میں پہنچ جا۔ تو وہ دوزخ میں آ کر اپنے عملوں کا بدلہ پالے گا اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے طرح طرح کے عذاب تیار کر رکھے ہیں وہ چکھ لے (البیہقی فی شعب، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جنت میں اور دوزخ میں لوگ اپنے مراتب کو پہچانیں گے اور لوگوں سے وہ اپنے عمل کی وجہ سے جمعہ کے روز اپنی منازل کی طرف لوٹیں گے۔ (البیہقی فی شعب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے روز اپنے لیے سفارش کا سوال کیا۔ تو آنجنابؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ میں ایسا فرماؤں گا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! میں آپؐ کو کہاں تلاش کروں؟ تو ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کر لینا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر پل صراط پر آپؐ سے نہ مل سکوں تو؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا پھر مجھے ترازو کے پاس تلاش کرنا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اگر میں آپؐ کو ترازو کے پاس تلاش نہ کر سکا تو؟ ارشاد فرمایا۔ پھر تم مجھے حوضِ کوثر کے پاس تلاش کرنا۔ میں ان تین جگہوں سے اِدھر اُدھر نہیں ہوں گا۔ (ترمذی شریف، الاشبیلی فی کتاب العاقبۃ، البیہقی، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ میں (امام سیوطی) کہتا ہوں۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ترازو صراط پر ہوگی اور حوض کوثر صراط اور میزان کے بعد ہوگا۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ کیا آپ قیامت کے روز اپنے اہل وعیال کو یاد فرمائیں گے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (1) جب ترازو رکھی جائے گی ۔جب تک انسان یہ نہ جان لے کہ اس کے عملوں کا پلڑہ ہلکا ہے یا بھاری ہے (2) جس وقت عمل نامے کھولے جائیں گے۔ جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا عمل نامہ اسے دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں؟ یا اُسے پیچھے کی طرف سے ملتا ہے؟ (3) اور جس وقت پُل صرط (دوزخ پر) رکھا جائے گا جب تک یہ نہ جان لے کہ نجات پاتا ہے یا نہیں؟ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذھبی فی التلخیص، الدجری فی الشریعۃ، الترغیب والترہیب)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! کوئی محبت کرنے والا قیامت کے روز اپنے محبوب کو یاد رکھے گا؟ ارشاد فرمایا کہ تین مقامات پر تو بالکل نہیں، کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ (1) ترازو کے پاس جب تک ہلکا بھاری ہونا معلوم نہ ہو جائے۔ (2) عمل نامے ملنے کے وقت، جب تک اُسے عمل نامہ دائیں یا بائیں ہاتھ نہ مل جائے۔ (3) جس وقت کہ ایک گردن دوزخ سے نکلے اور یہ گردن کہے کہ میں تین آدمیوں کے لیے مقرر ہوں۔ ایک اُس کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کیا۔ دوسرے میں اس کے لیے جو ظالم اور سرکش ہے اور تیسرے اس کے لیے مقرر ہوں جو متکبر ہے حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ ان تینوں اوقات میں کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ایک بھاری اور موٹا تازہ آدمی لایا جائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر جتنی حیثیت نہیں رکھتا ہوگا۔ پھر آنجنابؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ کہ ہم قیامت کے روز اس کا کچھ وزن قائم نہیں کریں گے۔ (الکہف: 105) بخاری، مسلم)

☆ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عُتُلّ کے بارے میں فرمایا وہ طاقت ور نہایت سخت بہت کھانے پینے والا آدمی ہے جسے اگر ترازو میں رکھا جائے تو ایک جو کے برابر بھی نہ ہو ایسے ستر (70) ہزار لوگوں کو ایک ہی بار دوزخ میں ڈال دے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، ابن ابی شیبہ، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ کسی مومن پر اللہ تعالیٰ دنیا میں کوئی ظلم نہیں کرے گا اور اس کے عملوں کی جزاء آخرت میں دے گا اور کافر اپنے نیک عملوں کی وجہ سے دنیا میں کھائے پیے گا۔ لیکن جب آخرت کو پہنچے گا تو اس کی نیکی کی اسے کوئی جزا نہیں دی جائے گی۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، امام بغوی فی شرح السنۃ، الطیاسی، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آہستہ ذکر کو جسے فرشتے بھی نہ سُن پائیں۔ دوسرے ذکر پر ستر (70) گناہ زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا روز ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو حساب کے لیے اکٹھا فرمائے گا اور نگران فرشتے آئیں گے جنھوں نے اعمال لکھے ہوں گے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ دیکھو کیا کوئی چیز باقی رہ گئی ہے تو وہ عرض کریں گے کہ ہم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے ہم نے اپنے علم سے اسے محفوظ کرلیا ہے اور اسے گن رکھا ہے اور لکھ رکھا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندے سے فرمائے گا کہ میرے پاس تیرے کچھ پوشیدہ اعمال ہیں۔ جنھیں تو نہیں جانتا ہے اور آج میں تجھے اس کی جزا دوں گا اور وہ پوشیدہ ذکر ہے (جو تو نے کبھی کیا تھا) (ابو یعلی مجموع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ قیامت کے روز مہر لگے ہوئے کچھ عمل نامے لائے جائیں گے اور اُنھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو پرے ڈال دو اور اُنھیں قبول کرلو تو فرشتے عرض کریں گے تیری عزت کی قسم ہے جو اس بندے نے عمل کیا ہے ہم نے لکھ دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ اس نے میرے غیر کے لیے کیے ہیں۔ میں آج وہی عمل قبول فرماؤں گا۔ جو اس نے میری رضا چاہنے کے لیے کیے ہیں۔ (دار قطنی فی السنن البزار، الطبرانی، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز ایک آدمی کو حساب کے لیے لایا جائے گا اور اس کے اعمال نامے میں پہاڑوں کی طرح نیکیاں ہوں گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ تم نے فلاں فلاں دن نماز پڑھی تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں نے نماز پڑھی میں اللہ

ہوں میرے سوا، کوئی معبود نہیں میرے لیے دین خالص ہے اور تم نے فلاں فلاں دن روزہ رکھا تا کہ کہیں فلاں روزہ دار ہے۔ میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں دین میرے لیے خاص ہے تو مسلسل آہستہ آہستہ اس کی نیکیاں ختم ہوتی رہیں گی۔ یہاں تک کہ اس کے عمل نامے میں کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ تو فرشتے اُسے فرمائیں گے۔ تو غیر اللہ کے لیے عمل کرتا رہا۔

(تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو قیامت کے روز اکٹھا کرے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس شخص نے اپنے عمل میں کسی کو اللہ کا شریک کیا تھا۔ وہ اپنا ثواب اسی سے طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔

(ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی شعب، صحیح ابن حبان)

☆ حضرت سداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا ئے گا میں ہر عمل میں بہتر شریک ہوں جو کسی نے اس دارِ دنیا میں کیا ہے جو اس میں میرا شریک تھا، میں آج اسے اپنے شریک کے لیے بلاتا ہوں کیوں کہ میں آج خالص عمل ہی قبول فرماؤں گا۔ (حوالہ گزشتہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ چھوٹے شرک سے بچو۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ چھوٹا شرک کیا ہے۔ ارشاد فرمایا دکھاوا۔ جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے عملوں کی جزا دے گا تو فرمائے گا یہ اعمال اُنھی لوگوں کے پاس لے جاؤ جنھیں تم دنیا میں دکھایا کرتے تھے۔ جا کر دیکھو اُن کے پاس تمھیں کیا ملتا ہے (ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت محبوب بن لبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے تمھارے لیے سب سے زیادہ خطرہ شرک اصغر کا ہے عرض کیا گیا یہ شرک اصغر کیا چیز ہے آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا دکھاوا اللہ تعالیٰ اس وقت فرمائے گا جب لوگوں کو ان

کے عملوں کی جزا دے گا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جنھیں تم دنیا میں اپنے عمل دکھایا کرتے تھے۔ دیکھو تمھیں ان کے پاس کیا جزا ملتی ہے۔ (مسند امام احمد، البیہقی فی شعب ابن ابی الدنیا، الترغیب والترھیب، ابن ابی حاتم، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے اپنا کوئی عمل لوگوں کو دکھایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی کے سپرد فرمائے گا کہ دیکھو کہ کیا وہ تیرا کچھ سنوارتا ہے۔ (امام البیہقی فی ال شعب)

نیکی کے پلڑے کو بھاری کرنے والے اعمال:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بھاری ہیں۔ خدائے رحمان کو پیارے ہیں۔ وہ ہیں **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم**۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت ابو مالک الشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور **الحمد للّٰہِ** ترازو کو بھر دے گا (مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، سنن الطرامی، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنھوں نے اپنے دو بیٹوں کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ میں تم دونوں کو **لا الہ الا اللّٰہ** کا حکم دیتا ہوں اس لیے کہ اگر ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور **لا الہ الا اللّٰہ** دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو **لا الہ الا اللّٰہ** کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (البزار، مجموعہ الزوائد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دو جس سے میں تیرا ذکر کروں اور اس کے ذریعے سے تجھ سے دعا مانگوں فرمایا۔ اے موسیٰ کہا

کرو لا الہ الا اللہ عرض کیا اے رب کریم یہ تو تیرے بندے کہتے ہیں۔ فرمایا بس لا الہ الا اللہ کہو عرض کیا میں کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو تُو مجھے خاص طور پر بتائے تو اللہ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور میرے علاوہ سب کچھ اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں ہو تو لا الہ الا اللہ ان تمام پر بھاری ہوگا۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی الحلیہ، ابن حبان، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تمام آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے لا کر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ دوسرے میں رکھ دیا جائے تو یہ ان تمام پر بھاری ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجموعہ الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام مخلوقات کے رُوبرو میری امت کے ایک آدمی کو پکارا جائے گا اور اس کے اعمال کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حدِ نظر تک طویل پھیلا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کیا تُو ان میں سے کسی کا انکار کر سکتا ہے تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم نہیں تو رب تعالیٰ فرمائے گا کیا لکھنے والے میرے محافظ فرشتوں نے تجھ پر یہ ظلم کیا ہے تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم نہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھ پر اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہے؟ تو وہ بندہ ڈرتا ہوا عرض کرے گا اے رب کریم نہیں تو رب تعالیٰ فرمائے گا ہاں تیری میرے پاس کچھ نیکیاں ہیں اور آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا اور پھر اس کی ایک چٹ نکالی جائے گی جس میں لکھا ہوگا اَشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ تو بندہ کہے گا اے رب کریم اس چھوٹی سی چٹ کی ان رجسٹروں کے سامنے کیا حیثیت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یقیناً تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ تو وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے اور وہ چٹ ایک پلڑے میں رکھی جائے گی تو وہ تمام رجسٹر ہوا میں اوپر اُٹھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یقیناً تجھ پر ظلم نہیں ہوگا اور وہ چٹ بھاری ہو جائے گی اور اللہ پاک کے نام کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی (ترمذی

شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام اعظم، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابن حبان، ابن مردویہ الملا لکائی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز اعمال تولے جائیں گے تو ایک آدمی کو لایا جائے اور اس کے اعمال ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور جب گنتی ہوگی تو اس کی برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور اسے دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے گا کہ اچانک پیچھے سے خدائے رحمان کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔ جلدی مت کرو جلدی مت کرو کہ اس کا ابھی کچھ باقی ہے۔ تو ایک چٹ لائی جائے گی۔ جس میں لا الہ الا اللہ کا اقرار ہوگا۔ تو وہ اس آدمی کے پلڑے میں رکھی جائے گی تو وہ پلڑا بھاری ہو جائے گا (مسند امام احمد، مجموعہ الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ترازو کے پلڑے میں حسن خلق سے بڑھ کر کوئی چیز بھاری نہیں ہے۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن ابی عاصم فی السنۃ، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا، ابونعیم فی الحلیہ الآجری فی الشریعۃ الملا لکائی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کی ہوگی میں اس کے اعمال تلتے وقت وہاں موجود رہوں گا۔ اگر اس کا پلڑا بھاری ہوا تو فیھا ورنہ میں اس کی سفارش کروں گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ارے ابو ذر کیا میں تمھیں دو خصلتیں نہ بتادوں جو پیٹھ پر اُٹھان میں تو ہلکی ہیں لیکن ترازو میں دوسروں سے بھاری ہیں۔ عرض کیا ہاں کیوں نہیں (ضرور بتائیں) ارشاد فرمایا کہ تم اچھے اخلاق کو اپنا لو اور مسلسل خاموشی اختیار کرو۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مخلوق کو ان جیسی خوب صورتی اور کہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ (البیہقی فی شعب الایمان، ابویعلی، الطبرانی فی الاوسط، مجموعہ الزوائد،

ابن ابی الدنیا البزار، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے بندے کے اہل وعیال کا خرچ ترازو میں رکھا جائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت حماد بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور وہ اپنے عمل کو حقیر جانے گا۔ کہ اسی دوران میں بادل کی طرح کوئی چیز آکر اس کے ترازو میں آپڑے گی اور اُسے کہا جائے گا۔ یہ وہ ہے جو تو لوگوں کو بھلائی سکھایا کرتا تھا اور وہ تیرے بعد تیرے وارث ہوئے اور اس کا تجھے اجر دیا گیا۔ (ابن المبارک فی الزہد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُس کی رضا اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا پالا۔ تو اُسے شکم سیر کرنا اور اُسے سیراب کرنا، اس کی لید اس کا پیشاب قیامت کے روز ترازو کے نیکیوں کے پلڑے میں رکھیں گے (بخاری شریف، نسائی شریف مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا پالا۔ تو اس کا چارہ، پانی قیامت کے روز ترازو میں رکھا جائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے کسی جنازہ میں شمولیت کی اس کے ترازو میں اُحد پہاڑ جتنے دو قیراط رکھے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جناب آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے سامنے کھڑے ہوں گے ان پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہوں گے۔ گویا کہ وہ کھجور کا پرانا درخت ہے۔ وہ اپنی اولاد کو جنت اور دوزخ کی طرف جاتا دیکھ رہے ہوں گے کہ اس دوران حضرت آدم علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک آدمی کو

دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کی طرف جارہا ہے۔تو حضرت آدم علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکاریں گے۔یا احمد !یا احمد !اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں گے لبیک یا ابا بشر،اے انسانوں کے باپ میں حاضر ہوں۔تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے کہ یہ آپ کی امت کا ایک آدمی دوزخ کی طرف جارہا ہے۔اسے کمر سے پکڑیں اور فرشتوں کے پیچھے دوڑیں۔تو میں کہوں گا۔ارے میرے رب کے کارندو ٹھہر جاؤ۔تو وہ کہیں کہ ہم سخت مزاج اور تند خو ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ کی اس حکم کی نافرمانی نہیں کرسکتے جو اس نے ہمیں دیا ہے اور ہمیں جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہاتھوں میں سے اپنے بائیں ہاتھ سے اپنی داڑھی مبارک کو تھامیں گے اور عرش الٰہی کی طرف رُخ فرما کر عرض کریں گے۔اے رب کریم!تو نے مجھ سے وعدہ کیا فرمایا تھا کہ تو میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہیں کرے گا.....تو عرش کے پاس سے آواز آئے گی.....کہ (اے فرشتو!) جناب محمدؐ کا کہا مانو اور اس بندے کو اس کے مقام تک پہنچادو۔تو میں اپنی کمر سے کاغذ کا ایک پُرزہ نکالوں گا۔جو انگلی کے پورے جتنا ہوگا اور اُسے ترازو کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں بسم اللّٰہ کہوں گا تو نیکیاں برائیوں سے بھاری ہوجائیں گی۔تو آواز آئے گی۔یہ خوش نصیب ہے اور اس کا در در بھی خوش نصیب ہے اور اعمال نیک بھاری ہوگئے ہیں،اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔تو وہ بندہ کہے گا۔فرشتو!ٹھہرو میں رب کریم کے اس معزز بندے سے کچھ پوچھ لوں؟ تو وہ آدمی کہے گا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔تیرا چہرہ کتنا حسین ہے۔تیری صورت کتنی جمیل ہے۔آپ کون ہیں؟ آپ نے میری خطا معاف فرمائی۔آپ نے میرے انجام پر رحم فرمایا۔تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ہوں اور یہ تیرا درود شریف ہے۔جو ضرورت کے وقت تیرا مددگار رہا ہے۔(ابن ابی الدنیا،کتاب الاعلوم غیری رحمتہ اللہ علیہ،الدر المنثور)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کا خیال رکھے گا۔وہ جنت میں جائے گا۔وہ دونوں بہت آسان ہیں اور ان پر عمل کرنا تھوڑی سی محنت ہے وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ لے اور ہر نماز کے بعد دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے اور ہر نماز کے بعد دس دفعہ

اللّٰہ اکبر کہہ لے ان کی کل تعداد ایک سو پچاس ہو جائے گی۔ جو زبان سے ادا کرے گا۔ لیکن ترازو میں ایک ہزار پانچ سو شمار ہوں گی .....اور جب بستر پر جائے تو چونتیس (34) مرتبہ اللّٰہ اکبر کہہ لے اور تینتیس (33) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے اور تینتیس (33) بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ لے تو یہ زبان سے تو سو مرتبہ ہوں گی اور ترازو میں ایک ہزار بار شمار ہوں گی اور تم میں سے دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو نیکیاں کون کرتا ہے؟ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سلمٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ آپؐ نے پانچ بار واہ واہ فرمایا۔ کہ اس کا میزان بھاری ہوگا وہ **لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، سبحان اللہ، والحمد للّٰہ** اور جس مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے لیے اُسے برداشت کرے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، حافظ الذھبی فی التلخیص، ابن ابی عاصم فی السنۃ، مجمع الزوائد، البانی، صحیح)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور فرمایا۔ یہ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں۔ یہ خدائے رحمٰن کی بارگاہ میں جا چڑھیں گے۔ (الطبرانی، فی الکبیر)

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ مبارک ہو اُسے جس کے عمل نامہ میں کثرت سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہنا پایا جائے (ابن ماجہ شریف، البیہقی فی الشعب، ابونعیم فی الحلیہ، البیہقی، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جسے یہ پسند ہو کہ اُسے اُس کا عمل نامہ خوش کر دے تو وہ کثرت سے استغفر اللہ پڑھا کرے (البیہقی فی الشعب، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس شخص کو مبارک ہو جس کے عمل نامے میں کچھ استغفار (استغفر اللہ کہنا) پایا جائے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ مومن کے عمل نامے میں قیامت کے روز ایک بار کا سبحان اللہ کا کہنا دنیا کے سونے کے تمام پہاڑ اس کے ساتھ چلنے سے بہتر ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا۔ اُٹھو اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو۔ اس لیے کہ اس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی تمھارے ہر گناہ کی مغفرت ہو جائے گی وہ اس طرح سے کہ قیامت کے روز اس کا گوشت اس کا خون تیرے ترازو میں ستر (70) گنا رکھا جائے گا تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ بات آلِ محمدؐ کے لیے ہی خاص ہے کہ وہ اس بھلائی کے اہل ہونے کے ساتھ مخصوص کیے گے ہیں یا یہ حکم عام مسلمانوں کے لیے ہے ارشاد فرمایا آلِ محمدؐ کے لیے خاص طور پر اور مسلمانوں کے لیے عام طور پر ہے (البیہقی فی الکبریٰ، الاصبہانی فی الترغیب وترہیب، نصب الزائد، الزیلئی)

☆ امام احمد اور ان کے بیٹے حضرت عبداللہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ ایک راہب نے اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ برس عبادت کی ایک دن اس نے آسمان کی پہنائی میں نظر ڈالی تو کہنے لگا۔ کاش آسمان سے بارش ہو میں اس کا پانی پیوؤں اور وضو کروں اور کسی کا منہ نہ دیکھوں اور اپنی جگہ پر واپس آجاؤں۔ جب وہ پہاڑ سے اُتر رہا تھا۔ تو ایک عورت سے اس کا سامنا ہوا۔ اس نے اس کے سامنے اپنا چہرہ کھولا اور وہ اپنے پر قابو نہ رکھ سکا اور بُرائی میں مبتلا ہو گیا اور پھر ایک تالاب میں غسل کرنے کے لیے داخل ہوا اور اس کی موت کا وقت آگیا کہ اسی حال میں ایک سائل کا وہاں سے گزر ہوا تو راہب نے اسے اشارہ کیا کہ روٹی لے لو اور روٹی اس کی چادر میں تھی۔ مسکین نے وہ روٹی لے لی اور راہب فوت ہو گیا۔ اب راہب کے ساٹھ برس کے عمل ایک پلڑے میں اور زناہ کاری کا عمل ایک پلڑے میں رکھے گے تو زناہ کاری کا پلڑہ بھاری ہو گیا۔ پھر ایک پلڑے میں روٹی رکھی گئی تو اس کا یہ عمل بھاری ہو گیا۔ راہب کی بخشش ہو گئی۔ (ابونعیم فی الحلیہ، ابن ابی شیبہ، امام احمد فی الزہد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور صاف کپڑے سے پونچھ لیا تو کوئی حرج نہیں اور جو نہ پونچھے یہ عمل افضل ہے۔ کیونکہ کہ وضو قیامت کے روز تمام اعمال کے

ساتھ تولا جائے گا۔(ابن عساکر، الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کرنے کے بعد رومال سے پونچھنا مکروہ ہے کیوں کہ یہ بھی تولا جائے گا۔(ابن ابی شیبہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو تو اپنے خادم سے اس کے کام میں آسانی کردے گا تو قیامت کے روز تیرے اعمال تولتے وقت تجھے اس کا اجر ملے گا۔(صحیح ابن حبان، ابو یعلی، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمروں پر رمی کرنے کے بارے میں سوال کیا کہ ہمیں اس میں کیا ملے گا تو ارشاد فرمایا کہ اس کا اجر تو اس وقت اپنے رب کے ہاں سے پائے گا۔جس وقت تُو اس کا زیادہ محتاج ہوگا۔(الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی گئی تو میں نے اس کی نسل کو خریدنے کا ارادہ کیا تو میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اسے رہنے دو یہ قیامت کے روز آئے گی یہ اور اس کی تمام نسل ترازو میں رکھی جائے گی۔(الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوزہیر الاغاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر شریف پر تشریف لے جاتے تو دُعا فرماتے۔

اللھم اغفرلی واخشی شیطانی وفك رھانی وثقل میزانی، واجعلنی فی الندی الاعلی

میرا پیچھا چھڑادے میرا نیکیوں کا پلڑہ بھاری فرمادے اور مجھے اعلیٰ مقام پر سرفراز فرمادے۔(ابوداؤد شریف، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ قیامت کے روز علماء کی سیاہی اور شہداء کا خون دونوں کا وزن کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے بھاری ہوگی۔ (المرہبی، ابن الجوزی، کشف الخفاء، تفسیر الدر المنثور، الدیلمی)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس انسان کا مقصد پیٹ اور شرمگاہ ہوں گے۔ قیامت کے روز میں گھاٹا ہوگا۔ (ابن المبارک فی الزہد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت یحیٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تُو ان لوگوں میں شامل نہ ہونا جسے قیامت کے روز اس کی میراث رسوا کردے اور محشر کے دن اس کا ترازو اسے رسوا کردے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت سُفیان شوریٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی کے اہل وعیال کے لیے ظلم کا باعث نہ بن جائیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا اور کہا جائے گا یہ وہ شخص ہے جس کے اہل وعیال اس کی نیکیاں کھا گئے (الدینوری فی المجالسۃ)

☆ حضرت لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰ کی امت ترازو میں تمام لوگوں سے بھاری ہوگی ان کی زبانوں پر ایک کلمہ جاری ہوگا۔ جو تمام پہلے لوگوں کے کلمات سے بھاری ہوگا اور وہ کلمہ ہے لاالہ الا اللّٰہ (الاصبہانی فی الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اسے لاکر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں احد پہاڑ رکھا گیا۔ تو وہ عورت بھاری ثابت ہوئی تو لوگوں نے کہا ایسا تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ تو کہا گیا کہ اس کے بارہ لڑکے فوت ہوگئے اور یہ ان کا غم برداشت کرتی رہی اور آنسوؤں کو پیستی رہی۔

فصل:

اس میں اختلاف ہے کہ ترازو مومنوں کے لیے مخصوص ہوگی یا کافروں کے اعمال بھی تولے جائیں گے۔ پہلے والوں کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکہف آیت: 105) کہ ہم قیامت کے روز ان کے لیے ترازو نہیں رکھیں گے دوسری بات کے

قائلین کا جواب ہے کہ یہ مجازی طور پر ان کا عذر قبول نہ ہونا مراد ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ (المؤمنون 103)

اور جن لوگوں کے اوزان ہلکے ہوئے یہی لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں گے اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ (الاعراف: 105)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ترازو ہر کسی کے لیے نہیں ہوگی کیوں کہ وہاں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے اور ایسے لوگوں کا ذکر نبی کریم کے اس ارشاد گرامی میں ہے۔ فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيْزَانٌ کہ ان کے لیے ترازو ہی نہیں رکھی جائے گی۔ اسی طرح سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے فوراً دوزخ میں پہنچ جائیں گے اور ان لوگوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ (الرحمٰن: 41)

☆ اور یہی امام قرطبی نے فرمایا ہے جس سے دونوں قول اور دونوں آیتیں جمع ہو جاتی ہیں اور جو گروہ لوگوں کے فوراً جنت یا دوزخ میں پہنچ جانے کا قائل ہے۔ ان کے لیے ترازو نہیں رکھی جائے گی اور باقیوں کے لیے ترازو رکھی جائے گی۔

☆ میں کہتا ہوں (جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہ ہوسکتا ہے کہ کافروں سے مراد منافق لوگ ہوں کیوں کہ وہی لوگ مسلمانوں میں باقی رہیں گے۔

☆ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ستر (70) ہزار وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور ان کے لیے ترازو نہیں رکھی جائے گی اور نہ وہ عمل نامے پکڑیں گے۔ ان کے لیے نجات لکھی گئی ہوگی کہ یہ فلاں بن فلاں کے لیے نجات کا پروانہ ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ قیامت کے روز ترازو نصب کردیے جائیں گے۔ تو سب سے پہلے نمازیوں کو لایا جائے گا اور ان ترازو میں ان کے عملوں کی جزاء دی جائے گی اور پھر روزہ دار لائے جائیں گے اور ترازو کے ذریعے سے اُنھیں ان کے عملوں کی جزاء ملے گی پھر زکوٰۃ دینے والے لائے جائیں گے اور اُنھیں ترازو کے ذریعے سے ان کے اجر ملیں گے اور پھر حاجی لائے جائیں گے اور ترازوؤں کے ذریعے اُنھیں ان کے اجر ملیں گے۔ پھر دین کے لیے مصیبتیں اُٹھانے والے لائے جائیں گے تو ان کے لیے کوئی ترازو نصب نہیں کی جائے گی اور نہ ان کے حساب کھولے جائیں گے۔ بغیر حساب کے ان کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ صحت مند لوگ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے یہ دیکھ کر کہ مصیبت اُٹھانے والے کیا اجر لے گئے ہیں اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ o (الزمر:10) کہ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کیے کے ان کا پورا پورا اجر ملے گا (تفسیر قرطبی، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی نقل فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر مصیبتیں اُٹھانے والوں کو لایا جائے گا تو ان کے لیے کوئی ترازو نہیں رکھی جائے گی اور نہ ان کے عمل نامے کھولے جائیں گے اور اُنھیں بے انتہا اجر سے نوازا جائے گا۔ یہاں تک کہ دنیا میں آرام پانے والے لوگ میدانِ حشر میں یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے جب کہ وہ اچھا اجر ملتے ہوئے دیکھیں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابونعیم فی الحلیہ، الدارقطنی، الترغیب وترہیب للمنذری)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ آرام پانے والے لوگ قیامت کے روز جب مصیبتیں اُٹھانے والوں کو اجر عطا ہوگا تو یہ خواہش کریں گے۔ کہ ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ (ترمذی شریف، البیہقی فی الکبریٰ، الطبرانی فی الصغیر، ابن الدنیا، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خود مصیبتیں اُٹھانے والے قیامت کے روز خواہش کریں گے۔ جب وہ اجر وثواب کا مشاہدہ کریں گے کہ ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں (تو بہتر تھا) (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن ابی شیبہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ پھر امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ جب کفار کے عمل تولے جائیں گے تو برائیوں کے مقابل دوسرے پلڑے میں کیا ڈالیں گے؟ تو ہم جواب میں کہتے ہیں کہ دنیا میں رشتہ داروں سے ان کا حسن سلوک اور دوسری چھوٹی موٹی نیکیاں دوسرے پلڑے میں رکھی جائیں گی لیکن کفر کا پلڑہ ان سب سے بھاری ہو جائے گا۔

☆ میں کہتا ہوں (علامہ جلال الدین سیوطی) اگر یہ بات منافقوں کے ساتھ مخصوص ہو جیسا کہ میرے نزدیک ظاہر ہے تو منافقوں نے جو عمل نماز، روزہ، حج وغیرہ کے دکھاوے کے لیے کیے ہوں گے وہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ جو نفاق کے مقابلے ہلکے رہیں گے۔

☆ امام نسفی رحمتہ اللہ علیہ بحر الکلام میں فرماتے ہیں کہ ترازو کا لفظ جمع کے ساتھ آیا ہے۔ تو کیا ترازو متعدد ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک کے لیے الگ ترازو ہوگا۔ یا یہ کہ جمع مذکر سے مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پھر اُسے فرشتے پکاریں گے۔ حالانکہ پکارنے والا فرشتہ ایک ہی یعنی جبریل امین ہوں گے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں تناول فرماؤ۔ حالانکہ یہاں ایک رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔

☆ اگر کہا جائے کہ یہ اعمال کیسے تولے جائیں گے؟ تو بعض فرماتے ہیں کہ بندے کو اس کے عملوں سمیت تولا جائے گا اور بعض کہتے ہیں عملوں کے اجر تولے جائیں گے اور بعض کہتے ہیں کہ عملوں کو جسم کی شکل دی جائے گی اور اُنھیں تولا جائے گا اور امام نسفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایمان نہیں تولا جائے گا۔ کیونکہ اس کا کوئی مقابل نہیں ہے جسے دوسرے پلڑے میں رکھا جا سکے اور ایمان کی ضد کفر ہے ایمان اور کفر ایک شخص میں ایک وقت میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اور دوسرا قول یہ ہے اور یہی درست ہے کہ عملوں کے رجسٹر ہی تولے جائیں گے جیسا کہ کاغذ کی چٹ والی حدیث شریف سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو پہلے گزر چکی ہے اور اُسے عبداللہ اور

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے..... پھر امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ لوگ قیامت کے روز تین درجوں کے ہوں گے۔ (1) پرہیزگار جن کا کوئی کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔ (2) ملے جلے اعمال کے لوگ جو اپنے کبیرہ گناہوں کا بدلہ پائیں گے۔ (3) اور کافر لوگ۔

تو پرہیزگاروں کی نیکیاں روشن پلڑے میں رکھی جائیں گی اور صغیرہ گناہ دوسرے پلڑے میں رکھیں گے اور ان نیکیوں کے مقابلہ میں ان صغیرہ گناہوں کا کوئی وزن نہیں ہوگا اور نیکیوں کا روشن پلڑا جھک جائے گا اور کوئی حق ان کے ذمہ نہیں ہوگا۔

اور ملے جلے اعمال کے لوگ ان کی نیکیاں روشن پلڑے میں رکھیں گے اور برائیاں تاریک پلڑے میں رکھیں گے۔ تو اگر اُن کے بھاری کبائر کے باوجود ان کی نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہوگا۔ تو وہ جنت میں چلے جائیں گے اور اگر برائیاں بھاری ہوگئیں تو ان کی بدنصیبی ہوگی اور اگر نیکیاں برائیاں برابر ہوئیں تو وہ اعراف میں چلے جائیں گے (اعراف جنت اور دوزخ درمیان ایک مقام ہے)

☆ اور یہ وہ کبائر ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہے۔ ورنہ جو دوسروں کے حقوق بندے کے ذمہ ہوں گے۔ ان کا حساب اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا اور اس کی نیکیوں سے ان حقوق کی ادائیگی نہ ہوسکی۔ تو دوسروں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے اور پھر ان کی وجہ سے اُسے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ احمد بن حرب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو تین قسموں میں اُٹھائے گا۔ ایک فرقہ دولت مندوں کا ہوگا۔ جن کے پاس نیک اعمال ہوں گے اور ایک فرقہ تنگ دستوں کا ہوگا اور ایک فرقہ ان دولت مندوں کا ہوگا۔ جو لوگوں کے حقوق کی وجہ سے مفلس ہوجائیں گے۔ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تو ستر گناہ لے کر بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو۔ جو اللہ تعالیٰ اور تیرے درمیان ہیں تو اس ایک بار گناہ کے مقابلہ میں ہلکے ہوں گے۔ جو تیرے اور کسی بندے کے درمیان ہوگا۔

☆ اور کافروں کا کفر اور ان کے گناہ اندھیرے پلڑے میں رکھیں گے اور اگر اُس کے کوئی

نیک اعمال ہوئے تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھیں گے۔ تو کفر کا پلڑہ پھر بھی بھاری رہے گا اور پھر فرماتے ہیں کہ پرہیز گار کے اعمال اس کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے تولے جائیں گے اور کافر کے عمل اُس کی رسوائی کے لیے تولے جائیں گے اور فرماتے ہیں کہ جنوں کے اعمال بھی اسی طرح تولے جائیں گے۔ جس طرح سے انسانوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

☆ اور حکیم ترمذی ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی شہادت نہیں تولی جائے گی۔ کیونکہ ترازو کے پلڑے میں وہ چیز رکھی جائے گی۔ جس کا کوئی مقابل بھی ہو اور مومن کے ایمان کی کوئی چیز مقابل نہیں ہوگی جسے دوسرے پلڑے میں رکھا جاسکے اور کفر خود الگ پلڑے میں رکھا جائے گا اور فرماتے ہیں حدیث بطاقہ (پرچہ) میں جس شہادت کا ذکر ہے۔ اس سے بندے کا بولنا مراد ہے کہ وہ ایمان لانے کے لیے زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کرتا ہے اور یہ اقرار ایمان کے بعد نیکیوں میں شمار ہوتا ہے۔ جسے دوسری تمام نیکیوں کی طرح ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔

☆ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ برائی کے بعد نیکی کرو۔ کہ وہ برائی کو مٹا دے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ! کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی نیکیوں میں شامل ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ (امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ)۔

جس دن کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے:

☆ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (طٰہٰ آل عمران: 106)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اہل السنت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور بدعتی اور گمراہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر قرطبی، ابن کثیر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز دو گروہ ہو جائیں گے۔ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ ان سے کہیں گے۔ کیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا؟ یعنی وہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا۔ وہاں تو سب لوگ ایک ہی اُمت تھے اور جن کے چہرے روشن ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے ایمان پر قائم رہے

ہوں گے اور خالص اللہ تعالیٰ کے لیے دین اختیار کیا ہوگا۔ تو ان کے چہروں کو اللہ تعالیٰ نورانی فرمادے گا اور اُنھیں اپنی رضا و خوشنودی اور اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ (تفسیر قرطبی، الدیلمی، الدر المنثور)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں اس سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جنھوں نے اپنے انبیاء حضرات کے ساتھ ساتھ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی تصدیق فرمائی اور جنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد ان کا انکار کر دیا۔ اس آیت سے وہ لوگ مراد ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کہ تم نے ایمان کے بعد انکار کر دیا (تفسیر قرطبی، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ہناد رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ کہ تم مجرم لوگ اپنی نشانیوں سے پہچانے جاؤ گے کہ وہ اپنے سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں سے پہچانے جائیں گے۔ (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن کثیر، عبد بن حمید، تفسیر الدر المنثور)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل توحید کے نہ چہرے سیاہ ہوں گے اور نہ اُن کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ وہ ذلیل ہوں گے اور یہ باتیں صرف کافروں کے لیے مخصوص ہیں۔

چہروں کو روشن کرنے والے اعمال:

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو بندہ 100 مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اُٹھائے گا۔ تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں غبار پڑنا قیامت کے روز چہروں کی روشنی کا باعث ہوگا (ابو نعیم فی الحلیہ، التفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا میں پہنچی ہوئی مصیبت قیامت کے روز مصیبت اُٹھانے والے چہرے کو روشن کر دے گی۔ جس دن بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے (الطبرانی، فی الاوسط مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے جن کا نور سورج کی روشنی کی طرح سے ہوگا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ ارشاد فرمایا وہ مہاجرین فقراء مصیبتیں بھی ان سے بچتی رہیں اور ان میں سے کوئی شخص اس دنیا سے چلا گیا اور اس کی آرزو اس کے سینہ میں ہی رہ گئی وہ لوگ زمین کے اطراف سے اُٹھائے جائیں گے۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک بار زخمی ہو اللہ تعالیٰ اس پر شہداء کی مہر لگا دے گا اور قیامت کے روز اسے نور حاصل ہوگا جس کا رنگ زعفران کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی سی ہوگی اسے اگلے اور پچھلے سب پہچانیں گے اور کہیں گے کہ فلاں وہ شخص ہے جس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہے۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بڑھاپے کی سفیدی کو دُور مت کرو کہ وہ قیامت کے روز روشنی کا ذریعہ ہوگا۔ (صحیح ابن حباب، ہیثمی فی موارد الظمان)

☆ حضرت عمرو عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اسلام کے زمانہ میں بوڑھا ہوا تو وہ بڑھاپا قیامت کے روز اس کے لیے نُور ہوگا۔ (ترمذی شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، مصنف عبدالرزاق)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے ابن حبان البزار نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

میدان حشر میں روشنی ملنے کا بیان:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (التحریم:8)

اس دن اللہ تعالیٰ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے بائیں جانب دوڑتا جائے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہمارے نور کو مکمل رکھیو اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ (الحدید:12-13)

اس دن آپؐ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کی روشنی ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہی ہوگی۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ ہمیں دیکھو۔ ہم بھی تمھاری روشنی سے کچھ حاصل کرلیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہر موحد کو قیامت کے روز نور حاصل ہوگا۔ لیکن منافق کا نور بجھ جائے گا۔ تو مومن اسے دیکھ کر ڈر جائے گا کہ منافق کا نور بجھ گیا ہے تو وہ عرض کرے گا۔ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اے ہمارے رب کریم ہمارے نور کو قائم رکھیو۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو ان کے ناموں کے ساتھ بلائے گا اور اپنے بندوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور پل صراط پر اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مومن اور ہر منافق کو نور

عطا فرمائے گا۔ جب وہ پل صراط کے اوپر پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں سے نور چھین لے گا تو منافق کہیں گے۔ انظرونا نقتبس من نورکم ٹھہرو ہم بھی تمھارے سے کچھ لے لیں اور مومن بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے ربنا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اے ہمارے پروردگار ہمارے نور کو کامل رکھیو۔ تو اس موقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمھارے نام اور نشانات لکھے ہوئے ہیں اور تمھاری سرگوشیاں اور تمھاری مجلسیں سب لکھی پڑی ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو آواز دی جائے گی ارے فلاں ابن فلاں یہ رہی تمھاری روشنی اور پکارا جائے گا ارے فلاں ابن فلاں تمھارے لیے کوئی روشنی نہیں ہے۔ (ابن المبارک فی الزہد، تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی الہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے کہ ان سے قیامت کے میدان میں آنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو اُنھوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہمیں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ فرماتے ہیں کہ اُمتیں اپنے بتوں کے ساتھ بلائی جائیں گی اور جن کی وہ پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد ہمارا پروردگار ہمیں بلائے گا اور فرمائے گا کہ تم کسے دیکھ رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھارا پروردگار ہوں تو وہ عرض کریں گے کہ ہم تجھے دیکھنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ہنستا ہوا ظاہر ہوگا فرماتے ہیں اور وہ اُنھیں لے چلے گا اور وہ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور پھر ہر انسان چاہے وہ منافق ہو یا مومن ہو اسے نور دیا جائے گا اور وہ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور جہنم دوزخ کے پل پر کانٹے اور کونڈے لگے ہوں گے جو جسے چاہے پکڑ لیں گے۔ پھر منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مومن بچ جائیں گے۔ تو سب سے پہلے وہ جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے ان میں ستر (70) ہزار ہوں گے جن کا حساب نہیں ہوگا۔ پھر ان کے بعد وہ ہوں گے جن کے چہرے آسمان کے ستاروں کی مانند روشن ہوں گے پھر اسی طرح سے سفارش کی اجازت

ہوگی اور وہ سفارش کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ دوزخ سے نکل آئیں گے جنھوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جو برابر بھی بھلائی ہوگی اُنھیں جنت کے میدان میں کھڑا کیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی کا چھڑکاؤ کریں گے تو وہ اس چیز کی طرح اُگیں گے جیسے نباتات سیلاب کے بھاؤ میں اُگتی ہے اور ان کی گرمی چلی جائے گی۔ پھر وہ سوال کرے گا تو اس کے لیے دنیا اور دنیا سے دس گنا زیادہ دیا جائے گا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس دوران میں کہ لوگ اندھیرے میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک نور بھیجے گا۔ جب مومن اس نور کو دیکھیں گے تو وہ اس کی طرف چل پڑیں گے اور وہ نور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی طرف راہ نما ہوگا۔ جب منافق مومنوں کو دیکھیں گے کہ وہ نور کے پیچھے جا رہے ہیں تو وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑیں گیا اللہ تعالیٰ منافقوں پر تاریکی طاری کر دے گا۔ وہ مومنوں سے کہیں گے ہماری طرف دیکھو ہم بھی تمھارے نور سے کچھ حاصل کر لیں کہ ہم بھی دنیا میں تمھارے ساتھ تھے تو مومن کہیں گے اسی اندھیرے میں واپس چلے جاؤ جہاں سے تم آئے ہو اور وہیں سے روشنی تلاش کرو (تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر طبری، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ (الحدید:12) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُن کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا تو وہ پل صراط پر سے گزریں گے ان میں سے بعض کا نور پہاڑ کی طرح اونچا ہوگا اور ان میں سے بعض کا نور کھجور جتنا ہوگا اور سب سے کم نور انگوٹھے کے برابر ہوگا جو کبھی بجھ جائے گا کبھی جل اُٹھے گا۔ (مستدرک حاکم، حافظ الزھبی، فی التلخیص، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، ابن ابی شیبہ، تفسیر طبری، ابن المنذر، ابن ابی حاتم ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت امامہ بن الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو تم اپنے گھروں میں صبح و شام گزار رہے ہو نیکیاں اور برائیاں کرتے ہو تمھیں ایک دن یہاں سے ایک دوسرے گھر کو جانا ہے اور وہ گھر قبر ہے جو تنہائی کا گھر ہے جو تاریکی کا گھر ہے جو کیڑوں کا گھر ہے۔ جو تنگ سا گھر ہے۔ ہاں جس کے لیے اللہ تعالیٰ کشادہ فرما دے۔ پھر تم وہاں سے بھی قیامت کے روز اور مقامات پر جاؤ

گے اور تم مختلف مقامات سے گزرو گے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں بعض لوگ بے ہوش ہوجائیں گے اور کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔ پھر تم وہاں سے ایک اور منزل کی طرف کوچ کرو گے جہاں لوگوں پر بے ہوشی طاری ہوگی اور سخت اندھیرا ہوگا اور پھر نور تقسیم کیا جائے گا تو مومن کو نور عطا ہوگا اور کافر اور منافق چھوڑ دیے جائیں گے۔ اُنھیں کچھ نہیں ملے گا اور یہ وہ حال ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ سے فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ تو کافر اور منافق کے لیے روشنی نہیں ہوگی۔ وہ مومن کے نور سے کچھ حاصل نہیں کرسکیں گے۔ جیسے کوئی نابینا کسی دوسرے بینا کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا ہے اور منافق ایمان والوں سے کہیں گے ٹھہرو ہم تم سے روشنی لے لیں تو وہ اُنھیں کہیں گے تم پیچھے جاؤ اور وہیں سے روشنی حاصل کرو۔ اب یہ فریب کا موقعہ ہوگا کہ منافقوں کو ان کے فریب کی سزا ملے گی کہ فرمایا يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ تو وہ وہاں واپس آئیں گے جہاں نور تقسیم ہورہا ہوگا تو وہاں اُنھیں کچھ نہیں ملے گا۔ تو پھر وہ مومنوں کی طرف واپس آئیں گے اور ضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهُ بَابٌ ان کے درمیان ایسی دیوار حائل ہوجائے گی جس کا کوئی دروازہ نہیں ہوگا (جس سے وہ مومنوں تک پہنچ سکیں) (مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، تفسیر ابن کثیر، ابن المبارک ابن حاتم، البیہقی فی الاسماء والصفات، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایسا اندھیرا طاری ہوگا کہ کسی مومن اور کافر کو ہاتھ تک دکھائی نہیں دے گا پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کے لیے ان کے اعمال کے مطابق روشنی بھیجے گا تو منافق بھی ان کے پیچھے چل پڑیں گے اور کہیں گے ٹھہرو ہم بھی تمھاری روشنی سے کچھ لے لیں۔

روشنی اور تاریکی کا سبب بننے والے اعمال:

☆ حضرت بریدہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تاریکیوں میں مساجد کی طرف پیدل چلنے والے لوگوں کو قیامت کے روز مکمل روشنی کی خوشخبری دے دو۔ (ابن ماجہ شریف، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الکبریٰ

☆ حضرت سہل بن سعد اور زید بن حارثہ اور حضرت ابن وہب اور ابو امامہ حضرت ابو درداء ابو سعید ابو موسیٰ ابو ہریرہ سیدہ عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی یہ روایت ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے نماز کی حفاظت کی۔ اس کے لیے قیامت کے روز نور اور نجات حاصل ہوگی ور جس نے نماز کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے روز نہ نور ہوگا، نہ دلیل ہوگی اور نہ نجات حاصل ہوگی اور وہ قارون، فرعون اور ہامان کے ساتھ ہوگا۔ (الدارمی، مسند امام احمد، الطبرانی، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے سورہ کہف پڑھی، قیامت کے روز اس کے قدموں کے نیچے سے نور چمکے گا جو وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک جگمگائے گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے جمعہ کے روز کہف پڑھی، تو قیامت کے روز اس کے قدموں کے نیچے سے ایک نور چمکتا ہوا آسمان کی بلندی تک جائے گا۔ جو اس کے لیے روشنی کرے گا اور دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ (ابن مردویہ، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کی طرف کان لگا کر سنا اس کے لیے دوگنا ثواب لکھا جائے گا اور جس نے خود اُسے تلاوت کیا۔ اس کے لیے وہ قیامت کے روز روشنی کا سبب ہوگی۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، المغنی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط کے اُوپر روشنی حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ (الدیلمی فی مسند الفردوس)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ دنیا میں جس شخص کی بینائی جاتی رہی تو اگر وہ شخص نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے روشنی عطا فرمائے گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جب جمروں کی رمی کر لے گا۔ تو قیامت کے روز مجھے روشنی حاصل ہوگی۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ یہ جو تم بال منڈاتے ہو۔ تمھارے جو بال زمین پر گرتا ہے۔ یہ قیامت کے روز تمھارے لیے روشنی کا باعث ہوگا (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا۔ قیامت کے روز وہ اس کے لیے نور کا باعث ہوگا۔ (مصنف عبدالرزاق، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر لگا۔ وہ قیامت کے روز اس کے لیے نور کا باعث ہوگا۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن عمر الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر لگا۔ تھوڑا یا زیادہ وہ اس کے لیے قیامت کے روز نُور کا باعث ہوگا (الطبرانی، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی کوئی مشکل حل کر دی، تو قیامت کے روز اُسے دو قسم کا نور حاصل ہوگا۔ جس سے اُسے پل صراط پر وہ روشنی حاصل ہوگی۔ جس کا شمار صرف رب العزت تبارک وتعالیٰ ہی کر سکے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، ضعیف ہے)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے ہر بال کے برابر ایک نور قیامت کے روز حاصل ہوگا۔ (امام البیہقی فی شعب الایمان)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور جناب جابر رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ہرماس بن زیاد سے روایت ہے۔ یہ سب روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ کہ ظلم کرنے سے بچو کہ ایک ظلم سے قیامت کے روز کئی اندھیرے حاصل ہوں گے (بخاری مسلم)

پُل صراط کے بارے میں مزید احادیث

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دلی دوست جناب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سمجھایا ہے کہ جہنم کا پل (پل صراط چکنا پھسلنا ہوگا ہمارے بوجھ میں کچھ کمی ہوئی تو اُمید ہے ہم بچ نکلیں گے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ پل صراط تلوار کی دھار کی طرح چکنا اور پھسلنا ہے۔ اس میں کانٹے اور خاردار رکاوٹیں ہوں گی (البیہقی، کشف اخفاء للعجونی المغنی)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ دوزخ کا ایک پل ہے۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز اس پر کانٹے اور خاردار رکاوٹیں ہوں گی۔ جس کے اللہ چاہیں آڑے آئیں گی اور کچھ لوگ اس پر سے آنکھ جھپکنے کی طرح اور بعض بجلی کی طرح اور بعض ہوا کی طرح اور تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور اونٹوں کی رفتار سے گزر جائیں گے اور فرشتے کہہ رہے ہوں گے اے رب کریم بچائیو اے رب کریم بچایو۔ تو مسلمان بچ نکلیں گے اور بعض مسلمان زخمی ہو جائیں گے اور بعض منہ کے بل دوزخ میں گر جائیں گے۔ (مسند امام احمد، الآجری فی شریعۃ، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز دھار ہوگا۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پُل صراط دوزخ کے اوپر رکھا جائے گا اس پر کانٹے اور خاردار رکاوٹیں اور اونٹ کٹارہ کی طرح کانٹے ہوں گے پھر وہاں سے لوگ گزریں گے تو مسلمان

بچ نکلیں گے اور کچھ زخمی ہو کر بچ نکلیں گے اور کچھ پل پر ہی رک جائیں گے اور زخمی ہو جائیں گے اور کچھ اوندھے منہ گریں گے۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المبارک)

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز لوگ پل صراط پر چڑھا دیے جائیں گے تو لوگ پل صراط کے پہلوؤں سے ٹکراتے جائیں گے جیسا پروانہ آگ سے ٹکراتا ہے ارشاد فرمایا پھر جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا اپنی رحمت سے بچالے گا۔ پھر فرشتوں پیغمبروں شہیدوں کو اذن ہوگا کہ وہ سفارش کریں تو وہ سفارش کریں گے تو لوگ نکل جائیں گے۔ وہ پھر سفارش کریں گے تو اور لوگ نکل جائیں گے اور جناب عفان رضی اللہ عنہ نے اضافہ فرمایا ہے کہ وہ سفارش کریں گے تو جس کے دل میں ایک ذرا بھر بھی ایمان ہوگا۔ وہ نکل جائے گا۔

(مسند امام احمد، الطبرانی، فی الصغیر، مصنف ابن ابی شیبہ، البزار، مجمع الزوائد، ابن ابی عاصم فی السنۃ، شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ اور مسلم کے رجال میں)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پل صراط دوزخ پر رکھا جائے گا وہ تلوار کی دھار کی طرح تیز چکنا پھسلنا ہوگا۔ اس پر آگ کے کانٹے ہوں گے جو انسان کو جھپٹ لیں گے۔ جس سے کچھ لوگ اٹک کر دوزخ میں جا گریں گے اور اوندھے منہ ہو جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بجلی کی طرح سے گزر جائیں گے تو یہاں سے نجات پانا آسان نہیں ہے۔ پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح سے گزر جائیں گے اور یہاں نجات پانا آسان نہیں ہے اور پھر کچھ لوگ گھوڑے کی رفتار سے اور کچھ دوڑتے ہوئے اور کچھ ٹہلتے ہوئے اور کچھ عام چال سے گزریں گے۔ پھر آخر میں ایک ایسا انسان ہوگا۔ جس کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ وہ وہاں مصیبت میں گرفتار ہوگا اور آخر کار اللہ تعالیٰ اُسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل کرے گا تو اسے کہا جائے گا کچھ آرزو ہو تو بتاؤ کچھ مانگنا ہو تو مانگ لو تو وہ شخص کہے گا اے رب کریم کیا تو مجھ سے مسخری کرتا ہے حالانکہ تو رب العزت ہے تو اسے کہا جائے گا تو آرزو کر اور مانگ لے یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے وہ ہے جو تو نے مانگا اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے اوپر پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز ہے جس پر سے پہلا گروہ بجلی کی طرح سے اور دوسرا گروہ ہوا کی طرح سے پھر تیز رفتار گھوڑے کی طرح سے اور چوتھا گروہ تمام چوپاؤں کی رفتار سے گزرے گا۔ جب گزر رہے ہوں گے تو فرشتے کہہ رہے ہوں گے اللھم سلّم سلّم اے اللہ کریم بچائیو بچائیو! (البیہقی، فی شعب الایمان)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو پل صراط دوزخ کے اوپر قائم کیا جائے گا اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزر جائیں گے۔ ان میں پہلا گروہ بجلی کی رفتار سے پھر ہوا کی رفتار سے پھر تیز رفتار مویشیوں کی رفتار سے پھر اسی طرح سے دوڑتے ہوئے گزر جائے گا اور کوئی شخص عام چال سے گزر جائے گا۔ پھر ان میں آخری شخص پیٹ کے بل رینگتا ہوا گزرے گا اور عرض کرے گا اے رب کریم مجھے تو نے کیوں دیر کردی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے دیر نہیں کی۔ تیرے عملوں نے تجھے پیچھے چھوڑ دیا۔ (ہناد فی الزہد، تذکرہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پل صراط بال کی طرح باریک اور تلوار کی طرح تیز ہوگا اور فرشتے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کمر سے سہارا دیں گے اور جناب جبریل علیہ السلام مجھے سہارا دیں گے اور میں کہوں گا یارب سلم سلم اے میرے رب کریم (میری امت کو) بچائیو! بچائیو اور پھسلنے والے مرد اور پھسلنے والی عورتیں اس دن بہت ہوں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ پل صراط تلوار کی طرح سے تیز دوزخ کے اوپر ایک پل ہوگا۔ جس کے دونوں پہلوؤں پر کانٹے اور خاردار رکاوٹیں ہوں گی اور اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس کا ایک کانٹا ربیعہ اور مضر قبیلے کے آدمیوں جتنے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ (البیہقی، فی شعب الایمان، ابن المبارک زوائد از زہد، تذکرہ)

☆ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز چکنا

اور پھسلنا ہوگا جو اوندھے منہ پھینک دے گا اور فرشتے اور پیغمبر کہہ رہے ہوں گے۔ اے رب کریم بچائیو بچائیو اور فرشتے (گناہ گاروں کو) کانٹوں میں الجھا رہے ہوں گے (البیہقی شعب الایمان، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جہنم کا پُل رکاوٹ ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اس کی اوپر کی طرف جنت ہے اور وہ چکنا پھسلنا راستہ ہے۔ اس کے دونوں پہلوؤں پر کانٹے اور خاردار رکاوٹیں ہیں اور آگ بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اپنے بندوں میں سے اس پر سے گزار دے گا۔ اس دن بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں پھسل جائیں گے اور فرشتے اس کے دونوں پہلوؤں پر کھڑے پکار کر رہے ہوں گے۔ اے اللہ کریم بچائیو بچائیو۔، جو حق کے ساتھ آئے گا وہ گزر جائے گا اور اس دن لوگوں کو ان کے اعمال اور ایمان کے مطابق روشنی عطا ہوگی۔ پھر ان میں سے بعض بجلی کی چمک کی طرح سے گزر جائیں گے اور بعض ان میں سے ہوا کی رفتار سے گزریں گے اور بعض گھوڑ دوڑ میں حصہ لینے والے گھوڑے کی رفتار سے گزر جائیں گے اور بعض وہیں رک جائیں گے اور بعض دوڑتے ہوئے گزر جائیں گے اور بعض کو منزل تک پہنچنے کے لیے روشنی عطا ہوگی اور کچھ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے گزریں گے اور بعض کو دوزخ کی آگ ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لے گی اور وہ اس کی لپیٹ میں آجائیں گے تو اس وقت مومن لوگ اللہ کے نام سے ہائے ہائے کہیں گے اور آگ اُنھیں اپنی لپیٹ میں لے گی اور لوگ اپنے گناہوں کے مطابق آگ میں جلتے ہوئے بچ نکلیں گے ان میں سے پہلا گروہ ستر (70) ہزار کا ہے جن کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور نہ اُنھیں عذاب ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پہنچ جائیں گے۔ (البیہقی فی الشعب مختصر الکامل روایت ضعیف ہے)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز لوگ پل صراط کے اوپر سے گزریں گے اور پل صراط چکنا پھسلنا ہوگا جو گزرنے والوں کے لیے رکاوٹ ہوگا اور آگ اُنھیں چھو رہی ہوگی اور دوزخ اُنھیں

برف کی طرح کپکپا رہی ہوگی۔ جب اس میں گریں گے تو اس کی آواز اور چیخ ہوگی اسی دوران میں اُنھیں خدائے رحمان کی طرف سے آواز آئے گی۔ میرے بندو تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو خوب جانتا ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے تھے تو وہ اُنھیں ایسی آواز سے جواب دے گا جیسی مخلوق نے کبھی سنی نہیں ہوگی۔ میرے بندو مجھے حق حاصل ہے کہ میں آج تم میں سے کسی سے کلام نہ کروں۔ لیکن میں نے تمھیں معاف کر دیا اور تم سے راضی ہو گیا۔ تو اس وقت فرشتے سفارش کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ لوگ اس مقام سے بچ نکلیں گے تو ان کے نیچے وہ لوگ جو دوزخ میں ہوں گے پکاریں گے

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوُوْنَ○

ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہمارا کوئی دوست نہیں کاش ہمیں (دنیا میں) دوبارہ جانا ہوتا۔ تو ہم مومن ہو جاتے ..... پھر وہ اس میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے وہ اور دوسرے گمراہ لوگ بھی (ابونعیم فی الحلیہ، امام شعبی)

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک ایک نبی کو اور ایک ایک امت کو جمع فرمائے گا۔ یہاں تک ان کے آخر میں ایک مرکز جناب محمد مصطفیٰؐ اور آپ کی امت کا ہوگا اور پُل صراط دوزخ پر رکھا جائے گا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان فرمائے گا کہ جناب احمد مرسلؐ اور آپ کی اُمت کہاں ہے تو اللہ تعالیٰ کے نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوں گے اور آپ کی امت بھی کیا نیک کیا بُرے آپؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ پل صرط پر پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھیں نابود فرما دے گا اور وہ دائیں بائیں دوزخ میں گرتے جائیں گے اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ صالح امتی گزر جائیں گے اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور جنت کے راستے کے لیے ان کی رہنمائی فرمائیں گے تو وہ آپؐ کے دائیں بائیں چلتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے حضور پہنچ جائیں گے

اور دوسری طرف آپؐ کے لیے ایک کرسی رکھی جائے گی پھر ایک ایک نبی اور ایک ایک امت کو بلایا جائے گا۔ آخر میں حضرت نوح علیہ السلام آئیں گے اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام پر رحم فرمائے (مستدرک حاکم، الزہبی فی التلخیص، ابن المبارک فی زوائد زہد، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن سفیان العقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز اپنے ایمان اور عملوں کے مطابق پل صراط پر سے گزریں گے کوئی شخص تو آنکھ جھپکنے کی تیزی سے گزر جائے گا اور کوئی شخص چلائے ہوئے تیر کی طرح سے گزرے گا اور کوئی شخص تیز پرواز پرندے کی طرح گزرے گا اور کوئی شخص دوڑتے ہوئے گزر جائے گا اور کوئی شخص پیدل آدمی کی طرح چلتے ہوئے گزر جائے گا اور آخر میں کوئی شخص گھٹنوں چلتا ہوا بچ نکلے گا۔ (ابن المبارک فی زوائد زہد، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت الفضل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ پل صراط پندرہ ہزار برس کی مسافت ہے۔ پانچ ہزار چڑھائی، پانچ ہزار اُترائی اور پانچ ہزار برس ہموار سفر بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز۔ دوزخ کے اوپر تنا ہوا ہے اس کے اوپر سے وہی شخص گزر سکے گا۔ جو اللہ کے خوف سے دبلا پتلا اور ہلکا ہو چکا ہو (ابن عساکر)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ کہ میری امت کا شعار (خصوصی نشان) جب وہ پل صراط کے اوپر سے گزریں گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ہوگا (الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد، العقیلی، فی الضعفاً۔

☆ حضرت مغفر بن شعبہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پل صراط پر بعض مومنوں کا شعار رب سلّم سلّم ہوگا اے رب کریم بچائیو بچائیو۔ (ترمذی شریف، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی، فی التلخیص، البغوی فی شرح السنۃ، ابن ابی شعبہ، الدر المنثور)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی گھبراہٹ کو سکون نہیں ہوگا اور نہ اس کی بے چینی دور ہوگی جب تک کہ وہ سکون سے پل صراط پر سے نہیں گزر جائے گا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو

ایک پکارنے والا پکارے گا اے مجمع کے لوگو اپنی آنکھیں بند کرلو کہ سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلام علیہا گزرنے والی ہیں۔ (مستدرک حاکم، حافظ، الذہبی، فی التلخیص، ابونعیم فی دلائل النبوت، ابن الجوزی فی العلل)

وہ اعمال جو پُل صراط سے گزرنے اور ثابت قدم رہنے کا باعث ہوں گے:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نیک کام میں اپنے مسلمان بھائی کے بادشاہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہوگا یا کسی مشکل کام میں بادشاہ تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پل صراط سے گزرنے میں اس کی مدد فرمائے گا۔ جس وقت قدم پھسل جائیں گے۔ (الطبرانی فی الصغیر والاوسط، ابن حبان، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب، البیہقی فی الکبریٰ، ابن عساکر فی التاریخ)

☆ حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے کسی کمزور کی حاجت صاحب اختیار تک پہنچائی۔ جو خود اُسے پہنچانے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے ثابت قدم رکھے گا۔ (الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص کسی بھائی کی حاجت روائی کے لیے اس کے ساتھ چل پڑے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وقت ثابت قدم رکھے گا جب قدم پھسل جائیں گے (الطبرانی فی الکبیر وفی الصغیر، ابن ابی الدنیا، الترغیب والترہیب، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو اس دنیا میں اچھی طرح راہِ خدا میں خرچ کرے گا وہ آسانی سے پُل صراط سے گزر جائے گا اور جو کسی بیوہ کی حاجت روائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا وارث اور خلیفہ پیدا فرمائے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، تذکرہ امام قرطبی، کامل للضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ لوگوں کو میری سُنت سکھاؤ۔ چاہے وہ اسے ناپسند کریں۔ اگر تم چاہتے ہو پل

صراط پر پلک جھپکنے کا وقفہ کیے بغیر گزر جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی نئی چیز پیدا نہ کرو (خطیب بغدادی فی التاریخ، تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ التقریب، مختصر الکامل للضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دنیادار کو لائیں گے، جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی ہوگی اور اس کا مال آگے آگے ہوگا۔ جب کہیں پل صراط پر وہ شخص رُک جائے گا تو اس کا مال اُسے کہے گا۔ چلتے رہو، تم نے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ پھر ایک دنیادار کو لائیں گے۔ جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہیں کی ہوگی اور اُس کا مال اس کے کندھوں پر ہوگا۔ جب وہ پُل صراط پر رک جائے گا۔ تو اس کا مال اُسے کہے گا، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا تھا؟ تو وہ مسلسل اسی طرح سے کہتا رہے گا اور ہائے وائے پکارے گا۔ (مصنف عبدالرزاق، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا، اے رب کریم! پُل صراط سے کون تیز رفتاری سے گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ میرے حکم پر راضی رہتے ہیں اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ سیدہ امّ الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء سے عرض کیا۔ کیا ہم اپنے مہمانوں کے لیے وہ کچھ نہ طلب کریں جو لوگ اپنے مہمانوں کے لیے طلب کرتے ہیں تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے سامنے ایک مشکل گھاٹی آنے والی ہے کہ بھاری بوجھ والے اس پر سے نہیں گزر سکیں گے۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کے گزرنے کے لیے ہلکا ہو جاؤں۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابونعیم فی الحلیہ، الدرالمنثور)

☆ بزار نے ان الفاظ میں یہ روایت درج کی ہے کہ تمھارے سامنے ایک مشکل گھاٹی درپیش ہے۔ جس سے ہلکا پھلکا شخص ہی گزر سکے گا۔ (مجمع الزوائد، ابونعیم فی الحلیہ، ابن عساکر)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہمارے سامنے ایک مشکل گھاٹی درپیش ہے۔ کہ ہلکے پھلکے لوگ ہی اس پر چڑھ

سکیں گے۔تو ایک آدمی نے عرض کیا۔یارسول اللہؐ! ہلکے گ تو بچ جائیں گے اور میں تو وزنی شخص ہوں؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔کیا تمھارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں اور پوچھا اور کیا کل کے لیے کھانا بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا۔ہاں آپؐ نے پوچھا اور پرسوں کے لیے بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا نہیں۔تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔اگر تمھارے پاس تین دن کا کھانا ہے تو تب تم بھاری ہو۔(الطبرانی فی الاوسط،ابن ابی حاتم،مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دلی دوست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ بات ذہن نشین کرائی ہے کہ پُل صراط کا راستہ نہایت چکنا اور پھسلنا ہے اور ہم اس پر نہایت جفاکشی اور صبر و ہمت سے بوجھ اُٹھاتے آئیں گے اور ہمیں لائق ہے کہ وہاں سے بچ کر نکل جائیں اور اسی میں ہماری توقیر ہے۔(حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت معاذ بن انس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے کسی مومن کو کسی منافق سے بچایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک فرشتہ کو بھیجے گا۔جو دوزخ کی آگ سے اس کے بدن کی حفاظت کرے گا اور جس نے مومن پر کوئی نشانہ لگایا اور وہ اُسے عیب لگانا چاہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ کے اوپر پُل صراط پر روک لے گا۔جب تک وہ اس کا بدلہ نہ دے دے جو اس نے مومن کے لیے کہا تھا۔(ابوداؤد شریف،مسند امام احمد،ابونعیم،ابن المبارک)

☆ حضرت سعید بن ابی ہلال فرماتے ہیں کہ پل صراط قیامت کے روز بعض لوگوں کے لیے بال سے زیادہ باریک ہوگا اور بعض کے لیے وسیع میدان کی طرح ہوگا۔(الطبرانی فی الکبیر، بغوی فی شرح السنۃ،ابن ابی الدنیا فی الصمت،تفسیر الدر المنثور)

☆ سہل بن عبداللہ التستری فرماتے ہیں جس کے لیے دنیا میں چلنا دشوار ہوگا۔اس کے لیے پل صراط پر چلنا آسان ہوگا اور جس کے لیے دنیا میں راستہ آسان ہوگا۔اُسے پل صراط پر آخرت میں مشکل پیش آئے گی)(واللہ اعلم)

گزرگاہِ صراط کا مزید بیان

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ○ (مریم: 71-72)

اور تم میں سے کوئی بھی نہیں، جس کا اس پر سے گزر نہ ہو۔ یہ آپؐ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا ۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دے دیں گے۔ جو خدا سے ڈر کر ایمان لائے تھے اور ظالموں کو اس میں اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔

☆ حضرت ابوسمینہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں ہم میں آنے والوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ اس میں مومن ہی داخل ہوں گے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں سب داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بچالے گا جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی۔ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ ہمارا دوزخ میں وارد ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مومن ہی وہاں سے ہو گزریں گے اور ہم میں سے بعض کہتے ہیں کہ سب ہی اس میں سے گزریں گے اور اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اپنے دو کانوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا یہ دونوں کان بند ہو جائیں۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سُنا ہو تو کہ آنجناب فرماتے ہیں کہ دوزخ میں وارد ہونا ضرور ہے ہر نیک و بد کو اس میں داخل ہونا ہے اور مومنوں پر دوزخ ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے گی جس طرح سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ ٹھنڈی اور سلامتی بن گئی تھی۔ یا ارشاد فرمایا کہ جہنم کی چیخ و پکار ہو گی پھر اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو بچالے گا اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دے گا۔

(مسند امام احمد، مجمع الزوائد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الشعب، حکیم ترمذی ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نافع بن ازرق کی جناب عبداللہ بن عباس سے بحث ہوئی۔ تو جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت درود سے مراد

داخل ہوتا ہے تو جناب نافع نے فرمایا ایسا نہیں ہے تو جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ (الانبیاء:98)

تم اور وہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور تم وہاں داخل ہونے والے ہو اور فرمایا کہ اس نے داخل کیا یا نہیں اور پھر یہ آیت پڑھی۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (ہود98)

وہ قیامت کے روز اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انھیں دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا۔ یہ اس جگہ داخل ہونا بُرا ہے۔

اب وہ داخل ہوا یا نہیں؟ بلکہ میں اور تم بھی اس میں داخل ہوں گے۔ اب اس پر غور کرو کہ تم اس سے نکل سکو گے یا نہیں۔ مجھے دکھائی دیتا ہے کہ تم اپنے جھٹلانے کی وجہ سے اس سے نکل نہیں سکو گے۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر نافع ہنس پڑے (البیہقی فی الشعب، تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اپنی آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نیک اور بد دونوں ہیں۔ کیا تم نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ نہیں سنا؟ اَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْمَوْرُوْدُ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ○ (مریم86) تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی آیت مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنھوں نے فرمایا تم میں سے ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔ (مستدرک حاکم، الدر المنثور)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس آیت مبارکہ میں ہر کسی کے دوزخ میں سے ہو

کر گزرنے کے قائل ہیں۔ (الذہبی فی التلخیص، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کے اندر سے ہو کر گزرنا پڑے گا۔

ورود کی احادیث کے بارے میں بیان اور اقوال:

☆ گزشتہ تمام آثار و اخبار ورود کی تفسیر داخل ہونے سے کرتے ہیں اور یہ اس آیت کے بارے میں دو (2) قولوں میں سے ایک قول ہے لیکن امام قرطبی نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور انھوں نے ورود سے مراد داخل ہونا نہیں صرف گزرنا مراد لیا ہے اور امام نووی رحمتہ اللہ نے بھی دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمام لوگ دوزخ کی آگ میں داخل ہوں گے اور پھر لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ سے اس سے بچ نکلیں گے۔ ان میں سے پہلا گروہ بجلی کی رفتار سے پھر ہوا کی رفتار سے گذر جائے گا۔ (ترمذی شریف، الدارمی، مسند امام احمد، ابن ابی حاتم الانباری، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگ پل صراط پر سے گزریں گے اور ان کا داخل ہونا اور گزرنا آگ کے آس پاس سے ہوگا اور پھر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے پل صراط سے گزر جائیں گے۔ ان میں کچھ بجلی کی طرح گزریں گے اور کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح سے گزریں گے اور ان میں سے کچھ تیز رفتار اونٹوں کی طرح سے گزریں گے اور ان میں کچھ آدمی کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے اور آخر میں گزرنے والا آدمی اپنے قدموں کے انگوٹھوں کی روشنی سے گزرے گا اور وہ پل صراط پر اٹکتا ہوا گزرے گا اور پل صراط چکنا اور پھسلنا ہوگا۔ اس پر خاردار رکاوٹیں اور اونٹ کٹارے جیسے کانٹے ہوں گے۔ اس کے دونوں کناروں پر فرشتے ہوں گے ان کے پاس آگ کے کانٹے ہوں گے۔ جس سے وہ لوگوں کو جھپٹ لیں گے۔ (عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت مبارکہ پڑھی تو فرمایا اس سے کفار

مراد ہیں فرمایا اس میں مومن وارد نہیں ہوں گے۔ (البیہقی فی الشعب، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، ابن ابی حاکم، ابن الانباری، الدر المنثور)

☆ حضرت غنیم بن قیس فرماتے ہیں جب لوگوں نے دوزخ سے ہو کر گزرنے کا ذکر کیا تو جناب کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ لوگوں کو روک لے گی گویا کہ وہ سواری کی پیٹھ پر ہیں۔ یہاں تک کہ مخلوق کے قدم ٹھہر جائیں گے کیا نیک کیا بُرے۔ پھر اُنھیں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اپنے ساتھیوں کو روک لے اور میرے ساتھیوں کو چھوڑ دے فرماتے ہیں کہ وہ ہر اپنے ساتھی کو دھنسا دے گی اور وہ اُنھیں جانتی ہے جیسے کوئی آدمی اپنی اولاد کو پہچانتا ہے اور مومن نکل جائیں گے اور ان کے بدن تر و تازہ ہوں گے۔ (البیہقی فی الشعب، ان الانباری، الدر المنثور)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر تنا ہوگا جس کے اوپر سے لوگ گزریں گے۔ (النادفی الذہد، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو وہ کہیں گے کیا ہمیں ہمارے رب نے خبردار نہیں کیا تھا۔ کہ ہم دوزخ سے ہو کر گزریں گے تو اُنھیں کہیں گے کہ تم وہیں سے گزر کر آئے ہو اور وہ بجھی ہوئی تھی۔ (البیہقی فی الشعب، ابن ابی شیبہ، النادفی الزہد عبد بن حمید، حکیم ترمذی، ابن الانباری، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن عدی حضرت یعلیٰ بن اُمیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ مومنوں سے کہے گی ارے مومن گزر جاؤ تمھارے نُور نے میری بھڑک کو بجھا دیا ہے۔ (البیہقی فی الشعب، ابو نعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر قرطبی، حکیم ترمذی، الدر المنثور)

☆ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اُمید ہے کہ شہدائے بدر اور حدیبیہ میں شامل لوگ دوزخ میں داخل نہیں ہوں گے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر کوئی ضرور وہاں سے گزر کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور

ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑے چھوڑ دیں گے اور امام مسلم نے بھی ام بشر کی روایت کردہ حدیث درج فرمائی ہے۔ (مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، بیہقی فی الشعب، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس مسلمان کے تین بیٹے فوت ہو گے تو اسے ہرگز آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پورا کرنے کے لیے۔ پھر جناب سفیان نے یہ آیت پڑھی اور تم میں سے ہر کوئی اس میں داخل ہونے والا ہے (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، موطا امام مالک، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کے تین لڑکے فوت ہو گے جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے تو وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ مگر پل صراط پر سے گزرتے ہوئے (الطبرانی، مجمع الزوائد، تفسیر الدر المنثور)

☆ اور تیسرا قول یہ ہے کہ ورود سے مراد دوزخ کو جھانکنا ہے اور اس پر اطلاع پانا ہے اور اس کے قریب ہونا ہے۔ کیوں کہ جب وہ حساب کتاب کے مقام پر حاضر ہوں گے تو دوزخ قریب ہی ہوگی۔ جسے وہ حساب و کتاب کے دوران میں دیکھیں گے۔ پھر پرہیزگار لوگ بچ نکلیں گے۔ انھیں جنت میں لے جانے کا حکم ہوگا اور ظالم گھٹنوں کے بل چھوڑ دیے جائیں گے۔ ان کے لیے یہی حکم ہوگا یہ ایسے ہی ہے جیسے فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ (القصص 23) ای اشرف علیه ولم یدخله یعنی اس پر جھانکا اس میں داخل نہیں ہوا۔

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں مسلمانوں کی پاسبانی فرمائی محض اللہ کی رضا کے لیے اس کو کوئی طاقت نہیں پکڑے گی اور نہ وہ دوزخ کا منہ دیکھے گا۔ مگر قسم پورا کرنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم میں سے ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد، امام بخاری فی التاریخ، ابن مردویہ الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن منصور اور قیس بن ابی حاذم فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رونے لگے تو اُن کی بیوی بھی رونے لگی تو اُنھوں نے اس سے پوچھا تو کس لیے رو رہی ہے۔ اس نے کہا میں نے آپ کو روتے دیکھا تو رو پڑی اُنھوں نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آ گیا کہ ہر کوئی دوزخ میں سے ہو کر گزرے گا تو میں نہیں جانتا کہ میں بچوں گا یا نہیں (مستدرک حاکم، حافظ ذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الشعب، ابن المبارک، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، الناد بن السری فی الزہد، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ جناب ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اپنے بستر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ ان کی بیوی نے پوچھا کیوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ تم میں سے ہر کوئی دوزخ کی آگ سے ہو کر گزرے گا اور ہمیں یہ نہیں بتایا کہ ہم اس سے بچ نکلیں گے۔ (ابن المبارک فی الزہد، الناد فی الزہد، الدر المنثور)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی سے کہا۔ اے بھائی کیا تجھے معلوم ہے کہ تو دوزخ سے گزرنے والا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ اس نے کہا، کیا تجھے معلوم ہے کہ تو اس سے نکل سکے گا؟۔ اس نے کہا نہیں تو اس نے کہا کہ پھر ہنس کیوں رہے ہو؟ اور پھر وہ مرنے تک ہنستا دکھائی نہیں دیا۔ (ابن ابی شیبہ، ابن المبارک فی الزہد، تفسیر طبری، الدر المنثور)

دوزخ کے حقدار مومنوں کی سفارش ہوگی، تو وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے اور جو داخل ہو کر نکل آئیں گے:

اس عقیدے کا اہل بدعت انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں سیاہ رُو فرمائے۔

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپؐ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اس اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو رجم کی تلذیب کریں گے اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے اور وہ عذاب قبر کو جھٹلائیں گے اور سفارش کو بھی جھٹلائیں گے اور وہ اس کو بھی جھٹلائیں گے کہ دوزخ میں گرفتار ہو کر بھی کچھ لوگ وہاں سے نکل آئیں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے سفارش کو جھٹلایا۔ تو اُسے سفارش سے کچھ نصیب نہیں ہوگا اور جس نے حوضِ کوثر کو جھٹلایا اُسے حوضِ کوثر سے کچھ نہیں ملے گا۔ (امام بیہقی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ اُن سے کہا گیا کہ کچھ لوگ شفاعت کو جھٹلاتے ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا۔ ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو (امام بیہقی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قوم دوزخ سے باہر نکل آئے گی۔ اس کو مت جھٹلاؤ کہ خوارج اس کا انکار کرتے ہیں۔ (البیہقی)

☆ حضرت شبیب بن ابی فضالہ المکی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے شفاعت کا ذکر فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ ابو نجید! تم نئی نئی احادیث گھڑتے رہتے ہو۔ جن کی ہمیں قرآن میں کوئی اصل نہیں ملتی تو جناب عمران رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور اُس آدمی سے فرمایا۔ کیا تم نے قرآن کریم پڑھا ہے؟ اس نے کہا ہاں پڑھا ہے۔ تو فرمایا۔ کیا تم نے عشاء کی نماز کی چار رکعتیں کہیں پائی ہیں؟ اور نماز مغرب کی تین اور فجر کی دو، اور ظہر اور عصر کی چار چار کہیں پائی ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ تو اُنھوں نے فرمایا۔ یہ تم نے کہاں سے پائیں؟ کیا تم نے یہ ہم ہی سے نہیں پائی ہیں؟ اور ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پائی ہیں؟ اور تم ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ اور اتنی بکریوں پر اتنی اور اتنے اونٹوں پر اتنی زکوٰۃ کیا تم نے قرآن کریم میں پائی ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا نہیں۔ پھر فرمایا کہ تم نے قرآن کریم میں پایا ہے کہ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ○ (الحج: 29) کہ تم قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کرو۔ کیا تم نے قرآن کریم میں پایا ہے کہ سات چکر طواف کرو؟ یا کہ دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھو؟ کیا یہ سب تم نے قرآن کریم میں پایا ہے؟ یہ چیزیں تم نے کس سے لی ہیں؟ کیا تم نے ہم سے نہیں لی ہیں؟ اور کیا ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں لی ہیں؟ تو اُس آدمی نے کہا۔ ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تم نے اسلام میں جلبہ جنب اور شعار کیا قرآن کریم میں ہے۔ عرض کیا نہیں۔ تو اُنھوں نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ○ (الحشر: 7) جو کچھ تمھیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں، اس سے رُک جاؤ اور ہم نے

کئی چیزیں جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لی ہیں، جس کا تمھیں علم نہیں ہے۔

☆ حضرت ابن عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد تلاوت فرمایا، رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

(ابراہیم:36)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا۔ وَاِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (المائدہ:118) اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں معاف کردے تو تُو غالب حکمت والا ہے۔

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ ہائے میری اُمت ہائے میری اُمت، پھر آنجنابؐ رو پڑے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام جناب محمدؐ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو۔ ہم تمھاری اُمت کے بارے میں آپ کو خوش کردیں گے اور ہم بُرا سلوک نہیں کریں گے۔ (مسلم شریف، مسند ابی عوانہ، الدر المنثور)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں اپنی امت کی سفارش کروں گا۔ یہاں تک کہ میرا رب تبارک وتعالیٰ مجھے پکارے گا۔ یا محمد! کیا تم راضی ہو گے ہو؟ میں کہوں گا، اے میرے رب ہاں میں راضی ہو گیا ہوں۔ (ابو نعیم فی الحلیہ، البزار، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، ابن المنذر، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس میں اختیار دیا ہے کہ یا میں اپنی آدھی اُمت جنت میں لے جاؤں اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اپنی اُمت کے دو تہائی افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں لے جاؤں۔ یا اُمت کی سفارش کرلوں۔ تو میں نے سفارش کو اختیار فرمایا اور یہ سفارش ہر اُمتی کی ہوگی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، ابن خزیمہ، ابن حبان، موارد الظمان، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی عاصم فی السنۃ ابن ابی داؤد، الآخری فی الشریعۃ)

☆ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل ہوجائے یا میں سفارش کرلوں۔ تو میں نے سفارش کو اختیار کرلیا۔ ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ وہ ہمیں آپؐ کی سفارش میں شامل فرمالیے۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اور جو شخص بھی فوت ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ وہ میری سفارش میں شامل ہوگا۔

(مسند امام احمد، محدث طبرانی، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے سفارش اور اس کے درمیان کہ میری آدھی امت جنت میں داخل ہوجائے۔ میں اختیار دیا تو میں نے سفارش کو اختیار کرلیا۔ کیوں کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے۔ تمھارا کیا خیال ہے کہ وہ پرہیزگاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں وہ گناہ گاروں خطاکاروں اور برائی میں آلودہ لوگوں کے لیے ہوگی امام طبرانی نے بھی ایسی ہی حدیث جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے (مجمع الزوائد، الطبرانی)

☆ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مجھے دکھایا گیا کہ میری اُمت میرے بعد کس چیز سے دوچار ہوگی اور وہ کیسے ایک دوسرے کا خون بہائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہوچکا ہے جیسے تم سے پہلی امتوں کے لیے ہوا تھا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ قیامت کے روز مجھے سفارش کا اختیار دے دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی عاصم فی السنہ، شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس کی سند شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔

(البیہقی، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیدار کر کے فرمایا یا محمد کہ میں نے جو نبی یا رسول بھی بھیجا ہے۔ اس نے مجھ سے ایک سوال ضرور کیا ہے اور میں نے اسے قبول فرمایا ہے۔ یا محمد آپؐ

بھی کچھ مانگیے۔ آپ کو بھی مل جائے گا۔ تو میں نے عرض کیا کہ میرا سوال قیامت کے روز اپنی امت کے لیے سفارش کا ہے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سفارش کیا چیز ہے آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں عرض کروں گا۔ اے رب کریم میری وہ سفارش جو میں نے تیرے پاس چھپا رکھی ہے تو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا ہاں ہے۔ تو میرا پروردگار تبارک وتعالیٰ میری بقیہ امت کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔

(مسند امام احمد، محدث طبرانی، مجمع الزوائد)

☆ ام المومنین سیدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مجھے دکھایا گیا کہ میری امت میرے بعد کیا کچھ کرے گی تو میں نے ان کے لیے قیامت کے روز سفارش کو پسند کر لیا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن ابی عاصم فی السنۃ) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز زمین میں درختوں اور کنکروں کے برابر لوگوں کی سفارش کروں گا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انیس الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے روز روئے زمین کی ہر چیز کے برابر سفارش کروں گا۔ پتھروں اور مٹی کے برابر (طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں دوزخ کے پاس آ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا جو میرے لیے کھول دیا جائے گا تو میں اس کے اندر جا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا کہ ایسی مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی اور نہ کوئی میرے بعد ایسی حمد وثناء کرے گا۔ پھر میں وہاں سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا۔ جس نے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہوگا تو قریش کے کچھ لوگ میرے پاس آ کھڑے ہوں گے وہ اپنی نسبت مجھ سے جوڑیں گے اور میں ان کی نسبت کو پہچان بھی لوں گا۔ لیکن ان کے چہروں کو نہیں پہچان پاؤں گا اور میں انھیں دوزخ ہی میں چھوڑ دوں گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمران بن حصین جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش سے ایک قوم دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی اور لوگ اُنھیں جہنمی کہا کریں گے۔ (بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا بے شک ایک قوم کو اللہ تعالیٰ سفارش کے ذریعے سے دوزخ سے نکال کر اُنھیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، ابن ابی عاصم فی السنۃ، الآجری فی شریعۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اہل قبلہ میں سے دوزخ میں اتنے لوگ داخل ہوں گے۔ جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ وہ لوگ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور گناہ کرنے کی جرأت کی اور اس کی اطاعت کی مخالفت کی تو مجھے سفارش کی اجازت ملے گی اور میں اللہ تعالیٰ کی ثناء خوانی کرتے ہوئے سجدے میں گر جاؤں گا جیسے میں نے کھڑے ہو کر اس کی ثناء خوانی کی تھی تو مجھ سے کہا جائے گا۔ اپنا سر اُٹھالو اور مانگ لو۔ آپؐ کو مل جائے گا اور سفارش کرو آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ (الطبرانی فی الصغیر والاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے کوئی ناز نہیں اور نہ کوئی دکھاوا ہے اور تمام لوگ قیامت کے روز میرے جھنڈے کے نیچے کشادگی کا انتظار کر رہے ہوں گے اور میں حمد کا جھنڈا لے کر چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے۔ یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے تک پہنچ جاؤں گا اور دروازہ کھولنے کو کہوں گا۔ تو کہا جائے گا کون ہے میں کہوں گا محمد ہوں تو کہا جائے گا جناب محمد کو خوش آمدید جب میں اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو اس کے سامنے شکر گزاری کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا اپنا سر اوپر اُٹھالو اور کہو تمھاری مانی جائے گی اور سفارش

کر وہ قبول ہوگی تو مجرم لوگ الہ تعالیٰ کی رحمت اور میری سفارش پر دوزخ سے نکلیں گے۔ (طبرانی ،مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سفارش میری اُمت کے بڑے گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان، موارد الزمآن، بیہقی فی الشعب، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین ابھی میرے پاس آئے اور اُنھوں نے مجھے خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سفارش کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بنی ہاشم کی خاص طور پر سفارش ہوگی۔ ارشاد فرمایا نہیں۔ ہم نے عرض کیا آپ کی امت کے بارے میں قبول ہوگی ۔آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ میری امت کے گنہگاروں اور گناہ کا بوجھ اُٹھانے والوں کے لیے ہوگی ۔(الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے بُرے لوگوں کے لیے اچھا آدمی ہوں آپؐ کی مجلس میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ منتخب لوگوں کے لیے ہوں گے۔ ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے بُرے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ لیکن منتخب لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے ذریعے سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری سفارش میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور درمیانہ درجے کے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں جائیں گے اور اپنی ذات پر ظلم کرنے والے اور اعراف والے جناب محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں نے اپنی سفارش کو قیامت کے روز اپنی امت کے بڑے گناہ کرنے والوں کے لیے سنبھال رکھا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ ام المومنین سیدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمل کرو بھروسے پر مت رہو۔ کہ میری سفارش میری امت کے ہلاکت میں پڑنے والوں کے لیے ہوگی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سفارش میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے زیادہ ہوں گی تو یہ شخص ہے جو بغیر حساب کے جنت میں جائے گا اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوئیں تو اس کا حساب آسان ہوگا اور وہ جنت میں جائے گا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش اس شخص کو حاصل ہوگی جس نے اپنے آپ کو دُور کرلیا اور عمل کرنے سے رک گیا۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مستدرک حاکم، البیہقی فی شعب، ابن ابی عاصم فی السنۃ، الآجری فی الشریعۃ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کس کی سفارش فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ اپنی امت کے بڑے گناہ کرنے والے اور بڑی خون ریزی کرنے والوں کی (میں سفارش کروں گا) (البیہقی فی الشعب، الآجری فی الشریعۃ کشف الخفا العجلونی، علامہ سخاوی فی المقاصد الحسنہ)

☆ حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سفارش میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی اور حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ نے بھی انھی الفاظ میں روایت فرمائی ہے۔ (الآجری، فی الشریعۃ، البیہقی، العجلونی، المقاصد الحسنۃ، مصنف عبدالرزاق وغیرہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ براہِ راست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں مسلسل اپنے رب کریم کی بارگاہ میں سفارش کرتا رہوں گا۔ وہ قبول فرماتا رہے گا۔ میں سفارش کرتا رہوں گا اور وہ قبول کرتا رہے گا آخر کار میں یہ عرض کروں گا۔ اے رب کریم میری سفارش ان لوگوں کے حق میں قبول فرمالے جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یا محمد یہ تیرا یا کسی اور کا کام نہیں ہے یہ میرا کام ہے اور مجھے اپنی عزت اور بزرگی اور رحمت کی قسم ہے کہ میں دوزخ میں کسی ایسے شخص کو نہیں رہنے دوں گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو کہا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ابن ابی عاصم، فی السنۃ، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی سب سے پہلے سفارش فرمائیں گے:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میں اپنی امت میں سے اپنے اہل بیت کی سفارش کروں گا۔ پھر رشتہ داروں کی پھر قریشی اور انصار رشتہ داروں کی پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اہل یمن میں سے جس نے میری پیروی کی۔ پھر تمام اہل عرب کی اور پھر دوسرے ملکوں کی اور جس کی میں پہلے سفارش کروں گا اسے فضیلت حاصل ہوگی۔

☆ حضرت عبدالملک بن عباس بن جعفر فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے پہلے اپنی امت سے اہل مدینہ اہل مکہ اور اہل طائف کی سفارش کروں گا۔ (البزار، الطبرانی، مجمع الزوائد)

آپ کی سفارش کرانے والے اعمال:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ! کہ قیامت کے روز آنجنابؐ کی سفارش سے کون شخص زیادہ خوش نصیب ہوگا؟ ارشاد فرمایا۔ ابوہریرہ میرا خیال ہے کہ تم سے پہلے کسی نے اس حدیث کے بارے میں نہیں پوچھا۔ جب میں نے آپ کی حدیث کے بارے میں شدید خواہش دیکھی ہے تو یہ بات ہے کہ قیامت کے روز میری

سفارش سے زیادہ بانصیب وہ ہوگا، جس نے خلوص دل سے اپنی طرف سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہوگا۔ (بخاری شریف مسند امام احمد، ابن حبان، موارد الظمآن، ابن ابی عاصم فی السنۃ، الآجری فی الشریعۃ)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے اذان سُن کر یہ دُعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ تو قیامت کے روز اس کے لیے میری سفارش لازم ہو جائے گی۔ (بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ایوب سختیانی کوفہ کے ایک عالم سے روایت فرماتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ جو مسلمان اذان سُن کر یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مُقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز جنت میں داخل فرمائے گا۔

☆ حضرت عامر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص مدینہ منورہ کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا۔ تو میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا اور گواہ ہوں گا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جسے توفیق ہو کہ وہ مدینہ منور میں فوت ہو تو وہیں پر فوت ہو۔ کیونکہ جو وہاں پر فوت ہوگا۔ میں اس کی سفارش کروں گا۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی، ابن حبان، شرح السنۃ)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو حرمین (مدینہ و مکہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا۔ وہ میری سفارش کا حقدار ہوگا اور قیامت کے روز وہ امن میں رہے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے کہ جمعہ اور جمعہ کی رات کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ جو ایسا کرے گا۔ میں قیامت کے روز اس کے لیے گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ جس نے صبح کے وقت مجھ پر درود شریف پڑھا اور پھر شام کے وقت پڑھا۔ تو اُسے قیامت کے روز میری سفارش ملے گی۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا اور یہ الفاظ کہے "اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اے اللہ کریم! آنحضور کو اپنے قُرب کے مقام پر قیامت کے روز اپنے پاس اُتار دے تو اس کے لیے میری سفارش واجب ہو جائے گی۔ (مسند امام احمد، الطبرانی، فی الکبیر، البزار فی الزوائد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، ابن ابی عاصم فی السنۃ)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مؤذن کی آواز سُنتے، تو یہ ارشاد فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِہِ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اے اللہ کریم! اس مکمل دُعا کے مالک اور اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! جناب محمدؐ پر رحمتیں نازل فرما اور قیامت کے روز آپ کا مطالبہ پورا فرما دے۔ جو شخص اسی طرح سے کہے گا۔ تو قیامت کے روز اس کے لیے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش لازم ہو جائے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، بخاری اور مسلم وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے)

☆ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اے اللہ کریم اپنے بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما اور ہمیں قیامت کے روز آنجنابؐ کی سفارش میں شامل فرما لے (الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ہر فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل دُعا مانگی۔ تو میری طرف سے اُس کے لیے قیامت کے روز سفارش حلال ہو جائے گی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا

الْوَسِيلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِينَ مَحَبَّةً وَفِي الْمُقَرَّبِينَ دَارَهُ وَفِي الْعَالَمِينَ دَرَجَتَهُ
اے اللہ کریم! جناب محمدؐ کو وسیلہ مقام عطا فرما اور آپ کو محبت میں منتخب لوگوں میں شامل فرمادے اور تمام جہانوں میں آپؐ کو درجات اور مقربین میں۔ آپؐ کو گھر عطا فرما (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خادم حضرت زیاد بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی اکرم اپنے خادم سے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ تمھیں کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ؟ آخر کار ایک دن اُنھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! میری خواہش ہے کہ آپؐ قیامت کے روز میری سفارش فرمادیں۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ تو زیادہ سجدے کر کے میرے ساتھ تعاون کرنا (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو میری زیارت کے لیے آیا اور اس کے علاوہ اس کی کوئی اور ضرورت نہیں ہے۔ تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری سفارش لازم ہوگئی۔ (الطبرانی، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے میری زیارت کی میں اس کے لیے سفارشی اور گواہ ہوں گا اور جو شخص حرمین میں سے کسی ایک مقام پر فوت ہوا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے امن پانے والوں میں اُٹھائے گا۔ (البیہقی فی الکبریٰ، العجلونی، المقاصد الحسنہ للسخاوی، الدر المنثور)

سفارش سے محروم لوگ

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میری اُمت میں دو قسم کے لوگوں کو سفارش نصیب نہیں ہوگی (1) فرقہ قدریہ کو

(2)اور فرقہ مرجہ کو(ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔جس نے عربوں سے دھوکہ کیا، وہ میری شفاعت میں شامل نہیں ہوگا۔(ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔کہ دوآدمیوں کو قیامت کے روز میری سفارش حاصل نہیں ہوگی۔ ظلم وستم کرنے والے سلطان کو، دوسرے دین سے نکل کر گمراہ ہونے والے کو البیہقی فی الکبیر، الطبرانی فی الکبیر، حافظ ہیثمی، ابن عدی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا۔جھگڑالوکو چھوڑ دو۔وہ جھگڑے میں ہی رہے۔لیکن قیامت کے روز میں اس کا سفارشی نہیں ہوں گا۔(الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، العجلونی شف الغطاء)

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دوسرے پیغمبروںؑ، علماء کرام، شہداء عظام نیک لوگوں، اذان دینے والوں اور اولاد کی سفارشیں:

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا اَوَّلَ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ میں سب سے پہلے سفارش فرمانے والا ہوں اور میری سفارش سب سے پہلے قبول ہوگی اور امام بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چوتھائی لوگوں کی سفارش فرمائیں گے۔جبریل علیہ السلام سفارش فرمائیں گے پھر حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفارش فرمائیں گے۔پھر تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر فرشتے پھر دوسرے نبی پھر صدیق لوگ پھر شہدائے کرام سفارش فرمائیں گے۔(تذکرہ امام قرطبی، الطبرانی، ابن عدی، مجمع الزائد)

☆ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوزرعہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسی کے قائل ہیں اور یہ مشہور حدیث پاک ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے سفارش کریں گے۔

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پھر حضرات علمائے کرام پھر شہدائے عظام سفارش فرمائیں گے۔ (ابن ماجہ شریف، البیہقی فی الشعب، الآجری فی الشریعۃ) شیخ البانی نے یہ حدیث موضوعات میں درج کی ہے جیسا کہ السلسلۃ الضعیفۃ میں ہے

☆ حضرت البزار نے اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ فرمایا ہے المؤذنون کہ شہدائے کرام کے بعد اذان دینے والے حضرات سفارش فرمائیں گے۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل جنت کچھ لوگوں کو اپنے اندر موجود نہیں پائیں گے جنھیں وہ دنیا میں جانتے پہچانتے تھے۔ تو وہ حضرات انبیاء کرام کے پاس آکر ان کا ذکر کریں گے۔ تو وہ ان کی سفارش کریں گے اور ان کی سفارش قبول ہوگی اور اُن نجات یافتہ لوگوں کو الطُّلَقَاءُ (آزاد) کہیں گے اور سب آزاد کردہ ہی ہوں گے (تو اُنھیں اصلی حالت میں لانے کے لیے) ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مسلمانوں کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اور اُنھیں آگ میں عذاب ہو چکا ہوگا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے اور حضرت امام احمد اور امام بیہقی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت فرمائی ہے۔ (مسند امام احمد، حافظ الہیثمی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام کی ان کی تمام اولاد کے بارے میں سفارش قبول فرمائے گا اور ان کی تعداد 11 کروڑ ہوگی۔ (الطبرانی فی اوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اہل جنت اور اہل دوزخ جدا جدا ہو جائیں گے اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے۔ تو پیغمبر حضرات اُٹھ کر سفارش کریں گے تو کہا جائے گا جاؤ جا کر جسے تم پہچانتے ہو اسے نکال لو تو وہ اُنھیں نکالیں گے تو وہ جل گئے ہوں گے تو ان کو ایک نہر میں ڈالیں گے جسے نہر الحیات یعنی زندگی کا دریا کہیں گے تو ان کی جلی ہوئی کھالیں دریا کے کنارے گر پڑیں گی اور وہ روشن چہرہ ہو جائیں گے۔ پھر وہ سفارش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جا کر دیکھو جس کے دل میں تم ایک قیراط بھر ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ فرماتے ہیں پھر وہ بہت سے انسانوں کو نکالیں گے وہ پھر سفارش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یا چلو اور جس کے دل میں تم ایک رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ تو اسے نکال لو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میں اپنے علم اور رحمت کے ذریعے سے نکالوں گا فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس سے دگنے نکالے گا جتنے اُنھوں نے نکالے تھے اور پھر اور کئی گنا نکالے گا اور ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا **ھوا علاء عتقاء اللّٰہ عزوجلّ** یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے اور ان کا نام جہنمی رکھ دیں گے۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ایک عالم و عابد کو لائیں گے اور عابد سے کہیں گے کہ تم تو جنت میں چلے جاؤ اور عالم سے کہیں گے۔ ٹھہرو، تم لوگوں کی سفارش کرو اور امام بیہقی نے اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ فرمایا ہے۔ اس لیے کہ تم نے ہی اُنھیں تمیز سکھائی ہے۔ (البیہقی فی شعب، مختصر کامل الضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ براہِ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ عالم سے کہیں گے کہ اپنے شاگردوں کی سفارش کرو۔ چاہے وہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں (الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ شہید اپنے گھر والوں

کے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔ (ابوداؤد شریف، البیہقی فی الکبریٰ، موارد الظمآن)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کوئی آدمی ایک یا دو آدمیوں یا تین آدمیوں کی قیامت کے روز سفارش کرے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک آدمی کی سفارش سے میری اُمت کے قبیلہ بنی تمیم جتنے آدمی جنت میں داخل ہوں۔ عرض کیا گیا وہ شخص آپؐ کے علاوہ ہوگا۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ میرے علاوہ ہوگا۔

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میری امت میں سے قبیلہ مضر سے زیادہ تعداد میں جنت میں جائیں گے اور میری اُمت کی ایک بڑی تعداد ہوگی۔ جو اس کے کونوں میں سما جائے گی۔

☆ حضرت فاریابی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت عثمان غنی ہوں گے (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الداری، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سفارشات جو نبی بھی نہیں ہوگا۔ دو قبیلیوں ربیعہ اور مضر جتنے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک آدمی نے عرض کیا۔ کیا ربیعہ مضر میں سے نہیں ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا میں کہہ رہا ہوں جو کہہ رہا ہوں۔

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی کی سفارش سے میری امت کے قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ایک آدمی اپنے عمل کے مطابق اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ایک آدمی سے کہیں گے۔ ارے فلاں اُٹھو، سفارش کرو، تو وہ شخص اُٹھ کر اپنے

قبیلے کی سفارش کرے گا اور اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا اور ایک دو آدمیوں کی اپنے عمل کے مطابق سفارش کرے گا۔ (امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ، احیاء العلوم)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میری اُمت میں بعض ایسے آدمی ہیں کہ وہ لوگوں کی جماعتوں کی سفارش کریں گے اور وہ جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کی مسلسل سفارش ہوتی رہے گی اور جو دوزخ سے نکل جائیں گے۔ یہاں تک کہ شیطانوں کے سردار ابلیس کو اُمید ہو جائے گی کہ شاید اس کی بھی سفارش ہو جائے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، الدارقطن، لسان المیزان مختصر کامل للضعفاء)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے کوئی ناز نہیں اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کوئی فخر نہیں اور سفارش کروں گا۔ آخر کار وہ شخص بھی دوسروں کی سفارش کرے گا۔ جس کی میں نے سفارش کی ہوگی۔ یہاں تک کہ ابلیس کو بھی اُمید ہو جائے گی کہ اُسے بھی سفارش حاصل ہو جائے گی (بخاری التاریخ، ابن حبان، حضرت عدی)

☆ حضرت عتبہ بن عہد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے رب کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور پھر ہر ایک ہزار ستر ہزار کی سفارش کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں تین لپ لوگوں کے نکالے گا۔ (صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، الطبرانی فی الکبیر، حافظ الہیثمی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دو آدمی جنگل میں چلے جا رہے تھے، ان میں ایک عابد تھا اور دوسرا ظالم و بدکار تھا۔ تو عابد پیاس سے گر پڑا اور دوسرا اُسے گرے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ تو اس ظالم نے دل میں کہا۔ اگر میرے پاس پانی کے ہوتے ہوئے یہ عابد مر گیا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو بھلائی

نہیں ملے گی اور اگر میں اسے پانی پلاتا ہوں۔تو میں مرجاؤں گا۔تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس عبادت گزار کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے اور اُسے بچا ہوا پانی پلا دیا اور وہ اُٹھا اور سفر طے کرلیا۔ارشاد فرمایا۔اب وہ ظالم پانی پلانے والا قیامت کے روز حساب کے لیے کھڑا کریں گے اور حساب کے بعد اُس کے مظالم کی وجہ سے اُسے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا اور فرشتے اُسے لے کر دوزخ کی طرف چل پڑیں گے۔تو وہ آدمی عابد کو دیکھے گا اور کہے گا۔ارے فلاں !کیا تو مجھے نہیں پہچانتا ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ عابد اُس سے پوچھے گا تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا۔میں فلاں آدمی ہوں۔جسے میں نے جنگل میں پیاس کی حالت میں تجھے ترجیح دی تھی۔وہ عابد کہے گا۔ میں تجھے پہچان گیا۔آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر وہ عابد فرشتوں سے کہے گا۔ٹھہرو اور وہ خود بارگاہ الٰہی میں آئے گا اور اپنے رب کریم سے دُعا کرے گا اور عرض کرے گا،اے رب کریم تو اس کے مجھ پر احسان کرنے جانتا ہے۔کہ کیسے اس نے مجھے اپنے پر ترجیح دی۔اے رب کریم یہ بندہ مجھے عطا فرمادے۔آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔وہ تیرا ہوا اور وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں لے جائے گا۔(الطبرانی فی الاوسط،ابن حبان ،مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا ایک آدمی قیامت کے روز اہل دوزخ کی طرف جھانکے گا۔تو ایک دوزخی اُسے پکارے گا۔ارے فلاں! کیا تو نے مجھے نہیں پہچانتا؟ تو وہ کہے گا نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔میں تجھے نہیں پہچانتا۔تو کون ہے؟ تو وہ کہے گا کہ وہ شخص ہوں۔جس سے تو نے پانی کا ایک گھونٹ طلب کیا تھا۔تو میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔وہ جنتی کہے گا۔میں تجھے پہچان گیا ہوں تو وہ کہے گا۔کہ اپنے رب کے حضور میں میری سفارش کردو تو وہ جنتی اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ اُس کی سفارش قبول فرمائے گا اور اُسے دوزخ سے نکال لے گا۔(ابویعلیٰ،مجمع الزوائد،الترغیب والترہیب،مسند الفردوس دیلمی،ضعیف ہے)

☆ حضرت انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی قیامت کے دن صفوں میں بارگاہ الٰہی میں پیش کیے جائیں گے۔تو مومنوں کا وہاں سے گزر ہوگا۔تو ایک دوزخی آدمی ایک مومن آدمی کو دیکھ کر اُسے پہچان لے گا اور اس سے

کہے گا۔ ارے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ تو نے ایک دن فلاں حاجت کے بارے میں مجھ سے فریاد کی تھی؟ تو اس مومن کو یاد آجائے گا اور اُسے پہچان لے گا اور اپنے رب کے حضور اس کی سفارش کرے گا۔ جو قبول ہوگی۔ (ابو یعلیٰ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، مختصر الکامل للضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک جنتی آدمی کا دوزخی آدمی کے پاس سے گزر ہوگا۔ تو وہ کہے گا اے فلاں! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا، کہ تو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ ارشاد فرمایا۔ وہ جنتی آدمی اس کی سفارش کرے گا اور ایک آدمی جنتی آدمی سے مل کر کہے گا۔ کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں دن تو نے مجھ سے کسی حاجت میں مدد طلب کی تھی اور تو نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا تھا۔ تو میں نے جا کر تیری حاجت روائی کی تھی۔ تو وہ اس کی سفارش کرے گا۔ (ابن ماجہ شریف، ابن ابی الدنیا، مختصر الکامل، للضعفاء، للمقریزی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس آیت مبارکہ کے بارے میں لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ (الفاطر:30) کہ اُنھیں پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اُنھیں زیادہ بھی دے یعنی اُنھیں جنت میں داخل کرے اور اُنھیں اپنے فضل سے زیادہ بھی کچھ عطا فرمائے۔ یعنی جس شخص کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو سفارش سے اسے جنت میں داخل فرما دے۔ یعنی اُن کی سفارش سے جن پر اُس نے دنیا میں نیک سلوک کیا تھا۔ (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد، ابن ابی عاصم فی السنہ)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حاجی آدمی اپنے خاندان کے چار سو آدمیوں کی سفارش کرے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو جہاد کی تیاری کرتا ہوا فوت ہو گیا۔ تو اس کے اس نیک عمل کا اجر جاری

رہے گا۔ جو وہ کیا کرتا تھا اور اس کا رزق جاری ہوگا اور وہ فتنہ سے محفوظ رہے گا اور قیامت کی گھبراہٹ سے پُر امن اُٹھے گا (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البزار مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم پڑھا اور اُسے شہرت دی اور اُس کے حلال وحرام پر عمل کیا۔ تو وہ اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے دس گھر والوں کے لیے اس کی سفارش قبول فرمائے گا۔ جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی (ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ ہم سیدہ عائشہ کے گھر میں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ کہ دو مسلمان مان باپ کے تین بچے فوت ہو گئے۔ جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے کہ اُنھیں لاکر جنت کے دروازے پر کھڑا کریں گے اور اُنھیں جنت میں جانے کو کہیں گے۔ تو وہ کہیں گے جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں نہیں جائیں گے۔ ہم نہیں جائیں گے۔ تو ان سے کہیں گے۔ کہ تم اور تمھارے مان باپ جنت میں چلے جاؤ۔

☆ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ مسلمانوں کی اولاد قیامت کے روز سفارش کرے گی اور ان کی سفارش قبول ہوگی۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

اسلام، قرآن کریم، حجرِ اسود اور نیک اعمال کی سفارشیں:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے روز بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم میں نے اسے کھانے سے اور نفسانی خواہشات سے روکے رکھا اس کے لیے میری سفارش قبول فرمایئے ..... اور قرآن کریم کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرمایئے تو ارشاد فرمایا دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، ابن المبارک فی زوائد الزہد، ابو نعیم فی الحلیہ وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قرآن کریم سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول ہوگی وہ بارگاہِ الٰہی میں جھگڑے گا اور تصدیق کرے گا جس نے اسے اُٹھایا تصدیق کی اور اسے اپنا پیشوا بنایا۔ یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیچھے چھوڑ دیا۔ اسے دوزخ کی طرف لے جائے گا۔ بزار اور ابن حبان نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سے روایت فرمائی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ حجر اسود کو اچھا گواہ بنالو کیونکہ یہ قیامت کے روز سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول ہوگی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے یہ اپنے کو چومنے والے شخص کی گواہی دے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب وترہیب، الدرالمنثور)

سفارش کون کر سکے گا؟

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (الانبیا: 38) صرف وہی لوگ سفارش کریں گے جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرہ 255) کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے اور فرمان باری تعالیٰ ہے

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى (النجم: 6)

کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں جن کی سفارش کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ ہاں جسے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ جس کے لیے وہ چاہے گا اور راضی ہوگا۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (الانبیاء:28)

اور وہ صرف اس کے لیے سفارش کر سکیں گے جن کے لیے وہ خوش ہوگا اور وہ لوگ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اِنَّ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ کہ یقیناً میری سفارش میری امت کے بڑے گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی (حوالہ سابقہ)

☆ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو سفارش بڑے گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔ وہ صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ فرشتوں کے لیے نہیں کیوں کہ فرشتے چھوٹے گناہوں کی معافی کے لیے یا درجات میں اضافے کے لیے سفارش کریں گے اور کبھی اس کا یہ مقصد ہوگا کہ جس کی سفارش کی گئی ہے وہ اپنے ایمان کی وجہ سے پسندیدہ شخص ہے چاہے اس نے شرک کے علاوہ بڑے گناہ بھی کیے ہوں۔ تو آیت سے مراد یہ ہوگی کہ بڑے گناہوں کی سفارش کی نفی ہوئی اور کوئی شخص جرأت نہیں کر سکے گا کہ ان کی سفارش کرے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عقیدے پر راضی نہیں ہوا (امام بیہقی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى فرمایا کہ جن پر اللہ تعالیٰ کلمہ شہادت کی وجہ سے راضی ہو گیا اور فرمایا کہ کبھی اس آیت مذکورہ سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کی سفارش کریں جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے کہ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے سفارش کر سکے (البیہقی، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کہ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا (زمر:44) کہ سفارش کا اختیار تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (جسے چاہے اس کی

اجازت دے) کیوں کہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکے گا اور کیا یہ ارشاد گرامی نہیں ہے۔ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا (الانفطار:19) جس دن کسی شخص کو کسی شخص پر کچھ اختیار نہیں ہوگا تو یہاں پر شفاعت کا انکار نہیں ہے کہ اختیار سے مراد عملی طور پر نفی ہے۔ جیسے اسے دنیا میں با اختیار رکھا کہ بے دھڑک ایک دوسرے کے کام آئے اب یہاں اپنی طرف سے اس کا اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، قیامت کے روز ایسا نہیں ہوگا اور شفاعت کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ کیوں کہ اس میں سفارش کرنے والا دوسرے کے لیے اس کی طرف سے عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے (البیہقی، ابن جریر طبری، عبد بن حمید، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ سفارشی اور نہ گواہ بن سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور یہ کہ ہر شخص اپنے عملوں کی وجہ سے برباد ہوگا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الحجر:49) اور فرمان باری تعالیٰ ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر:53) اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر:56) اور فرمان باری تعالیٰ ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء:116)

☆ میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہوں ..... میرے بندوں سے کہہ دو جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا اس لیے کہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے ..... اور رب تبارک وتعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ وہ جسے چاہے بخش دے۔

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا فرمایا تو سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ تو 99 رحمتیں اس نے اپنے پاس رکھ لیں اور اپنی تمام مخلوقات کے لیے ایک رحمت چھوڑ

دی۔ اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اتنی زیادہ رحمت ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہوتا اور اگر مسلمان کو یہ معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ کبھی دوزخ سے پُرامن نہ ہوتا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، سنن دارمی، مسند امام احمد، البغوی فی شرح السنۃ، البیہقی فی الاسماء والصفات، الدر المنثور)

☆ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی 100 رحمتیں ہیں اور اس نے ایک رحمت کو اہل زمین میں تقسیم فرمایا ہے جو ان کی موت تک کے لیے اُنھیں کافی ہے اور 99 رحمتیں اپنے پاس قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لیے سنبھال رکھی ہیں (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 100 رحمتیں پیدا فرمائی ہیں اور ایک رحمت اس نے اپنی مخلوق کے درمیان بانٹ دی ہے جس کے ساتھ وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور 99 رحمتیں اُس نے اپنے دوستوں کے لیے سنبھال رکھی ہیں (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 100 رحمتیں پیدا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اس نے اپنی مخلوقات میں بانٹ دی ہے اور ننانوے (99) رحمتیں قیامت کے دن کے لیے اپنے پاس رکھی ہیں (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے ہمارے رب تعالیٰ نے اپنی رحمت کو 100 حصوں میں بانٹ دیا ہے ان میں سے ایک حصہ زمین میں ہے یہ وہ ہے جس سے لوگ (یعنی انسان) اور پرندے اور چوپائے اپنے بچوں پر اور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی رحمتیں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز اپنے بندوں کے لیے رکھی ہیں (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کچھ صحابہ کرام گزر رہے تھے کہ راستے میں ایک بچہ تھا۔ جب بچے کی ماں نے ہم لوگوں کو

دیکھا تو وہ اپنے بچے کے لیے ڈر گئی کہ کہیں لتڑا نہ جائے تو وہ دوڑتی ہوئی آئی کہہ رہی ہے اپنی اپنی میرا بچہ میرا بچہ اور کوشش کر کے اسے جا پکڑا تو لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ماں اپنے بچے کو آگ میں جھونک سکتی ہے تو لوگوں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ (مسند امام احمد، البزار، ابویعلی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوے میں چلے جا رہے تھے کہ لوگوں نے ایک پرندے کا بچہ پکڑ لیا۔ تو جوڑے میں سے ایک آگے آکر اس آدمی کی جھولی میں آگرا جس نے اس کے بچے کو پکڑا تھا۔ تو ..... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمھیں اس پرندے پر حیرت نہیں ہو رہی ہے جس کا بچہ پکڑ لیا گیا ہے اور وہ ان کے سامنے آگرا ہے۔ اللہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس پرندے کے اپنے بچے پر سے زیادہ مہربان ہے۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اندازہ ہو جائے تو تم بھروسہ کر کے بیٹھ جاؤ۔ راوی فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جاؤ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث شریف پہنچی ہے کہ قیامت کے روز ایک بندے کو لا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا۔ اس کی نیکیاں دیکھو تو وہ اس کی نیکیوں میں نظر ڈالیں گے۔ تو اس کی کوئی نیکی نہیں پائی جائے گی پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ اس کی برائیوں کو دیکھو تو برائیاں کثرت سے پائی جائیں گی تو اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا اسے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے تو وہ اِدھر اُدھر جھانک رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ اسے میرے پاس واپس لاؤ کہ یہ اِدھر اُدھر کیوں جھانک رہا تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم میرا یہ گمان نہیں تھا اور نہ تجھ پر میری یہ اُمید تھی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے بندے) تو نے سچ کہا اور اُسے جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بندے کو قیامت کے روز دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ تو وہ عرض کرے گا میرا یہ گمان تو نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرا گمان کیا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا (میرا گمان یہ تھا) کہ تُو مجھے بخش دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے چھوڑ دو اس کا حوالہ نہیں ملا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دے گا۔ جب وہ دوزخ کے کنارے پر جا کھڑا ہوگا۔ تو وہ اِدھر اُدھر جھانکے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب کریم واللہ میرا تیرے بارے میں یہ گمان تو نہیں تھا۔ میرا گمان تو اچھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے واپس لے آؤ کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور اس کی بخشش ہو جائے گی (البیہقی، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی بخشش فرمائے گا کہ ابلیس کو بھی یہ اُمید ہو جائے گی کہ شاید اسے بھی رحمت مل جائے (البیہقی، الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، ابوذراعہ، ابن حبان، مجمع الزوائد)

فقرا اور علماء کے لیے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر فرمائے گا:

☆ فرمان باری تعالیٰ ہے

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ○ (فاطر:32-33)

پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔ ان میں کچھ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ

رو ہیں اور کچھ نیکی کی طرف بڑھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ یہ بڑا فضل ہے وہ اونچے باغوں میں داخل ہوں گے۔

☆ حضرت ابو حاتم فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بارے میں حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ یہ اس بارے میں ایک روشن اور نمایاں آیت ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں مذکور وارث لوگوں سے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں نازل کردہ کتاب کا وارث بنایا ہے اور ظالم کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا اور میانہ رو معمولی حساب لے گا اور نیکی میں آگے بڑھنے والے کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ (البیہقی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اس آیت مذکورہ سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں لے جائے گا۔ یا ارشاد فرمایا کہ تمام ایک ہی مرتبہ پر ہوں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابوداؤد الطیالسی، البیہقی، تفسیر ابن کثیر، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو وارث بنایا۔ جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔ ان میں کچھ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور اُن میں کچھ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے ..... جو نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ وہ لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور جنھوں نے میانہ روی اختیار کی۔ ان کا معمولی حساب ہوگا اور جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ وہ میدانِ حشر میں حساب کتاب کے لیے لمبے عرصہ تک روک لیے جائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کی تلافی فرمائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس نے ہمارا غم و فکر دُور فرمایا بے شک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

(مسند امام احمد، مستدرک حاکم، البیہقی، الطبرانی، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر، الفریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے حضرت ابوالدرداء کے واسطہ سے کئی سندیں ہیں اور جب کسی حدیث کی سندیں کثرت سے ہوں۔ تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی اصل ہے۔

☆ حضرت عمر بن الخطاب کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب یہ آیت پڑھتے۔ تو فرماتے۔ جو ہم سے آگے بڑھ گئے، سو آگے بڑھ گئے اور میانہ رو نجات پا گئے اور ہم میں ظالم لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔ (البیہقی، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آت پڑھ کر ارشاد فرمایا۔ یہ تینوں گروہ نجات پانے والے ہیں اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد گرامی ہے۔ کہ وہ سب جنت میں جائیں گے اور اسی طرح سے حضرت کعب اور عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تینوں قسموں کے لوگ جنت میں جائیں گے۔ (بیہقی، ابن مردویہ، الدر المنثور، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندوں کو اُٹھائے اور علماء، کرام کو الگ کرے گا اور فرمائے گا اے جماعت علماء! میں نے اپنا علم تمھارے اندر محض علم کا دین کے لیے رکھا ہے اور اس لیے بھی نہیں رکھا تھا۔ کہ تمھیں عذاب دوں۔ جاؤ میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ثعلبہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز علماء سے فرمائے گا۔ جب وہ بندوں کا فیصلہ کرنے کرسی پر بیٹھے گا۔ تو فرمائے گا کہ میں نے اپنا علم اور حلم تمھارے لیے اس لیے رکھا ہے کہ تم جیسے بھی ہو۔ تمھیں بخش دوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

☆ امام منذری فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ علم اور حلم کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ تو اس سے عام دنیا کا علم مراد نہیں ہے۔ بلکہ علم باعمل اور اخلاق مراد ہے (الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد ،الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابوعمر الصنعانی فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ حضرات علماء کرام کو الگ کرے گا اور جب وہ حساب کتاب سے فارغ ہو جائے گا۔ تو فرمائے گا کہ میں نے اپنا علم تمھارے اندر خیر کے لیے رکھا تھا۔ آج میں چاہتا ہوں۔ کہ تم جیسے بھی ہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

☆ ابوعمر رضی اللہ عنہ کا اصل نام حفص بن میسرہ ہے۔ وہ حضرت زید بن اسلم اور ہشام بن عورہ سے روایت فرماتے ہیں اور دوسرے کئی لوگوں سے بھی (ابن عساکر)

لوگوں کے درمیان جھگڑے اور بدلہ لینا، اور یہ پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا:

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ (الزمر :30-31) پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم سے روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ (الزمر 30-31) تو حضرت الزبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا جو کچھ ہمارے درمیان دنیا میں ہو چکا ہوگا۔ وہ دوبارہ ہمارے سامنے دہرائیں گے؟ اور وہ خاص گناہوں کے ساتھ؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں یہ دوبارہ ہوگا کہ تم ایک دوسرے کا حق ادا کر سکو۔ تو حضرت الزبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ واللہ!! یہ تو بہت مشکل معاملہ ہوگا (مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اس آیت کے بارے میں روایت فرماتے ہیں وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (الحجر:48) اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ نکال لیا ہے اب وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے پلنگوں پر براجمان ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ مومن دوزخ سے خلاصی پا جائیں گے جنت اور دوزخ کے درمیان پل کے اوپر روک لیے جائیں گے اور ایک دوسرے کے مظالم بیان ہوں گے جو اُنھوں نے دنیا میں ایک دوسرے پر کیے ہوں گے جب ان سے پاک صاف ہو جائیں گے تو اُنھیں جنت میں جانے کی اجازت ملے گی تو اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ ان میں سے ہر کوئی جنت میں اپنے مقام کو اسی طرح پہچانے گا۔ جس طرح دنیا میں اپنے مقام کو پہچانتا تھا۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد، تفسیر ابن جریر، طبری ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان لوگوں کے بارے میں ہے جو دوزخ میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن جو داخل ہو چکے ہیں۔ وہ پھر نکالے جائیں گے۔ تب ان کا دوبارہ حساب ہوگا۔

☆ امام ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک کے یہ الفاظ کہ مومن دوزخ سے نجات پا جائیں گے مراد یہ ہے کہ پل صراط سے گزرتے ہوئے وہ دوزخ میں گرنے سے بچ جائیں گے اور فرماتے ہیں کہ مذکورہ پل کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ پل صراط کا آخری حصہ ہے اور یہ وہ طرف ہے جو جنت کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ کوئی دوسرا پل ہے اور علامہ قرطبی کو اسی کا یقین ہے

☆ میں (جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ مختار پہلا ہی قول ہے جس پر پلوں اور حساب کتاب کی احادیث دلالت کرتی ہیں کہ وہ پل صراط ہی ہے۔

☆ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ملی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جنتی پل صراط سے گزرنے کے بعد مل بیٹھیں گے جب کہ ایک دوسرے سے دنیا کے حقوق لے چکیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے کوئی کینہ نہیں رہے گا۔ (ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے کہ ہر چیز کا قیامت کے روز جھگڑا پیش ہوگا۔ یہاں تک کہ ان دو بکریوں کا بھی جنھوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارا ہوگا۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے روز آدمی اور اس کی بیوی کا جھگڑا پیش ہوگا اور اللہ کی قسم ہے کہ اس کی زبان نہیں بولے گی ہاتھ اور پیر ہی اُس عورت کے خلاف گواہی دیں گے جو اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی تھی اور اس مرد کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں گواہی دیں گے جو اس سے اس طریقے سے پیش آتا تھا۔ پھر آدمی کو اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا اور اسی طرح سے پھر اہل بازار کو بلایا جائے گا اور جو دانگ اور قیراط نہیں پائے جائیں گے اور اس کی نیکیاں اسے دی جائیں گی جس پر ظلم ہوا ہوگا اور اس کی برائیاں اسے دی جائیں گی جس نے اس پر ظلم کیا ہوگا اور وہ اس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر ظالم لوگوں کو لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ لایا جائے گا اور حکم ہوگا۔ اُنھیں دوزخ میں ڈال دو تو اللہ کی قسم ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ اس میں داخل ہوں۔ یا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وان منکم الا واردھا کانَ علی ربك حتما مقضیا (مریم :71) کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے رب کے سامنے لازمی طور پر دوزخ میں اترنے والا ہے (طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کہ میرے غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں۔ خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں اُنھیں پیٹتا ہوں اور اُنھیں بُرا بھلا کہتا ہوں۔ میرا یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا۔ جو وہ تجھ سے خیانت کرتے اور تیری نافرمانی کرتے اور تجھ سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اس کا حساب ان سے ہوگا اور تمھارا اُنھیں سزا دینا۔ اگر وہ ان کے جرائم سے کم ہے تو یہ تیرا احسان ہے اور اگر تمھارا اُنھیں سزا دینا ان کے جرائم کے مطابق ہے تو یہ برابر ہے۔ نہ تمھارے حق میں نہ تمھارے خلاف اور اگر تمھارا اُنھیں سزا دینا ان کے جرائم سے بڑھ کر ہوا تو اس فالتو سزا کا تجھے حساب دینا پڑے گا۔ تو وہ آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رونے لگا اور گڑگڑانے لگا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے کیا ہے کیا یہ اللہ کی کتاب نہیں پڑھتا۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (الانبیاء:74)

اور ہم قیامت کے روز انصاف کی ترازو رکھیں گے۔ پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہیں ہوگا۔ اگر ایک رائی کے دانہ برابر (عمل) ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم اچھی طرح حساب لینے والے ہیں

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے انھیں جدا کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ یعنی ان غلاموں کو جدا کرنے پر میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب کے سب آزاد ہیں۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، حافظ المنذری، الترغیب والترہیب، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور، المہذب، ابن حجر، ابن حبان)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ سب سے پہلے لوگوں میں قیامت کے روز خون بہانے کا فیصلہ ہوگا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایک مقتول ایک ہاتھ میں اپنے سر کو لٹکائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے آئے گا اور خون اس کی رگوں سے بہہ رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ عرش الٰہی کے پاس پہنچ جائے گا اور وہ مقتول رب العالمین کے سامنے عرض کرے گا۔ اس شخص نے مجھے قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائے گا تو نے بہت بُرا کیا اور اسے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مسند حمیدی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی روایت فرماتے ہیں کہ مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے آئے گا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم اس سے پوچھو کہ اس نے کس وجہ سے مجھے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے اس نے کس بات پر قتل کیا وہ کہے گا۔ میں نے اسے اس لیے قتل کیا کہ فلاں کا غلبہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (الطبرانی، فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس پر اپنے کسی بھائی کا کوئی حق ہو تو وہ اس سے معاف کرا لے کیوں کہ وہاں (میدان قیامت) نہ دینار ہوں گے نہ درہم پہلے اس سے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کے لیے لے لی جائیں اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی (بخاری شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس (کنگال) کون ہے اُنھوں نے عرض کیا ہمارے ہاں یا رسول اللہ کنگال وہ ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو اور نہ دنیاوی ساز و سامان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں کنگال وہ شخص ہے جو قیامت کے روز اپنی نماز روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور وہ آئے گا اس حال میں کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی کو بہتان لگایا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا۔ کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ تو اس کے بدلے میں یہ شخص اس کی نیکیاں لے لے گا اور کچھ وہ شخص لے لے گا اور اگر بدلے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو بدلے میں دوسرے کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی اور آخر کار اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تم حق والوں کے حقوق ادا کرو گے۔ یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کے لیے سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مخلوق سے ایک دوسرے کا بدلہ لیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے اور یہاں تک کہ ایک چیونٹی کا ایک چیونٹی سے (مسند امام احمد، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان سرزمین عرب میں بتوں کی عبادت کرنے سے نا اُمید ہو چکا ہے اور جلد ہی وہ تم سے اس سے کم معمولی گناہوں پر راضی ہو جائے گا اور وہ بھی مہلک گناہ ہیں۔ جہاں تک ہو سکے زیادتیوں سے بچو کیوں کہ بندہ قیامت کے روز بہت سی نیکیاں لے کر آئے گا اور اس کا خیال ہوگا کہ وہ بچ جائے گا۔ لیکن مسلسل کوئی نہ کوئی بندہ آتا رہے گا اور وہ کہے گا۔ اے رب کریم فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا تھا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ اس کی نیکیاں لے کر اسے دی جائیں۔ اسی طرح ہوتا رہے گا کہ آخر کار اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہے گی۔ (مستدرک حاکم، البیہقی، فی دلائل النبوۃ، ابویعلیٰ مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندوں کو ننگ دھڑنگ اکٹھا کرے گا۔ ہم نے عرض کیا یہ ننگ دھڑنگ کیا ہے ارشاد فرمایا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ پھر اُنھیں ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور سے بھی ایسے ہی سُنے گا جیسے قریب سے کوئی سُنتا ہے کہ میں ہوں بادشاہ بدلہ دینے والا۔ اب کوئی جنتی جنت میں نہیں جا سکے گا اور کوئی دوزخی دوزخ میں نہیں جا سکے گا۔ کہ اس کے اوپر کسی کا حق ہو جب تک کہ میں اس کا اس سے بدلہ نہ لے لوں۔ یہاں تک کہ اگر تھپڑ بھی مارا ہوگا تو ہم نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا جبکہ ہم خالی ہاتھ ننگ دھڑنگ آئیں گے تو ارشاد فرمایا یہ نیکیوں اور برائیوں کے ذریعے سے ہوگا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ (غافر:17) آج ہر انسان کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ آج کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ (بخاری شریف مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الاسماء والصفات، ابن ابی حاتم فی السنۃ)

☆ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ صوت سے مراد آواز ہے جو صفات باری تعالیٰ کے لائق ہوگی

اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو اس کا حکم دے اور وہ آواز فرشتے کی ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم دینے کی بنا پر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تین قسم کے رجسٹر پیش ہوں گے۔ ایک رجسٹر کی تو اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور ایک رجسٹر سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں چھوڑے گا اور ایک رجسٹر سے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔ تو وہ رجسٹر جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔ وہ مشرک کا رجسٹر ہے۔ اور وہ رجسٹر جس کی اللہ تعالیٰ کچھ پرواہ نہیں کرے گا تو بندے کا وہ ظلم ہے جس کا تعلق بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوگا۔ اس نے روزہ چھوڑ دیا یا نماز ترک کر دی۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جس سے چاہے گا درگزر فرمائے گا اور وہ رجسٹر جس سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہوگا۔ اس کا بدلہ دینا لازمی ہے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی الشعب، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور، البزار طبرانی مثلہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ غلام کی وجہ سے مالک کے لیے ہلاکت ہوگی اور مالک کی وجہ سے غلام کے لیے ہلاکت ہوگی اور فقیر کی وجہ سے دولت مند کے لیے ہلاکت ہوگی اور دولت مند کی وجہ سے فقیر کے لیے ہلاکت ہوگی اور کمزور کی وجہ سے طاقت ور کے لیے ہلاکت ہوگی اور طاقت ور کی وجہ سے کمزور کے لیے ہلاکت ہوگی۔ (البزار، ابن حبان، ابو یعلیٰ مجمع الزوائد)

☆ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خادمہ کو آواز دی۔ یہاں تک کہ آنجنابؐ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا حجروں کی طرف نکلیں تو خادمہ کو ایک بکری کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا تو اُنھوں نے اسے فرمایا تو یہاں اس بکری کے ساتھ کھیل رہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کب کے) تمھیں بلا رہے ہیں۔ تو اس نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم ہے جس نے آپ کو سچ دے کر بھیجا ہے۔ میں نے آپؐ کی آواز مبارک نہیں سُنی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے بدلے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس مسواک کے ساتھ تمھیں سزا

دیتا اور ایک روایت میں ہے اگر مجھے بدلے کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک سے پیٹتا (بخاری فی الادب المفرد، ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد)

☆ حسن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اپنے غلام کو پیٹتا ہے تو قیامت کے روز اس سے بدلا لیا جائے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس نے کسی کو ظلم سے کوڑا مارا، قیامت کے روز اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (البیہقی فی الکبریٰ، البزار، الطبرانی، فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس حالت میں مت مرو کہ تم پر قرضہ ہو۔ کہ وہاں نیکیاں اور برائیاں ہوں گی۔ دینار اور درہم نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ اور ابنِ ماجہ کے الفاظ ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص فوت ہوگیا اور اس کے ذمہ دینار یا درہم تھے۔ تو وہ اس کی نیکیوں سے ادا کیے جائیں گے۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الشعب)

☆ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقروضوں سے سے قیامت کے روز قرض خواہوں کا سخت تقاضا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بیٹھے گا۔ تو فرشتے اس سے حساب لینے لگیں گے۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! تو دیکھتا نہیں کہ میں خالی ہاتھ ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس کی نیکیوں سے حساب لے لو۔ جتنا ان کا بنتا ہے۔ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں۔ تو فرمائے گا ۔ان کی برائیاں اُس کے ذمہ ڈال دو۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خدائے جبار تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز توجہ فرمائے گا اور اپنا قدم پل صراط پر رکھے گا اور فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ میرے سامنے کوئی ظالم ظلم نہیں کر سکے گا اور وہ مخلوق سے دوسری مخلوق کا حساب لے گا۔

☆ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائے اور اس پر قرضہ ہوگا۔ تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب تک اُس کا قرضہ ادا نہ کرے گا۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خدائے جبار تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز توجہ فرمائے گا اور اپنا قدم پل صراط پر رکھے گا اور فرمائے گا۔ کہ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ میرے سامنے کوئی ظالم ظلم نہیں کر سکے گا اور وہ مخلوق سے دوسری مخلوق کا حساب لے گا۔ یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے حساب لے گا۔ جس نے اُسے سینگ مارا ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابن عدی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قیامت کے روز نیکیاں لے کر آئے گا اور اُسے اُمید ہوگی کہ وہ ان کے ذریعہ سے نجات پا جائے گا اور پھر مسلسل ایک ایک آدمی آتا رہے گا جس پر اُس نے ظلم کیا ہوگا اور وہ اس آدمی کی نیکیاں لے گا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہے گی۔ تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس آدمی پر ڈال دی جائیں گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوعثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک آدمی کو اس کا عمل نامہ قیامت کے روز دیا جائے گا۔ جس سے اُس کا گمان ہوگا کہ وہ اس کے ذریعہ سے نجات پا جائے گا کہ ایک ایک آدمی آتا رہے گا۔ جس پر اُس نے ظلم کیا ہوگا۔ تو اس کی نیکیاں اُس کے ذمہ ڈالی جائیں گی۔

☆ حضرت عثمان الہندی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ ارے عثمان! تم نے کس سے یہ حدیث سُنی ہے؟ اُنھوں نے فرمایا۔ حضرت سلمان، سعد، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے اس طرح سے اُنھوں نے چھ یا سات آدمیوں کا نام شمار کیا۔ (مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص)

☆ حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک پُل ہے۔ جس کے اوپر سات پُل ہیں۔ درمیانے پُل سے نافرمان ہوں گے۔ ایک آدمی کو لائیں گے اور وہ درمیانی پُل پر پہنچے گا۔ تو اس سے کہا جائے گا۔ تجھ پر کتنا قرضہ ہے؟ وہ کہے گا اے رب کریم! مجھ پر اتنا قرضہ ہے۔ تو اس سے کہا جائے گا۔ اپنا قرضہ ادا کردو۔ وہ کہے گا میرے پاس کچھ نہیں اور میری سمجھ میں نہیں آرہا، کہ میں قرضہ کس چیز سے ادا کروں۔ تو کہا جائے گا۔ کہ اس کی نیکیاں لے لو۔ تو اس کی نیکیاں لیتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہے گی اور نیکیاں ختم ہوجائیں گی۔ تو کہیں گے کہ اُس کی برائیاں لے کر اس مقروض کے ذمہ ڈال دو اور وہ برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ قیامت کے روز ایک ظالم کو لائیں گے۔ جب وہ دوزخ کے پل پر ظالموں اور جابروں کے درمیان آئے گا۔ تو مظلوم اُسے ملے گا۔ تو وہ اُسے پہچان لے گا اور اس کے ظلم کو بھی جان لے گا۔ تو مظلوم ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی تمام نیکیاں ان سے چھین لیں گے اور جب اُن کے پاس نیکیاں نہیں رہیں گی تو ان کی برائیاں اُن کے ذمہ پڑیں گی۔ یہاں تک اُسے دوزخ کے انتہائی نچلے درجے میں ڈال دیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ مقروض کو قرض خواہ کے لیے نہایت سختی سے روک لے گا (کہ اُس کا قرضہ ادا کرو) تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں اُس کا قرضہ کیسے ادا کروں؟ حالانکہ تو نے مجھے ننگے پاؤں ننگے بدن اُٹھایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تیری نیکیاں اُسے دے دیتا ہوں۔ تو اس کی نیکیاں قرض خواہ کو دے دی جائیں گی۔ اگر وہ کافی ہوئیں تو ٹھیک ہے ورنہ قرض خواہ کی برائیاں لے کر مقروض پر ڈال دی جائیں گی۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے۔ جس کے ذمہ کسی بھائی کا جان اور مال کا حق باقی ہو اور اُس نے آکر وہ حق مالک سے قیامت سے پہلے معاف نہ کرالیا کیونکہ وہاں درہم

ودنیار نہیں ہوں گے۔ بس یہ نیکیاں ہی ہوں گی تو ارشاد فرمایا پھر حق خواہ کی برائیاں لے کر اس پر ڈالی جائیں گی۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر والدین کا بھی اپنے لڑکے کے ذمہ بھی قرضہ ہوگا۔ تو وہ قیامت کے روز اس سے قرضہ لینے پہنچ جائیں گے۔ وہ کہے گا کہ میں تمہارا بیٹا ہوں۔ تو وہ اپنا قرضہ وصول کریں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش یہ قرضہ اس سے زیادہ ہوتا تو ہم اس کے بدلے نیکیاں وصول کرتے (ابونعیم، فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز ایک بندے اور بندی کا ہاتھ پکڑیں گے اور تمام مخلوقات اولین وآخرین کے روبرو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ کہ یہ فلاں ابن فلاں ہے۔ جس کا اس کے ذمے کوئی حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لے۔ تو عورت خوش ہوگی۔ کہ اس کا حق جو اس کے باپ کے ذمہ یا اس کے بیٹے کے ذمہ یا اس کے بھائی یا اس کے شوہر کے ذمہ ہے مل جائے گا۔ کہ اس دن آپس میں رشتہ داری نہیں ہوگی اور نہ اس کے بارے میں پوچھیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حق میں سے جو چاہے گا بخش دے گا اور لوگوں کے حقوق میں سے کچھ نہیں بخشے گا۔ لوگوں کو کھڑا کرے گا اور فرمائے گا لوگوں کے حق ادا کرو تو وہ کہے گا اے رب کریم دنیا ختم ہوگئی میں اُنھیں ان کے حقوق کہاں سے دوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نیک اعمال سے لے لو۔ تو ہر حقدار کو اس کا حق اس کے مطابق اسے دے دیں گے۔ اگر وہ آدمی اللہ کا دوست ہوگا تو اگر ایک مثقال بھر بھی عمل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسے دگنا کر دے گا اور آخر کار اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر آنجنابؐ نے ہمارے سامنے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ (النساء: 40) بے شک اللہ تعالیٰ ذرا بھر ظلم نہیں کرے گا..... اور اگر بندہ بد نصیب ہوا تو فرشتہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم اس کی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں اور حق طلب کرنے والے بہت ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس حقدار کی برائیاں لے کر اس کی برائیوں میں جمع کر دو۔ پھر اسے دوزخ کے لیے ایک چٹ لکھ دو۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابونعیم فی الحلیہ، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا قیامت کے روز تمام برائیوں کو مٹادے گا۔ سوائے قرضہ کے..... ایک آدمی قیامت کے روز لایا جائے گا اور اگر چہ وہ اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا تو اسے کہا جائے گا اپنی امانت ادا کردو تو وہ عرض کرے گا اے رب کریم میں ایسا نہیں کرسکتا۔ دنیا تو میرے ہاتھ سے چلی گئی ہے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اسے دوزخ کے گڑھے کی طرف لے چلو۔ بری ہے اس کی ماں اور بُری ہے پالنے والی۔ تو اسے دوزخ میں ڈال دیں گے تو وہ گرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں پہنچ جائے گا اور اس کی امانت اس کے ساتھ میں ہوگی جسے وہ اُٹھائے گا۔ پھر وہ اوپر چڑھے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ نجات پانے والا ہے۔ تو اس کا قدم پھسل جائے گا اور وہ امانت سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نیچے گر جائے گا اور امانت کی ذمہ داری ہر چیز میں ہے وضو میں روزے میں غسل جنابت میں اور ان سب سے زیادہ سخت سپرد کی ہوئی امانتوں میں (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی شخص کا اس کے اہل وعیال میں اس کے پیچھے ذمہ دار ہوتا ہے۔ پھر وہ اس کے اہل عیال میں خیانت کاری کرتا ہے۔ تو قیامت کے روز اسے کھڑا کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ یہ تیرے اہل وعیال میں تیرا ذمہ دار تھا۔ اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے لے لو۔ تو وہ اپنی مرضی کے مطابق اس کی نیکیاں لے لے گا۔ تو تمھارا کیا خیال ہے کہ وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑ دے گا؟ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی روایت فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بے قصور ہے تو قیامت کے روز اس مالک پر حد جاری کی جائے گی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابو داؤد شریف، مسند امام احمد، الدار قطنی، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی پھوپھی سے ملنے گے اور اُنھوں نے اُنھیں کھانے کی دعوت دی تھی اور کنیز کے کھانا لانے میں دیر کردی تھی۔ تو پھوپھی نے کہا اری زناہ کار جلدی کیوں نہیں لاتی۔ تو جناب عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ آپ نے

بُری بات کہہ دی کیا آپ کو اس کی زناہ کاری کی خبر ہے؟ اُنھوں نے کہا نہیں واللہ تو جناب عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ یا عورت اپنی کنیز سے کہے اری زناہ کار! اور اسے اپنی کنیز کے زنا کار ہونے کی خبر نہ ہو، تو اُنھیں قیامت کے روز کوڑوں کی سزا ہوگی۔ (مستدرک حاکم، الحافظ الذہبی فی التحیص، حافظ المنذری فی الترغیب وترہیب)

☆ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کسی غیر مسلم (ذمی) پر جھوٹی تہمت لگائی تو قیامت کے روز آگ کے کوڑوں سے حد لگائی جائے گی۔ (طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ امام ابوداؤد متعدد صحابہ کرام سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل فرماتے ہیں۔ دیکھو جس نے اپنے معاہدہ شدہ آدمی پر ظلم کیا۔ یا اس کے حق میں کوتاہی کی یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اسے تکلیف دی یا اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی۔ تو میں قیامت کے روز اس کی طرف سے مدعی بنوں گا۔ (ابوداؤد شریف، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی، فی شرح السنّت)

☆ حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ حضرات صحابہ کرام) فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کہے ارے کتے ارے گدھے ارے سور تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ کیا تُو نے دیکھا تھا کہ میں نے اسے کتا سور یا گدھا پیدا کیا ہے۔ (ہناد فی الزہد، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عموماً ایسا ہوگا کہ ایک پڑوسی اپنے پڑوسی سے چمٹ جائے گا اور عرض کرے گا اے رب کریم اس سے پوچھو کہ اس نے اپنا دروازہ میرے لیے کیوں بند کیا اور فالتو چیز دینے سے انکار کیوں کیا۔ (امام بخاری کی ادب مفرد، اصبہانی فی الترغیب، ترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی چھینک کا جواب دینا چھوڑ دے۔ جب وہ چھینک مارے تو قیامت کے روز اس جواب کا مطالبہ کرے گا اور

پھر اس کے خلاف فیصلہ ہوگا (الاصبہانی)۔

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے مسلمان بھائی نے اس کے پاس چھینک ماری اور اس نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا تو یہ اس کے ذمہ قرضہ ہوگا۔ جو قیامت کے روز وہ اس سے وصول کرے گا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سُنا کرتے تھے۔ کہ قیامت کے روز ایک آدمی دوسرے آدمی سے چمٹ جائے گا اور وہ اسے پہچانتا نہیں ہوگا۔ تو وہ کہے گا۔ میرے ساتھ تیرا کیا معاملہ ہے۔ میری اور تیری کوئی جان پہچان نہیں ہے۔

☆ یہ جان لینا چاہیے کہ اہل سنت و جماعت کے اصول کے مطابق مومن کی برائیوں کی سزا ایک حد تک ہے اور اس کی نیکیوں کی جزاء لا انتہا ہے۔ کیوں کہ ان ہی کے ثواب سے اس نے جنت میں جانا ہے۔ تو وہ کوئی ممنوع کام نہ کرے۔ اس کے مقابلے میں جو ممنوع نہیں ہے تو ان احادیث کے مطابق مومن کے حقدار کو اس کی نیکیوں سے اس کی برائیوں کی سزا کے مطابق حق دیا جائے گا۔ تو اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں یعنی اس کی نیکیوں کا وہ اجر جو اس کی برائیوں کی سزا کے برابر ہے تو مدعی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیں گے اور پھر اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اگر اس نے معاف نہ کیا ہوگا۔ یہاں تک کہ برائیوں کی سزا ختم ہو جائے گی تو اسے جنت میں واپس لے آئیں گے۔ کیونکہ اس کے ایمان کی وجہ سے اسے ہمیشہ جنت میں رہنا لکھا ہے اور مدعیوں کو مومن کی نیکیوں کا وہ اجر نہیں دیا جائے گا جو اضافی ثواب ہے۔ کیونکہ وہ اضافہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے جو قیامت کے روز مومن ہی کو ملے گا۔

وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ جس کا اس کے حقداروں کے لیے ضامن ہو جائے گا:

☆ حضرت عبدالرحمٰن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کو بُلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا۔ اے انسان یہ قرض تو نے کس لیے لیا؟ وہ کہے گا اے رب کریم کہ تُو جانتا ہے کہ میں نے یہ قرضہ لیا نہ میں نے کھایا نہ میں نے پیا نہ میں نے پہنا اور نہ میں ضائع کیا۔ وہ میرے ہاتھ میں آیا یا وہ جل گیا یا چوری ہو گیا یا ضائع ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

میرے بندے نے سچ بولا ہے میں زیادہ حقدار ہوں کہ آج تیری طرف سے ادا کردوں تو اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اسے ترازو کے پلڑے میں رکھ دے گا۔ تو اس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر بھاری ہو جائیں گی۔ تو وہ اس کی رحمت کے ذریعے سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (مسند امام احمد، البزار الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ براہِ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی روایت فرماتے ہیں کہ جس نے کوئی قرضہ لیا اور اس کے دل میں اس کے ادا کرنے کی نیت ہے پھر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا اور اس کے قرض خواہ جیسے وہ چاہیں گے راضی کر دے گا اور جس شخص نے کوئی قرضہ لیا اور اس کے دل میں اس کے ادا کرنے کی نیت نہیں ہے پھر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز قرض خواہ کا حق اس سے دلائے گا۔ (مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، الطبرانی فی الکبیر، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین آدمیوں کا قرضہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ادا فرمادے گا ایک وہ شخص جسے دشمن سے مسلمانوں کی عزت کے لیے خطرہ ہے اور اس کے پاس طاقت نہیں ہے پھر اس نے قرضہ لیا اور اسی سے ہتھیار خریدے اور اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے طاقت حاصل کی اور وہ اس قرضہ کے ادا کرنے سے پہلے فوت ہو گیا اور وہ اسے ادا نہیں کر سکا۔ تو اس شخص کی طرف سے اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ ادا فرمادے گا اور دوسرا وہ آدمی کہ جس کے سامنے اس کا کوئی مسلمان بھائی مر گیا اور اس کے پاس اتنی سکت نہیں کہ وہ اسے کفن پہنا سکے تو اس نے قرض لیا اور اس سے کفن خریدا پھر وہ مر گیا اور وہ اپنا قرضہ ادا نہیں کر سکا تو اس شخص کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز قرضہ ادا فرمادے گا اور تیسرا وہ آدمی جسے اپنے لیے زنا کاری کا خطرہ تھا اور رنڈوہ رہنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تو اس نے قرض لے لیا اور نکاح کر لیا لیکن وہ اپنا قرض ادا نہیں کر سکا اور فوت ہو گیا۔ تو اس شخص کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا قرضہ ادا فرمادے گا۔ (ابونعیم فی الحلیہ، ابوحازم)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرضہ لیا اور اُس کی نیت ہے کہ وہ اسے ادا کردے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا حق ادا فرمادے گا اور جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت یہ ہے کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا اور وہ مرگیا۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کیا تیرا گمان تھا۔ کہ میں اپنے بندے کا حق نہیں لوں گا۔ تو اس سے نیکیاں لے کر حقدار کی نیکیوں میں شامل کردی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کی برائیاں لے کر اسی کے پلے ڈال دی جائیں گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دو قسم کے قرضہ لینے والے ہیں جو شخص مرگیا اور اس کی نیت قرضہ ادا کرنے کی ہے تو میں اس کی طرف سے ذمہ دار ہوں اور جو شخص مرگیا اور اس کی نیت قرضہ ادا کرنے کی نہیں ہے تو یہ وہ شخص ہے کہ اس سے اس کی نیکیاں اس دن لے لی جائیں گی۔ جس دن کوئی دینار اور درہم یعنی روپیہ پیسہ نہیں ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تین قسم کے لوگ قرضہ لینے والے ہیں۔ ان میں وہ شخص ہے کہ جو فوت ہوگیا اور قرضہ ادا نہیں کرسکا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمادے گا اور ایک آدمی اللہ کی راہ میں تھا کہ اس کا لباس پُرانا ہوگیا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا ستر ظاہر ہوگا۔ یا اس طرح کی کوئی اور بات ہوگئی اور وہ قرضہ ادا کیے بغیر فوت ہوگیا اور ایک آدمی کے سامنے ایک مسلمان فوت ہوگیا اور اس کے پہنانے کو کفن نہیں تھا اور اس کے لیے قرض لیا پھر وہ آدمی فوت ہوگیا اور قرضہ ادا نہیں کرسکا اور ایک آدمی جسے اپنے لیے زنا کاری کا خطرہ ہے اور اس نے پاک دامن رہنے کے لیے قرضہ لے کر کسی عورت سے نکاح کرلیا اور قرضہ ادا کیے بغیر فوت ہوگیا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف سے قرضہ ادا فرمادے گا (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ دو آدمی اپنے رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل پڑے ہوں گے۔ ان میں سے ایک عرض کرے گا۔ اے میرے رب کریم! میرے بھائی سے میرا حق لے دے۔ تو اللہ

تبارک وتعالیٰ مدعی سے کہے گا۔ ہم کیا کریں کہ اس کے پاس اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہ گئی ہے؟ تو وہ کہے گا۔ یارب کریم! وہ میرا بوجھ ہی اُٹھالے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روتے ہوئے آنسو بہہ پڑیں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ یہ اتنا سخت دن ہوگا۔ کہ لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اُٹھائے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ مدعی سے فرمائے گا۔ اپنی نظر اُٹھا کر جنت کی طرف دیکھو۔ وہ سر اُٹھا کر کہے گا۔ اے رب کریم! مجھے سونے کے شہر دکھائی دے رہے ہیں اور موتیوں سے جڑے سونے کے محل دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ کس نبی کے ہیں؟ یا کہ کس صدیق یا شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ اس کے ہیں۔ جس نے قیمت ادا کی ہے۔ وہ پوچھے گا۔ اے رب کریم! اس کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس کا مالک تو ہے۔ وہ کہے گا وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے اپنے بھائی کو معاف کر دینے کی وجہ سے۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں نے اُسے معاف کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل کر دو۔ تو اس موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح رکھے گا۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابن ابی الدنیا، ابویعلیٰ، ابوالشیخ، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جب مخلوق کی قیامت کے روز ملاقات ہوگی اور اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔ تو ایک اعلان کرنے والا اعلان فرمائے گا اے جمع ہونے والے لوگو! ایک دوسرے کے حقوق معاف کر دو۔ تمہارا اجر میرے ذمہ ہے (الطبرانی فی الاوسط، ابوحاتم، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اولین وآخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ تو بعض لوگ اپنے حقوق کے لیے بعض دوسرے لوگوں کے سر ہو جائیں گے۔ تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اے توحید پرستو! تم ایک دوسرے کو معاف کر دو۔ اس کا ثواب میرے ذمہ ہوگا۔ (الطبرانی فی

الاوسط، ابو عاصم، ابو حاتم، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ امام غزالی فرماتے ہیں کہ یہ رعایت اس شخص کے لیے ہے۔ جس نے ظلم سے توبہ کرلی ہوگی اور دوبارہ ایسا نہیں کیا ہوگا اور یہی لوگ اوابین خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا (الاسراء:25) وہ رجوع کرنے والوں کے لیے بہت بخشش فرمانے والا ہے۔

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ تاویل اچھی ہے۔ یا یہ رعایت ان لوگوں کے لیے ہوگی جنھوں نے خفیہ نیک اعمال کیے ہوں گے۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہوجائے گا اور اس سے حق لینے والے کو راضی کرے گا۔ اگر یہ احادیث تمام لوگوں کے لیے ہو تو کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ صرف روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسای شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، مصنف عبدالرزاق)

☆ حضرت سفیان بن عینیہ سے پوچھا گیا کہ اس حدیث شریف کا مطلب کیا ہے؟ تو فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا حساب لے گا اور اس کے ذمہ بقایا حقوق معاف فرمادے گا اور اُسے روزے کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا اور یہ بات جو حضرت سفیان نے فرمائی ہے۔ بعض حدیثوں میں اس کی تصریح موجود ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر عمل گناہوں کا کفارہ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزے کی میں خاص طور پر جزا دوں گا۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد، مجمع الزوائد، ابوداؤد الطیالسی وغیرہ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو مرنے والا مرجائے گا اور اس پر قرضہ ہو تو وہ اپنے قرضہ کی وجہ سے گروی ہوگا۔ جو کسی کو گروی ہونے سے چھڑائے، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز گروی ہونے سے چھڑالے گا

(الدار قطنی، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عثمان بن سعید الدارمی فرقہ جہمیہ کے رد میں حضرت راشد ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق کو لپیٹ کر اپنے پیروں کے نیچے ڈال دے گا۔ ہاں مزدور کی مزدوری اور چوپائیوں کو زخمی کر دینا اور ناحق کسی کنواری کی عصمت تار تار کر دینا معاف نہیں ہوگا۔ (داری شریف)

اعراف والوں کا بیان:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف کے مقام پر بھی کچھ لوگ ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے وہاں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے۔ جن کے بڑے بڑے گناہ ہوں گے اور ان کے لیے فیصلہ ہوگا کہ وہ اعراف پر کھڑے رہیں گے وہ دوزخیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے پہچانیں گے اور جنتیوں کو روشن چہروں سے جب وہ اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو جنت میں داخل ہونے کی امید لگائیں گے اور جب وہ اہل دوزخ کی طرف دیکھیں گے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے۔

أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ

(الاعراف:49)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم نے قسم کھائی تھی کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ملے گی۔ (اب انھیں ہی حکم ہوگا) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمھیں کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہوگا (ابن المبارک فی الزوائد الزہد، البیہقی، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے اور وہ ایک پردہ ہے۔ اصحاب الاعراف اسی جگہ پر ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ اُنھیں معاف کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اُنھیں ایک نہر پر لے جائے گا۔ جسے نہر الحیات کہتے ہیں۔ جس کے کناروں پر سونے کے نرسل اور جھاڑ جھنکار ہیں۔ جو موتیوں سے جڑاؤ ہیں اور اس نہر کی مٹی کستوری ہے۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا وہ وہاں رہیں گے اور آخر کار ان کے رنگ صاف ہو جائیں گے۔ پھر وہ نکلیں گے تو ان کے گلوں میں سفید داغ ہوں گے جن سے ان کی پہچان ہوگی اور ان کو جنت کے مساکین کہا کریں گے۔ (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن جریر عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو اسامہ اور حضرت عبدالرحمٰن المزنی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابِ اعراف کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارے گئے۔ لیکن وہ ماں باپ کے نافرمان تھے اُنھیں ماں باپ کی نافرمانی نے جنت سے روک دیا اور اللہ کی راہ میں قتل ہونے نے اُنھیں دوزخ میں جانے سے روک دیا (لہٰذا ایسے لوگ اعراف میں ہوں گے) ابوالشیخ مردویہ، تفسیر الدر المنثور، البیہقی الطبرانی، مجمع الزوائد، تفسیر مجاہد، تفسیر ابن جریر، ابن ابی حاتم)

☆ مزینہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعراف کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نکلے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔ (ابوالشیخ، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعراف والوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اور وہ اپنے ماں باپ کے نافرمان تھے۔ شہید ہونے نے اُنھیں دوزخ میں میں جانے سے روک دیا اور ماں باپ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ تو وہ اس دیوار پر رہیں گے۔ جو بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے ان کے گوشت اور

چربیاں عذاب میں رہیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ تو مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے کے بعد ان کے علاوہ کسی کا حساب باقی نہیں رہے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور اپنی رحمت کے وسیلے سے اُنھیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ (الطبرانی، فی الصغیر وفی الاوسط، مجمع الزوائد، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعراف کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گے تھے اور یہ لوگ اپنے ماں باپ کے نافرمان تھے۔ تو ماں باپ کی نافرمانی نے اُنھیں جنت میں جانے سے روک دیا اور اللہ کی راہ میں قتل ہونے نے اُنھیں دوزخ میں جانے سے روک دیا۔ (البیہقی، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عمرو بن جریر فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب اعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ آخری لوگ ہیں کہ تمام بندوں میں ان کا فیصلہ ہوگا۔ جب رب العالمین بندوں کے درمیان فیصلہ فرمانے سے فارغ ہو جائے گا تو فرمائے گا۔ تم وہ لوگ ہو جنھیں تمھاری نیکیوں نے تمھیں دوزخ سے نکال دیا ہے اور تم جنت میں داخل نہیں ہو سکے۔ تو تم میرے آزاد لوگ ہو اب تم جنت میں جہاں چاہے چرو چگو (تفسیر ابن جریر طبری، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ اعراف میں ہوں گے وہ جنت میں پہنچ نہیں پائیں گے۔ لیکن وہ امیدوار ہوں گے۔ (ابو شیخ ابن مردویہ، ابن عساکر، الدر المنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو جمع کرے گا اور جنتیوں کو جنت کی طرف اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوگا۔ پھر اعراف والوں سے کہا جائے گا تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو تو وہ عرض کریں گے۔ ہم تیرے حکم کے منتظر ہیں تو ان سے کہا جائے گا کہ تمھاری

نیکیوں نے تو تمھیں دوزخ میں داخل ہونے سے بچالیا ہے۔لیکن تمھارے اور جنت کے درمیان تمھارے گناہ حائل ہو گئے ہیں تو تم میری مغفرت اور میری رحمت کے ذریعے جنت میں داخل ہوجاؤ (البیہقی ،الدرالمنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے۔جن کی نیکیوں نے اُنھیں دوزخ سے گزار دیا اوران کی برائیوں نے اُنھیں جنت سے پیچھے رکھا۔جب وہ لوگ دوزخیوں کی طرف دیکھیں تو کہیں گے **ربنا لاتجعلنا مع القوم الظالمین** o اے ہمارے رب کریم ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیو کہ اسی دوران میں ان کا رب کریم ان کی طرف جھانک کر ان سے فرمائے گا اُٹھو اور جنت میں داخل ہوجاؤ۔میں نے تمھیں بخش دیا۔ (مستدرک حاکم ،الذہبی فی التلخیص ،البیہقی ،ہناد فی الزہد ،تفسیر ابن حریر ،ابن المنذر ،ابن ابی حاتم ،ابوالشیخ ،الدر المنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی اور وہ دوزخ اور بہشت کے درمیان ایک دیوار پر رہیں گے وہ جنت میں داخل نہیں ہو پائیں گے ۔لیکن وہ جنت کے اُمیدار ہوں گے ۔(ہناد فی الزہد ،تفسیر طبری ، المروزی فی روائد الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اصحاب الاعراف ہوں گے ۔(ابن ابی حاتم ،تفسیر الدرالمنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی اور وہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے اور وہ جنت میں جانے کے امیدوار ہوں گے اور وہ چلے بھی جائیں گے (البیہقی ،عبد بن حمید ،ابوشیخ ،تفسیر الدرالمنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف صالحین فقہاء اور علماء لوگ ہوں گے اور اعراف بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے (ہناد فی الزہد ،مصنف ابن ابی شیبہ ، ابن المنذر ،ابن ابی حاتم ،ابوشیخ ،الدرالمنثور)

☆ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعراف ایک بلند مقام ہے۔وہاں فرشتوں

میں سے کچھ لوگ موجود ہوں گے جو جنتیوں کو ان کی علامت سے اور دوزخیوں کو ان کی علامت سے پہچانیں گے۔ (ابن المبارک فی الزہد، البیہقی ابن جریر طبری، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری، ابوشیخ الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ اعراف ایک دیوار ہے اور مرغے کی کلغی کی طرح اس کی کلغی ہے۔ (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن جریر، فریابی، عبد بن حمید ابن ابی حاتم ابوشیخ الدر المنثور)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ان روایات کے اختلاف کا خلاصہ 12 اقوال ہیں۔ جن میں ترجیح ان اقوال کو ہے۔ پہلا یہ کہ اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں اور اس بارے میں حدیث شریف گزر چکی ہے دوسرا یہ کہ وہ صالح فقہا اور علماء لوگ ہیں اور تیسرا کہ وہ شہداء لوگ ہیں اور چوتھا یہ کہ وہ فضلا مومنین شہداء لوگ ہیں جو اپنی ذمہ داریوں سے جدا ہو کر لوگوں کے حالات معلوم کرنے بیٹھ گے۔ پانچواں قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کے نافرمان ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلے اب ان کی نافرمانی اور ان کا شہادت پانا نیکی اور برائی کے برابر اعمال ہیں جن کے بارے میں حدیث گزر چکی اور چھٹا قول جو قیامت کے میدان میں لوگوں کے لیے گواہی دیں گے اور وہ ہر امت میں سے ہوں گے۔ ساتواں قول کہ وہ انبیاء میں سے کچھ لوگ ہوں گے۔ آٹھواں قول وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے صغیرہ گناہ کیے اور دنیا میں مصیبتوں سے ان کا کفارہ نہ ہوا۔ لیکن ان کے بڑے گناہ نہیں ہیں۔ تو ان کے ساتھ نرمی ہوگی۔ تو ان کو اتنا غم پہنچے گا۔ جو ان کے صغیرہ گناہ کے برابر ہوگا۔ نواں قول یہ کہ یہ لوگ اہل قبلہ میں سے بڑے گناہ کرنے والے ہوں گے اور اس کی وضاحت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد میں موجود ہے۔ دسواں قول کہ وہ ولد الزنا ہوں گے۔ گیارواں قول کہ یہ فرشتے ہوں گے جو اس دیوار پر مقرر ہوں گے۔ جو جنت اور دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے کافروں اور مومنوں میں فرق معلوم کریں گے۔ بارہواں قول یہ کہ وہ حضرت العباس، حمزہ اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہوں گے۔

☆ بعض کہتے ہیں کہ اعراف جبل احد ہے جو وہاں رکھا جائے گا۔ تمام اقوال ختم ہوئے

میں (جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ آٹھواں اور پانچواں قول دونوں برائیوں کے برابر ہونے سے یہ ہے کہ اگر تمام احادیث جمع کی جائیں تو اس عقیدے کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

مشرکوں کے لڑکوں (بچوں) کا حال:

☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ہوں گے اور مشرکوں کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ہوں گے۔ مجھے اس کا حوالہ نہیں ملا، محشی

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کا ذکر کیا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دوزخ میں ان کا شور وغوغا سنا دوں؟ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں پوچھا۔ جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ تو جب آنجنابؐ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو ارشاد فرمایا کہ کاش تم ان دونوں کی جگہ ان دونوں کے بغض کو دیکھتیں تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ آپؐ سے میری جو اولاد ہوئی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مومنوں کی اولاد جنت میں ہوگی اور مشرکوں کی اولاد دوزخ میں ہوگی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی **والذین امنوا و اتبعتھم ذریتھم بایمان** (الطور: 21) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی (عبداللہ بن احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن کی گئی دونوں دوزخ میں ہوں گی (ابوداؤد شریف، طبرانی فی الکبیر، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت سلمہ قیسی الاشجعی فرماتے ہیں میں اور میرے بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہماری ماں زمانہ جاہلیت میں فوت

ہوگئی۔ وہ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتی تھیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتی تھیں اور اس نے زمانہ جاہلیت میں ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تھی۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن کی گئی دوزخ میں ہوں گی ہاں اگر زندہ دفن کرنے والی نے اسلام کا زمانہ پایا اور وہ مسلمان ہوگئی (تو وہ دوزخ سے بچ جائیں گی) یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ مشرکوں کی اولاد دوزخ میں ہوگی۔ (نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر، ابن مردویہ، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ سیدہ خنساء بنت معاویہ بن صریم رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں کہ میرے چچا نے مجھ سے حدیث بیان کی اُنھوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں کون جائے گا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نبی جنت میں جائیں گے شہید جنت میں جائیں گے اور بچے جنت میں جائیں گے اور زندہ دفن کی ہوئی جنت میں جائے گی۔ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت سمراء رضی اللہ عنہ معراج کے بارے میں ایک لمبی حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو ایک درخت کے نیچے موجود تھا اور اس کے آس پاس بچے تھے۔ تو حضرت جبریل امین نے آپؐ سے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں کے بچے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ مشرکوں کی اولاد؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، مشرکوں کی اولاد (ابن عبدالبر، فی التمہید، تفسیر الدر المنثور، مختصر الکامل للضعفاء، للمقریزی)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں سوال کیا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ہوں گے۔ پھر اُنھوں نے اس کے بعد اس بارے میں آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔ پھر اُنھوں نے آنجنابؐ سے اسلام کے مستحکم ہونے کے بعد سوال کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ تو آپؐ نے ارشاد

فرمایا کہ وہ پُل کے اوپر ہوں گے یا ارشاد فرمایا کہ وہ جنت میں ہوں گے۔ (مذکورہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ انسانوں کی کھیلنے اور کودنے والی اولاد کو عذاب نہ دے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دُعا قبول فرمائی (ابوداؤد طیالسی قاسم بن اصبغ، ابن عبدالبر، تفسیر الدرالمنثور)

☆ حضرت ابن عبدالبر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بچوں کے اعمال وافعال لہو ولعب کھیل تماشہ ہی ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی ارادہ اور نیت نہیں ہوتی اور یہ احادیث اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنت میں رہیں گے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو اُنھوں نے فرمایا۔ کہ مشرکوں کے بچے اہل جنت کے خادم ہوں گے۔ (قاسم بن اصبغ، ابن عبدالبر، الدرالمنثور)

☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجنابؐ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ وہ کیا عمل کریں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، نسائی فی الکبریٰ، ابوداؤد، مستدرک حاکم)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک انصاری کے بچے کے لیے بلایا گیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے مبارک ہو یہ جنت کی چڑیاؤں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے نہ برائی کی اور نہ اس کا اسے موقع ملا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اری عائشہ اس کے علاوہ اور کچھ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے پیدا فرمایا اور اس میں رہنے والوں کو بھی پیدا فرمایا اور وہ اپنے ماں باپ کی پشتوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس میں رہنے والوں کو بھی پیدا فرمایا ہے اور وہ اپنے ماں باپ کی

پشتوں میں ہیں۔ (مسلم شریف)

☆ جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (المدثر:38-39) کہ ہر شخص اپنے عملوں کے لیے گروی ہے سوائے دائیں والوں کے فرمایا اس سے مسلمانوں کے بچے مراد ہیں۔ وہ گروی نہیں ہیں کہ اُنھوں نے کیا ہی کچھ نہیں (مستدرک حاکم، نوادر الاصول، حکیم ترمذی، حافظ ذہبی، ابن جریر)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو جنت کے بڑے درجات میں فقراء اور مہاجرین اور مومنوں کی اولاد کو پایا۔ ان میں دولت مند لوگ اور عورتیں تھوڑے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ دولت مند لوگوں کا تو دروازے پر حساب ہو رہا ہے اور شمار ہو رہا ہے اور عورتوں کو سونے اور زیور نے مبتلا کر دیا ہے۔ (ابو شیخ، ابن حبان، الترغیب وترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کا معاملہ درست اور صحیح رہے گا جب تک کہ وہ بچوں کے بارے میں اور تقدیر کے بارے میں گفتگو نہیں کریں گے اور ابن حبان میں ہے کہ بچوں سے مراد مشرکین کے بچے ہیں۔ (ابن حبان، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی، فی التلخیص، الطبرانی فی الاوسط وغیرہ)

جن لوگوں کو پیغمبروں کی دعوت نہیں پہنچی اور گونگوں بہروں اور دیوانوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا:

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے سوال جواب کی بہت اہمیت بیان فرمائی۔ ارشاد فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا تو زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے بت اپنی پیٹھوں پر اُٹھائے آئیں گے تو ان کا رب کریم ان سے (اس بارے میں) پوچھے گا تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا اور تیرا کوئی حکم ہمارے پاس نہیں آیا۔ اگر تو ہماری طرف کوئی رسول بھیجتا تو ہم تیرے بندوں سے زیادہ

تابعدار ہوتے ان کا رب تعالیٰ ان سے فرمائے گا تمھارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تم میری اطاعت کرو گے اور وہ ان سے اس بارے میں پختہ عہد لے گا۔ پھر فرمائے گا ادھر جاؤ اور اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ ادھر جائیں گے تو ڈر کر واپس آجائیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم اس سے ڈر گئے ہیں۔ ہمیں اس میں داخل ہونے کی سکت نہیں ہے فرماتے ہیں کہ کئی دوسرے لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر وہ پہلے ہلے میں ہی آگ میں داخل ہو جاتے تو وہ ان کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی بن جاتی۔ (مستدرک حاکم، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت الاسود بن سریع سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چار آدمی قیامت کے روز بحث کریں گے گونگا بہرہ آدمی دیوانہ آدمی اور نہایت بوڑھا آدمی اور وہ آدمی جو پیغمبر کے زمانے کے بعد فوت ہوا۔ گونگا بہرہ تو یہ کہے گا۔ اے رب کریم اسلام آیا اور میں کچھ نہیں سن سکا اور دیوانہ کہے گا اے رب کریم اسلام آیا اور بچے مجھے مینگنیاں مارتے تھے اور نہایت بوڑھا کہے گا اے رب کریم اسلام آیا اور میں ہوش میں نہیں تھا اور وہ شخص جو پیغمبروں سے خالی زمانے میں مرگیا۔ وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم میرے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب سے اپنی اطاعت کا پختہ وعدہ لے گا اور ان کی طرف پیغام بھیجے گا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر وہ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو وہ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی ہو جاتی۔

(مسند امام احمد، ابن حبان فی موارد الظمآن، الطبرانی فی الکبیر، البزار مجمع الزوائد)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی براہ راست اسی طرح کی حدیث روایت فرماتے ہیں۔ لیکن انھوں نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا۔ جو شخص اس آگ میں داخل ہو جائے گا وہ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گی (مسند احمد، الطبرانی، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ چار آدمی قیامت کے روز لائے جائیں گے۔ بچہ، دیوانہ، اور جو شخص پیغمبروں سے خالی زمانے میں فوت ہوا اور نہایت بوڑھا آدمی یہ تمام لوگ بحث کریں گے تو رب تعالیٰ آگ سے ایک گردن کو حکم دیں گے کہ نکلو اور ان سے کہو میں اپنے بندوں کی طرف رسول اُن ہی میں سے بھیجا کرتا تھا۔ اب میں تمھاری طرف رسول ہوں۔ اس آگ میں داخل ہو جاؤ تو جس کے حصے میں بدبختی لکھی ہوگی وہ کہے گا اے رب کریم کیا ہم اس میں داخل ہو جائیں جس سے ہم بھاگتے تھے اور جس کے حصے میں خوش نصیبی لکھی ہوگی۔ وہ جا کر بے دھڑک اس میں کود جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم سب سے زیادہ میرے رسولوں کی تکذیب اور نافرمانی کرتے تھے۔ تو اُنھیں اللہ تعالیٰ جنت اور اُنھیں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ (ابویعلیٰ البزار، مجمع الزوائد، قاسم بن الصبغ، ابن عبدالبر فی التمہید، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قیامت کے روز) پیغمبروں سے خالی زمانے میں ہلاک ہونے والے ایک شخص کو اور ایک دیوانے کو اور ایک بچے کو لائیں گے فترۃ کے زمانے میں ہلاک ہونے والا شخص کہے گا کہ میرے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی رسول اور دیوانہ کہے گا۔ اے رب کریم تو نے مجھ میں عقل نہیں رکھی جس سے میں خیر اور شر کو سمجھ جاتا اور بچہ کہے گا اے رب کریم مجھے کچھ سوجھ بوجھ ہی حاصل نہ ہوئی تو ان کے سامنے آگ کا ایک الاؤ رکھا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اس میں کود جاؤ تو وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے علم میں خوش نصیب ہوگا کہ اگر وہ عمل کو پاتا تو وہ اس پر عمل کرتا۔ ایسے لوگ اس میں کود جائیں گے اور جو شخص اللہ کے علم میں بدنصیب ہے کاش وہ عمل کو پالیتا (وہ آگ میں نہیں کودے گا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے میری نافرمانی کی ہے اور اگر تمھارے پاس میرے رسول آتے تو کیا ہوتا؟ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک مخبوط الحواس (دیوانے) شخص کو لایا جائے گا اور ایک اس شخص کو لایا جائے گا جو زمانہ فترۃ میں ہلاک ہوا اور چھوٹی عمر میں ہلاک ہونے والے ایک بچے کو لایا جائے گا۔ عقل سے کورا شخص کہے گا اے رب کریم اگر تو مجھے عقل عطا فرماتا تو عقل والا مجھ سے

زیادہ خوش نصیب نہ ہوتا اور زمانہ فترۃ میں فوت ہونے والا شخص اور بچہ بھی یہی کہیں گے۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمھیں ایک بات کا حکم دیتا ہوں کیا تم اطاعت کرو گے۔ تو وہ کہیں گے اے رب کریم ہاں تیری عزت کی قسم ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو اُنھیں نقصان نہ دیتی۔ ارشاد فرمایا کہ ان کے سامنے کچھ شکار کرنے والی چیزیں نکلیں گی۔ تو وہ خیال کریں گے۔ کہ یہ اللہ کی تمام مخلوق کو ہلاک کر دے گی تو وہ فوراً واپس لوٹ آئیں گے اور کہیں گے تیری عزت کی قسم ہے ہم اس آگ میں داخل ہونے کے لیے نکلے تھے کہ ہمیں شکار کرنے والی چیزیں نکل آئیں تو ہم نے خیال کیا کہ یہ تمام مخلوق کو ہلاک کر دیں گی تو اللہ تعالیٰ اُنھیں دوبارہ حکم دے گا تو وہ اسی طرح سے لوٹ آئیں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ مجھے تمھارے پیدا کرنے سے پہلے ہی معلوم تھا کہ تم عمل کرنے والے نہیں ہو اور میں نے اسی اپنے علم کے مطابق ہی تمھیں پیدا کیا تھا اور اب میرے علم کے مطابق ہی (اپنے انجام کو) پہنچو گے اور آگ اُنھیں دبوچ لے گی (ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد، نوادر الاصول، حکیم ترمذی الدر المنثور)

☆ جناب مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ذکر کیا گیا۔ کہ قیامت کے روز ایک بندہ اُٹھایا جائے جو دنیا میں نابینا بہرہ، گونگا تھا۔ وہ اسی طرح سے پیدا ہوا نہ کچھ دیکھ سکا نہ سُن سکا نہ کچھ بول سکا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جو میں نے ذمہ داری بخشی اور جس چیز کا میں نے حکم دیا تم نے کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا اے رب کریم واللہ نہ تو نے مجھے بینائی دی جس سے میں لوگوں کو دیکھتا اور ان کی پیروی کر لیتا نہ تو نے مجھے سماعت بخشی جس سے میں ترے حکم کو سُن لیتا اور اس سے باز آ جاتا اور نہ تو نے مجھے زبان عطا فرمائی۔ جس سے میں نیکی یا برائی کی بات بولتا۔ میں تو ایک لکڑی کی طرح (بے بس) تھا۔ رب العزت عزوجل فرمائے گا کیا اب تو میرے حکم کی اطاعت کرے گا۔ وہ کہے گا ہاں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس آگ میں کود جاؤ۔ تو وہ آ کر اس میں کود جائے گا۔ (المبارک فی الزہد)

جنات کا بیان:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان لانے والے جنوں کو ثواب بھی ملے گا اور عذاب بھی ہوگا۔ تو ہم نے آنجنابؐ سے ان کے ثواب اور ان کے مومنوں کے بارے میں سوال کیا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اعراف میں رہیں گئے۔ امتِ محمدیہ کے ساتھ جنت میں نہیں رہیں گے تو ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اعراف کیا ہے ارشاد فرمایا وہ جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور درخت اور پھل پیدا ہوتے ہیں (امام بیہقی فی البعث والنشور)

☆ جناب لیث بن ابو سلیم فرماتے ہیں کہ جنوں میں سے اسلام لانے والے نہ جنت میں جائیں گئے نہ دوزخ میں (وہ اعراف میں رہیں گئے) (ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت ابو وہب فرماتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا جنوں کے لیے ثواب اور عذاب ہوتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ (فصلت:25) ان کے بارے میں گفتگو گزشتہ امتوں میں جنوں اور انسانوں کے لیے ہو چکی ہو اور ارشاد گرامی ہے۔ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (الانعام:132) (ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مخلوق چار قسم کی ہے ایک مخلوق وہ ہے جو تمام کی تمام جنت میں داخل ہوگی اور وہ فرشتے ہیں اور ایک مخلوق وہ ہے جو تمام کی تمام دوزخ میں داخل ہوگی اور وہ شیاطین ہیں اور دو قسم کی مخلوق وہ ہے جو کچھ جنت میں اور کچھ دوزخ میں داخل ہوگی اور وہ جن اور انسان ہیں۔ اُنھیں (نیک اعمال کا) ثواب بھی ملے گا اور ان پر (برے عمل کی وجہ سے) عذاب ہوگا۔ (ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کیا جن جنت میں داخل ہوں گئے فرمایا ہاں اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (الرحمٰن:56) فرمایا جن مردوں کی جن عورتیں بھی ہیں۔ جیسے انسان مردوں کی انسان عورتیں ہیں (ابو شیخ فی العظمۃ)

دوزخ کا بیان ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دوزخ جیسی میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگ کر کوئی سویا ہو اور جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طالب کبھی سویا ہو (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جنت اور دوزخ ایک دوسرے سے بحث کریں گی۔ دوزخ کہے گی۔ میں متکبروں اور ظالموں کے لیے پسند کی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ میں کمزور، معمولی درجہ کے لوگ اور عاجز لوگ رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرمائے گا۔ تو میرا عذاب ہے جس کے ذریعہ سے میں جسے چاہوں گا۔ سزا دوں گا اور جنت سے فرمایا۔ تو میری رحمت ہے۔ تیرے ذریعہ سے میں جسے چاہوں گا اُسے اپنی رحمت سے نوازوں گا۔ میں تم دونوں کو بھر دوں گا۔ لیکن دوزخ نہیں بھرے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا۔ تو وہ کہے گی قط قط تو وہ اس وقت بھر جائے گی اور آپس میں سمٹ جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، بغوی فی شرح السنۃ، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی روایت فرماتے ہیں کہ دوزخ میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ کہے گی۔ کیا کچھ اور ہیں؟ آخر کار اللہ تعالیٰ اُس کے اندر اپنا قدم رکھے گا۔ تو وہ آپس میں سمٹ جائے گی اور کہے گی، قط، قط تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم ہے اور جنت میں بھی مسلسل کشادگی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے مخلوق پیدا فرمائے گا اور اُنھیں اس وسیع جنت میں پڑاؤ ٹھہرائے گا۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، بغوی فی شرح السنۃ، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، ابن مردویہ، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشاد گرامی ہے کہ دوزخ مزید کا مطالبہ کرے گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا۔ تو آپس میں ایک دوسرے کی طرف سمٹ جائے گی اور کہے گی قط، قط تیری عزت اور کرم کی قسم ہے اور جنت میں بھی کشادگی رہے گی اور اس کے لیے مخلوق پیدا فرمائے گا۔ (ابن ابی عاص، لسان المیزان، مختصر الکامل للضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت الرباح فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل سے ارشاد فرمایا کہ تم آنکھوں کے درمیان تیوری ڈالے آتے ہو؟ تو اس نے کہا۔ جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے۔ میں نے ہنس کر نہیں دیکھا (احمد فی الزہد، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا۔ کیا بات ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ اس دن نے حضرت میکائل نہیں ہنسے جس دن سے دوزخ پیدا ہوئی ہے۔ (مسند امام احمد، ابو الشیخ فی العظمۃ، الدر المنثور)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا بات ہے کہ تمہارا رنگ اُڑا ہوا دکھائی دے رہا ہے؟ اُنھوں نے فرمایا میں آپؐ کے پاس آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی کنجیاں میرے سپرد فرمائی ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یا جبریل علیہ السلام میرے سامنے دوزخ کا بیان کرو اور وضاحت کرو۔ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں ایک ہزار برس تک آگ جلانے کا حکم دیا۔ تو وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک جلانے کا حکم دیا تو وہ سُرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک جلانے کا حکم دیا تو وہ تاریک سیاہ ہوگئی اور اُس کے شُعلے کی چمک ختم ہوگئی اور اس کی بھڑک نہ بجھی اور اس ذات گرامی کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخ کو ایک سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے۔ تو زمین میں موجود تمام مخلوقات اس کی گرمی سے جل کر مر جائے اور اُس ذات گرامی کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخ میں سے ایک خدمت گار دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو دنیا کی تمام مخلوق اس کے چہرے بدصورتی اور بدبو سے مر جائے اور اس ذات گرامی کی

قسم ہے جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخیوں کی زنجیر کی ایک کڑی جس کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے۔ وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں اور برقرار نہ رہ سکیں گے۔ یہاں تک کہ زمین کی تہہ تک پہنچ جائیں۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے۔ تو آنجناب نے اُنھیں غمگین پایا، کہ وہ اپنا سر اُوپر نہیں اُٹھا رہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ کیا بات ہے تم مجھے غمگین دکھائی دے رہے ہو؟ اُنھوں نے فرمایا۔ آج میں نے دوزخ کی لپٹ دیکھی اور ابھی تک میری جان میں جان نہیں آ رہی۔ (الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب دوزخ پیدا کی گئی تو فرشتوں کی ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرشتوں کی جان میں جان آئی (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت محمد بن المنکدر فرماتے ہیں۔ جب دوزخ پیدا کی گئی۔ تو فرشتے گھبرا گئے اور ان کی ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ تو پھر جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تو اُنھیں سکون ہوا اور ان کی گھبراہٹ دُور ہوئی (ابن المبارک، فی زوائد الزہد)

☆ حضرت مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ دوزخ کی دو ٹھنڈی سانسیں ہوتی ہیں جنھیں جن وانسان کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے۔ جن کا حساب وکتاب اور عذاب ہوگا (ابن المبارک، فی زوائد الزہد)

☆ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ جب بندے کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ تو وہ اس سے پیچھے ہٹے گی۔ تو اس سے پوچھے گا۔ تجھے کیا ہوا ہے۔ تجھے کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گی۔ کہ وہ دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا۔ تو وہ فرمائے گا۔ اُسے چھوڑ دو (ابونعیم فی الحلیہ)

بہشت اور دوزخ کہاں ہوں گی؟

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ (الذاریات: 22) اور تمھارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے۔ ان کا معین وقت آسمان

میں ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (النجم 14-10) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جس کے پاس جنت الماوی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت ساتویں آسمانِ بلند میں ہے اور دوزخ زمین کے اندر ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ، البیہقی، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ پوری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور جنت اس سے بالاتر ہے اور اسی طرح سے پُل صراط دوزخ کے اُوپر جنت کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ (ابونعیم فی تاریخ اصبہان)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قیامت کے روز دوزخ کہاں سے آئے گی۔ ارشاد فرمایا اس کو ساتویں زمین سے لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار لگامیں (ڈوریں) ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر ہوں گے اور دوزخ چیخ و پکار کر رہی ہوگی۔ اِلَیَّ اھلی اِلَیَّ اھلی میرے بندوں کو میرے پاس لاؤ۔ میرے والوں کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ بندوں سے ایک سو برس کی مسافت پر رہ جائے گی۔ تو وہ ایسا ٹھنڈا سانس کھینچے گی کہ ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل اپنے گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور کہے گا۔ رَبِّ نفسی نفسی۔ میرے رب میری جان میری جان (کا کیا ہوگا)

☆ حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں وفی السماء رزقکم فرمایا مراد اسی سے بارش ہے۔ وما توعدون فرمایا اس سے مراد جنت اور دوزخ ہیں (ابوشیخ فی العظمۃ، تفسیر ابن جویر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سمندر ہی جہنم ہوگا۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، امام البیہقی، تاریخ بخاری، ابن عبدالدنیا، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سمندری جہاز پر کوئی نمازی کوئی حج کرنے والا اور کوئی عمرہ کرنے والا ہی

سوار ہوتا ہے کیوں کہ سمندر کے نیچے دوزخ ہے۔ (ابوداؤد شریف، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر جہنم کا ایک طبقہ (درجہ) ہے۔ (امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت سعید بن المسیب جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے فلاں سے زیادہ سچا کوئی یہودی نہیں دیکھا۔ جس کا خیال ہے کہ اللہ کی بڑی آگ (دوزخ) یہ سمندر ہی ہے جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس میں سورج چاند اور ستاروں کو جمع فرمائے گا۔ پھر ایک پچھوائی ہوا چلے گی۔ جو اُسے بھڑکا دے گی۔ (ابوشیخ فی العظمۃ، امام البیہقی، تفسیر ابن جریر طبری، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین قاف پہاڑ کے اوپر آئے اور فرمایا ارے قاف مجھے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے میں کوئی چیز بتاؤ۔ تو اس نے کہا۔ میرے پیچھے ایک سرزمین ہے جس کی مسافت دو ہزار پانچ سو سال کی ہے جہاں برف کے پہاڑ ہیں جو ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہیں۔ اگر وہ پہاڑ نہ ہوں تو میں جہنم کی گرمی سے جل جاؤں یہ اسرائیلی روایت ہے (جسے ابوشیخ نے العظمۃ میں درج کیا ہے۔

☆ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قیامت قائم ہوگی تو آسمان کو حکم ہوگا کہ وہ سقر (دوزخ) کو ظاہر کرے اور وہ اس کا ڈھکنا ہوگا۔ تو اس سے آگ نکلے گی۔ جب بحر محیط تک پہنچے گی جو جہنم کے کنارے پر ہے اور وہ بھڑکتا ہوا سمندر ہے تو وہ ایک آنکھ جھپکنے سے پہلے اسے جذب کرے گی اور وہ دوزخ اور ساتوں زمینوں کے درمیان پردے کی طرح حائل ہے۔ جب وہ اسے جذب کرلے گی تو ساتوں زمینوں میں بھڑک کر اس کو ایک ہی انگارہ بنا کر رکھ دے گی۔ (البیہقی فی شعب الایمان)

دوزخ کے دروازے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے **لھا سبعة ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم** (الحجر: 44) اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کا ان میں سے حصہ الگ الگ ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **حتّٰی اذا جآؤھا وفتحت ابوابھا** (الزمر: 71) یہاں تک کہ جب وہ اس

کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لھا سبعہ ابواب فرمایا وہ سات یہ ہیں جَهَنَّمُ السَّعِيْر ، لَظٰى ، اَلْحُطَمَةُ، سَقَرُ ، اَلْجَحِيْمُ اَلْهَاوِيَةُ اور یہ ان سب کے نیچے ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

اور ایک روایت میں ہے کہ الجحیم میں ابولہب داخل ہے۔ تفسیر ابن جریر تفسیر الدار المنثور۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ پہلے دروازے کا نام جہنم ہے اور اس میں دوسروں سے بہت کم عذاب ہوگا اور وہ اس امت کے نافرمانوں کے لیے مخصوص ہے اور اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کے چہروں کو جھلسا دے گی اور ان کے گوشت کو کھا جائے گی اور ہاویہ سب سے آخر میں ہے اور وہ نہایت گہری ہے۔

☆ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے دروازے اس طرح سے ہیں اور آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے کے اوپر رکھا اور انگلیوں کو کھولا یعنی دروازے کے اوپر دروازہ ہے۔ سات دروازوں میں پہلا بھر جائے گا۔ پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا یہاں تک کہ سب بھر جائیں گے۔ (امام احمد فی الزہد، ابن المبارک فی زوائد الزہد)

☆ حضرت الخلیل بن مُرّہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک یہ نہیں پڑھ لیتے تھے نہیں سوتے تھے سورۃ تبارك ، حم السجدہ اور سات حم اور دوزخ کے دروازے (درجے) بھی سات ہیں جَهَنَّمُ السَّعِيْر ، لَظٰى ، اَلْحُطَمَةُ، سَقَرُ ، اَلْجَحِيْمُ اَلْهَاوِيَةُ فرماتے ہیں ہر حم قیامت کے روز آئے گی میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ وہ ان دروازوں پر کھڑی ہوگی اور عرض کرے گی اے اللہ کریم یہ کون سے دروازے ہیں اور عرض کرے گی کہ یا اللہ کیا اس دروازے سے وہ شخص داخل نہیں ہوگا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور مجھے پڑھتا تھا۔ (امام البیہقی، فی البعث والنشور، خلیل بن مرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے اس میں وہی داخل ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے غصے اور

ناراضگی سے بچ گیا۔ (البزار، ابن ابی شیبہ، مجمع الزوائد، حکیم ترمذی فی نوادر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے۔ جس نے میری امت پر تلوار اُٹھائی۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، تاریخ کبیر البخاری، تذکرہ امام قرطبی، تفسیر ابن کثیر، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عطا الخراسانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ جن میں غم، تکلیف، گرمی، اور بدبو کے لحاظ سے زیادہ شدید دروازہ ان زنا کاروں کے لیے ہے جو جاننے کے باوجود اس کے مرتکب ہوئے (ابونعیم فی الحلیہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج دوزخ سے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوگا اور آسمان سے ایک قبضہ اُٹھایا جائے گا۔ تو اس کے بدلے میں دوزخ کے دروازے کھولے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب دوپہر ہوگی۔ دوزخ کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، سنن سعید بن منصور، الدر المنثور)

☆ جناب مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یقیناً زیادہ حق جس سے میں پناہ مانگوں دوزخ کی وہ گھڑی ہے جس میں اس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ (سنن سعید بن منصور، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ ہر روز بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ سوائے جمعہ کے روز کے کہ جمعہ کے دن وہ بھڑکائی نہیں جاتی اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوپہر کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ سوائے جمعہ کے روز کے اور ارشاد فرمایا کہ جہنم مسلسل ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ سوائے جمعہ کے روز کے (ابوداؤد شریف)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوپہر کے وقت نماز نہ پڑھو۔ اس لیے کہ یہ دوزخ کو بھڑکانے کا وقت ہے۔ (مسند

امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سوال کرنے والے نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ کیا وجہ ہے کہ جمعہ کے روز دوپہر کے وقت اذان دی جاتی ہے۔ حالانکہ دوسرے تمام دنوں میں اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کو روزانہ دوپہر کے وقت بھڑکاتا اور جوش دلاتا ہے سوائے جمعہ کے روز کے (الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد، لسان المیزان)

دوزخ کے دربان:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَهٗ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا (المدثر:80-31)

ہم نے اس پر 19 مقرر کیے ہیں اور یہ دوزخ کے مقرر شدہ (خدمت گار) فرشتے ہیں اور ان کی گنتی اور شمار کافروں کے لیے آزمائش ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ (غافر:49) اور فرمایا

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور فرمایا سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ اور فرمایا عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ (شداد تحریم:6)

☆ بنی تمیم کے ایک آدمی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم ابوالعوام کے پاس موجود تھے کہ انھوں نے یہ آیت پڑھی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ فرمایا تم انیس (19) فرشتوں کے بارے میں کہا کہتے ہو۔ میں نے کہا بلکہ 19 ہزار تو انھوں نے کہا یہ تم نے کہاں سے جانا میں نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو ابوالعوام نے فرمایا آپ نے سچ کہا وہ 19 فرشتے ہیں اور ہر فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے۔ جس کی دو

طرفیں ہیں جس کی ضرب سے وہ ستر ہزار گراتا ہے اور ہر فرشتے کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ 100 سال کا ہے۔ان میں سے ہر فرشتے کے ساتھ ایک عمود اور دو شاخیں ہیں جس سے وہ دفاع کرتا ہے اور آگ میں سات لاکھ کو گراتا ہے۔(ابن المبارک، فی زوائد، زہد، البیہقی، فی البعث والنشور، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کے دربانوں میں ایسے ہیں جن کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ مشرق سے مغرب تک ہے۔(تذکرہ اما قرطبی)

☆ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے اور جہنم والوں کی تعداد کے برابر اس کی انگلیاں پیدا فرمائی ہیں اور جس دوزخی کو بھی عذاب دیا جائے گا۔وہ فرشتہ اپنی انگلیوں سے اسے عذاب دے گا۔اگر وہ فرشتہ اپنی ایک انگلی آسمان پر رکھ دے تو اسے پگھلا کر رکھ دے (عیوان الاخبار)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا۔اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔جہنم کے فرشتے جہنم کی پیدائش سے 1000 سال پہلے پیدا کیے گے اور روزانہ ان کی طاقت بڑھتی رہتی ہے۔یہاں تک کہ وہ جسے پکڑنا چاہیں گے پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ لیں گے (ابن مردویہ ،الفیا المقدسی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو عمران الجونی فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ دوزخ کے خدمت گار (کارندے) 19 ہیں ہر ایک کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ 100 خریف ہے اور ان کے دلوں میں رحمت نہیں ہے کیوں کہ وہ سزا دینے کے لیے پیدا کیے گے ہیں ان میں سے ایک فرشتہ کسی جہنمی آدمی کو ایک ضرب لگائے گا تو سر کی چوٹی سے لے کر اس کے قدموں تک اس کا میدہ بنا دے گا۔(زوائد الزہد)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا تو ایک لاکھ فرشتے اسے لینے کو آگے بڑھیں گے۔

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد بار تعالیٰ علیھا تسعۃ عشرہ سے مراد ان کے رؤساء اور پیشوا لوگ ہیں۔ لیکن دوزخ کے تمام خدمت گاروں کی تعداد تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

دوزخ کے شامیانے (بارکیں)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (الکہف:29) اُنھیں دوزخ نے گھیر رکھا ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ کے خیموں کی چار چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار 40 برس کی راہ کی مسافت کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن المبارک فی زوائد، زہد، مستدرک حاکم، الحافظ، ذہبی)

جہنم کی وادیاں (نشیب وفراز) اور اس کے سانپ اور بچھو:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ O (الھمزۃ:1)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (مریم:59)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ اَثَامًا O (الفرقان:68)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَسُحْقًا لِّاَصْحَابِ السَّعِيْرِ O (الملک:11) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے قل اعوذ برب الفلق (الفلق:1) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا O (المدثر:17) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا (الکہف:52)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "وَیل" دوزخ میں ایک وادی ہے۔ جس میں کافر چالیس برس تک گرتا رہے گا۔ پھر کہیں اس کی تہہ تک پہنچ پائے گا اور صَعُود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر ستر برس تک چڑھتا رہے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں دوزخ میں گرے گا اور ایسا مسلسل ہوتا رہے گا (ترمذی شریف، تفسیر ابن لہیہ، مسند امام احمد، ابن المبارک)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ویل دوزخ میں ایک وادی ہے۔ جس میں اہل دوزخ کی پیپ بہتی ہے۔ جو جھوٹوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ (البیہقی، سعید بن منصور، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ ویل دوزخ کے اندر ایک وادی ہے۔ کہ اگر اس میں پہاڑوں کو چلایا جائے تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔ (ابن المبارک فی زوائد، تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ (مریم: 59) غی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دوزخ میں نالا ہے اور ایک روایت کے مطابق نہر ہے۔ جو بہت گہری ہے۔ نہایت بدمزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جہنم نہر میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے۔ جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی البعث المنشور، مجمع الزوائد وغیرہ)

☆ حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دس اوقیہ کا ایک پتھر دوزخ کے کنارے سے اس میں پھینکا جائے تو پچاس برس تک وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر اس کے بعد کہیں غی اور اثام تک پہنچے گا راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ کہ یہ غی اور اثام کیا چیزیں ہیں؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دو خ کے نیچے دو کنوئیں ہیں۔ جس میں دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے اور یہ دو کنوئیں وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ اور وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ (عمر ابن المبارک فی زوائد الزہد، تفسیر ابن جریر، البیہقی، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آیت وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ○ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دوزخ میں ایک گہرا نالہ ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اہل ہدایت اور گمراہوں کے درمیان فرق کرے گا۔ (البیہقی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت عمرو البکالی فرماتے ہیں کہ الموبق جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی سورہ کہف میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ دوزخ کے اندر ایک نہایت گہری وادی (نالہ) ہے جس سے قیامت

کے روز اہل اسلام اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں فرق ہوگا۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ سوبق جہنم میں ایک وادی ہے۔ (البیہقی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور، تفسیر ابن جریر، ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت مشقی الاصبحی۔ فرماتے ہیں دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جسے صعود کہتے ہیں کافر اس میں گرنے سے 40 سال پہلے چلانا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے **سارھقہ صعودا** میں اس کو صعود میں ڈالوں گا اور دوزخ میں ایک بڑا محل ہے جسے ھوی کہتے ہیں۔ اس کے اوپر سے کافر کو پھینکا جائے گا۔ تو وہ چالیس برس بعد اس کی تہہ تک پہنچے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ **وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى** (طٰہٰ: 81) اور جس پر میرا غصہ پڑ گیا وہ تباہی کے گڑھے میں گر گیا اور دوزخ میں ایک وادی ہے جسے اثام کہتے ہیں۔ ان میں سانپ بچھو ہیں جس کے ہر ایک کے مہرے میں ستر مٹکے زہر ہوتا ہے اور ان میں بعض بچھو بڑے خچروں جیسے ہیں۔ جن کا ڈنک جہنم کی آگ سے بھی زیادہ شدید ہے اور وہ اسی وادی کے لیے پیدا کیے گے ہیں اور دوزخ میں ایک وادی ہے جسے غی کہتے ہیں جس میں خون اور پیپ بہتا ہے۔ (ابن المبارک فی زوائد زہد)

☆ حضرت سعید بن جبیر رحمتہ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں **فسحقاً لاصحاب السعیر** کہ سحق بھی ایک وادی ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ ابن جریر، تفسیر قرطبی)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صعود دوزخ میں ایک چٹان ہے جب اس پر ہاتھ رکھیں تو وہ پگھل جاتا ہے اور جب اُٹھالیں تو پہلے کی طرح ہو جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کی صورت یہ ہے۔ **فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ** (البلد: 13-14) غلام آزاد کرنا یا فاقہ کے روز کھانا کھلانا (ابن المبارک فی زوائد، زہد، البیہقی، البغوی فی شرح السنۃ، سعید بن منصور، فاریابی، عبد بن حمید، ابن ابی دنیا، ابن المنذر، ابن مردویہ، الدر المنثور مختصر الکامل لضعفاء للمقریزی)

☆ یہی روایت دوسرے طریق سے حضرت ابوسعید براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لفظوں میں روایت فرماتے ہیں کہ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے دوزخی کو اس پر چڑھنے کا پابند کیا جائے گا تو جب وہ اس پر اپنا ہاتھ رکھے گا وہ پگھل جائے گا اور جب اس سے ہاتھ اُٹھالے گا تو وہ پہلے کی طرح ہو جائے گا اور جب وہ اپنا پاؤں اس پر رکھے گا تو وہ پگھل

جائے گا اور جب اُٹھائے گا تو پہلی حالت میں لوٹ آئے گا۔ (البیہقی فی البعث والمنثور، تفسیر ابن جریر، الطبرانی، فی الاوسط مجمع الزوائد روایت ضعیف ہے)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صعود دوزخ میں ایک بڑی چٹان ہے جس پر کافر کو منہ کے بل کھینچیں گے۔ (ابن حاتم، للدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ الفلق دوزخ میں ایک بند کنواں ہے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن کثیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبدالجبار الخولانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دمشق میں ایک آدمی آیا تو اُنھوں نے دیکھا کہ لوگ کس طرح سے دنیا میں مبتلا ہیں۔ تو اُنھوں نے فرمایا کہ یہ دنیا تمھارا کیا سنوارے گی کیا یہاں سے جانے کے بعد اُنھیں فلق یاد نہیں؟ عرض کیا گیا کہ فلق کیا ہے؟ فرمایا دوزخ میں ایک کنواں ہے جب اسے کھولا جائے گا تو اہل دوزخ اس سے ڈر کر بھاگ نکلیں گے۔ (البیہقی فی البعث والمنثور، تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فلق دوزخ میں ایک کنواں ہے جب دوزخ بھڑکائی جائے گی۔ اسی سے بھڑکائی جائے گی اور دوزخ خود اس سے اذیت پاتی ہے جیسے انسان دوزخ سے اذیت پاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے باپ دادوں میں سے روایت کر کے فرماتے ہیں کہ فلق دوزخ میں ایک گہرا کنواں ہے اس پر ڈھکنا ہے۔ جب اسے کھولا جائے گا۔ تو اس سے آگ نکلے گی جس کی گرمی کی شدت سے ڈر کر دوزخ بھی چیخ و پکار کرے گی (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فلق دوزخ میں ایک کنواں ہے جب وہ کھولا جائے گا تو دوزخی اس کی گرمی کی شدت سے چیخ و پکار کریں گے۔ (تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ فلق دوزخ میں ایک قید خانہ ہے۔ (ابو نعیم فی الحلیہ، تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دوزخ میں ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جسے ھبھب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ اس میں ہر سرکش کو ٹھہرائے (الدارمی، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، البیہقی فی البعث والنشور، ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حزن کے کنویں سے اللہ کی پناہ مانگو عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ یہ حزن کا کنواں کیا چیز ہے آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ بھی روزانہ 70 بار پناہ مانگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دکھاوا کرنے والے قاریوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احسان اور اپنے کرم سے اس سے محفوظ رکھے۔ (الطبرانی، مستدرک حاکم، البیہقی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب الحزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جب الحزن کیا چیز ہے ارشاد فرمایا دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ بھی 100 مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتی ہے اور ابن ماجہ شریف کے الفاظ ہیں کہ 400 مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس میں کون داخل ہوگا۔ ارشاد فرمایا اپنے عمل عملوں کا دکھاوا کرنے والے قاری (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں ایک وادی ہے جسے لم لم کہتے ہیں جس کی گرمی سے دوزخ کی دوسری وادیاں اللہ کی پناہ مانگتی ہیں (ابن المبارک فی زوائد زہد، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت مالک جناب علی رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا اور ان کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ان سے کلام کرے گا اور وہ منسا میں ہوں گے اور منسا دوزخ میں ایک کنواں ہے اور اس میں تقدیر کو جھٹلانے والے لوگ ہوں گے۔ اللہ کے دین میں نئی باتیں پیدا کرنے والے اور شراب کے عادی لوگ ہوں گے (خطیب بغدادی، تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگ قیامت کے روز منسا میں ہوں گے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف شفقت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ اُنھیں پاک فرمائے گا۔ تقدیر کو جھٹلانے والا عادی شراب نوش اور اپنی اولاد سے بیزاری ظاہر کرنے والا (جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ منسا کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ دوزخ کی تہہ میں ایک کنواں ہے۔ (ابن ابی عاصم فی السنت، شیخ البانی فرماتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ (التقریب، مختصر الکامل الضعفاء، للمقریزی)

☆ حضرت الحاج الثمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پُرانے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ دوزخ میں 70 ہزار وادیاں ہیں ہر وادی کی 70 ہزار شاخیں ہیں۔ ہر شاخ میں ستر ہزار بڑے گھر ہیں ہر گھر میں 70 ہزار کوٹھڑیاں (کمرے) ہیں اور ہر کوٹھڑی میں 70 ہزار کنویں ہیں اور ہر کنویں میں 70 ہزار اژدھے ہیں اور ہر اژدھے کے جبڑوں میں 70 ہزار بچھوں ہیں اور کافر اور منافق کی خلاصی نہیں ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان سب میں نہ ڈالا جائے گا۔ (البیہقی، فی البعث والنشور)

☆ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں 70 ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی کی 70 شاخیں ہیں اور ہر شاخ میں 70 ہزار بل (سوراخ ہیں اور ہر سوراخ میں ایک سانپ ہے جو دوزخیوں کے چہروں کو کھائے گا (ابن ابی دنیا)

☆ حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دوزخ میں تنگ تندور ہوں گے۔ جیسے زمین میں تمھارے تنگ تندور گڑھے ہوتے ہیں۔ جس میں لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے ڈالے جائیں گے۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ دوزخ میں ایک کنواں ہے جس کے دروازے کبھی کھولے نہیں گئے وہ بند کا بند ہے۔ دوزخ پر کوئی دن ایسا نہیں آیا جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اس تندور کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتی ہے کہ اس کے اندر اسے بھی عذاب نہ ہو۔ جس کی اسے طاقت اور برداشت نہیں ہے اور یہ کنواں دوزخ کا نہایت نچلا درجہ ہے۔

دوزخ کی گہرائی کتنی ہے:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ کہ ہم نے ایک دھماکے کی آواز سنی (جیسے کوئی بھاری چیز کہیں گری ہے) آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ یہ وہ پتھر ہے جو 70 برس پہلے دوزخ کی طرف چھوڑا گیا تھا۔ وہ اب اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی، فی البعث والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گرج (گونج) سُنی تو ارشاد فرمایا یا جبریل یہ کیا ہے تو اُنھوں نے فرمایا یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو 70 برس پہلے دوزخ میں پھینکا گیا تھا۔ وہ اب اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔ (النادفی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، البغوی، فی شرح السنّت، مختصر الکامل للضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہولناک (ڈراؤنی) آواز سُنی تو جبریل امین آپؐ کے پاس آئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ ارے جبریل یہ آواز کیسی تھی؟ تو اُنھوں نے فرمایا۔ یہ ایک پتھر تھا جو 70 برس پہلے دوزخ کے کنارے سے نیچے گرا تھا وہ اب اس کی تہہ تک پہنچا ہے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی آواز آپ کو سُنا دے تو اس کے بعد کبھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصال تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو موسیٰ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد روایت فرماتے ہیں اگر ایک پتھر 70 برس پہلے دوزخ میں پھینکا گیا ہو تو وہ اب اس کی تہہ تک پہنچے گا۔ (النادفی الزہد، ابن حبان م، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، البزار، الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک بڑا پتھر دوزخ کے کنارے سے دوزخ میں پھینکا جائے تو وہ 70 برس سے پہلے اس کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دوزخ کا ذکر زیادہ کیا کرو اس لیے کہ اس کی گرمی شدید ہے اور اس کی گہرائی نہایت زیادہ ہے

اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ کبھی کوئی بندہ ایسی بات کر بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ ایسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جس کی وسعت مشرق سے مغرب ہے (بخاری شریف، مسلم شریف، البیہقی فی الکبریٰ)

دوزخ کا ایندھن اور اس کی سخت گرمی اور نہایت ٹھنڈے یخ دوزخ کا رنگ اور اس کے شرارے:

☆ فرمانِ باری تعالیٰ ہے

(فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ (البقرہ:24)

اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پتھر سے مراد گندک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا پیدا فرمایا ہے۔ (ہناد فی الزہد، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی، فی التلخیص، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ کبریت سیاہ پتھر ہے۔ جس کی آگ سے دوزخ میں نافرمانوں کو عذاب ہوگا۔ (تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں جلنے والا پتھر گندھک کا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے پیدا فرمایا ہے جب اُس نے آسمان پیدا فرمایا تھا۔ پہلے آسمان دنیا میں اُسے اس نے کافروں کے لیے تیار فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الدر المنثور)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گندھک کے پتھر کو اس کے لیے مخصوص فرمایا

ہے۔ کیونکہ اس میں تمام پتھروں سے زیادہ عذاب کی نوعیتیں ہیں۔ (1) یہ بہت جلد بھڑک اُٹھتا ہے (2) اور نہایت بدبودار ہے (3) یہ بہت دھواں دار ہے (4) یہ سختی سے جسموں سے چپک جاتا ہے (5) جلانے سے اس سے شدت کی حرارت پیدا ہوتی ہے اور بعض نے ذکر کیا ہے کہ یہ کافروں کے لیے آگ جلانے کے لیے مخصوص ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمائی، ۔وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔ ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں ایک ہزار برس تک آگ جلائی گئی۔ تو وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک آگ جلائی گئی تو وہ سفید ہوگئی، اور پھر ایک ہزار برس تک آگ جلائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی۔ تو وہ نہایت تاریک وسیاہ ہے۔ اس کی بھڑک بجھنے میں نہیں آتی (البیہقی فی البعث والنشور، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ اور امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرقوفاً روایت کیا ہے اور یہ بات صحیح ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ انسانوں کی آگ جو وہ جلاتے ہیں۔ وہ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ حضرات صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر چہ وہی کافی تھی۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اس کا انسٹھواں حصہ ہے اور بعض روایتوں میں سو حصے زیادہ آیا ہے۔ یہ مختلف درجات کی وجہ سے فرق ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، الداری، مؤطا امام مالک، مسند امام احمد، مصنف عبدالرزاق، البیہقی فی البعث النشور، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمھارا کیا خیال ہے کہ دوزخ کی آگ تمھاری اس آگ کی طرح ہے؟ یہ کوئلہ سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔ یہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ساٹھ اور کچھ زیادہ جز زیادہ ہے۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمھاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ اسے دو مرتبہ سمندر کے

پانی میں غوطہ دیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو کوئی اس دنیا کی آگ سے فائدہ نہ اُٹھا سکتا۔ (حوالہ بالا خورہ، ہناد فی الزہد، البیہقی)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کائنات کی ہر چیز ایندھن بن جائے اور اسے جلایا جائے۔ تو یہ آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہوگی۔ یعنی دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا بڑھ کر ہوگی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دوزخ کی آگ نے اپنے رب کریم سے شکایت کی۔ کہ اے رب کریم! میرا وجود ایک دوسرے کو کھا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردیوں میں اور ایک سانس گرمیوں میں اور یہ جو تم دنیا میں گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔ اُنھیں سانسوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، موطا امام مالک، مسند امام احمد، ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ گرمی کی شدت دوزخ کا سانس ہے۔ جب گرمی سخت ہو جائے۔ تو نماز کو دن کے ٹھنڈا ہونے پر ادا کرو۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جب گرم دن ہو تو بندہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ آج کتنی سخت گرمی ہے۔ اللھم اجرنی من نار جھنم اے میرے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے پناہ دے تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرمائے گا۔ کہ میرے ایک بندے نے تیری گرمی سے میری پناہ چاہی ہے اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دی ہے۔ جب سخت سردی کا دن ہو اور بندہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ آج کتنی سردی ہے اللھم اجرنی من زمھریر جھنم ۔ اے میرے اللہ مجھے دوزخ کی یخ سردی سے پناہ دے۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرمائے گا کہ میرے بندے نے تیری سخت سردی سے میری پناہ مانگی ہے۔ میں نے یقیناً اسے پناہ دی ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یہ زمھریر جہنم کیا ہے۔ ارشاد فرمایا ایک کنواں ہے جس میں کافر ڈالا جائے گا تو

سردی کی شدت سے اس کا بند بند جدا ہو جائے گا (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً نجار دوزخ کا بخار ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کی آگ سیاہ تاریک ہے اس کا شعلہ نہیں بجھے گا اور اس کی بھڑک میں روشنی نہیں ہوگی۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی زوائد الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تمہارا خیال ہے کہ دوزخ کی آگ تمہاری اس آگ کی طرح سرخ ہے؟ وہ تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔ (موطا امام مالک، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ وہ محلات جتنے بڑے بڑے انگارے پھینکے گی۔ فرمایا وہ درختوں اور پہاڑوں جیسی نہیں لیکن وہ تو شہروں قلعوں جیسی ہے۔ (سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

دوزخ کی کرخت آواز اور اس کا جوش وخروش:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۝ (الملک: 7) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چیخ وپکار اور جوش سنیں گے۔

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دو دوزخیوں کے لیے جوش مارے گی جیسے چھوٹا سا دانا بڑے پانی میں گھل کر مل جاتا ہے۔ (ہناد فی الزہد، عبد ابن حمید، الدر المنثور)

دوزخیوں کا لباس، ان کے بستر اور زیور:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ (الحج: 19) تو کافروں کے لباس آگ سے تیار کیے جائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ

قَطِرَانٍ o (ابراہیم: 50) کہ ان کے کرتے رال کے ہوں گے۔

☆ اور ایک قرات میں قطران کی جگہ قطر ہے جس کے معنی پگھلے ہوئے تانبہ کے ہیں۔ جس میں سخت حرارت ہوتی ہے۔ تفسیر ابن جریر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور ابن ابی حاتم میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن منصور میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ o (الاعراف: 41) ان کے لیے دوزخ کے ہی بچھونے اور ان کے اوپر دوزخ کے ہی لحاف ہوں گے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے پہلے دوزخی لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا۔ وہ اسے اپنے ابروؤں پر رکھے گا اور اپنے پیچھے کھینچتا جائے گا اور اس کے پیچھے اس کی اولاد ہوگی وہ پکارے گا ہائے ہلاکت اور اس کے دوسرے ساتھی بھی پکاریں گے ہائے ہلاکت یہاں تک کہ دوزخ کے سامنے جا کھڑے ہوں گے وہاں بھی ابلیس کہے گا ہائے ہلاکت اور اس کے پیروکار بھی کہیں گے ہائے برباد ہوگے۔ تو ان سے کہا جائے گا۔ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا آج ایک ہلاکت کو مت پکارو زیادہ ہلاکتوں کو پکارو (مسند امام احمد، البزار مجمع الزوائد، تفسیر ابن جریر، البیہقی، فی البعث والنشور)

☆ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل دوزخ کو لباس پہنایا جائے گا اور اس صورت میں ان کا بیمار رہنا ان کے لیے بہتر ہوگا اور انھیں زندگی حاصل ہوگی حالانکہ اس وقت موت ان کے لیے بہتر ہوگی (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نوحہ کرنے والی عورت جب تک وہ موت سے پہلے توبہ نہ کر لے تو قیامت کے روز وہ کھڑی کی جائے گی اور اس نے رال کی قمیض پہن رکھی ہوگی اور خارش زدہ پہن رکھی ہوگی۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ ابن ماجہ شریف کے الفاظ اس طرح سے ہیں کہ بین کرنے والی عورت جو مر گئی اور اس

نے توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے رال کا لباس اور دوزخ کے شعلوں کی زِرَّہ اس کے لیے تیار فرمائے گا۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ آیت لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مھاد سے مراد بچھونا ہے وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ، سے مراد لحاف ہیں۔ (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن جریر، ابوشیخ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا مالی اری علیك حلیة اهل النار، کیا ہوا ہے کہ میں تجھے دوزخی لباس پہنے دیکھ رہا ہوں۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد)

دوزخیوں کے لیے زنجیریں، طوق، بندھن اور ہتھوڑے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ اِذِ الْاَغْلَالُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○ (غافر:70-72)

جلدی ہی جان جائیں گے جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور دوزخ میں زنجیروں سے کھینچے جا رہے ہوں گے۔ پھر آگ میں وہ کھولائے جائیں گے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ (الحاقۃ:30-32)

اسے پکڑو اسے طوق پہناؤ۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر زنجیر میں جس کی لمبائی 70 گز ہو اس میں اس کو کھینچ لے جاؤ۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○

(ابراہیم:49) اور آپ مجرموں کو اس دن دیکھیں گے کہ اصفاد اور زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (المزمل:12-13) یقیناً ہمارے پاس عذاب ہے دوزخ ہے گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ (الرحمٰن:41) پھر وہ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑے جائیں گے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ (الحج:21) اور ان دوزخیوں کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اِذِالْاَغْلَالُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ تک تلاوت فرمائی۔ فرمایا اگر شیشے کا ایک گولا اس جیسا اور سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ فرمایا آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو برس کی مسافت ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر وہ گولا دوزخ کے کنارے سے پھینکا جائے گا تو 40 برس کے رات اور دن گزر جائیں گے۔ اس کے دوزخ کی جڑ اور گہرائی تک پہنچنے سے پہلے (ترمذی شریف، مسند امام احمد فی الزہد، ابن المبارک، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فَاسْلُكُوْهُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس زنجیر کو اس کی دبر (پاخانے کی جگہ) سے میں داخل کریں گے اور اس کے نتھنے سے آنکلے گی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا (البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں السلاسل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نیچے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جائے گی پھر اسے ایسے پروئیں گے کہ جیسے لکڑی کو تار میں پرو کر بھونتے ہیں۔ (ابن المنذر ابن ابی حاکم الدر المنثور)

☆ حضرت نوف الشامی۔ اس سلسلہ یعنی زنجیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس زنجیر کی لمبائی ستر ہاتھ ہوگی (الباع) اور الباع تمہارے اور مکہ کے درمیان دوری جتنا طویل ہے۔ نوف

شامی ان دنوں کوفہ میں تھے۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک، فی زوائد الزہد، ابونعیم الحلیہ، عبد ابن حمید، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت محمد المنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر تمام دنیا کا لوہا اکٹھا کیا جائے اور اس سے کچھ باقی نہ چھوڑا جائے تو یہ دوزخ کی زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ زنجیر کا وہ حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ دنیا کے تمام لوہے کے برابر ہے۔ (ابن لمبارک، فی زوائد، ابونعیم فی الحلیہ، عبدالرزاق عبد بن حمید، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دوزخی کے سر اور پیر اکٹھے کیے جائیں گے اور اسے لکڑی کی طرح سے توڑا جائے گا (البیہقی فی البعث، والنشور، ابن ابی حاتم ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت الضحاک اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی پیشانی اور دونوں پیر پشت کے پیچھے سے باندھے جائیں گے۔ (ہناد فی الزہد، الترہیب مختصر الکامل لضعاف للمقریزی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آیت وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ کے زبر کے ساتھ پڑھی وہ ان کے لیے نہایت سخت ہوگی اور وہ زنجیروں سے کھینچیں گے (تفسیر قرطبی ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت حسن یحیٰ الحسنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دوزخ میں جو بھی گھر ہے۔ کوئی غار ہے۔ کوئی زنجیر ہے۔ کوئی طوق اور بندھن ہے۔ اس پر اس کے دوزخی صاحب کا نام لکھا ہوا ہے۔ (البیہقی فی البعث، والنشور، تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ط کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان ہتھوڑوں سے ان کی پٹائی ہوگی۔ تو ان کا بند بند ان کے سامنے گر پڑے گا اور وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اگر دوزخ کا ایک ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے اور تمام مخلوقات جن وانس اُسے اُٹھانے لگیں۔ تو اُسے زمین سے نہ اُٹھا سکیں اور اگر لوہے کا یہ دوزخی ہتھوڑا کسی پہاڑ پر ماردیں۔ تو وہ پرزے پرزے ہو جائے اور پھر اُسی طرح سے ہو جائے جیسے پہلے تھا۔ (مسند امام احمد ،مستدرک حاکم ،البیہقی فی البعث والنشور ،ابو یعلیٰ مجمع الزوائد ،تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابو صالح فرماتے ہیں۔ جب کوئی آدمی دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ تو وہ جلدی آخری تک نہیں پہنچ پائے گا۔ جب وہ اس کی گہرائی تک پہنچ جائے گا اور دوزخ اُسے اوپر اُچھال دے گی۔ تو اُس کی ہڈیوں پر گوشت ایک لوتھڑا تک نہیں ہوگا۔ پھر فرشتے اُسے لوہے کے ہتھوڑوں سے ماریں گے اور وہ پھر دوزخ کی تہہ میں جا گرے گا اور اسی طرح مسلسل ہوتا رہے گا (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت یعلیٰ معبہ رضی اللہ عنہ براہ راست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، دوزخیوں کے لیے ایک سیاہ تاریک بادل پیدا فرمائے گا اور کہا جائے گا۔ اے اہل دوزخ تم کون سی چیز چاہتے ہو۔ تو وہ لوگ دنیا کے سے بادل کا ذکر کریں گے اور کہیں گے۔ اے رب کریم! ہم کچھ پینے کے لیے چاہتے ہیں۔ تو ان پر لوہے کے طوق برسائے جائیں گے۔ جو ان کے طوقوں اور زنجیروں میں اضافہ کریں گے۔ جب کہ پہلے ہی زنجیر میں موجود ہوں گے اور ان پر انگارے برسائے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط ،مجمع الزوائد ، ابن ابی حاتم ،ابن مردویہ ،الدر المنثور)

☆ حضرت صالح المری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث شریف پہنچی ہے۔ کہ دوزخیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک عذاب سے دوسرے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب کریم! یہ تو نے کیسے چاہا جو چاہا؟ کیونکہ تیرا غصہ ہمارے لیے دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جب تو ہم پر غضب ناک ہوتا ہے۔ تو بندھن اور قہر ہمارے لیے تنگ ہو جاتے ہیں اور زنجیروں طوق میں!

دوزخ کے سائے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ لَا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ (الواقعہ 43-44)

اور سیاہ دھوئیں کے سائے ہیں۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ وَّلَا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ○ (المرسلات:30-31)

ایک سائبان کی طرف چلو، جس کی تین شاخیں ہیں۔ جس میں نہ ٹھنڈا سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے۔

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ یہاں یحموم سے سیاہ دھواں الدخان مراد ہے (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، عبد بن حمید، تفسیر الدر المنثور)

دوزخ کا گرم کھولتا ہوا پانی:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ○ (الحج:19) کہ ان (دوزخیوں کے) سروں پر گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ گرم کھولتا ہوا پانی اس کے سروں پر انڈیلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ ان کے جسم کے اندر تک دھنس جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اندر سے سب کچھ کاٹ ڈالے گا اور قدموں کی طرف سے نکل جائے گا اور پگھلی ہوئی چربی بن جائے گا اور پھر پہلی حالت میں آجائے گا۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، حافظ الذہبی فی التلخیص، ابن المبارک فی زوائد الزہد، ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اس آیت یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○ (الرحمٰن:35) اے جن وانس تم پر آگ کے شعلے چھوڑے جائیں گے اور پگھلا ہوا تانبہ اور تمھاری کچھ مدد نہیں ہوگی۔ شواظ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سرخ بھڑکتا ہوا شعلہ اور نحاس سے پگھلا ہوا تانبہ مراد ہے۔ جو ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ (ہناد فی الزہد، ابو نعیم فی الحلیہ، تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، عبد بن حمید، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

دوزخیوں کا کھانا اور پینا:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ o طَعَامُ الْاَثِيْمِ o كَالْمُهْلِ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ o كَغَلْىِ الْحَمِيْمِ o (الدخان:43-46)

یقیناً تھور کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا۔ پیپ کی طرح پیٹوں کے اندر کھولے گا۔

☆ جیسے اُبلتا ہوا گرم پانی کھولتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ o لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرَةٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ o فَمَا لِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ o فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ شُرْبَ الْهِيْمِ o (الواقعہ 51-55)

پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو ضرور تم تھور کے درخت سے کھانے والے ہو اور اسی سے پیٹوں کو بھرنے والے ہو اور پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا گرم پانی پینے والے ہو اور پینے والے ہو حیران دیوانوں کی طرح

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِىْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ o طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ o فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ o ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ o ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ o (الصافات:64-68)

یقیناً وہ پودہ ہے جو دوزخ کی تہہ میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی کونپل ایسی ہے جیسے سانپوں کے پھن ہوتے ہیں۔ یقیناً وہ اس سے کھانے والے ہیں

اور اسی سے اپنے پیٹوں کو بھرنے والے ہیں پھر ان کے لیے اس پر گرم کھولتے ہوئے پانی کی آمیزش ہوگی اور آخر کار ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ○ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ○ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ○ (الغاشیہ:5-7)

چشمے سے پلائے جائیں گے اور ان کے لیے خاردار جھاڑیوں کا کھانا ہوگا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے بچائے گا۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ○ لَا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ (الحاقہ 36-37) اور ان کا کھانا صرف پیپ کا ہوگا۔ جسے خطا کار لوگ ہی کھائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (المزمل:13) اور کھانا ہوگا گلے کو پکڑنے والا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ ○ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ (ابراہیم:16-17) اور اسے پیپ پلائی جائے گی وہ گھونٹ بھرے گا اور اسے نگل نہیں کر سکے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ ○ (الکہف:29)

اگر انھیں پانی پلایا جائے گا اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو ان کو ایسا پانی پلایا جائے گا۔ جو پیپ کی طرح ہوگا۔ جو چہروں کو جھلس دے گا وہ بُرا مشروب ہے

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ (ص: 57) یہی ہے پس اسے تم چکھو یعنی کھاؤ یہی ہے گرم کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَسُقُوْا

مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَ هُمْ ○ (محمد:15) اور گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جوان کی آنتیں کاٹ دے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (آل عمران:102)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر حالت میں مسلمان ہو کر ہی مرو۔

اور اس بارے میں فرمایا کہ اگر دوزخ کے تھور کا ایک قطرہ دنیا کے سمندر میں ڈال دیا جائے تو تمام اہل دُنیا کی زندگی دوبھر ہو جائے۔ تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا یہ پورا کھانا ہوگا۔ (ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ، ابن ماجہ، مسند امام احمد مستدرک حاکم الطبرانی فی الکبیر ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، الطیاسی ابن المنذر، ابن ابی حاتم الدر المنثور)

☆ حضرت ابوعمران الجونی رحمتہ اللہ علیہ آیت ان شجرۃ الزقوم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ انسان اس پودے سے جتنا نوچے گا اتنا ہی وہ خود نچ جائے گا۔ (ابن رجب فی الخویف)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے الضریع آگ میں ایک چیز ہے کانٹے دار جھاڑی سے مشابہ جو مصبر سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہے جس کا اللہ نے ضریع نام رکھا ہے جب دوزخی اسے کھائے گا تو نہ وہ پیٹ میں اترے گی اور نہ منہ کی طرف آئے گی وہ درمیان میں اٹکی رہے گی۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں فرمایا ہے کہ نہ وہ موٹا کرے اور نہ وہ بھوک مٹائے۔ (ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ الامن ضریع کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ اس

سے مراد الزقوم یعنی تھور کا درخت ہے۔ (عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو الجوزاء فرماتے ہیں کہ الضریع یعنی وہ کانٹا ہے کیسے موٹا ہو سکتا ہے۔ جو کانٹے کھائے گا؟ (ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ الضریع دوزخ کا ایک درخت ہے۔ (الدر المنثور، السیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الضریع کانٹے دار خشک پودا ہوتا ہے جس کے پتے نہیں ہوتے عرب اسے الضریع کہہ کر پکارتے ہیں اور الضریع کے آخرت میں آگ کے کانٹے ہوں گے۔ (تفسیر جامع البیان، جریر طبری)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی الہ عنہ فرماتے ہیں کہ الضریع ایک پتھر ہے۔ (ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل دوزخ پر بھوک مسلط کی جائے گی اور یہ بھی ان کے عذاب کے برابر ہوگی تو وہ فریاد کریں گے تو اُنھیں ضریع کانٹے دار جھاڑی کا کھانا دیا جائے گا۔ جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔ وہ پھر فریاد کریں گے تو اُنھیں ایسا کھانا دیا جائیگا۔ جو گلے میں اٹکے گا۔ وہ کہیں گے کہ دنیا میں وہ گلے کی بند کا علاج کوئی چیز پی کر کیا کرتے تھے۔ تو ان کی فریاد رسی کی جائے گی تو پینے کے لیے اُنھیں دوزخ کا کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائیگا۔ وہ بھی لوہے کے کانٹوں میں جب وہ ان کے چہروں کے قریب ہوگا تو ان کے چہروں کو جھلسا دے گا اور جب وہ پیٹوں کے اندر جائے گا۔ تو وہ پیٹ کے اندر کی ہر چیز کو کاٹ دے گا۔ پھر وہ کہیں گے کہ دوزخ کے خدمت گاروں کو بلاؤ۔ تو دوزخ کے خدمت گار بلائے جائیں گے تو دوزخی ان سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دُعا کرو کہ ایک دن کے لیے ہم سے عذاب کو ہلکا کر دے تو فرشتے کہیں گے کیا تمھارے رسول تمھارے پاس دلائل لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں وہ آئے تھے وہ فرشتے کہیں گے خود مانگ لو اور کافروں کی دُعا ضائع چلی جائے گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ کہیں گے کہ داروغہ جہنم کے مالک کو بلاؤ تو مالک کو بلائیں گے اور کہیں گے یا مالک تیرے رب کو ہمارے بارے میں فیصلہ

کر دینا چاہیے تو راوی فرماتے ہیں تو وہ اُنھیں جواب دے گا کہ تم ہمیشہ ٹھہرنے والے ہو۔ اعمش فرماتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کی دُعا اور مالک کے اُنھیں جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ کہیں گے کہ اپنے رب کو پکارو کیوں کہ تمھارے رب سے بہتر اور کوئی نہیں ہے تو وہ کہیں گے۔

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہماری بدنصیبی ہمارے آڑے آگئی کہ ہم گمراہ ہوگے
اے ہمارے پروردگار ہمیں یہاں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کام کیا۔ تو ہم ظالم ہوں گے۔

☆ راوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جواب دے گا "اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ" اُس میں دُور ہو جاؤ اور مجھ سے کلام مت کرو راوی فرماتے ہیں تو اس وقت وہ ہر بھلائی سے نا اُمید ہو جائیں گے اور اس موقعہ پر وہ چیخ و پکار کرنا اور بربادی کو پکارنا شروع کریں گے۔ (ترمذی شریف، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (المزمل: 13) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کانٹے دار کھانا ہے جو حلق میں اٹک جائے گا نہ نیچے جائے گا نہ اوپر آئے گا۔ (مستدرک حاکم، البیہقی فی البعث والنشور، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا مجمع زوائد، ابن جریر، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس ارشادِ باری تعالیٰ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔ (مستدرک حاکم، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں غسلین کے بارے میں نہیں جانتا لیکن میرا خیال ہے کہ وہ تھوہر کا درخت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ غسلین وہ خون اور پانی ہے جو دوزخیوں کے

گوشت سے بہتا ہے۔ (عبد بن حمید، ابن المنذر، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں۔ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ تَجَرَّعُهٗ (ابراہیم:16) ارشاد فرمایا وہ پانی اسے پیش کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا۔ تو جب اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کے سر کی کھال گر پڑے گی۔ جب وہ اسے پی لے گا تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور آخر کار دُبر سے نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ o (محمد:15) جب اُنھیں کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ (الکہف:29) اور وہ فریاد کریں گے اور اگر ان کی فریاد رسی ہوگی تو اُنھیں پیپ کی طرح کا پانی پلایا جائے گا۔ جو چہروں کو جھلس دے گا (ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، ابن المبارک، فی زوائد زہد، ابونعیم فی الحلیہ، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی الدنیا، تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید خدری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ ارشاد فرمایا کہ وہ زیتون کی تلچھٹ کی طرح ہے جب اس کے منہ قریب ہوگا تو اس کے چہرے کی کھال اسی میں گر پڑے گی اور اگر غسلین (پیپ) کا ایک ڈول دنیا کے اندر بہادیا جائے تو تمام اہل دنیا بدبودار ہو جائیں۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، البیہقی فی البعث والنشور، ابن حبان، تفسیر ابن جریر ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد شرب الھیم کے بارے میں فرماتے ہیں پیاسے اونٹوں کی طرح پینا مراد ہے (ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر درالمنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ شُرْبَ الْهِيْمِ کے بارے میں فرماتے ہیں وہ ایک بیماری ہے جو اونٹوں میں ہوتی ہے۔ جس میں وہ پیتے ہیں اور سیراب نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد

بن مَّاءٍ صَدِيْدٍ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیپ اور خون ہے (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر طبری، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت سدی عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایسا گرم پانی جس سے بڑھ کر کوئی گرم نہ ہو (ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب لوگ کسی انتہائی گرم چیز کو جبکہ کوئی چیز اس سے زیادہ گرم نہ ہو کہتے ہیں قد انتہی حرہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا من عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کہتے ہیں کہ اس چشمے پر جب سے وہ پیدا کیا گیا ہے آگ جلائی گئی ہے تو اس کی گرمی شدید ہو گئی ہے یعنی وہ سخت گرم ہو گیا۔ (البیہقی فی البعث، والنشور، تفسیر مجاہد، عبد بن حمید، تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ ارشاد باری تعالیٰ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ○ (النباء: 24-25) اس میں نہ ٹھنڈک اور نہ کوئی مشروب چکھ سکیں گے۔ بس کھولتا ہوا پانی اور پیپ ملے گی۔ (ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ پیپ بھی ایسی ہوگی جسے شدت ٹھنڈک کی وجہ سے چکھ نہیں سکیں گے۔ (مصنف عبد الرزاق، الدر المنثور)

☆ حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ الغساق، دوزخیوں کی بہنے والی پیپ ہے اور اسی طرح کی روایت حضرت ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ اور ابو رزین سے بھی ہے۔

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غساق، دوزخ میں ایک چشمہ ہے۔ جس کی طرف ہر زہریلے جاندار کا زہر بہتا ہے۔ یعنی سانپ بچھو وغیرہ کا جب یہ زہر بسی گھومتا ہے تو آدمی کو لا کر اس نہر میں ایک غوطہ دیتے ہیں جب وہ باہر نکلتا ہے تو اس کی کھال اور گوشت ہڈیوں سے الگ ہو چکا ہوتا ہے اور اس کی کھال اور گوشت اس کی دونوں ایڑیوں اور ٹخنوں کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے گوشت کو اپنے ٹخنوں میں ایسے کھینچتا ہے۔ جس طرح کوئی آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتے چلتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، الدر المنثور، الحافظ المنذری وغیرہ)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو شخص عادی شراب نوش ہو کر مرا اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پانی پلائے گا۔

عرض کیا گیا۔ نہر الغوطہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا یہ نہر زنا گار عورتوں کی شرمگاہوں سے بہتی ہے۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، موارد الظمآن)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر دوزخ سے ایک ڈول زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو کی شدت اور گرمی کی سختی سے مشرق سے مغرب تک لوگ اذیت ناک ہو جائیں اور اگر دوزخ کے انگاروں میں سے ایک انگارہ زمین پر آجائے تو مشرق سے مغرب تک لوگ اس کی گرمی محسوس کریں۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، ھیثمی، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت مغیث بن سمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی آدمی کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا۔ انتظار کرو تا کہ ہم تمھیں کوئی تحفہ دیں تو زہریلے سانپوں اور ناگوں کے زہر کا ایک پیالہ لایا جائے گا۔ جب وہ اسے اپنے منہ کے پاس لائے گا تو گوشت الگ اور ہڈیاں الگ ہو جائیں گی۔ (روایت ہناد)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب اہل دوزخ بھوک سے فریاد کریں گے تو اُنھیں تھوہر کا درخت کھانے کو دیا جائے گا جسے کھائیں گے تو ان کے چہرے اور ان کی کھالیں زخمی ہو جائیں گی اور اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرے تو اُنھیں ان کی کھالوں اور چہروں کی بدبو سے پہچان لے گا۔ پھر ان پر پیاس طاری کی جائے گی تو وہ فریاد کریں گے جس کے بدلے میں اُنھیں پگھلا ہوا تانبا دیا جائے گا۔ جو انتہائی گرم ہوگا۔ جب وہ اسے اپنے مونہوں اور چہروں کے قریب لائیں گے تو ان کی کھالیں ان کے چہروں اور مونہوں سے گر پڑیں گی اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا کٹ جائے گا اور وہ چل رہے ہوں گے تو ان کی آنتیں اور کھالیں (پیروں پر) گری ہوں گی۔ پھر اُنھیں لوہے کے ہتھوڑوں سے پیٹا جائے گا۔ کہ ان کا بند بند اپنی جگہ سے جُدا ہو جائے گا اور وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ الاولیاء)

دوزخ کے بچھو اور مکھیاں:

☆ زِدْنَا هُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ○ (النحل: 88) ہم نے ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کر دیا ہے اس وجہ سے کہ وہ فساد مچاتے تھے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:180) جلد ہی قیامت کے روز اُنھیں اپنے بخل کرنے کی وجہ سے طوق پہنائے جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ إلی آخرہٖ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے لیے بچھوؤں کے عذاب کا اضافہ ہوگا۔ جن کی کچلیاں لمبے کی طرح ہوں گی۔ (مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر طبری، مصنف ابن ابی شیبہ، تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ O (ص:61) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس عذاب سے مراد سانپوں اور اژدھوں کا عذاب ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، حافظ الہیثمی مجمع الزوائد، الدر المنثور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم)

☆ حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں بڑے بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے سانپ ہیں جن میں سے کوئی ایک دفعہ ڈس لے تو انسان 40 برس تک اس کی ٹیس محسوس کرے اور یقیناً دوزخ میں خچروں جیسے بچھو ہیں۔ جن میں سے اگر کوئی ڈس لے تو اس کی ٹیس انسان 40 برس تک محسوس کرے گا۔ (مسند امام احمد مستدرک حاکم ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، مجمع الزوائد)

☆ حضرت یزید بن شجرہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ساحل سمندر کی طرح سے ایک ساحل ہے جس میں کاٹنے والے کیڑے مکوڑے اور بختی اونٹوں جیسے سانپ ہیں اور سرکش خچروں جیسے بچھو ہیں۔ جب اہل دوزخ عذاب میں آسانی کا سوال کریں گے تو ان سے کہا جائے گا یہاں سے نکل کر ساحل کی طرف جاؤ (جب وہ وہاں جائیں گے) تو اُنھیں ان کے ہونٹوں چہروں اور پہلوؤں کو یہ زہریلے کیڑے مکوڑے چپٹ جائیں گے۔ جن کی تعداد اللہ کو معلوم ہے جس سے ان کی کھال اتر جائے گی وہ واپس لوٹیں گے تو ایک بڑے دوزخ کی طرف بلائے جائیں گے تو ان پر خارش مسلط کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اپنے دل پر کھجائے گا تو اس سے ہڈیاں نمایاں ہوجائیں گی۔ تو اس سے پوچھا جائے گا ارے فلاں شخص کیا

اس سے تجھے اذیت ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا ہاں۔ تو اسے کہا جائے گا۔ یہ اذیت اسی وجہ سے ہے کہ تو مومنوں کو اذیت دیتا تھا۔ (ابن المبارک فی زہد، مستدرک حاکم، البیہقی فی البعث والنشور، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست ذکر فرماتے ہیں کہ چوتھے آسمان پر دوزخ کی گندھک ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ کہ یہ آگ کی گندھک ہے۔ ارشاد فرمایا ہاں اور اس ذاتِ گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دوزخ میں گندھک کی ایسی وادیاں ہیں جن میں اگر بڑے بلند پہاڑوں کو چھوڑا جائے تو وہ پگھل جائیں اور پانچویں آسمان پر دوزخ کے اژدھے ہیں جن کے منہ وادیوں کی طرح لمبے چوڑے ہیں۔ جو اگر کسی کافر کو ڈس لیں گے تو اس کی ہڈی پر گوشت باقی نہ رہے گا اور چھٹے آسمان پر دوزخ کے بچھو ہیں جن میں سے چھوٹے سے چھوٹا بچھو بھی پالان پڑی ہوئی خچر کی طرح ہے جب وہ کسی کافر کو ڈنک مارے گا تو وہ ڈنک اسے دوزخ کی گرمی بھلا دے گا۔ (مستدرک حاکم الترغیب والترہیب، للمنذری)

☆ اسی طرح کی روایت ابو شیخ نے حضرت حسان بن عطیہ وغیرہ سے موقوفاً درج کی ہے (کتاب العظمت)

☆ حضرت ابن عمرو بن میمون رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر اپنی جلد اور گوشت میں درندوں جیسی کیڑوں کی سرسراہٹ محسوس کرے گا۔ (ابن المبارک فی زوائد، زہد البیقی فی البعث والنشور، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہد کی مکھی کے علاوہ ہر قسم کی مکھی دوزخ میں موجود ہوگی (حافظ الہیثمی فی مجمع الزوائد، الطبرانی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل مؤذی فی النار کہ ہر اذیت دینے والا دوزخ میں ہوگا (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد)

☆ امام قرطبی اس کی تشریح دو طریقوں سے کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہر موذی دوزخ میں

ہوگا سے یہ مراد ہے کہ جس نے لوگوں کو دنیا میں اذیت دی اسے قیامت کے روز دوزخ میں عذاب ہوگا۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہر اذیت دینے والا درندہ اور حشرات الارض وغیرہ دوزخ میں موجود ہوں گے۔ جو سرکش دوزخیوں کو عذاب دیں گے۔ (تذکرہ امام قرطبی)

سورج اور چاند کے دوزخ میں ڈالے جانے کی روایات:

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند دوزخ میں دو پاگل بیلوں کی طرح ہوں گے (ابو شیخ فی العظمت ،الطیالسی، الحافظ الہیثمی)

☆ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند ایسے دو نور ہوں گے۔ جو قیامت کے روز لپیٹ کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

☆ تو حضرت حسن نے فرمایا ان دونوں کا قصور کیا ہوگا؟ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کر رہا ہوں۔ تو جناب الحسن خاموش ہو گئے۔ (بزار، بذریعہ ابن حجر، فی فتح الباری)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند پیدا فرمائے پھر بتایا کہ دو دونوں دوزخ میں ہوں گے کہیں اور ٹھکانہ تلاش نہیں کر سکیں گے۔ (ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت عطا بن یسار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے یہ آیت پڑھی وجمع الشمس والقمر القیامہ (آیت 9) کہ یہ دونوں یعنی سورج اور چاند قیامت کے روز سمندر میں ڈالے جائیں گے تو سمندر اللہ تعالیٰ کا بڑا دوزخ بن جائے گا۔ (ابن جریر، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور، تفسیر جامع البیان قرطبی)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے روز) سورج اور چاند لائے جائیں گے۔ اس لیے کہ ان کی اللہ کے سوا پوجا ہوتی رہی اور کافروں کو لاجواب کرنے کے لیے بھی اور دوزخ کی آگ ان دونوں کے لیے عذاب نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ وہ دونوں جماد یعنی

ٹھوس اور بے جان ہیں۔(فتح الباری،شرح صحیح بخاری)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ اُنھوں نے کعب الاحبار کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ایک یہودی روایت ہے جو وہ اسلام میں شامل کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اُنھیں عذاب دے حالانکہ وہ دونوں اس کی اطاعت میں دن رات سرگردان ہیں۔پھر اُنھوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ اپنی تخلیق کے مطابق ہو جائیں گے اور وہ عرش الٰہی کا نور ہیں۔اسی سے جالیں گے۔(تذکرہ امام قرطبی)

دوزخ کے انتہائی نچلے مقامات:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (الانعام:132)اور ہر ایک کے لیے ان کے عملوں کے مطابق مقامات ہوں گے درجات وہ مقامات اور منازل ہیں جو دوزخ کے انتہائی نچلے درجے کے ساتھ مخصوص ہیں اور جو اوپر کے مقامات ہوتے ہیں۔اُنھیں درجات کہتے ہیں۔(تفسیر قرطبی،تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (الانساء:145)یقیناً منافق لوگ دوزخ کے انتہائی نچلے مقام پر ہوں گے۔(فاریابی ابن ابی شیبہ الہناد،ابن ابی الدنیا،تفسیر ابن جریر،ابن المنذر،ابن ابی حاتم، الدر المنثور،تفسیر ابن کثیر،تفسیر قرطبی)

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک کنواں ہے جس کا دروازہ ابھی تک نہیں کھولا گیا۔وہ بند ہے۔دوزخ جب سے پیدا ہوئی ہے۔اس پر کوئی ایسا دن نہیں آیا کہ اس نے اس کنویں سے جو دوزخ کا انتہائی نچلا مقام ہے اللہ کی پناہ نہ مانگی ہو

کافر کی ہڈیوں اور جلد کی موٹائی:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ براہِ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔کہ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین دن کے سفر کے برابر ہوگا اور امام بیہقی نے پانچ دن روایت کیا ہے۔(بخاری شریف،مسلم شریف،امام بیہقی)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ کافر کے جسم کی گہرائی اس وجہ سے ہوگی کہ اُسے خوب عذاب ہو اور پھر یہ بعض کے لیے ہوگا اور یہ دوسری حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تکبر کرنے والے اکڑ باز چیونٹی جتنے مردوں کی طرح اُٹھائے جائیں گے اور اُنھیں دوزخ کے قید خانوں کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔ جسے بولس کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دوزخ میں کافروں کے عذاب کے لحاظ سے مختلف درجات ہیں۔ جیسا کہ کتاب وسنت سے معلوم ہوا ہے اور ہو یہ بات قطعی طور پر جانتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور عام مسلمانوں کو قتل کرنے والے برابر نہیں ہیں اور وہ شخص جس نے محض کفر کیا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ معاملہ اچھا رکھا ہے۔ وہ انبیاء اور مسلمانوں کو قتل کرنے والے سے بہتر حالت میں ہوگا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ کافر کی ڈاڑھ یا فرمایا کافر کی نوکیلی کچلی دوزخ میں اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کے سفر کے برابر ہوگی۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کافر کی ڈاڑھ کوہِ احد کے برابر اور اس کی ران بیضا پہاڑ کی طرح اور اس کے چوتڑ (مقعد) مکہ اور مدینہ کی مسافت کے برابر اور جلد کی موٹائی بیالیس گز جباری گز کے حساب سے ہوگی۔ (ترمذی شریف، تہذیب التہذیب، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ کافر کی ڈاڑھ قیامت کے روز اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی جلد ستر گز کی اور اس کی ران بیضاء پہاڑ جتنی بڑی اور دوزخ میں اُس کی مقعد جو فاصلہ میرے اور ربذہ کے درمیان ہے اُس کے برابر ہوگی۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی، البیہقی، فی البعث والنشور، ابن المبارک فی زوائد الزہد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر کا پیٹ اضم پہاڑ کے برابر ہوگا (مستدرک حاکم، الذہبی فی التخیص)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ دوزخ میں کافروں کے قد کاٹھ بڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کی کان کی دولوؤں کے درمیان کندھوں کے درمیان سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور اس کی جلد (چمڑے) کی موٹائی ستر گز کی اور ڈاڑھ کوہِ اُحد کے برابر ہوگی۔ (مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ سجین میں قیامت کے روز کافر اپنی زبان کھینچے ہوئے جائے گا اور لوگ اُسے لتڑ رہے ہوں گے۔ (ترمذی شریف، البیہقی فی البعث، والنشور العجلانی اصحاری، تہذیب التہذیب)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر اور جلد کی موٹائی جباری گز کے مطابق چالیس گز کے برابر ہوگی۔ (بزار، مجمع الزوائد، تہذیب التہذیب، مختصر الکامل، تہذیب المال)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ فرمایا ہے کہ کافر کی مقعد دوزخ میں تین دن کے سفر کے برابر اور ہر ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر اور اُس کی ران ورقان پہاڑ کے برابر اور جلد گوشت کے برابر اور ہڈی چالیس گز کی ہوگی۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، ابویعلی، مجمع الزوائد، تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ دوزخ کتنی کشادہ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں؟ فرمایا۔ ان کے ایک کان اور کندھے کے درمیان تک کا فاصلہ ستر میل کی مسافت کے برابر ہے۔ دوزخ میں پیپ اور خون کی ندیاں بہتی ہیں۔ میں نے کہا کیا نہریں؟ فرمایا نہیں بلکہ بڑی بڑی ندیاں (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی، ابونعیم فی الحلیہ، البغوی فی شرح السنۃ، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ دوزخ میں آدمی کا قد بڑا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی ایک ڈاڑھ کوہِ اُحد کے برابر ہوگی۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت حارث بن اُقیش رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت فرماتے ہیں۔ کہ میری امت میں سے ایک آدمی دوزخ میں بڑے قد کاٹھ کا ہو جائے گا۔ یہاں تک اُحد پہاڑ اس کے جسم کا ایک کونہ دکھائی دے گا (ابنِ ماجہ شریف مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، حافظ الہیثمی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سعید المقبری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (القیامۃ: 161) اور جو شخص خیانت کرے گا وہ قیامت کے روز خیانت کی چیز کے ساتھ آئے گا ایک شخص ایک ہزار درہم خیانت کرتا ہے اور دو ہزار درہم کی خیانت کرتا ہے۔ وہ قیامت کے روز اسے لے کر آئے گا۔ کیا خیال ہے جو شخص 100 اونٹ 200 اونٹ کی خیانت کرتا ہے اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ فرمایا دیکھو جس کی ڈاڑھ احد پہاڑ کی طرح ہو اور جس کی ران کوہِ ورقان جیسی ہو اور اس کی پنڈلی کوہ بیضاء کی طرح ہو اور اس کی نشست مدینہ سے لے کر ربذہ تک ہو کیا وہ اس طرح سے نہیں اُٹھائے گا۔ (ہناد ابی ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر کی ڈاڑھ قیامت کے روز احد پہاڑ سے بڑی ہوگی قد کاٹھ بڑے ہوں گے تاکہ وہ خوب عذاب چکھیں۔ (ابن المبارک فی الزہد، زوائد الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص خزانہ جمع کرتا ہے اور درہم دینار ذخیرہ کرتا ہے۔ تو اس کی جلد کشادہ کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ہر دینار اور درہم الگ الگ (گرم کر کے) رکھا جائے گا۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ جہنمی کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے کہ اس کی ران دوزخ میں احد پہاڑ جیسی اور اس کی ڈاڑھ کوہ بیضاء جیسی ہوگی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔ (الطبرانی)

☆ فائدہ: احد البیضاء اور ورقان مدینہ منورہ کے پہاڑ ہیں اور ربذہ وہاں کی ایک بستی ہے۔

تنبیہ:

ذراع الجبار یعنی جباری گز ابن حبان وغیرہ فرماتے ہیں کہ وہ یمن کا بادشاہ تھا۔ جس کا

مخصوص مقدار کا ایک گز مشہور تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ایران کا بادشاہ تھا اور المنذری نے اسے الترغیب والترہیب میں بیان کیا ہے اور امام البیہقی رحمہا اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جبار سے مراد بھاری گز ہے اور ہوسکتا ہے کہ جبار جبار ہو یعنی ظالموں میں سے ایک بادشاہ اور امام الذہبی مستدرک کے مختصر میں فرماتے ہیں کہ یہ کسی چیز کا وصف نہیں ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے تم کہتے ہو ذراع الخیاط درزی کا گز ذراع النجار، یعنی بڑھئی کا گز۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا دلوں میں جھانکنا

دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کا دلوں کے اندر تک پہنچ جانا:

وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ○ (الھمزہ: 5-6-7)

☆ حضرت ابوعمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً دوزخ کی آگ دوزخیوں کو کھائے گی۔ یہاں تک کہ اُن کے دلوں کے اندر تک پہنچ جائے گی (اور اُنھیں جلا کر رکھ دے گی) اور دوبارہ اسی طرح سے آئے گی اور اُن کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔ یہاں تک ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا (آیت مذکورہ بالا سے یہی مراد ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر، مجمع الزوائد)

دائمی عذاب کی مزید کیفیت:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ○ (النساء: 56)

جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کے بدلے میں ان کی اور کھالیں بدل دیں گے۔ تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ۝(ابراھیم :17)

اور موت اُسے ہر طرف سے گھیرے ہوگی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے نہایت سخت عذاب ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر کے وقت فرمایا کہ ایک ساعت میں 100 دفعہ یہ تبدیلی ہوگی تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے ہی سُنا ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط، ابن ابی حاتم، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر، مجمع الزوائد للھیثمی)

☆ حضرت ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں یہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی میں 120 مرتبہ یہ تبدیلی ہوگی۔ (الدر المنثور، ابن مردویہ، تفسیر ابن کثیر)

☆ بیہقی کے یہ الفاظ ہیں کہ کھالیں جل جائیں گی پھر ایک ساعت میں 600 مرتبہ نئے سرے سے بن جائیں گی۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی۔ تو کاغذ کی طرح سے ان کی سفید جلدیں بدل دیں گے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آگ اُنھیں ایک دن میں ستر ہزار (70000) مرتبہ جلائے گی۔ جب اُنھیں جلا دے گی تو ان سے کہا جائے گا کہ پہلے کی طرح ہو جاؤ تو وہ پہلے کی طرح ہو جائیں گی۔ (ابن المبارک فی زوائد الزہد، ابن ابی شیبہ، البیہقی، فی البعث والنشور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی فرمائی ارے ابو حذیفہ دوزخ میں درندے اور آگ کے کتے ہیں اور آگ

کے کانٹے ہیں اور آگ کی تلواریں ہیں اور فرشتے دوزخیوں کو ان کانٹوں کے ساتھ گلوں سے لٹکا کر ان تلواروں سے ان کے بند بند کاٹیں گے اور ان کے بند ان درندوں اور کتوں کو ڈال دیں گے۔ جب کوئی بند کاٹیں گے تو اس کی جگہ نیا عضو بنا دیں گے۔ (ابن الدنیا، تفسیر، الدر المنثور)

عذاب کی مزید کیفیتیں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ (المومنون: 104) دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور وہ دوزخ میں کُوتے رہیں گے

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مراد اس سے آگ کا بھوننا ہے کہ اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے نصف تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ ڈھیلا ہو کر ناف تک پہنچے گا۔ (ترمذی شریف،)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ جیسے سری بھونی ہوئی ہو کہ دانت نمایاں ہوں گے اور ان کے ہونٹ چڑھے ہوں گے (ہناد فی الزہد، ابن ابی شیبہ، امام طبری، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت فرماتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جائیں گے تو ایک گردن اُنھیں اُچک لے گی اور آگ کی ایک لپٹ اُنھیں جھلسا دے گی اور وہ ہڈیوں پر گوشت نہیں چھوڑے گی۔ بلکہ اسے مخنوں کے اوپر ڈال دے گی (ابن ابی حاتم، الطبرانی فی الاوسط، ابونعیم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ کہ ان کے چہروں کو آگ جھلسا دے گی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آگ کی ایک ہی لپٹ اُنھیں جھلسا دے گی اور ہڈیوں پر گوشت باقی نہیں رہے گا۔ ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔ (ابونعیم فی الحلیہ الاولیاء، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ کے بارے میں فرمایا کہ آگ کی ایک ہی لپٹ اُنھیں جھلسا دے گی

اوران کے گوشت ان کی ایڑیوں پر بہ جائیں گے۔(ابن مردویہ الضیاء، الدر المنثور)

☆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ آیت لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ کہ وہ آگ چہروں کو جھلسا دینے والی ہے فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ بدل جائیں گے حتیٰ کہ سیاہ پڑ جائیں گے۔(ہناد فی الزہد، تفسیر طبری، مصنف ابن ابی شیبہ)

دوزخیوں کی چیخ وپکار، ان کی حسرت وافسوس ان کی پیپ ان کا ہلاکت اور بربادی کو پکارنا اوران کا اہل جنت دوزخ کے خدمت گاروں اور داروغہ جہنم مالک اور اپنے رب کریم سے اور دوزخ کے نگاہ بانوں سے فریادیں کرنا اوران کا بہرہ ہو جانا اوران کے چہروں کے سیاہ ہونے کا بیان:

☆ اورارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ○ (التوبہ:82) انھیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ (ہود:106) دوزخ میں ان کی آہ پکار اور چیخیں ہوں گی۔

☆ اورارشاد باری تعالیٰ ہے لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (الانبیاء:100) دوزخ میں ان کی چیخ وپکار ہوگی جو سُنی نہیں جائے گی۔

☆ اورارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ○ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (الفرقان:13-14)

جب وہ دوزخ میں تنگ مقام پر جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں ہلاکت کو پکاریں گے۔(تو انھیں کہا جائے گا) آج ایک ہلاکت کو مت پکارو بلکہ زیادہ ہلاکتوں کو پکارو۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ (الاعراف:50)

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر ہماری طرف پانی بہاؤ یا جو کچھ اللہ نے تمھیں دیا ہے (وہ ہمیں دو)

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ (غافر:49)

اور دوزخی دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے اپنے رب سے دُعا کرو کہ ایک دن کے لیے ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (الزخرف:77) اور دوزخی پکاریں گے اے مالک تیرے پروردگار کو ہمارا فیصلہ کر دینا چاہیے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا (المومنون:106)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ارشاد باری تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۝ کہ انھیں تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا چاہیے۔ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ اس میں جتنا زیادہ چاہے ہنس لو آخر اس نے ختم ہو جانا ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ تو اس آخرت کے لیے رُوؤ جو کبھی ختم نہیں ہوگی (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں پر رونا طاری کیا جائے گا اور اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے اور خون رونا شروع کریں گے اور یہاں تک کہ آنسوؤں کے جاری رہنے سے ان کے چہروں پر کھالیاں سی بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ

چل پڑیں (ابن ماجہ شریف، البیہقی فی البعث والنشور، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ اے بدنصیبوں کے گروہ! دنیا میں تم نے رونا چھوڑ دیا۔ (ہناد فی الزہد، ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم)

☆ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ اہل دوزخ اتنا روئیں گے۔ کہ ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چل سکیں گی اور پھر وہ خون کے آنسو رونا شروع کریں گے (مستدرک حاکم، امام الذہبی)

☆ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تَبْکِیَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ'' اے اللہ کریم! مجھے ایسی آنسو برسانے والی آنکھیں عطا فرمایا جو آنسو بھر کر روئیں اور تیری خشیت سے شفا پائیں۔ کہتے ہیں کہ دوزخیوں کے آنسو خون اور ڈاڑھیں آگ کا انگارہ ہوں گی (امام احمد بن حنبل فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت زید بن رفیع رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ جب دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے۔ تو وہ ایک عرصہ تک آنسو بہاتے رہیں گے اور پھر کچھ عرصہ تک پیپ کے آنسو روئیں گے۔ تو دوزخ کے داروغے ان سے کہیں گے ؟ کیا تم آج کسی کو پاتے ہو جس سے فریاد کر سکو؟ تو بلند آواز سے جنتیوں کو پکاریں گے۔ اے جنتیو! ارے ہمارے ماں باپو۔ اے ہماری اولادو، ہم قبروں سے پیاسے نکلے ہیں اور ہم میدانِ حشر میں عرصہ سے پیاسے ہیں اور اب ہم پیاسے ہیں۔ ہماری طرف بھی پانی بہاؤ۔ یا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمھیں دیا ہے۔ اس میں سے ہمیں کچھ دو اس طرح وہ چالیس برس تک پکارتے رہیں گے۔ لیکن اُنھیں جواب نہیں ملے گا اور پھر اُنھیں جواب ملے گا کہ تم دوزخ میں ہی رہو گے۔ تو وہ خیر سے مایوس ہو جائیں گے۔ (ابن الدنیا، تفسیر الدر المنثور، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو پکارے گا اور کہے گا میرے بھائی! میری مدد کرو۔ میں جل گیا ہوں۔ تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں کے لیے حرام فرما دی ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر)

☆ امام بیہقی روایت فرماتے ہیں کہ دوزخیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا۔ کہ اگر ان کے آنسوؤں کے پانی میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ چل پڑیں۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آیت لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ○ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ دونوں شدید اور ضعیف آواز ہیں (تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت محمد بن کعب القرظی رحمتہ اللہ علیہ اس مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ دوزخ میں دوزخی سخت آواز میں چیخیں چلائیں گے اور دوزخ بھی سخت آواز نکالے گی۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی وجہ سے الزفیر لمبے سانس اور الشہیق زور سے رونے کو کہتے ہیں۔ (البیہقی فی البعث، والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب دوزخ میں ہمیشہ رہنے والا باقی رہ جائے گا۔ تو اُسے لوہے کے صندوق میں دوزخ کے نیچے کے درجہ میں بند کیا جائے گا۔ جسے لوہے کی کیلیں لگی ہوں گی۔ پھر ان صندوقوں کو ایک دوسرے لوہے کے صندوق میں بند کیا جائے گا اور وہ صندوق دوزخ کی نچلی تہہ میں پھینک دیے جائیں گے۔ تو ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا۔ کہ ایسا عذاب دوزخ میں کسی کو نہیں ہوا۔ پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ○ کہ ان کی دوزخ میں چیخ وپکار ہوگی اور ان کی کوئی فریاد نہیں سُنے گا (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے کنارہ کش ہونا چاہے گا۔ تو وہ ہر ایک دوزخی کے لیے ایک صندوق آگ کا اُس کے عمل کے مطابق تیار فرمائے گا اور اس پر آگ کے تالے لگا دیے جائیں گے اور آگ کے ہی کیل لگائے جائیں گے اور اس صندوق کو ایک آگ کے ایک دوسرے صندوق میں بند کر دیا جائے گا اور اس آیت سے یہی مُراد ہے۔ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ (الاعراف: 41) کہ اُن کے لیے دوزخ کے بچھونے اور اوپر آگ کے لحاف ہوں گے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، تفسیر

الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں اور ان میں ایک دوزخی آدمی ہو اور وہ سانس لے اور وہ سانس ان لوگوں تک پہنچے تو تمام مسجد ان لوگوں سمیت جل جائے (تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر دوزخ کا ایک آدمی دنیا کی طرف آجائے تو اہل دُنیا اس کے وحشت ناک منظر اور بدبو سے ہی مر جائیں۔ (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت یحیٰ بن ابی اُسید روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ **اذا ألقوا منها مكانا ضيقا مقرنين (الفرقان:13)** جب وہ اس میں ایک تنگ مقام پر جکڑ کر ڈال دیے جائیں گے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ دوزخ میں اس طرح سے زبردستی ٹھونسے جائیں گے۔ جس طرح سے کیل دیوار میں ٹھونکی جاتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ جہنم کافر پر ایسے تنگ ہوگی۔ جیسے چھلا نیزے سے تنگ ہوتا ہے۔ (ابن المبارک فی زوائد زہد، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل دوزخ داروغہ جہنم مالک کو پکاریں گے اے مالک آپؐ کے رب کو ہمارا فیصلہ کر دینا چاہیے تو وہ چالیس برس تک اُنھیں جواب نہیں دے گا۔ پھر اُنھیں جواب دے گا کہ تم مستقل یہیں رہو گے۔ پھر وہ اپنے پروردگار کو پکاریں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال لے۔ اگر ہم پھر دوبارہ کریں تو ہم ظالم۔ پھر اُنھیں دُنیا کی طرح چھوڑ دے گا۔ اُنھیں کوئی جواب نہیں دے گا۔ پھر اُنھیں جواب دے گا اسی میں ناکام ہو کر رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ راوی فرماتے ہیں اس کے بعد لوگوں نے ایک بات منہ سے نہیں نکالی۔ بس وہ آہ وبکا کرتے رہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ہناد بن السدی، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور، البغوی فی شرح السنۃ وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ونادو! یا مالک کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہزار سال کے وقفہ کے بعد انھیں جواب دے گا تم یہیں رہو گے۔ (مستدرک حاکم الذہبی، ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث والنشور، مصنف عبدالرزاق، فاریابی، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخیوں کی پانچ دُعائیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں چار دُعاؤں کا جواب دے گا۔ جب پانچویں ہوگی تو اس کے بعد وہ کبھی بھی بول نہیں سکیں گے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس سے نکلنے کی کوئی صورت ہے تو اللہ تعالیٰ اُنھیں جواب فرمائے گا۔ کہ حقیقت یہ ہے جب ایک اللہ کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کر دیا اور جب اس کی ذات کے ساتھ شریک کیا جانے لگا تو تم مان جاتے تھے اب فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہوگا۔ جو بلند و بالا اور بڑا ہے۔ پھر وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہمیں بینائی عطا فرما۔ ہمیں سماعت عطا کر تو ہم واپس جا کر نیک عمل کریں اور ہم تیری ذات پر یقین رکھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُنھیں جواب دے گا تو تم چکھو کہ تم اس دن کی حاضری کو بھول گئے۔ اب ہم تمھیں بُھلا دیں گے۔ اب ہمیشگی کا عذاب چکھتے رہو۔ اپنے عملوں کی وجہ سے پھر وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑے سے عرصے کی مہلت دے۔ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور تیرے رسولوں کی پیروی کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُنھیں جواب دے گا کیا ہم نے تمھیں زندگی نہیں بخشی تھی۔ جس نے نصیحت حاصل کرنا تھی اس نے کر لی اور تمھارے پاس ڈرانے والا آیا تھا۔ تو اب عذاب کو بھگتو۔ اب ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پھر وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ ہو گئے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں یہاں سے نکال لے۔ اگر پھر ہم نے ایسا کیا تو پھر ہم ظالم ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُنھیں جواب دے گا۔ دفع ہو جاؤ۔ اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو اور اس کے بعد وہ کبھی بات نہیں کر سکیں گے۔ (ابن المنذر، البیہقی، فی شعب الایمان، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اہل دوزخ سے کہے گا ہٹو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ تو ان کے چہرے گوشت کا ایک لوتھڑا سا ہو جائیں گے۔ جن میں نہ منہ ہوں گے نہ نتھنے ہوں گے اور ان کی سانس پیٹ میں ہی گھومتی رہے گی اور ان پر آگ کے سانپ اور آگ کے بچھو گریں گے کہ اگر ان میں سے ایک سانپ مشرق سے پھونک مارے تو مغرب تک جل جائے اور اگر ان میں سے ایک بچھو ایک دوزخی کو ڈنک مارے تو وہ آخیر تک سب جل جائے۔ وہ ان پر مسلط ہوں گے۔ اور وہ ان کو ڈنگ ماریں وہ زہر ان کے گوشت اور جلدوں میں سرایت کر جائے گی اور وہ اس کی دھمک جنگل کے وحشیوں کی سی محسوس کریں گے۔ (ابن ابی دنیا، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اس امت کے ظالم لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ (عدی الضیاً)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔ دوزخیوں کے عذاب میں شریک ہوگا مجرموں کا آدھا عذاب اسے رہے گا۔ (البیہقی فی شعب الایمان)

☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ابو طالب کو کچھ فائدہ ہوگا۔ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں سے ناراض ہوتے تھے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں وہ دوزخ کے ایک حصے ضحضاح میں ہوں گے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے انتہائی نچلے درجے میں ہوتے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ اور مسلم شریف کے الفاظ اس طرح سے ہیں میں نے اُنھیں دوزخ کی موجوں یعنی گہرے پانی میں پایا اور اُنھیں نکال کر ضحضاح یعنی پایاب دوزخ میں لے آیا۔ (مسلم شریف، البزار)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب کا ذکر ہوا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا اُمید ہے کہ قیامت کے دن میری سفارش اُنھیں فائدہ دے۔ تو اسے آگ کے پایاب حصے میں رکھا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے گے جس سے ان کا دماغ کھولے گا (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اہل دوزخ میں سے سب سے زیادہ عذاب جناب ابوطالب کو ہوگا اور اُنھیں آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے۔ جس سے ان کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا اور وہ سمجھیں گے کہ اس سے زیادہ شدید عذاب کسی کو نہیں ہو رہا۔ حالانکہ وہ آسان ترین عذاب ہوگا۔ (مسلم شریف)

☆ حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ دوزخیوں سے سب سے زیادہ ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جسے آگ کے دو جوتے اور دو کھسے پہنائے جائیں گے۔ جن کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا اور وہ سمجھتا ہوگا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب اور کسی کو نہیں ہے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہوگا۔ (مسلم شریف، مستدرک حاکم)

توحید پر مرنے والوں میں سے جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا:

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ دوزخ میں دوزخی نہ مریں گے نہ جئیں گے۔ ہاں کچھ لوگ جنھوں نے کچھ گناہ کیے ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُنھیں ماردے گا۔ یہاں تک کہ جب جل کر کوئلہ ہوجائیں گے۔ تو ان کے لیے سفارش کی اجازت ہوگی اور وہ آکر نہر پر بکھر جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے اہل جنت ان پر بھی کچھ بہاؤ۔ تو وہ اس طرح اُگیں گے۔ جس طرح ایک دانہ سیلاب کے ریلے میں اُگتا ہے۔ (مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، الداری)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ عاصیوں کے لیے یہ موت حقیقی ہوگی۔ کیونکہ مصدر کے ساتھ اس کی تاکید فرمائی ہے اور یہ اُن کی تکریم ہوگی۔ کہ اُنھیں عذاب کے الم کا احساس نہیں ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ اگر وہ عذاب محسوس نہیں کریں گے۔ تو اُنھیں دوزخ میں داخل کرنے سے کیا فائدہ؟ کہ وہ عذاب محسوس نہ کریں۔ ہم جواب میں کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ اُنھیں ادب سکھانے کے لیے دوزخ میں داخل کریں۔ چاہے اس میں اُنھیں عذاب نہ ہو اور عرصہ سے وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہیں گے اور اس قید میں یہ محرومی ہی باعث اذیت

ہوگی۔ کیونکہ قید میں رہنا بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔ چاہے وہ بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے نہ بھی ہوں (تذکرہ امام قرطبی)

☆ فرماتے ہیں ہوسکتا ہے کہ پہلے اُنھیں عذاب ہو اور اس کے بعد وہ مرجائیں طویل عذاب میں اُن کی حالت مختلف ہو اور وہ ان کے جرائم کے مطابق مختلف نوعیت کی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُنھیں موت کے دوران میں یہ عذاب ہو اور یہ کہ ان کی اذیت کفار کی اذیت سے کم ہو۔ کیونکہ مرنے میں عذاب کی اذیت نسبتاً کم ہوگی۔ جو زندوں کو ہوگی اور اُس کی دلیل یہ آیت ہے۔ وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءَ الْعَذَابِ (غافر:45) اور یہ بتایا ہے کہ جب وہ اُٹھیں گے۔ تو ان کا عذاب مرنے والوں کی نسبت شدید ہوگا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے کم درجہ کے جنتی وہ خوش نصیب ہوں گے۔ جنھیں اللہ تعالیٰ دوزخ سے نکالے گا اور رب کریم اُنھیں رحمت بخشے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ وہ میدان حشر میں ظاہر ہوں گے اور وہ زمین سے ایسے نکلیں گے۔ جیسے سبزہ زمین سے اُگتا ہے۔ یہاں تک کہ جب روحیں اُن کے جسموں میں داخل ہوں گی۔ تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوزخ سے نکالا ہے اور ہمارے جسموں میں رُوح ڈال دی ہے۔ تو ہمارے چہرے بھی دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے چہرے دوزخ کی طرف سے ہٹادے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد)

عذاب کے لحاظ سے دوزخیوں کے مختلف درجے:

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بعض دوزخیوں کو آگ ٹخنوں تک پہنچے گی اور بعض کو گھٹنوں تک اور بعض کو پہلو تک اور بعض کے گلے تک پہنچ جائے گی۔ (سابقہ حوالہ)

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کے لیے دوزخ کی آگ حمام کی گرمی کی طرح ہوگی۔ (حافظ الہیثمی، محمد بن الواقدی، مجمع الزوائد، العلجولی)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ کسی دوزخی کو سب سے زیادہ آسان اور ہلکا عذاب یہ ہوگا۔ کہ اُسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے۔ جس سے اُس کے دماغ میں جوش پیدا ہوگا اور بعض کو دوزخ کی آگ سینے تک پہنچے گی اور کچھ کو گلے تک پہنچے گی اور بعض تو آگ میں ڈوب جائیں گے۔ (البزار، مجمع الزوائد،)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی۔ تو آگ اُنھیں جلادے گی۔ سوائے ان کے چہروں کے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

دوزخ میں زیادہ تر کون لوگ ہوں گے؟

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے گروہ خواتین! تم راہِ خدا میں کچھ دیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو۔ کیونکہ میں نے تمھیں کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ ان میں ایک خاتون جزلہ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! کیا وجہ ہے کہ ہم کثرت سے دوزخ میں جائیں گی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا امر فرمایا اور اس کا شوق دلایا اور ارشاد فرمایا۔ تم صدقہ کیا کرو کہ تم کثرت سے دوزخ میں ہوں گی۔ تو ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! ایسا کیوں ہوگا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس لیے کہ تم بہت لعن طعن کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ (الہیثمی، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ فاسق و فاجر دوزخ میں ہوں گے۔ حضرات صحابہ نے پوچھا۔ کہ فاسق و فاجر (الفساق) کون ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ عورتیں ایک آدمی نے عرض کیا،

یارسول اللہؐ! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں نہیں ہیں؟ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ لیکن اُنھیں جب کچھ عطا کیا جائے۔ وہ اس کی قدر نہیں کرتیں۔ جب کسی آزمائش میں مبتلا ہوں۔ تو صبر نہیں کرتیں۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک گھاٹی میں موجود تھے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو تمھیں کوئی چیز دکھائی دے رہی ہے۔ ہم نے عرض کہ ہمیں جوتے دکھائی دے رہے ہیں اور ان میں سفید پیروں والا اور سُرخ چونچ والا ایک کوا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جنت میں عورتوں میں سے صرف وہی داخل ہوں گی۔ جو ان میں اس طرح سے ہو، جیسے وہ کوا دوسرے کووں میں (مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دوزخ میں ہوگا ہر جعظری جابر جواظ خود مختار متکبر، جمع کرنے والا، کنجوس اور جنت میں ہوں گے کمزور، بے بس لوگ اور حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ایک روایت کی ہے۔ (مسند امام احمد)

دوزخ میں گنہگار مسلمانوں کے تمام حالات:

☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے روز آدمی کو لائیں گے اور اُسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ تو دوزخ میں اُس کی آنتیں کٹ کر باہر آجائیں گی اور وہ آنتوں کے اردگرد اس طرح گھومے گا۔ جس طرح گدھا (خراس میں) چکی کے گرد گھومتا ہے۔ تو اہلِ دوزخ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ ارے فلاں! تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور برائی سے روکا نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ میں تمھیں نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا اور میں تمھیں بُرائی سے روکتا تھا اور خود اس میں مبتلا ہوتا تھا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ جنتی لوگ کچھ دوزخی لوگوں کی طرف جھانکیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئے؟ حالانکہ ہم تم لوگوں سے علم حاصل کر کے جنت میں داخل ہو گئے تو وہ کہیں گے کہ ہم تم کو حکم دیتے تھے اور خود نہیں کرتے تھے۔ (اتحاف السادۃ المتقین کنز العمال، الھیثمی، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کے پیروکار جنت میں داخل ہوں گے تو وہ اس سے کہیں گے۔ تم کس وجہ سے دوزخ میں چلے گے۔ حالانکہ ہم تمھاری پیروی کر کے جنت میں داخل ہو گئے ہیں۔ تو ایسے لوگ کہیں گے کہ ہم تمھیں کچھ چیزوں کا حکم دیتے تھے اور خود کچھ اور کرتے تھے۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ حسرت اور افسوس قیامت کے روز اس شخص کو ہوگا کہ جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقعہ ملا اور اس نے علم حاصل نہیں کیا اور جس شخص نے علم حاصل کیا اور سننے والوں نے اس سے نفع اُٹھایا اور خود اس نے نفع نہیں اُٹھایا۔ (جامع الصغیر للسیوطی، ابن عساکر، اتحاف السادۃ المتقین، تنزیہ الشریعت)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تمام لوگوں سے زیادہ افسوس اس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا (الطبرانی فی الصغیر، البیہقی، فی شعب الایمان، عدی فی الکامل، جامع الصغیر، ابن عساکر، فی تاریخ دمشق، کنز العمال، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابن المبارک الزہد میں حضرت ابودرداء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا قیامت کے روز مرتبے میں تمام لوگوں سے زیادہ شریر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ عالم ہے جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اُٹھایا۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ الزبانیہ یعنی دوزخ کی طرف دھکیلنے والے فرشتے فاجر فاسق قرأ (علماء) کی طرف بت پرستوں سے زیادہ جلدی پہنچیں گے۔ تو قرأ کہیں گے کہ بت پرستوں سے پہلے ہم سے آغاز

کر رہے ہو تو وہ اُنھیں جواب ملے گا عالم اور جاہل برابر نہیں ہوتا ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ، الطبرانی، کشف الخفاء)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام لوگوں سے پہلے تین آدمیوں کا فیصلہ ہوگا۔ (1) وہ شخص جو شہید ہوا اسے لائیں گے اور اللہ تعالیٰ اُپنی نعمتوں کی اسے پہچان کرائے گا اور وہ اُنھیں پہچان لے گا۔ تو فرمائے گا۔ کہ تم نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا۔ میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں فلاں شخص دلیر ہے۔ سو کہہ دیا گیا۔ پھر اسے مُنہ کے بل گھسیٹ کر لے جانے کا حکم ہوگا اور آخر کار اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (2) وہ آدمی جس نے علم سیکھا اور قرآنِ کریم پڑھا اسے لائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا اور وہ اُنھیں جان بھی لے گا۔ تو پروردگار تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور اسے سکھایا۔ قرآن کریم پڑھا اور تیرے لیے اسے سکھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں شخص عالم ہے فلاں شخص قاری ہے وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر حکم دے گا۔ کہ اسے منہ کے بل کھینچ کر لے جاؤ اور آخر کار اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔

☆ (3) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کا مال عطا فرمایا۔ اسے لائیں گے اور اُسے اپنی نعمتیں گنوائیں گے اور وہ اُنھیں پہچان بھی جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے ان نعمتوں کے ہوتے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس میں سے میں نے تیرے لیے خرچ نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تیرا ارادہ تو یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص نہایت سخی ہے سو لوگوں نے کہا۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل کھینچ کر لے جاؤ اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (مسلم شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تم میں سے فتوی دینے میں زیادہ جرأت کرنے والا وہ تم میں سے دوزخ

کی طرف جانے کے لیے زیادہ جرأت کرنے والا ہے۔ (سنن الدارمی)

☆ حضرت عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی چیز کے بارے میں سوال ہوا تو اُنھوں نے فرمایا لَا اَدْرِیْ میں نہیں جانتا تو ان سے دوبارہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم ہماری پیٹھوں کو جہنم کا پل بنانا چاہتے ہو اور تم یہ کہو کہ اس بات کا فتویٰ ہمیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا؟ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت ابودرداء جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تعلیم قرآن کو کمان یعنی سہارا بنایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گلے میں آگ کی کمان ڈال دے گا۔ (البیہقی فی الکبریٰ، ابونعیم فی الحلیہ، الجامع الصغیر، کنز العمال، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

☆ حضرت سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس عورت نے اپنے گلے میں سونے کا ہار پہنا (اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی) تو قیامت کے روز اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کا بالا ڈالا (اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی) تو قیامت کے روز اس کے کان میں اسی طرح کا دوزخی بالا ڈالا جائے گا۔ (ابوداؤد شریف، نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے دوست کے گلے میں آگ کا حلقہ پہنایا جائے۔ وہ اس کے گلے میں سونے کا حلقہ پہنا دے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق پہنائے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے دوست کو آگ کا کنگن پہنایا جائے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے۔ لیکن تمھیں (مردوں کو) چاندی استعمال کرنی چاہیے۔ اس سے دل خوش کرلو۔ (ابوداؤد شریف)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے لڑکے کو آگ کا کنگن پہنائیں تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ امام المنذری (صاحب الترغیب والترہیب) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یا تو یہ احادیث منسوخ (کالعدم) ہیں۔ اس وجہ سے کہ عورتوں کو سونا پہننے کی شریعت میں اجازت ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ (الترغیب والترہیب)

☆ اور اس بات کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے سیدہ اسماءؓ بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں اور میری خالہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تمھیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم سے کاڑھا ہوا ایک جبہ دیکھا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا (اس جبہ کے پہننے والے کو) قیامت کے روز آگ کا طوق پہنایا جائے گا۔ لکھا ہے کہ مجیبۃ کے معنی ہیں ریشمی جیب والا اور وہی طوق بن جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر، البزار فی کشف الاستار)

☆ حضرت حبیب بن مغفل کے بارے میں روایت ہے۔ اُنھوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اُٹھا اور اپنا ازار زمین پر کھینچنے لگا کہ جناب حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے تکبر اور غرور سے ازار کو کھینچا تو اسے جہنم میں کھینچا جائے گا۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ جس شخص نے بتایا کہ اس نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ حالانکہ اس نے نہیں دیکھا۔ تو قیامت کے روز اُسے پابند کیا جائے گا۔ کہ دو بالوں میں گرہ لگائے اور وہ ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا ..... اور جس نے کسی قوم کی باتیں سننے کے لیے کان لگایا اور وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو اس شخص کے کانوں میں قیامت کے روز پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا ..... اور جس شخص نے دنیا میں (کسی جاندار کی) تصویر بنائی اسے قیامت کے روز اس میں جان ڈالنے کا پابند کیا جائے گا مگر وہ اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری

شریف، مسند امام احمد، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن امراء ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے اسے چھپالیا۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالے گا۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں دو زبانوں (چغل خور) ہوگا۔ قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی (ابونعیم البجلی، الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے کسی جاندار کی تصویر بنائی پھر توبہ نہیں کی تو اس کو قیامت کے روز اس میں جان ڈالنے کا پابند کیا جائے گا۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو ملاحظہ فرمایا کہ اس نے اپنی ایڑیاں نہیں دھوئیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ ایڑیوں کو دوزخ کا عذاب ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی انگلیوں کا پانی سے خلال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے آگ کی خلال کرائے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، نصب الرایہ، فلزیلعی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچوں انگلیوں کا خلال کیا کرو۔ کہیں اُنھیں آگ سے نہ بھر دیں۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ سیدہ امام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، البزار)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاارشادگرامی ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرلیا وہ دوزخ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح ہلاک کرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو ہلاک کرلیا۔ تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس زہر کو چاٹتا رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو ہلاک کرلیا تو وہ لوہے کا ہتھیار دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ ہمیشہ ہلاک کرتا رہے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بھی مدینہ منورہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں سیسہ پگھلانے یا نمک پانی میں پگھلا کر اسے عذاب دے گا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا یعنی غیبت کی تو قیامت کے روز اس کے بھائی کو اس کے قریب کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اسے زندہ کھاؤ۔ جیسے تم نے اسے مردہ کھایا تھا۔ وہ اسے کھائے گا اور کڑھے گا اور چیخے گا۔ (ابوالشیخ فی التوبیخ والتنبیہ، تفسیر الدرالمنثور، ابویعلی، ابن المنذر، ابن مردویہ، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب للمنذری)

☆ حضرت شفی بن ماتع الاصبحی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ کہ چار شخص اہل دوزخ میں سے اذیت پر اذیت پائیں گے۔ وہ حمیم اور جحیم دوزخ کے درمیان پھیلے ہوں گے۔ وہ ہلاکت اور بربادی کو بلائیں گے۔ تو دوسرے اہل دوزخ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ہمیں اذیت پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ ہم پہلے ہی اذیت میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی انگاروں کے صندوق میں بند ہوگا اور ایک آدمی اپنی انتریاں کھینچے جا رہا ہوگا اور ایک شخص کے منہ سے پیپ بہہ رہی ہوگی اور ایک آدمی اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ تو صندوق والے سے کہا جائے گا۔ یہ رحمت سے دور شخص کا کیا قصہ ہے جو ہمیں اذیت پر اذیت پہنچا رہا ہے؟ تو فرشتہ کہے گا کہ یہ بدنصیب مرگیا اور اس کی گردن پر لوگوں کے

مال کا بوجھ تھا۔ جسے اس نے ادا نہیں کیا۔ پھر اس شخص کے متعلق کہیں گے۔ جو اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہوگا۔ اس بدنصیب کا کیا حال ہے کہ یہ ہمیں اذیت پہنچا رہا ہے۔ تو فرشتہ کہے گا کہ یہ بدنصیب پرواہ نہیں کرتا تھا کہ پیشاب کہاں لگا ہے اور وہ اسے دھوتا نہیں تھا اور پھر اس شخص سے کہا جائے گا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا۔ اس بدنصیب کا کیا قصہ ہے۔ جس نے ہمیں اذیت پر اذیت پہنچائی ہے تو فرشتہ کہے گا۔ کہ یہ بدنصیب یہ ہر بُرا کلمہ کہہ کر اس سے لذت حاصل کرتا تھا۔ جیسے زناہ کاری سے لذت حاصل کرتا ہے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا جو اپنا گوشت کھا رہا ہے۔ اس بدنصیب کا کیا قصور ہے۔ جس نے ہمیں اذیت پر اذیت پہنچائی ہے تو فرشتہ کہے گا کہ رحمت سے دور یہ شخص غیبت کے ساتھ لوگوں کا گوشت کھاتا تھا چغل خوری کرتا تھا (ابونعیم)

☆ حضرت منصور بن زاذان فرماتے ہیں بعض شخص جو دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اہل دوزخ بھی ان کی بدبو سے اذیت پائیں گے۔ تو ایسے شخص سے کہا جائے گا۔ تیرا ستیاناس تو کیا عمل کرتا تھا؟ کیا ہمیں اُتنی اذیت کافی نہیں ہے جو مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہمیں تیری بدبو کی اذیت میں مبتلا ہونا پڑ رہا ہے؟ تو وہ کہے گا۔ میں وہ عالم ہوں جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اُٹھایا۔ (مسند امام احمد، البیہقی الترغیب، والترہیب، للمنذری)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عہد کر رکھا ہے۔ کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا اسے طینۃ الخبال پلائے گا، عرض کیا گیا کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا۔ اہل جہنم کا نچوڑ یا فرمایا اہل دوزخ کا عرق (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، النسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ زناکاروں کی شرمگاہوں کی بدبُو اہل دوزخ کو اذیت پہنچائے گی۔ (زوائد البزار الہیثمی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے شراب پیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے گرم کھولتا ہوا پانی پلائے گا۔ (البزار، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جس نے شراب کا ایک گھونٹ بھی پیا۔ چالیس دن تک اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اگر وہ توبہ کرے گا۔ تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ اگر اُس نے دوبارہ شراب پی۔ تو چالیس دن تک اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور مجھے نہیں معلوم کہ تیسری بار میں یا چوتھی بار میں؟ اور اگر پھر اُس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کو قیامت کے روز حق ہوگا کہ اُسے طینۃ الخبال پلائے۔ (مستدرک حاکم، الذہبی)

☆ حضرت معقل بن یساء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مدینہ شریف میری جائے ہجرت اور زمین میں میرا ٹھکانہ ہے اور میری اُمت پر حق ہے کہ وہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کریں۔ جب تک وہ بڑے گناہوں سے بچتے رہیں اور جس نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ عرض کیا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا دوزخیوں کا نچوڑ ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مختصر الکامل للمقریزی، ابن حبان، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ جس نے کسی مومن کے بارے میں ایسی نازیبا بات کہی جو اُس میں نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے طینۃ الخبال میں رکھے گا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے سے عہدہ برآ ہو اور وہ نہیں ہو سکے گا۔ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد البیہقی فی الکبریٰ، مستدرک حاکم، الترغیب والترہیب للمنذری)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کے لیے ایسی بُری بات مشہور کر دی جو اس نے نہیں کی اور اُس کی وجہ سے اُسے بُرا بھلا کہا۔ تو اللہ تعالیٰ کو حق ہوگا۔ کہ قیامت کے روز اُسے آگ میں پگھلا دے۔ یہاں تک وہ تہمت لگانے سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے۔ ان بین کرنے والی عورتوں کی قیامت کے روز دوزخ میں دو صفیں بنائی جائیں گی۔ ایک صف دائیں جانب اور ایک صف بائیں جانب، تو وہ عورتیں دوزخیوں کے سامنے کتوں کی طرح بھونکیں گی۔ (الطبرانی فی الاوسط، کنز العمال)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ دربان، پولیس اور ظالموں کے مددگار دوزخ کے کتے ہوں گے۔

(ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب کسے ہوگا؟

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے روز تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب حضرت انبیاء علیہم السلام کو گالی دینے والوں کو ہوگا۔ پھر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو پھر عام مسلمانوں کو۔

(ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ قیامت کے روز تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ظالم حاکم کو ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ اولیاء)

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب، ان لوگوں کو ہوگا۔ جو دنیا میں لوگوں کو سخت سزائیں دیتے ہیں۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی مسند الطیاسی)

دوزخیوں کی مایوسی:

☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے اور اس کی طرف دیکھیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔ اسے دیکھ لیں گے۔ تو آواز دی جائے گی اُنھیں واپس لے جاؤ۔ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ تو حیرت اور افسوس کرتے ہوئے واپس آئیں گے کہ اس طرح سے پہلے کبھی کوئی نہیں لوٹا ہوگا۔ ارشاد فرمایا وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہ جو کچھ تُو نے ہمیں دکھایا ہے یہ دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں داخل کر دیتا اور جنتیوں کا یہ ثواب اور اپنے اولیاء کے لیے نعمتیں جو تُو نے تیار فرمائی ہیں، ہمیں نہ دکھاتا تو ہمارے لیے دوزخ میں جانا آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بس میں یہی چاہتا تھا جب تم الگ ہوتے تھے۔ تو میرے سامنے گناہ کرتے تھے اور جب لوگوں کے سامنے آتے تھے تو اپنے گناہ چھپاتے تھے۔ لوگوں کو دکھاتے تھے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ تم لوگوں سے ڈرتے رہے اور مجھ سے سے نہیں ڈرے تم نے لوگوں کا احترام کیا۔ میری بزرگی کو نہیں سمجھا۔ تم نے لوگوں کے لیے گناہ چھوڑا اور میرے لیے نہیں چھوڑا۔ آج میں تمھیں دردناک سزا کا مزہ چکھاؤں گا اور تمھیں ثواب سے محروم رکھوں گا ۔(ابونعیم فی الحلیہ اولیاء)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دیندار) لوگوں سے استہزا کرنے والوں میں سے ایک کے لیے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا آجاؤ تو وہ اپنی تکلیف اور غم کے ساتھ آئے گا ۔جب دروازے کے پاس آئے گا تو دروازہ اس کے سامنے بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے لیے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا اندر آجاؤ۔ تو وہ مشقت اور تکلیف اُٹھا کر آئے گا تو جب وہ آئے گا۔ تو اس کے سامنے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ مسلسل اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ یہاں تک اس کے لیے ایک دروازہ جنت کا کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا اندر آجاؤ تو وہ اندر نہیں آئے گا۔ اب وہ مایوس ہو چکا ہوگا۔ (البیہقی فی الشعب امام احمد فی الزہد، الدر المنثور)

عذاب کی مختلف اقسام:

☆ حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز چار قسم کی آوازیں ہوں گی (1) اے آگ جلادو (2) اے آگ پکادو (3) شفاء دے دو (4) آجاؤ اور ہلاکت مت کرو (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ دوزخ کے فرشتوں سے فرمائے گا۔ جناب محمد مصطفیٰ کی امت میں سے بھی گناہوں پر اصرار کرنے والوں کو دوزخ کی طرف لے جاؤ تو فرشتے مردوں کو ڈاڑھیوں سے پکڑیں گے اور عورتوں کی چوٹیوں سے پکڑیں گے اور انھیں دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور اس امت کے سوا تمام لوگوں کو سیاہ چہروں کے ساتھ دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور کہتے ہیں کہ بیڑیاں ان کے پیروں میں پڑی ہوں گی اور طوق ان کے گردنوں میں ہوں گے۔ لیکن اس امت کے لوگ اپنے اصل رنگ میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جب وہ داروغہ دوزخ کے مالک کے سامنے پہنچیں گے تو وہ ان سے کہے گا کہ تم کون سی امت کے لوگ ہو اتنے خوب صورت چہروں کے ساتھ تو کوئی یہاں نہیں آیا۔ تو وہ کہیں گے کہ ہم محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پکارے گا ارے مالک ان کے چہروں کو سیاہ مت کرنا یہ دنیا میں سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک انھیں طوق مت ڈالنا۔ یہ غسل جنابت کرتے تھے۔ اے مالک انھیں قید میں مت جکڑنا کہ یہ بیت اللہ شریف کے اردگرد طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک دوزخ سے کہہ دو کہ ان کے اعمال کے مطابق ان کی پکڑ کرے تو دوزخ ان کے مرتبوں اور درجوں کو کماحقہ پہچانتی ہے۔ اس والدہ سے بھی زیادہ جو اپنے بچے کو پہچانتی ہے تو ان میں سے آگ بعض کو ٹخنوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک اور بعض کو ناف تک اور بعض کو اس کے سینے تک جا پکڑے گی (ابونعیم فی الحلیہ)

دوزخ میں گھر بننے کا سبب بننے والے اعمال:

☆ حضرت علی اور حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ

میں بنالینا چاہیے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس میں نہیں ہے تو اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے کسی مسلمان کے بارے میں اس بات کی گواہی دی جس کا وہ اہل نہیں ہے تو اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، للمنذری)

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں۔ اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد ترمذی شریف جامع الصغیر)

☆ حضرت الحارث البرصاء اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہتھیالیا تو اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے اور ابن حبان کے الفاظ ہیں کہ اپنا گھر دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (مستدرک حاکم، امام الذہبی، موارد الظمآن، الطبرانی فی الکبیر، الحمیدی، ابن حبان)

مومنوں کا جنت میں اور کافروں کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا اور موت کا ذبح ہونا:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ایک اعلان کرنے والا ان میں اعلان کرے گا۔ اے اہل دوزخ اب موت نہیں ہے۔ اے اہل جنت اب موت نہیں ہے۔ جو جس حالت میں ہے اسی حالت میں رہے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ اہل جنت سے کہا جائے گا اے اہل جنت تم نے ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں آنی ہے اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا کہ اے دوزخ تمھیں ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں آنی ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔ تو موت کو لاکر جنت اور دوزخ کے درمیان رکھیں گے اور موت کو ذبح کیا جائے گا۔ پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے اہل جنت اب کوئی موت نہیں اور اے اہل دوزخ اب کوئی مرنا نہیں، تو اہل جنت یہ سن کر نہایت خوش ہوں گے اور اہل دوزخ نہایت غمگین ہوجائیں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز موت ایک سیاہی مائل مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور کہا جائے گا۔ اے اہل جنت کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اُوپر اُٹھائیں گے اور دیکھ کر کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر حکم دیا جائے گا اور اسے ذبح کردیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا۔ اے اہل جنت اب ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آنی ہے۔ اے اہل دوزخ (تم بھی) ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں آنی ہے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۝ (مریم: 39) (اور اُنھیں حسرت اور افسوس کے دن سے خبردار کریں جب فیصلہ کیا جائے گا (صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ قیامت کے روز موت کو ایک سیاہی مائل مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کریں گے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ارے اہل جنت وہ کہیں گے لبیک ربنا اے پروردگار۔ ہم حاضر ہیں۔ تو وہ فرمائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں

گے۔ہاں یہ موت ہے۔تو اسے ذبح کر دیا جائے گا تو جیسے کوئی بکری ذبح کی جاتی ہے۔تو جنتی تو پُر امن اور پُر سکون ہو جائیں گے اور ان کی یعنی دوزخیوں کی امید بھی ٹوٹ جائے گی (ابو یعلی، الطبرانی فی الاوسط، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کہ قیامت کے روز موت کو ایک سیاہی مائل مینڈھے کی شکل میں لا کر پل صراط پر کھڑا کریں گے اور کہیں گے ارے اہل جنت تو وہ گھبرا کر ڈرتے ہوئے ادھر جھانکیں گے۔اس اندیشے سے کہ کہیں وہ اس میں سے نکال نہ لیے جائیں۔تو ان سے کہا جائیگا کیا تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے تو کہا جائے گا ارے اہل دوزخ تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے اس امید میں کہ شاید وہ یہاں (دوزخ) سے نکال دیے جائیں گے۔تو اُنھیں کہا جائے گا۔کیا تم اسے پہچانتے ہو۔تو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو اسے پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں جماعتوں سے کہا جائے گا۔یہیں تم نے ہمیشہ رہنا ہے۔اب اس میں موت کبھی نہیں آئے گی۔(ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا آیت لٰبِثِیْنَ فِیْهَا اَحْقَابًا (انبیاء:23) اس میں کئی حقبے یعنی عرصہ دراز تک رہیں گے۔

☆ کہتے ہیں کہ ایک حقبہ 80 سال کا ہوتا ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ (360) دن کا اور ایک دن ایک ہزار سال کا ہوگا۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں یمن کی طرف روانہ فرمایا جب وہ اہل یمن کے پاس پہنچے تو فرمایا اے لوگو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد (وہ خود) تمھارے پاس آیا ہے تمھیں بتا رہا ہے کہ اللہ کے پاس جا کر یا جنت ملے گی یا دوزخ اور پھر وہاں ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں آئے گی اور ایسی اقامت ہے۔جس کا کوئی کوچ نہیں ہوگا اور ایسے جسموں میں رہنا ہے۔جنھیں موت نہیں ہوگی (مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر اہل دوزخ سے یہ کہا جائے کہ تم دوزخ میں دنیا کی کنکروں کی تعداد کے مطابق سالوں عرصے تک دوزخ میں رہو گے وہ اس سے خوش ہوں گے (کہ کہیں تو نکلیں گے) اور اہل جنت سے کہا جائے کہ تم دنیا کے کنکروں کی تعداد کے برابر سالوں تک جنت میں ٹھہرو گے تو وہ غمگین ہو جائیں گے۔ لیکن سب کو ہمیشہ ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابونعیم فی الحلیہ، مجمع الزوائد)

☆ حضرت المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے تو دیکھے انگلی کیا لے کر واپس آئی ہے۔ (صحیح مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک روزِ جمعہ ہے (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت انھا علیھم مؤصدۃ (الھمزہ:8) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ دوزخ ایسی بند ہوگی کہ چار دیواری ہوگی اور کوئی دروازہ نہیں ہوگا۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے نہایت نچلے طبقے میں تنگ تندور ہیں جیسے تمھارے نیزے کی انی ہوتی ہے اور اسے کوئی زمین میں گاڑھے تو بعض لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے ان تندوروں میں بند ہوں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کن دوزخیوں کو زیادہ سخت عذاب ہوگا؟ ایک آدمی نے کہا منافقوں کو اُنھوں نے (عبداللہ بن مسعود) نے کہا آپ نے سچ کہا، تو کیا تم جانتے ہو کہ اُنھیں یہ عذاب کیسے ہوگا۔ اس آدمی نے عرض کیا نہیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ وہ لوہے کے صندوقوں میں بند کیے جائیں گے اور اُنھیں دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں تنگ تندوروں میں ڈال دیا جائے گا۔ جو نیزے کے حلقے سے بھی تنگ ہوں گے۔ اُنھیں جب الحزن (غم کا کنواں) کہیں گے لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ

ان میں رہیں گے (ابن ابی الدنیا، البدایہ والنہایہ)

☆ تنبیہ: کہتے ہیں کہ موت تو ایک باطنی اور غیر مادی چیز ہے اور صفات کے جسم نہیں ہوتے تو پھر وہ مینڈھے کی شکل میں لاکر کیسے ذبح ہوگی تو حکیم ترمذی نے نقل فرمایا ہے کہ پہلے بزرگوں کا اس حدیث کے بارے میں یہ مسلک ہے کہ اس حدیث میں غور وخوض کرنے سے خاموش رہنا چاہیے۔ اس بات پر ایمان رکھنا چاہیے اور اس کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے۔

☆ اور ایک جماعت علماء کا یہ خیال ہے کہ موت صفت (عارضی) نہیں بلکہ جسم ہے۔ جو ایک مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور یہ کہ زندگی گھوڑے کی شکل میں پیدا کی گئی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ (الملک:2) وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا اور جواب مجھے (علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ) کا بھی یہی پسند ہے اور میں نے کتاب کے شروع میں اس طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ حشرِ اعمال کے بیان میں اور صور پھونکنے کی طویل حدیث میں اور ابن ابی ریا اور السامی کے نزدیک اُس کی تفسیر میں ہے۔ کہ یہ کام حضرت جبریل امین علیہ السلام کریں گے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کام حضرت یحیٰ بن ذکریا علیہ السلام کریں گے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

کچھ جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ (ہود:107) وہ جنت اور دوزخ میں تب تک رہیں گے، جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں گے۔

☆ دیکھو، علماء اسلام کے اس معاملہ میں چند اقوال ہیں۔ صواب کے ذریعے زیادہ قریب یہ ہے۔ کہ یہاں اِلَّا استثناء کے لیے نہیں، بلکہ سوا کے معنیٰ میں ہے جیسے تم کہتے ہو۔ لِیْ اَلْفُ دِرْهَمٍ اِلَّا الْاَلْفَانِ الَّتِیْ لِیْ عَلَیْكَ کہ میرے پاس ایک ہزار درہم ہیں۔ اُن دو ہزار درہموں کے سوا جو میرے تمہارے ذمہ ہیں۔ تو اس طرح معنیٰ یہ ہوں گے کہ اس میں آسمان وزمین کے قائم رہنے تک رہیں گے ان لوگوں کے علاوہ جنھیں تیرا رب کریم زیادہ عرصہ تک رکھنا چاہے گا جس کی مدت لا انتہا ہے۔ جس سے مراد ہمیشہ ہمیشہ رہنا (خلود) ہے۔

☆ یہاں پر ایک نہایت دقیق علمی بحث ہے جو اصل عربی کتاب میں موجود ہے۔ جو عوام کے لیے مناسب نہیں اور ان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ لہٰذا اسے یہاں ترک کرتے ہیں (محمد عبدالرشید قاسمی)

جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا وہ گنہگار ہونے کے باوجود ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہے گا

☆ حضرت عتبان بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے آگ کو حرام کر دیا ہے۔ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا ہے اور اس کلمہ طیبہ پڑھنے سے اُسے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس بندے نے بھی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا، اور پھر وہ اسی عقیدے پر فوت ہوا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا، چاہے وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی کرے؟ ارشاد فرمایا، چاہے وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی کرے۔ میں نے پھر عرض کیا، چاہے وہ زنا کرے اور چوری بھی کرے؟ ارشاد فرمایا چاہے وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی کرے۔ میں نے پھر عرض کیا، چاہے وہ زنا بھی کرے اور چور بھی کرے؟ ارشاد فرمایا۔ چاہے وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی کرے اگرچہ ابوذر کا ناک خاک آلود ہو۔ (بخار شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ اور یہی حدیث شریف حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں وان رعم الف ابیٰ الدرداء

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے اقرار کیا، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جناب محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دوزخ کی آگ کو حرام فرما دیا۔ (صحیح مسلم، ترمذی شریف، مسند امام احمد وغیرہ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام فرمادے گا۔ اُنھوں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوش خبری نہ دے دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس طرح وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات سے پہلے یہ حدیث بیان فرمادی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص آگ میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص فوت ہوگیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ وہ شخص جنت میں جائے گا۔ (صحیح مسلم شریف)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! کہ دو واجب کرنے والی کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فوت ہوگیا اور اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص فوت ہوگیا اور اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کے ساتھ شریک کیا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی وہ کلمہ سچے دل سے کہے گا اور پھر اسی عقیدے پر فوت ہو جائے گا۔ اُسے آگ کے لیے حرام کر دیا جائے گا۔ اور وہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے (مستدرک حاکم، الذہبی)

☆ حضرت عثمان بن ابی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو شخص فوت ہو گیا اور (یقین سے) جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد ابو نعیم، فی حلیۃ الاولیاء)

☆ اس بارے میں احادیث مبارکہ حدِ تواتر سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب اَلْاَذْهَارُ الْمُتَنَاثِرَةِ فِی الْاَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ میں چالیس صحابہ کرام سے احادیث بیان کی ہیں اور یہ عربی کتاب بھی چھپ چکی ہے۔ (محمد عبدالرشید قاسمی مترجم کتاب ہذا)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیا وہ عرصہ دراز تک اس کے لیے مفید ہوگا اور اس عرصے سے پہلے ہی جو تکلیف اسے پہنچنا ہوگی پہنچ جائے گی۔ (الطبرانی فی الصغیر والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو۔ جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا ہے یا کسی موقع پر مجھ سے خوف کھایا۔ (ترمذی شریف، مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابو سعید خدری ار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کے دو دروازے ہیں۔ ایک کا نام الجوانیہ دوسرے کا نام البرانیہ ہے۔ الجوانیہ سے تو کوئی باہر نہیں نکل سکے گا اور البرانیہ وہ ہے جس میں گناہ گاروں کو عذاب ہوگا اور اہل ایمان میں سے گناہوں میں مبتلا ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا عذاب دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو پیغمبروں کو نبیوں کو اور اپنے نیک بندوں میں سے جسے چاہے گا۔ اذن دے گا کہ وہ سفارش کریں۔ وہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جو کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انھیں جنت کی ایک نہر کنارے پر ڈال دیں گے جسے نہر الحیوان (زندگی کو نہر) کہتے ہیں۔ ان پر پانی چھڑکا جائے گا۔ تو وہ ایسے اُگ آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کی مٹی میں اُگتا ہے۔ جب ان کے جسم درست ہو جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں داخل ہوں گے اس سے پانی پئیں گے اور غسل کر کے نکلیں گے تو انھیں کہا جائے گا۔ اب جنت میں چلے جاؤ۔ (ہناد فی الزہد)

☆ حضرت المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ سے جو قوم نکلے گی اُنھیں جہنمی کہہ کر بلائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے۔ کہ ان سے اس نام کو ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام ہٹا دے گا۔ پھر جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو ڈاڑھی کی طرح اُگیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ سے اسے نکال لو۔ جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ میں دن کی ایک ساعت کے لیے بھی ایمان والوں کو بے ایمان لوگوں کے ساتھ نہیں ملاؤں گا۔ (الطبرانی فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ کچھ لوگ جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوگا۔ دوزخ میں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔ تو وہ وہاں سے نکلیں گے۔ تو وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور ایک نہر میں غسل کریں گے جسے الحیوان کہتے ہیں اور اہل جنت ان لوگوں کو جہنمی کہیں گے۔ جب اہل جنت ان کی دعوت اور مہمانی کریں گے۔ اُنھیں کھلائیں پلائیں گے اور ان پر چھمگھٹا کریں گے تو ان میں کوئی کمی نہیں رہے گی۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جنھوں نے نیک عمل نہیں کیے اُنھیں شرف بخشے گا اور اُنھیں دوزخ سے نکالے گا اور وہ جل چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اُنھیں رحمت کے سہارے جنت میں داخل فرمائے گا اور یہ کام کسی کی سفارش کرنے کے بعد ہوگا۔ (مسند امام احمد مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب لوگوں کے فیصلے کرنے سے فارغ ہو جائے گا تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالے گا (جس میں لکھا ہوگا) کہ میری رحمت میرے غصے سے بڑھ کر ہے۔ میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ (انا ارحم الراحمین) تو وہ دوزخ سے جنتیوں کی طرح نکلیں گے یا ارشاد فرمایا کہ جنتیوں کی طرح سے ان کی پیشانیوں پر لکھا

ہوگا۔ عُتَقَاءُ اللّٰہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں (تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دوزخ پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہوائیں اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائیں گی۔ تو ان میں کوئی اہل توحید نہیں ہوگا۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اس دوزخ سے مراد دوزخ کا بالائی طبقہ ہے۔ جس میں اہل توحید نافرمان ہوں گے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے کنارے پر لوبیا اُگتا ہے۔

کافر لوگ حسرت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ o (الحجر:2) بسا اوقات کافر لوگ خواہش کریں گے کہ کاش وہ لوگ بھی مسلمان ہوتے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے اسی آیت کے بارے میں مذاکرہ فرمایا تو دونوں نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ مسلمان خطا کاروں اور مشرکوں کو دوزخ میں جمع کرے گا۔ تو مشرک کہیں گے کہ تمہارے معبود نے تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا تو اللہ تعالیٰ ان کی بات سے غصے میں آجائے گا اور مسلمانوں کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے دوزخ سے نکال لے گا (ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث، والنشور، تفسیر ابن جریر، طبری)

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلسل اللہ تعالیٰ سفارش قبول فرماتا رہے گا اور جنت میں داخل کرتا رہے گا۔ شفاعت ہوتی رہے گی اور وہ رحم فرمادے گا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جو بھی مسلمان ہے وہ جنت میں داخل ہوجائے یہی مراد ہے اس آیت مبارکہ سے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین o (ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، مستدرک حاکم، تفسیر ابن جریر طبری، سعید بن منصور، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کچھ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے۔ تو لات و عزیٰ کو پوجنے والے انھیں طعنہ دیں گے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے نے تمہارا کچھ بھلا نہیں کیا اور تم بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں آگئے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی اس بات سے ناراض ہوگا اور انھیں وہاں سے نکال کر نہر الحیات میں ڈال دیں گے تو وہ جلے ہونے کے باوجود بھلے

چنگے ہو جائیں گے۔ جیسے چاند خسوف سے نکل کر روشن ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے تو لوگ اُنھیں جہنم والے کہہ کر پکاریں گے۔ (طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگوں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوگا اور وہ جب تک اللہ چاہے گا۔ دوزخ میں رہیں گے پھر مشرک لوگ اُنھیں عار دلائیں گے اور کہیں گے ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے کہ تمھاری تصدیق اور تمھارے ایمان نے تمھیں کوئی نفع پہنچایا ہو تو اللہ تعالیٰ ہر موحد کو دوزخ سے نکال لے گا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی آیت پڑھی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ o (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ میں جمع ہوں گے اور ان کے ساتھ جتنا اللہ کو منظور ہوگا اہل قبلہ بھی ہوں گے تو کافر مسلمانوں سے کہیں گے کیا تم مسلمان نہیں تھے؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں۔ ہم مسلمان تھے تو وہ کہیں گے تمھارے اسلام نے تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ تم ہمارے ساتھ دوزخ میں آ گئے۔ تو وہ کہیں گے کہ ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے پکڑے گئے۔ تو ان کی باتیں سن کر اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دے گا کہ اہل قبلہ کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ جب پیچھے رہنے والے کافر یہ (نجات کا منظر) دیکھیں گے تو کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے اور ہم بھی دوزخ سے نکل جاتے۔ جیسے یہ نکلے ہیں۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ (مستدرک حاکم، الذہبی، ابن ابی عاصم فی السنۃ، تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث والنشور، مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا تم نے اس آیت کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ سُنا ہے۔ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ o اُنھوں نے فرمایا ہاں کہ میں نے آنجنابؐ سے سُنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مومن لوگ مصیبتیں اُٹھانے کے بعد دوزخ سے نکلیں گے۔ ان میں سے وہ لوگ ہوں گے۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کیا ہوگا۔ تو مشرک ان

لوگوں سے کہیں گے کہ تم دنیا میں دعوی کرتے تھے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے ساتھ دوزخ میں پڑے ہو جب اللہ تعالیٰ ان کی یہ بات سُنے گا تو ان کی سفارش کرنے کا اذن دے گا تو حضرات ملائکہ انبیاء اور مومن ان کی سفارش کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ کے اذن سے دوزخ سے نکل آئیں گے۔ جب مشرک یہ دیکھیں گے تو کہیں گے کہ کاش ہم بھی ان کی طرح مسلمان ہوتے اور ہم بھی سفارش کو پالیتے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کے ساتھ ہی دوزخ سے نکل آتے، تو جنت میں ایسے لوگوں کو بوجہ ان کے چہروں کی سیاہی کے اُنھیں جہنم والے کہیں گے۔ تو وہ لوگ عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار یہ نام ہم سے ہٹادے تو اللہ تعالیٰ اُنھیں حکم دے گا اور وہ جنت کی ایک نہر میں غسل کریں گے۔ تو یہ نام ان سے جاتا رہے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں یہ بات حسرت وافسوس کی وہ اس وقت کہیں گے جب وہ دیکھیں گے۔ کہ مسلمان دوزخ سے نکال لیے گے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر طبری)

☆ حضرت مجاہد اسی مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حسرت وافسوس کے ساتھ کافر یہ بات اس وقت کہیں گے جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے دوزخ سے نکل آئیں گے (ہناد فی الزہد)

☆ حضرت سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے ارشاد واللہ ربنا ما کنا مشرکین (انعام:23) اللہ کی قسم ہے اے ہمارے پروردگار ہم مشرک نہیں تھے، فرماتے ہیں یہ بات وہ اس وقت کہیں گے جب اہل توحید دوزخیوں کو دوزخ سے نکالنے کا حکم ہوگا تو اس وقت مشرک کہیں گے آؤ ہم بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیں شاید ہم بھی ان کے ساتھ نکل جائیں تو ان کی اس بات کی تصدیق نہیں ہوگی (کہ تم مومن ہو) تو وہ قسم اُٹھا کر کہیں گے اللہ کی قسم ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم مشرک نہیں تھے۔ (حالانکہ وہ پکے مشرک تھے (ہناد فی الزہد، تفسیر طبری، الآجری فی الشریعۃ)

زیادہ سے زیادہ عرصہ جو توحید پرست دوزخ میں رہیں گے:

☆ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اُمتوں کے موحد وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں پر فوت ہوئے اور وہ نادم نہیں

ہوئے اور توبہ نہیں کی۔ ان میں جو بھی دوزخ میں جائیں گے۔ ان کی آنکھیں نہیں بہیں گی۔ ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے وہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے نہیں جائیں گے۔ اُنھیں زنجیروں کے طوق نہیں ڈالے جائیں گے اور نہ وہ کھولتا ہوا گرم پانی پئیں گے۔ نہ رال کا لباس پہنیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے توحید کی وجہ سے ان پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام کر دیا ہے اور سجدہ کرنے کی وجہ سے آگ میں ان کی صورتیں درست رہیں گی۔ بعضوں کو آگ قدموں تک پکڑے گی اور بعض کو ایڑیوں تک پکڑے گی اور بعض کو آگ رانوں تک پکڑے گی اور بعض کو پہلو تک پکڑے گی اور بعض کو آگ ان کی گردن تک جا پکڑے گی۔ یہ سب کچھ ان کے گناہوں اور عملوں کے مطابق ہوگا۔ بعض ان میں سے ایک ماہ دوزخ میں رہیں گے۔ پھر نکال لیے جائیں گے۔ بعض ایک سال تک رہیں گے۔ پھر وہاں سے نکال لیے جائیں گے اور زیادہ سے زیادہ مقدار رہنے کی دینا کے پیدا ہونے سے اس کے فنا ہونے تک ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ اُنھیں نکالنا چاہے گا۔ تو یہودی عیسائی اور دوسرے دینوں کے بت پرست جو دوزخ میں ہوں گے۔ اہل توحید سے کہیں گے۔ تم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ پھر بھی ہم اور تم آج دوزخ میں برابر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی بات سے ایسا غصے میں آئے گا کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اُنھیں نکال کر ایک چشمے پر لائے گا۔ جو جنت اور پل صراط کے درمیان ہوگا تو اس میں اُگیں گے جیسے طرائیت کے پودے سیلاب کی مٹی میں اُگتے ہیں۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا۔ یہ جہنم والے خدائے رحمان کے آزاد کردہ ہیں پھر وہ جنت میں جب تک اللہ چاہے گا ٹھہریں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے کہ یہ نام ان سے مٹا دے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اس نام کو مٹا دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کے فرشتوں کو جہنم میں بھیجے گا اور ان کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی۔ وہ اس شخص کو ٹھونک دیں گے۔ جو اس میں ہوگا۔ پھر وہ ان کیلوں میں ٹھکے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرش پر اُنھیں بھلا دے گا اور ان سے بے پرواہ ہو جائے گا اور اہل جنت بھی اپنی نعمتوں اور لذتوں میں اُنھیں بھول جائیں گے اور یہی مقصد اس ارشادِ گرامی کا رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (ابن ابی حاتم، تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز سفارش میری اُمت کے بڑے گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی کہ وہ کبیرہ گناہوں میں فوت ہوگئے اور دوزخ میں پہلے دروازے کے اندر ہوں گے نہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے نہ ان کی آنکھیں بہیں گی نہ وہ زنجیروں میں جکڑے جائیں گے اور نہ وہ شیطانوں کے ساتھ باندھے جائیں گے نہ اُنھیں ہتھوڑوں کی مار پڑے گی نہ وہ دوزخ کے نچلے درجے میں ڈالے جائیں گے۔ بعض صرف ایک گھڑی دوزخ میں ٹھہریں گے پھر نکل آئیں گے اور بعض ایک دن ٹھہر کر نکل آئیں گے۔ بعض ایک مہینہ ٹھہریں گے پھر نکلیں گے۔ ان میں سے بعض ایک سال ٹھہر کر نکل سکیں گے اور زیادہ سے زیادہ طویل عرصہ دوزخ میں ٹھہرنے کا دنیا کے پیدا ہونے سے لے کر اس کے فنا ہونے تک ہے اور یہ سات ہزار برس کا عرصہ ہوگا۔
(حکیم ترمذی فی نوادر الاصول)

وہ شخص جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب کے آخر میں جنت میں داخل ہوگا:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ میں سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والے اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے کو جانتا ہوں۔ ایک آدمی گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت کی طرف آئے گا۔ تو خیال کرے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس ہو جائے گا اور کہے گا۔ اے رب کریم! میں نے اُسے بھرا ہوا پایا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو جا۔ کیونکہ تیرے لیے اس میں پوری دنیا کے برابر اور اُس سے دس گنا زیادہ جنت ہے۔ تو وہ آدمی کہے گا۔ کہ تو مجھ سے مزاح کرتا ہے۔ حالانکہ تو ساری کائنات کا بادشاہ ہے۔ تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ آنجناب کی مبارک ڈاڑھیں نمایاں ہوگئیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ ادنیٰ درجے کا جنتی ہوگا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا۔ جو کبھی پیدل چلے گا۔ کبھی گھٹنوں کے بھی چلے گا اور کبھی آگ اُسے جھلسا دے گی۔ جب وہ وہاں سے گزر جائے گا تو دوزخ

کی طرف توجہ کرے گا۔تو وہ کہے گا۔بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات بخشی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت دی ہے جو کسی کو نہیں دی اولین وآخرین میں سے تو اُسے ایک درخت دکھائی دے گا۔تو وہ کہے گا۔اے رب کریم! مجھے اُس درخت کے قریب کردے تا کہ میں اُس کے سایہ میں آرام کروں اور وہاں سے پانی پیوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اے ابن آدم! ہوسکتا ہے کہ میں تجھے وہ عطا کردوں اور تو اس کے علاوہ بھی کچھ اور مانگ لے تو وہ آدمی کہے گا۔نہیں اے رب کریم! اور وہ رب تعالیٰ سے وعدہ کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا اور رب کریم اس کا عذر قبول فرمائے گا۔کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ صبر نہیں کرسکتا اور پھر اللہ تعالیٰ اُس آدمی کو اس درخت کے قریب کردے گا اور وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور وہاں کا پانی پیے گا۔پھر اُس سے زیادہ خوب صورت درخت اُسے دکھائی دے گا۔تو وہ کہے گا۔اے رب کریم! اسے میرے قریب کردے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اُس کا پانی پیوں اور میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا۔کہ تو اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ اور وہ دوسرا درخت دکھایا جائے گا۔جو جنت کے دروازے کے پاس ہوگا۔جو پہلے دو درختوں سے بھی زیادہ خوب صورت ہوگا۔تو وہ بندہ کہے گا۔اے رب کریم! یہ درخت میرے قریب کردے پھر میں کوئی سوال نہیں کروں گا۔تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا۔کہ تو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا اور پھر وہ درخت بھی اُس کے قریب کردے گا۔جب وہ اس کے قریب ہوگا۔تو وہ اہل جنت کی آوازیں سُنے گا۔تو عرض کرے گا۔اس کے رب کریم! مجھے اُس میں داخل فرما۔تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تو خوش ہے کہ میں تجھے دنیا اور اُس کے برابر اور بھی دوں؟ وہ عرض کرے گا۔اے رب کریم! تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے؟ اور حالانکہ تو رب العالمین ہے۔تو رب کریم کہے گا۔میں تجھ سے استہزاء نہیں کرتا۔کیونکہ میں جو چاہوں اس پر قدرت رکھتا ہوں۔(مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ براہِ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اپنے رب کریم سے سوال کیا۔کہ سب سے کم مرتبہ جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔وہ آدمی ہے جو اُس وقت آئے گا۔جس وقت اہل

جنت، جنت میں چلے جائیں گے۔ تو اُسے بھی کہا جائے گا۔ کہ تم جنت میں چلے جاؤ۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم! میں کیسے جاؤں جبکہ سب کو مراتب مل چکے ہیں اور سب لوگ اپنے مراتب پر قبضہ کر چکے ہیں۔ تو اُسے کہا جائے گا۔ کیا تو خوش ہے۔ کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں جیسی حکومت مل جائے؟ تو وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم! میں راضی ہوں۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے لیے دنیا کی حکومت اور اس کے ساتھ اُس جتنی اور بھی ہے۔ تو وہ پانچویں بار کہے گا۔ اے رب کریم! میں راضی ہوں۔

☆ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور اعلیٰ درجے کا جتنی کون ہے؟ فرمایا۔ اعلیٰ درجہ کا وہ ہیں جن کے لیے میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کرامت سے پودا لگایا ہے اور اپنے ہاتھ سے اس پر مُہر لگائی ہے اور وہ جنت ایسی ہے کہ کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور کسی کان نے سُنی نہیں اور کسی انسان کے دل میں گزری نہیں (مسلم شریف)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ کچھ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا اور دوزخ اُنھیں جلادے گی اور سیاہ کوئلہ بن جائیں گے اور وہ دوزخ کے اوپر کے درجہ پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں گے اور اُسے پکاریں گے اور کہیں گے کہ ہمیں یہاں سے نکال کر اُس دیوار (اعراف) کے نیچے پہنچادے اور جب اللہ تعالیٰ اس کو اس دیوار کے نیچے پہنچادے گا۔ تو دیکھیں گے کہ اس سے اُنھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا تو وہ عرض کریں گے۔ اے رب کریم ہمیں اُس دیوار کے پرے بھیج دے تجھ سے ہم اور کچھ نہیں مانگیں گے۔ پھر ایک درخت ان کے قریب کیا جائے گا۔ جس سے ان سے دوزخ کی تپش جاتی رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ میں نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جسے میں جنت میں داخل کردوں گا۔ وہاں اُسے ہر وہ چیز دوں گا، جس کی وہ خواہش کرے گا۔ لہٰذا جو تم نے مانگا وہ تمھارے لیے ہے اور اتنا اور بھی تمھارے لیے ہے (ہناد فی الزہد)

☆ حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب قیامت کا روز ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہوجائے گا۔ تو دو آدمی رہ جائیں گے اور اُنھیں دوزخ کی طرف

لے جانے کا حکم ہوگا۔تو ان میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا۔تو خدائے جبار فرمائے گا۔اسے واپس لاؤ۔تو فرشتے اُسے واپس لائیں گے۔تو رب تعالیٰ اُس آدمی سے فرمائے گا۔کہ تو نے میری طرف کیوں دیکھا ہے؟ وہ کہے گا اس امید پر کہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے گا ۔تو اُسے جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کچھ دے دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو بھی کھلاؤں تو جو کچھ میرے پاس ہے ختم نہ ہو (مسند احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ایک بندہ دوزخ میں ایک ہزار برس تک یا حنان یا منان اے شفقت فرمانے والے، اے احسان فرمانے والے پکارتا رہے گا۔تو اللہ تعالیٰ جبریل امین سے فرمائے گا کہ جاؤ میرے اس بندے کو میرے پاس لاؤ تو جبریل امین جائیں گے تو اہل دوزخ کو منہ کے بل جھکے ہوئے روتا ہوا پائیں گے تو واپس آکر اپنے رب کریم کو اطلاع دیں گے۔تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ بندہ جو فلاں فلاں مقام پر ہے اسے میرے پاس لاؤ تو وہ اسے لاکر رب کریم کے سامنے کھڑا کریں گے۔تو رب تعالیٰ اسے فرمائے گا۔کہ اے میرے بندے تو نے اپنا مقام اور ٹھکانا کیسا پایا۔تو وہ عرض کرے گا۔نہایت بری جگہ اور نہایت بُرا ٹھکانا ہے۔تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندے کو واپس لاؤ۔تو وہ بندہ عرض کرے گا۔اے رب کریم مجھے نہیں امید تھی کہ تو مجھے اس سے نکالے گا اور پھر اس میں مجھے ڈال دے گا تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو۔ (مسند امام احمد، البیہقی، فی البعث والنشور، ابن الدنیا، البغوی فی شرح السنۃ، تہذیب التہذیب)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک بند ایک گھاٹی میں ایک ہزار برس تک پکارتا رہے گا۔یا حنان یا منان تو اللہ تعالیٰ جبریل امین علیہ السلام سے فرمائے گا کہ میرے بندے کو دوزخ سے نکالو وہ اس کے پاس آئے گا تو اسے دوزخ میں بند پائے گا۔تو واپس آکر کہے گا۔اے رب کریم وہ تمام لوگ دوزخ میں بند ہیں تو رب تعالیٰ فرمائے گا واپس جاؤ اور میرے بندے کو دوزخ سے نکال کر لاؤ۔تو وہ اسے جھڑا لائے گا اور وہ خیال کی طرح سے نکلے گا تو اسے جنت کے کنارے لا ڈالیں گے تو اس کے بال اُگ آئیں گے اور گوشت اور خون درست ہو جائے گا۔(ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں میں دو آدمی نہایت ہی چیخ و پکار کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا ان دونوں کو نکال لاؤ۔ جب وہ نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کس وجہ سے تم اتنی چیخ و پکار کر رہے ہو۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے یہ چیخ و پکار اس لیے کی ہے کہ تُو ہم پر رحم فرمائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری رحمت تم دونوں پر ہوگی اس لیے تم دونوں جاؤ اور اپنے آپ کو دوزخ میں وہیں ڈال دو۔ جہاں تم پہلے تھے۔ تو وہ جائیں گے اور ایک شخص ان میں سے اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا تو وہ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے گی اور دوسرا کھڑے کا کھڑا رہے گا اور وہ اپنے آپ کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا تو رب تعالیٰ اسے فرمائے گا تجھے اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالنے سے کس نے روکا۔ حالانکہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو پھینک دیا۔ تو وہ کہے گا اے رب کریم مجھے امید تھی کہ تو مجھے وہاں سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں نہیں ڈالے گا۔ تو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے ساتھ تیری اُمید کے مطابق میں عمل کروں گا اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دونوں جنت میں چلے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ آخر میں دو آدمی دوزخ سے نکلیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے کہے گا۔ ارے انسان تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی ہے کیا تُو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے۔ یا مجھ سے اُمید لگائے رکھی وہ عرض کرے گا نہیں اے رب کریم میں نے کچھ نہیں کیا۔ تو اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا اور دوزخ میں اُسے نہایت ہی حسرت اور افسوس ہوگا..... اور دوسرے سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ارے ابن آدم تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی ہے کبھی کوئی اچھا عمل کیا یا تُو نے مجھ سے اُمید ہی لگائے رکھی؟ تو وہ عرض کرے گا۔ ہاں رب کریم مجھے اُمید تھی جب تُو مجھے دوزخ سے نکالے گا تو دوبارہ مجھے اس میں نہیں ڈالے گا۔ تو اس کے سامنے ایک درخت لایا جائے گا۔ تو وہ عرض کرے گا اے رب کریم مجھے اس درخت کے نیچے کھڑا کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیؤں اور وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اسی درخت کے قریب کر دے

گا۔ پھر پہلے درخت سے ایک زیادہ خوب صورت درخت اسے دکھائی دے گا۔ جو زیادہ پھل دار اور تازہ ہوگا تو وہ کہے گا۔ میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگتا مجھے اس درخت کے نیچے کھڑا کردے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام پاؤں اور اس کا پھل کھاؤں اور اس کا رس پیؤں تو رب تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بچے کیا تُو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا تو وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نیچے کھڑا کردے گا پھر اسے پہلے دو درختوں سے زیادہ خوب صورت اور زیادہ تر و تازہ جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت دکھائی دے گا تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم مجھے اس کے نیچے کھڑا کردے تو وہ اسے قریب کردے گا اور وہ وعدہ کرے گا کہ اس کے علاوہ وہ اس سے کچھ نہیں مانگے گا۔ تو پھر وہ جنتیوں کی آوازیں سُنے گا اور اپنے بس میں نہیں رہے گا اور کہے گا اے رب کریم مجھے جنت میں داخل فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگ لے اور آرزو کرلے اور اللہ تعالیٰ اسے خود ہی مانگنے اور تمناؤں کی وہ باتیں سمجھادے گا جن کا اُسے علم نہیں تھا۔ تو وہ تین دن تک دنیا کے ایام کے مطابق مانگتا اور تمنا کرتا رہے گا جب وہ فارغ ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے وہ سب کچھ حاصل ہے جو تُو نے مانگا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں جتنا تُو نے مانگا اور تمنا کی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تجھے دس گنا ملے گا۔ (مسند امام احمد)

☆ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں جانے والے آخری آدمی کو جانتا ہوں۔ یہ وہ آدمی ہوگا۔ جو کہے گا اے اللہ کریم مجھے دوزخ سے نکال لے اور یہ نہیں کہے گا کہ مجھے جنت میں داخل کرلے۔ تو جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو یہ آدمی پیچھے رہ جائے گا۔ تو وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم میرے لیے یہاں کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہی ہے جو تُو مانگتا تھا۔ تو وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم مجھے جنت کے قریب کردے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ارے آدم کے بچے یہ تو تُو نے نہیں مانگا تھا۔ ارشاد فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دروازے پر ایک درخت پیدا فرمائے گا تو وہ کہے گا اے رب کریم مجھے اس درخت کے

قریب کردے میں اس کا پھل کھاؤں گا اور اس کے سایہ میں رہوں گا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم کیا تُو نے مجھ سے یہ نہیں مانگا تھا۔ کہ میں تجھے دوزخ سے دور کردوں تو اسی طرح مسلسل وہ ایک سے ایک بڑھیا چیز دیکھتا رہے گا اور مانگتا رہے گا۔ یہاں تک اُسے کہا جائے گا۔ تمھارا ہے جہاں تک تمھارا قدم جائے۔ جہاں تک تمھاری آنکھ دیکھے۔ تو وہ دوڑتا ہوا جائے گا اور اسی حالت میں کہا جائے گا۔ یہ تیرا ہے اتنا اور بھی ہے تیرا ہے تو وہ خوش ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا دیا ہے کہ کسی اور جنتی کو اتنا نہیں دیا (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری آدمی جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پل صراط پر لوٹ پوٹ ہوتا جائے گا۔ کبھی پیٹھ کے بل کبھی پیٹ کے بل اس لڑکے کی طرح جسے اس کا باپ مار رہا ہو اور وہ آگے آگے بھاگ رہا ہو۔ لیکن وہ اپنے عمل کی وجہ سے دوڑنے سے قاصر رہے گا تو وہ عرض کرے گا اے رب کریم مجھے جنت تک پہنچادے اور مجھے دوزخ سے بچالے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالے گا۔ میرے بندے اگر میں نے تجھے دوزخ سے بچالیا اور تجھے جنت میں داخل کردیا تُو میرے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرلے گا۔ تو بندہ عرض کرے گا۔ ہاں اے رب کریم تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ اگر تو مجھے دوزخ سے بچالے گا تو میں تیرے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرلوں گا۔ تو وہ پُل سے گزر جائے گا۔ تو وہ بندہ اپنے دل میں کہے گا۔ اگر میں نے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرلیا۔ تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور دوزخ کی طرف واپس بھیج دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالے گا اور کہے گا میرے بندے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار میرے سامنے کرلے تو میں تجھے بخش دوں اور تجھے جنت میں داخل کردوں تو بندہ کہے گا تیری عزت کی قسم ہے میں نے ہرگز کوئی گناہ نہیں کیا اور میں نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ میرے بندے تیرے خلاف میرے پاس گواہ موجود ہیں۔ تو بندہ دائیں بائیں دیکھے گا تو اسے کوئی دکھائی نہیں دے گا۔ تو وہ کہے گا۔ اے رب کریم اپنا گواہ مجھے دکھادے تو اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو بلوائے گا۔ جو اس کی چھوٹی چھوٹی خطائیں بیان کرے گی۔ تو جب بندہ یہ دیکھے گا تو عرض کرے گا۔ اے رب کریم تیری عزت کی قسم ہے میں نے اور بھی بہت پوشیدہ گناہ

کیے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندے میں اُنھیں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔ میرے سامنے ان کا اقرار کرلے میں تجھے بخش دوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص سب سے کم درجے کا جنتی ہوگا۔ (الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں جانے والا سب سے آخری آدمی وہ ہوگا جس کے پاس اس کے رب تعالیٰ کا گزر ہوگا۔ تو رب تعالیٰ اسے فرمائے گا اُٹھ جنت میں داخل ہوجا اور ترش روئی سے پیش آئے گا تو بندہ عرض کرے گا کیا تُو نے میرے لیے کچھ باقی چھوڑا ہے تو رب تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے اتنا ہے جس پر سورج طلوع ہوتا یا فرمایا غروب ہوتا ہے۔ (تمام دنیا کے برابر تیرے لیے ہے (الطبرانی مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری آدمی جُہنیہ قبیلے کا ہوگا۔ تو اہل جنت کہیں گے کہ جہنیہ کے پاس یقینی خبر ہوگی۔ اس سے پوچھو کہ کیا مخلوق میں سے دوزخ میں کوئی باقی رہ گیا۔ (الدار قطنی، تذکرہ امام قرطبی)

اہلِ جنت کی صفات، اللہ تعالیٰ سے ہم اس کا فضل (جنت) چاہتے ہیں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران 133)

اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی (وسعت) آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے کی طرف دوڑو۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جنت کی وسعت تو آپ آسمانوں اور زمین کے برابر بتاتے

ہیں ۔ پھر دوزخ کہاں ہوگی ۔ ارشاد فرمایا۔ تمھارا خیال ہے کہ جس ذات نے ہر چیز کو زندگی کا لباس پہنایا ہے وہ دوزخ کو کہاں رکھے گا۔ (عرض کیا اللہ خوب جانتا ہے تو ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے کر سکتا ہے۔ (مستدرک حاکم، امام الذہبی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے ۔ لیے وہ نعمت تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سنی اور کسی انسان کے دل میں نہیں کھٹکی پھر آنجناب نے یہ آیت مبارکہ پڑھی **فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین** (السجدہ: 17) کہ کوئی شخص نہیں جانتا ہے کہ میں نے ان کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی تو حضرت جبریل سے فرمایا جاؤ اسے جا کر دیکھو اُنھوں نے جا کر اسے دیکھا عرض کیا اے رب کریم تیری عزت کی قسم ہے جو بھی اس کا تذکرہ سُنے گا۔ وہ اس میں داخل ہوگا۔ پھر اس پر مصیبتوں کی باڑ لگائی اور پھر جبریل سے فرمایا جا کر جنت کو دیکھو۔ اُنھوں نے جا کر دیکھا اور واپس آ کر عرض کیا۔ اے رب کریم تیری عزت کی قسم ہے مجھے ڈر ہے کہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا ..... تو جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ پیدا فرمائی تو جبریل امین سے فرمایا کہ جا کر اسے دیکھو وہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا اے رب کریم تیری عزت کی قسم ہے جو اس کے بارے میں سُن لے گا وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر نفسانی خواہشات کی باڑ لگائی پھر جبریل سے فرمایا جا کر اسے دیکھو۔ اُنھوں نے جا کر دیکھا تو عرض کیا اے رب کریم تیری عزت کی قسم ہے۔ کہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے نہیں بچے گا۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا ہے۔ (ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں ۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی

ہے کہ جنت مشکلات میں گھیری گئی ہے اور دوزخ نفسانی خواہشات میں گھیری گئی ہے۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، الدارمی، مسند امام احمد)

☆ حضرت زید بن شراحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ملی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی اور اس میں کرامات نعمتیں اور مسرتیں پیدا فرمائیں تو جنت نے عرض کیا اے رب کریم تُو نے مجھے کس لیے بنایا ہے ارشاد فرمایا تا کہ میں اپنی مخلوق میں سے کچھ مخلوق کو تیرے اندر ٹھہراؤں تو جنت نے عرض کیا۔ پھر تو کوئی مجھے نہیں چھوڑے گا۔ ہر کوئی میرے اندر داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے راستے میں مشکلات رکھ دوں گا ..... اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس میں ذلت اور عذاب پیدا فرمائے دوزخ نے عرض کیا۔ اے رب کریم تُو نے مجھے کیوں بنایا ہے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ تا کہ میں اپنی کچھ مخلوق تیرے اندر ٹھہراؤں دوزخ نے عرض کیا کہ کوئی میرے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ میں تیرے راستے میں نفسانی خواہشات رکھ دوں گا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت کے راستے میں دشوار گزار ٹیلے ہیں اور دوزخ کا راستہ آسان اور ہموار ہے۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی۔ جس میں وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نہیں نہیں دیکھیں اور کسی کان نے نہیں سُنیں اور کسی انسان کے دل میں نہیں کھٹکیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حبتِ عدن سے فرمایا۔ کوئی بات کرو تو وہ کہنے لگی قد افلح المومنون کہ مومن کامیاب ہوگیا۔ (المومنون:1) (الطبرانی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس براہِ راست جناب رسول کریم کا ارشاد روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی اور اس میں پھل پیدا فرمائے اور نہریں نکالیں پھر فرمایا کوئی بات کرو تو جنت نے کہا قد افلح المومنین کہ مومن کامیاب ہوگئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میری طرف سے کوئی کنجوس آدمی

تمھارے اندر نہیں پہنچ سکے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا۔ جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور جس کا گارا (سمینٹ) کستوری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کچھ بولو۔ تو اس نے کہا افلح المومنون۔ تو فرشتوں نے کہا تجھے مبارک ہو کہ تو بادشاہوں کا ٹھکانا ہے۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اسے ہر مشرک اور عادی شراب نوش نشے باز کے لیے ممنوع قرار دیا۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عدن کے باغات اپنے ہاتھ سے لگائے۔ جب اُنھیں مکمل کرلیا تو اُنھیں بند کرلیا وہ ہر صبح کو کھولی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور کہتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (ابن جریر، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ پھر جنت سے فرمایا، بات کرو تو اس نے کہا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (ابن المبارک فی الزہد، تفسیر ابن جریر طبری، مصنف عبدالرزاق، الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اس کی بنیاد رکھی۔ ایک اینٹ سفید موتی کی اور ایک اینٹ سُرخ یاقوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی اور گارا کستوری کا اور مٹی اس کی عنبر کی پھر اُس سے فرمایا۔ کہ کچھ بولو۔ تو وہ بولی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ کہ تیرے اندر کسی بخیل کا گزر نہیں ہو سکے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے دستِ مبارک

سے پیدا فرمائی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ کہ عادی شراب نوش اور دیوث اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! یہ دیوث کیا چیز ہے؟ فرمایا جو اپنے اہل میں برائی کو برقرار رکھتا ہے (اور اُسے غیرت نہیں آتی) (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں۔ عرش، عدن، القلم اور حضرت آدم علیہ السلام پھر ہر چیز سے فرمایا کہ ہو جا اور وہ ہو گئی (ابوالشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس نے کہا ۔اے رب کریم! تو مجھے کیوں پیدا فرمایا۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا۔ تجھے میں نے اس شخص کے لیے پیدا فرمایا جو میرے خوف میں زندگی گزار کر فوت ہوا (الدینوری فی المجالسۃ)

☆ حضرت سعد الطائی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا، تو اس نے فرمایا کہ سنور جا۔ تو وہ سنور گئی۔ پھر اس سے فرمایا۔ کوئی بات کرو۔ تو اس نے کہا کہ اس شخص کو مبارک ہو جس سے تُو راضی ہو گیا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دیکھو کوئی جنت کے لیے تیار ہے؟ کہ اس میں کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ وہ رب کعبہ کی قسم ہے۔ ایک جگمگاتا ہوا نُور ہے اور کھلتا ہوا پھول ہے اور پختہ محل ہے اور جاری زیورات ہیں اور ہمیشہ رہنے کا مقام ہے اور سلامتی کا گھر ہے اور تازگی اور بھلائی ہے اور بارونق مقام پر نعمت و رحمت ہے۔ تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہؐ! ہم سب اس کے لیے تیار ہیں۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ کہو ان شاء اللہ (ابن ماجہ شریف، ابن ابی داؤد، فی البعث والنشور، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، الطبرانی فی الکبیر، البغوی فی شرح السنۃ، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت سفید اور روشن پیدا فرمائی ہے۔ (البزار، الدر المنثور)

☆ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ایک کوڑے کی جگہ جنت میں دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور البزار نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی روایت فرمائی ہے۔ (بخاری شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تمھاری ایک کمان کا فاصلہ جنت میں اس دنیا سے بہتر ہے۔ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ یا فرمایا کہ غروب ہوتا ہے۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت کی ایک بالشت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (ہناد فی الزہد، الدر المنثور، ابن ماجہ شریف)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ اگر جنت کا ایک قطرہ دنیا میں تمھارے پاس ہو تو تمھاری دنیا کو پاکیزہ بنا دے اور اگر دوزخ کا ایک قطرہ دنیا میں تمھارے پاس ہو تو تمھاری دنیا کو گندہ کر دے۔

☆ حضرت جابر رضی الہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ روزانہ جنت سے فرماتا ہے۔ اپنے رہنے والوں کے لیے پاکیزہ ہو جا۔ تو وہ بہت پاکیزہ ہو جاتی ہے اور یہی سردی کی یہ لہر ہے جو لوگ صبح کے وقت محسوس کرتے ہیں۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبد الملک بن ابی بشر رضی اللہ عنہ سے روایت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہر روز جنت اور دوزخ سوال کرتی ہیں۔ جنت کہتی ہے۔ اے رب کریم! تو نے میرا پھل عمدہ بنایا ہے اور مجھ میں نہریں جاری کی ہیں میں اپنے دوستوں کی مشتاق ہوں۔ مجھ میں رہنے والوں کو مجھ میں جلدی بھیج اور دوزخ کہتی ہے۔ اے رب کریم! تو نے مجھے شدت کی گرمی پیدا کی ہے اور مجھے بہت گہرا بنایا ہے اور میرا رنگا دا بڑا بنایا ہے۔ مجھ میں رہنے والے مجھ میں جلدی بھیج دے۔ (البیہقی فی البعث، والمنثور)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر جنت کا پانی ایک قطرہ برابر دنیا میں آجائے تو دنیا کی ہر شی خوب صورت ہو جائے۔ اگر جنت کا ایک آدمی ظاہر ہو اور اُس کا ایک کنگن دنیا میں نمایاں ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی کو ختم کر دے جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو ختم کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز دنیا کی نعمتوں میں پلے ہوئے ایک دوزخی آدمی کو لا کر دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پوچھا جائے گا۔ اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ یا کوئی بھلائی تجھ پر گزری ہے؟ وہ کہے گا نہیں واللہ! اے رب کریم! اور پھر ایک دنیا کا ایک مصیبت زدہ آدمی جہنم سے لایا جائے گا اور اُسے جنت کے رنگ سے رنگا جائے گا اور کہا جائے گا۔ اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی سختی دیکھی ہے؟ تو وہ کہے گا۔ نہیں واللہ اے رب کریم! مجھ پر کبھی کوئی سختی نہیں آئی اور نہ میں نے کوئی سختی کبھی دیکھی۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو سجاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اُمید ہے کہ میرے نیک بندوں سے مشقت اور اذیت دُور کر دی جائے۔ اور وہ تیری طرف آجائیں (مسند امام احمد، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت کلثوم بن عیاض فرماتے ہیں کہ جنتی پر ایک ساعت ایسی آئے گی کہ اُسے وہ نعمت حاصل ہوگی۔ جسے وہ جانتا تک نہیں ہوگا اور دوزخی کے لیے عذاب کا ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ اُس سے پہلے واقف نہیں ہوگا۔ (ابن عساکر)

☆ حضرت عوسجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر تمھاری آنکھ وہ کچھ دیکھ لیتی جو میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار فرمایا ہے تمھارا دل پگھل جاتا اور اس کے شوق میں تمھارا دل ڈوب جاتا۔ (الاصبہانی فی الترغیب والترہیب)

☆ حضرت الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ جنت کسی اُمت کے لیے اتنی نہیں سنواری

گئی جتنی اس امت کے لیے سنواری گئی ہے۔اور نہ اتنا کوئی اس کا عاشق ہے۔

جنتوں کی تعداد، اُن کے نام، اور اُن کے درجات:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ o(الرحمٰن:46)

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔و من دونهما جنتان o(الرحمٰن:62) جو شخص اپنے رب کریم کے سامنے ڈرے، اس کے لیے دو جنتیں ہیں.....اور ان دو جنتوں کے علاوہ بھی دو جنتیں ہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ o(ص:5) عدن کے باغات ہیں۔جن کے دروازے کھلے ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (الکہف:1) ان کی مہمانی کے لیے بلند و بالا باغات ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ (الواقعہ:89) اور راحت اور خوشبو ہے اور نعمتوں بھری جنت ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (انعام:127) ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے۔ان کے رب کے ہاں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ (فصلت: 28) ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى o(النجم:15) اس کے پاس جنت الماوی ہے۔

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔دو جنتیں چاندی کی ہیں اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی اور اس کے برتن بھی چاندی کے ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں اور اُس کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے اور لوگوں کے اپنے رب کریم کو دیکھنے کے درمیان ایک کبریائی کی چادر ہے۔جو ذات باری تعالیٰ کے چہرے پر ہے۔اور یہ جنتِ عدن میں ہے (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد الطیالسی، ابن ماجہ شریف، الداری، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جنات الفردوس چار ہیں۔ دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور اس میں جو کچھ ہے۔ سونے کا ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں اور اُس کے برتن اور زیور اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہے۔ اور لوگوں اور رب کریم کو دیکھنے کے درمیان اللہ کریم کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہے اور یہ جنتِ عدن میں ہے۔ (مسند امام احمد، ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، مصنف، ابن ابی شیبہ، البیہقی فی البعث والنشور، الدارمی مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ امام بیہقی فرماتے ہیں کبریائی کی چادر استعارہ ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی صفت اور عظمت کی صفت کی طرف اس لیے کہ اس کی کبریائی کو اس کی مخلوق میں سے کوئی اس کے اذن کے بغیر نہیں دیکھ سکتا اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ کبریائی کی صفت مخصوص لباس کی جنس میں نہیں ہے۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ **ولمن خاف مقام ربہ جنتان** کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سونے کی دو جنتیں سابقین یعنی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے لیے ہیں اور دو جنتیں چاندی کی حضرات تابعین رضی اللہ عنہم کے لیے ہیں۔ (مستدرک حاکم، امام الذہبی، مصنف ابن ابی شیبہ، البیہقی فی البعث، والنشور، عبد بن حمید، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی دو جنتیں سابقین یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اور چاندی کی دو جنتیں اصحاب یمین کے لیے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث وانشور، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے ایک جنت بنائی۔ پھر اس کے نیچے ایک اور بنائی اور اس کو ایک ہی موتی (مروارید) سے ڈھانپا اور ارشاد فرمایا **ومن دونھما جنتان** اور ان دو جنتوں کے علاوہ

بھی دو جنتیں ہیں۔ارشاد فرمایا یہ وہ جنت ہے جن کے بارے میں کسی مخلوق کو معلوم نہیں کہ اس کے اندر کیا ہے اور یہ وہی جنت ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **فلا تعلم نفس مااخفی لھم من قرۃ اعین** کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے (مستدرک حاکم، الذہبی، تفسیر ابن جریر طبری، ابو شیخ فی العظمۃ، البیہقی فی البعث والنشور، فریابی، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے روز شہید ہوئے تو ان کی ماں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ آپؐ جانتے ہیں کہ حارثہ کا میرے نزدیک کیا مرتبہ ہے۔اگر تو وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور رضائے الٰہی چاہوں اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں ارشاد فرمایا وہ ایک جنت میں نہیں بہت سی جنتوں میں ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ جنت الفردوس میں ہیں۔(بخاری شریف، مسند امام احمد)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں جنتیں سات ہیں (1) دار الجلال (2) دار السلام (3) دار الخلد (4) جنت عدن (5) جنت ماوی (6) جنت نعیم (7) جنت الفردوس

☆ اور بعض کہتے ہیں صرف چار ہیں۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ سابقہ حدیث کے مطابق کہ اُنھوں نے چار کے علاوہ کا ذکر نہیں فرمایا اور وہ یہ ہیں۔(1) جنت الماوی (2) جنت الخلد (3) جنت العدن (4) جنت السلام (تذکرہ امام قرطبی)

☆ اور اسی کو امام حلیمی نے اختیار فرمایا ہے۔دو جنتیں مقربین کے لیے ہیں اور دوسری دو جنتیں اصحاب یمین کے لیے ہیں اور ہر جنت میں درجات منزلیں اور دروازے ہیں۔(تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور نماز کا پابند رہا اور رمضان شریف کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے

اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اپنے مقام پر بیٹھا رہے۔ جہاں وہ پیدا ہوا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا ہم لوگوں کو اس بات کی خوش خبری نہ دے دیں؟ ارشاد فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان کے درمیان تک کا فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ سے کچھ مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو۔ کہ وہ تمام جنتوں سے افضل اور اعلیٰ جنت ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے اوپر عرشِ خدائے رحمان ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سو درجات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین تک کا فاصلہ ہے اور جنت الفردوس درجے میں تمام جنتوں سے زیادہ بلند ہے اور وہیں سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر ہی عرشِ الٰہی ہوگا۔ جب تم اللہ سے کچھ مانگو تو اس جنت الفردوس کو مانگو۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، مصنف، ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث، وانشور، ابن ابی دنیا عبد بن حمید، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجات ہیں ہر درجے کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے مطابق ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، تفسیر ابن جریر، طبری، البیہقی فی البعث وانشور، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ثمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ الفردوس جنت کی ایک پہاڑی ہے جو جنت سے بلند اور افضل ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو۔ (الطبرانی فی الکبیر، الہیثمی مجمع الزوائد)

☆ حضرت العریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو کیونکہ وہ سب سے اونچی جنت ہے۔ (البزار، کشف الاستار، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابی امامہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگا کرو۔ اس لیے کہ وہ جنت کی ناف ہے اور یہ کہ جنت الفردوس میں رہنے والے عرشِ الٰہی کی چرچراہٹ سُنا کریں گے۔ (مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں۔ اگر تمام جہانوں والے ایک درجے میں جمع ہو جائیں گے تو وہ سب اس میں سما جائیں گے۔ (مستدرک حاکم، طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے جناب عبدالرحمان بن زیاد بن انعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اُنھوں نے عتبہ بن عبید الفصی سے سُنا ہے کہ وہ اسی سے ذکر کرتے تھے۔ جس سے اُنھوں نے حدیث بیان فرمائی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جنت میں سو درجے ہیں اور دو درجوں میں آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے اور ان میں سے پہلے درجے کے تمام گھر تمام کمرے تمام دروازے تمام پلنگ اور تمام تالے سونے کے ہیں ور تیسرے درجے کے تمام گھر تمام کمرے تمام دروازے تمام پلنگ اور تمام تالے موتی اور زبرجد یاقوت کے ہیں اور اس کے ستانوے درجے ہیں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ روایت وہب رحمتہ اللہ علیہ بطریق عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی کہ اُنھوں نے حضرت عتبہ بن عبید الفصی سے سُنا ہے کہ وہ اس شخص کا ذکر فرماتے تھے۔ کہ جس سے یہ حدیث سُنی ہے۔ کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور پھر پوری حدیث بیان کی۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا کوئی کلمہ زبان سے نکالتا ہے اور اسے اس کی پرواہ نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اس کلمے کے ذریعے سے اس کے درجے بلند فرماتا ہے اور ایک بندہ اللہ

تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ بولتا ہے اور اسے اس کی پرواہ تک نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے اسے دوزخ میں گرا دیتا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتادوں جس سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ مشقتوں کے باوجود پوری طرح سے وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ تمھارے لیے گھوڑے باندھنے یعنی جہاد کی تیاری کے برابر ہے۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قرآن کریم کے حافظ سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور اوپر چڑھتے جاؤ اور ایسے ترتیل کے ساتھ قرآن شریف پڑھو جیسے تم دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ کہ تمھارا مرتبہ قرآن کی آخری آیت پر جا کر ملے گا جسے تم پڑھو گے۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا۔ تو اسے کہا جائے گا۔ پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلے میں اسے ایک درجہ ملے گا۔ یہاں تک کہ وہ آخری آیت پڑھ کر آخری بلند مرتبے پر پہنچ جائے گا۔ (ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کی ہر آیت کے بدلے میں جنت میں ایک درجہ ملے گا اور (قرآن کریم) تمھارے گھروں کے لیے چراغ ہے (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ایک رات میں دس آیات مبارکہ پڑھیں تو اسے ایک قنطار حاصل ہوگا اور ایک قنطار دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو تیرا پروردگار فرمائے گا۔ پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجے پر چڑھتا جا۔ یہاں تک کہ وہ آیت کے ذریعے سے آخری مرتبے تک پہنچ جائے گا۔ تو رب تعالیٰ بندے سے فرمائے گا۔ قابو کر لو تو بندہ اشارے سے کہے گا۔ اے رب کریم تو خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس سے ہمیشہ کی نعمت کو لے لو۔ (الطبرانی فی الکبیر، وفی الاوسط، مجمع الزوائد، البحرین)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جنت کے درجات کی تعداد قرآنی آیات کے برابر ہے جو اہل قرآن جنت میں داخل ہوگا۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں ہوگا۔

☆ امام خطابی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے پورا قرآنِ کریم حاصل کر لیا اس نے آخرت میں جنت کا انتہائی درجہ پالیا اور جس نے قرآن کریم کے جتنے اجزاء پڑھے اس کی ترقی جنت کے اتنے ہی درجات میں ہوگی۔

☆ حضرت ابوالتوکل الناجی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درجہ دوسرے درجے سے بڑھ کر ہے اور ان کا درمیانی فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ کے مطابق ہے اور بندہ اپنی نظر اُٹھائے گا۔ تو اسے ایک بجلی چمکتی ہوئی دکھائی دے گی۔ جس سے اس کی آنکھ چندھیا جائے گی اور وہ اس سے گھبرا کر کہے گا کہ یہ کیا چیز ہے تو اسے کہا جائے گا کہ یہ تمھارے فلاں بھائی کا نور ہے تو وہ کہے گا کہ میرا فلاں بھائی اور میں دنیا میں اکٹھے ہی عمل کیا کرتے تھے اور اسے مجھ پر اس طرح سے برتری حاصل ہوگئی ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ عمل میں تجھ سے افضل تھا۔ پھر اس کے دل میں رضائے الٰہی ڈالی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت عدن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ایک مخلوق کو جنت

میں داخل فرمائے گا اور وہ اُنھیں اتنا دے گا کہ وہ اکتا جائیں گے۔ حالانکہ ان کے اوپر کچھ لوگ بلند درجوں میں ہوں گے۔ جب وہ اُنھیں دیکھیں گے تو اُنھیں پہچان جائیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ تھے۔ اُنھیں ہم پر برتری کس وجہ سے حاصل ہوئی ہے تو کہا جائے گا۔ ہائے تم پر افسوس ہے یہ لوگ بھوکے رہتے تھے۔ جب تم سیر ہوتے تھے اور یہ لوگ پیاسے رہتے تھے جب تم سیراب ہوتے تھے۔ یہ لوگ بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہوتے تھے۔ جب تم لوگ سوئے ہوتے تھے۔ اور یہ لوگ (حج عمرہ جہاد کے لیے) سفر کرتے تھے۔ جس وقت تم (اپنے گھروں) مقیم ہوتے تھے۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابونعیم، فی الحلیہ اولیاء)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس مرتبے پر اس کا کوئی عمل نہیں پہنچاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ مسلسل اسے مشکلات میں مبتلا رکھتا ہے اور بندہ (صبر و شکر کی وجہ سے) اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ (البیہقی فی شعب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں ایک ایسا اعلیٰ مقام ہے کہ جس تک صرف مصیبتیں اُٹھانے والے ہی پہنچ سکیں گے۔ (الدیلمی فی الفردوس)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جس تک تین لوگ ہی پہنچ سکیں گے (1) انصاف کرنے والا حاکم (2) رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (3) عیال دار صابر شخص جو ان پر خرچ کر کے ان پر احسان نہیں جتلاتا۔ (الدیلمی الفردوس)

☆ حضرت عبداللہ بن معاذ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی اذیت کی وجہ سے اسے بلندی بخشے گا۔ عمل میں چاہے وہ لوگ کم ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے پھر آنجنابؐ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ **والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان**

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (الطور: 21) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم اُنھیں (قیامت کے روز) ان کی اولاد کے ساتھ ملا دیں گے۔ (ہنادفی الزہد، مستدرک حاکم البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس براہِ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان الفاظ سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ مومن کی اولاد ان کے درجہ میں ہی ہوگی۔ چاہے وہ عمل میں اس مومن سے کم ہوں تا کہ مومن کی آنکھ ان کے ذریعہ سے ٹھنڈی رہے۔ پھر آنجنابؐ نے آیت مذکورہ پڑھی یہاں تک وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ کہ ہم نے ان کے عمل میں کچھ کوئی کمی نہیں کی

☆ اس کے مفہوم میں فرمایا۔ جو کچھ ہم نے ان کی اولاد کو درجہ عطا فرمایا۔ اس کی وجہ سے ان کے ماں باپ کے اعمال میں ہم نے کوئی کمی نہیں کی۔ (ابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء)

☆ ایک روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ جب کوئی مومن آدمی جنت میں داخل ہوگا تو وہ اپنے ماں باپ اولاد اور بیٹوں کے بارے میں پوچھے گا تو اسے بتایا جائے گا کہ وہ لوگ تمھارے درجے اور تمھارے عمل کو نہیں پہنچے تو وہ آدمی عرض کرے گا اے رب کریم تُو جانتا ہے۔ کہ میرا اور ان کا کیا تعلق ہے تو ان سب کو آپس میں ملانے کا حکم ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ، الدر المنثور، مجموع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس براہِ راست نبی کریم سے اس طرح روایت نقل فرماتے ہیں تا کہ اس مومن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ پھر آنجنابؐ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جو ہم نے اولاد کو دیا اس سے ماں باپ کا ثواب ہم نے نہیں گھٹایا۔ (ابونعیم فی الحلیہ الاولیاء)

☆ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کوئی مومن آدمی جنت میں پہنچے گا تو وہ اپنے ماں باپ اولاد اور بیٹوں کے بارے میں پوچھے گا۔ تو اسے کہا جائے گا کہ وہ تیرے درجے میں اور تیرے عمل تک نہیں پہنچ سکے۔ تو وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم تُو جانتا ہے کہ میرا اور ان کا کیا واسطہ ہے تو ان سب کو آپس میں ملانے کا حکم ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ، الدر المنثور، الطبرانی فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے مومنوں کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ کہ وہ اپنے نیک ماں باپ کے ساتھ ہوں گے۔ اگر باپ ماں سے زیادہ نیک ہوا تو وہ باپ کے ساتھ رہیں گے اور اگر ماں باپ سے زیادہ نیک ہوئی تو وہ ماں کے ساتھ رہیں گے۔ (ابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ثمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کو اکٹھا کرو اور اُنھیں ان کے امام کے ساتھ ملا دو۔ ایک آدمی مسلسل امام سے دور ہوتا رہتا ہے اور جب امام جنت میں داخل ہوگا۔ تو وہ امام سے دور رہ جائے گا۔ (ابوداؤد شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، امام زہبی، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جو بندہ چاہتا ہے کہ دنیا میں اس کا مرتبہ بلند ہو۔ وہ بلند مرتبہ پالیتا ہے۔ لیکن آخرت میں اس کا مرتبہ پست ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا (الاسراء: 21) اور یہ یقیناً آخرت درجات اور فضیلت میں زیادہ بڑی ہے۔ (ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دنیا میں بندے کو جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ میں کم ہوتا ہے، چاہے بندے کو وہ معزز اور شرف معلوم ہوتا ہے۔ (ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اور ایک اس کا غلام جنت میں داخل ہوں گے اور اس کا غلام اپنے آقا سے بلند تر مرتبہ پر فائز ہوگا۔ تو وہ آقا کہے گا۔ اے رب کریم! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا۔ تو اُسے جواب ملے گا۔ کہ یہ غلام دنیا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا تھا۔ (احمد فی الزہد)

☆ حضرت ابراہیم التیمی فرماتے ہیں۔ جس بندے نے (دنیا میں) کھایا اور خوش ہوا اور

پیااور خوش ہوا۔اب آخرت میں اُس کا حصہ کم ہوگا۔(ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ فرمایا ہے کہ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی۔وہ بلند درجات نہیں حاصل کر سکے گا جو کہانت کرے یعنی فال لگانے یا تیروں سے قرعہ ڈالے یا سفر سے واپسی پر بد فالی سے۔ (الطبرانی،مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔جو شخص اپنے کسی بھائی کے لیے بادشاہ تک پہنچنے کا ذریعہ بنا کسی بھلائی پہنچانے کے لیے یا کسی مشکل کو دُور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمائے گا۔(الطبرانی فی الاوسط،مجمع الزوائد)

☆ حضرت کعبؓ بن مُرہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دشمن کو حصہ پہنچایا،اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُس کا درجہ بلند فرمائے گا اور یہ تیری ماں کی دہلیز نہیں ہے۔بلکہ دو درجوں کے درمیان ایک برس کا سفر ہے۔(نسائی شریف،مسند امام احمد،صحیح ابن حبان،موارد الظمآن،تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کی بنیاد مضبوط ہو اور اُسے عزت و مرتبہ حاصل ہو تو ظالم کو معاف کر دے اور محروم کرنے والے کو عطا کرے اور رشتہ داری توڑنے والے سے رشتہ جوڑے۔(مستدرک حاکم،الذہبی،الطبرانی فی الکبیر،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کیا آپ کو بتا نہ دوں کہ کس چیز سے درجہ بلند فرماتا ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،جو تم سے زیادتی سے پیش آئے اور اُس شخص کو معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے اور اُس شخص کو دو جو تمھیں محروم رکھے اور تو اس سے جوڑے جو تجھ سے توڑے۔(البزار،الطبرانی فی الاوسط،مجمع الزوائد)

جنت کے دروازوں کی تعداد اور ان کے نام:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۝ حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا (الزمر:37)

اور اپنے رب کریم سے ڈرنے والے جنت کی طرف جماعتوں میں چلائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے۔

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے کا نام الریان (سیرابی) ہے۔ اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہو سکیں گے۔ (بخاری شریف، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جسے الریان کہتے ہیں۔ قیامت کے روز اس میں سے روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ تو وہ اس سے داخل ہوں۔ جب آخری روزہ دار وہاں سے گزر جائے گا۔ تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ اب اس کے بعد کوئی نہیں داخل ہو سکے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، امام بغوی فی شرح السنۃ، الطبرانی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے دونوں طرح سے مال راہ خدا میں خرچ کیا۔ وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے یہ اچھا ہے۔ جو زیادہ نماز میں بڑھنے والا ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والا ہوگا تو اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد ہوگا۔ وہ باب الجہاد کی طرف سے بلایا جائے گا۔ تو جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ہاں! مجھے اُمید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو گے۔ جنھیں ہر دروازے

کی طرف سے بلایا جائے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض کہتے ہیں کہ ان تمام دروازوں سے عزت واکرام سے بلاوا آئے گا اور پھر بندہ اس دروازے سے داخل ہوگا، جس کے متعلق اس کا عمل غالب ہوگا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ انسان کو اس کے بڑے عمل کے ساتھ آواز آئے گی۔ اگر اس کا عمل نماز والا افضل ہوگا۔ تو وہ اس کے ذریعے بلایا جائے گا اور اگر اس کے روزوں کا عمل افضل ہوا۔ تو اُسے باب الریان سے بلایا جائے گا اور اگر اس کا جہاد کا عمل افضل ہوا۔ تو اُسے اس کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہاں کوئی ایسا بھی ہوگا۔ جسے دو عملوں کے ساتھ آواز دی جائے گی۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا ۔ہاں آپؓ! (البزار، تفسیر الدر المنثور، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ ہر عمل کرنے والے کا ایک دروازہ ہے۔ وہ جنت کے اُنھیں اعمال کے دروازوں سے بلائے جائیں گے۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا۔ وہ تب بند ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ (مستدرک حاکم، الطبرانی فی الکبیر، ابن ابی الدنیا، مجمع الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام الضحیٰ ہے۔ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو ایک منادی اعلان کرے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو ہمیشہ چاشت کی نماز (الضحیٰ) ادا کیا کرتے تھے۔ یہ تمھارا دروازہ ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس دروازہ سے داخل ہو۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ مقتول تین طرح کے ہیں۔ (1) ایک وہ مومن آدمی جس نے راہ خدا میں جہاد کیا۔ اپنے مال اور جان سے۔ جب اُس کا دشمن سے مقابلہ ہوا۔ تو وہ قتل ہوگیا۔ یہ آزمایا شہید ہے۔ جو عرش الٰہی کے نیچے ایک خیمہ میں رہے گا۔ جس پر انبیاء کو محض نبوت کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی۔ (2) وہ آدمی جس نے ذاتی طور پر گناہوں کا ارتکاب کیا اور اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کیا اور دشمن سے مرتا ہوا قتل ہوگیا کہ یہ خاموش شہید ہے۔ جس کے گناہ اور خطائیں بخش دی جائیں گی۔ اور تلوار نے اس کے گناہ مٹا دیے۔ وہ بھی جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔ کیونکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور جنت کے بعض دروازے بعض سے افضل ہیں (3) اور منافق آدمی جس نے راہِ خدا میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا اور جب وہ دشمن سے لڑا تو قتل ہوگیا۔ وہ یہ مقتول دوزخ میں ہوگا۔ اور تلوار اس کا نفاق ختم نہ کر سکے گی۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت عبداللہ السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی کے تین لڑکے فوت ہوگے۔ جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے اور وہ اس شخص کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے ملیں گے کہ جس میں چاہیں داخل ہو جائیں۔ (ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو جنیدہ انصہری اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کسی پیاسے کو پانی پلا کر اُسے سیراب کر دیا۔ تو اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُسے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہو اندر چلے جاؤ۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے کسی مومن کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ اُسے شکم سیر کر دیا اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے جس دروازے سے وہ چاہے گا داخل فرمائے گا۔ جس میں وہی داخل ہو سکے گا۔ جو اس طرح کا عمل کرے گا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو عورت اپنے رب کریم سے ڈرے گی اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گی۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ جس دروازے سے چاہے وہ اندر چلی جائے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جونسے دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، ابن خبان)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ تین شخص ہیں جن میں سے کوئی ایمان کے ساتھ آیا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکے گا اور جنت کی حوروں میں سے جس کے ساتھ چاہے نکاح کرے اور جس نے کسی کے خفیہ قرضے ادا کر دیے اور اپنے قاتل کو معاف کر دیا ہے اور ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھا (مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے عرض کیا اور جس نے ان میں سے ایک پر عمل کیا تو؟ تو آپؐ نے ارشادِ فرمایا چاہے ایک پر بھی عمل کیا۔

☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص فوت ہو گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کیا اور نہ خون ناحق سے آلودہ ہوا۔ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے میری اُمت میں سے چالیس حدیثیں یاد کر لیں اللہ تعالیٰ اُمت کو اُن سے نفع دے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ تم جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جاؤ (ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، تفسیر الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا۔ کہ جس شخص کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوئیں۔ یا دو پھوپھیاں ہوئیں یا دو خالائیں ہوئیں۔ (اور اس نے اُنھیں سنبھالا) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط، تفسیر الدر المنثور)

جنت کی کنجیاں:

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ تو اس وقت ارشاد فرمایا۔ کہ تم اہل یمن کے ہاں جا رہے ہو۔ تو وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے بارے میں پوچھیں گے اور فرمایا جنت کی کنجی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ کی شہادت دینا ہے۔ (البیہقی فی الاسماء والصفات، تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ البزار میں بھی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی کُنجیاں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ کی شہادت دینا ہے۔ (مسند امام احمد، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ جنت کی (اصل) چابی نماز ہے۔ (ترمذی شریف، مسند اماما حمد مسند ابوداؤد الطیاسی، البیہقی فی الشعب، الطبرانی، فی الصغیر)

☆ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت وہیب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جنت کے کنجی نہیں ہے اُنھوں نے فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ اگر تو ایسی کنجی لائے گا جس کے دانداتے ہوں گے تو تیرے لیے دروازہ کھل جائے گا۔ ورنہ دروازہ نہیں کھلے گا۔ (بخاری شریف، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، البوی فی شرح السنتہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ میں نے معراج کی رات کو دیکھا کہ جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ صدقہ کا

ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ تو حضرت جبریل سے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا سائل تب سوال کرتا ہے کہ اس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا حاجت کی بنا پر سوال کرتا ہے۔ (ابن ماجہ شریف، البیہقی فی الشعب، الترغیب والترہیب)

جنت کے دروازوں کی کشادگی؟

☆ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازں کے کیواڑوں کی درمیانی مسافت چالیس برس کی ہے اور ان پر ایک دن آئے گا کہ ان میں ہجوم کی وجہ سے مشکل پیش آئے گی۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ میری اُمت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کی چوڑائی تیز رفتار گھوڑے کے تین دن کے سفر کے برابر ہے اور ان میں اتنی بھیڑ ہو جائے گی کہ لوگوں کے کندھے ہجوم کی وجہ سے ٹلنے کو ہو جائیں گے۔ (ترمذی شریف، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ جنت کے دروازے کے دو کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ چالیس برس کے سفر کے برابر ہے۔ (مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ بعض جنت کے دروازوں کے کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ سات برس کے سفر کے برابر ہے۔ (صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، ابوالشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازوں کے کواڑوں کا درمیانی فاصلہ چالیس برس کا سفر ہے اور اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ بھیڑ کی وجہ سے وہ دشوار گزار ہو جائے گا۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں دروازے کے دو کواڑوں کا درمیانی فاصلہ چالیس برس کا سفر ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ اس میں سے گزرنا مشکل ہوگا اور ایسی بھیڑ ہوگی جیسے پانچ دنوں کے پیاسے اونٹوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں میری امت ستر ہزار کی تعداد میں یا فرمایا سات لاکھ کی تعداد میں داخل ہوگی ایک راوی کو دونوں عددوں میں شک ہوا ہے وہ ایک دوسرے کو تھامے ہوں گے۔ جب ان میں پہلا داخل ہوگا تو آخری بھی داخل ہو جائے گا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت کے مطابق ہوں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت ابن المبارک حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان دروازوں کے دو کواڑوں کا درمیانی فاصلہ چالیس برس کا ہے۔ (ابن المبارک، فی الزہد)

جنت کے دروازوں کا کھلنا اور بند ہونا:

☆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ میں نے آنجنابؐ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور جنت کے دروازے اس وقت کھولے جاتے ہیں اور عمل تب تک اوپر نہیں جاتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لی جائے۔ تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک اعمال اس وقت اوپر جائیں۔ (ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، ابن المبارک فی الزہد، الطبرانی فی الکبیر، مختصر الکامل للضعفاء)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کے سات دروازے وہ ہیں جو سب کے سب قیامت کے روز کھلتے بند ہوتے رہیں گے۔ سوا توبہ کے دروازے کے کہ وہ بند نہیں ہوگا۔ تو سات دروازے کہنا وہ ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور آٹھواں دروازہ باب التوبہ ہے۔ (ابن المبارک فی الزہد، مستدرک حاکم الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہِ رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد)

جنت کی چار دیواری اس کی زمین اور اس کی مٹی:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کچھ جنت اور اس کی تعمیر کے بارے میں فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں اور ان کا گارا خالص کستوری ہے اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو ان میں داخل ہوگا۔ عیش و آرام میں رہے گا اور کبھی تنگی نہیں پائے گا۔ ہمیشہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا نہ اس کا لباس میلا ہوگا اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔ (ترمذی شریف، دارمی مسند امام احمد، ابوداؤد الطیاسی، البیہقی فی البعث والنشور، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ ارشاد فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا۔ اس میں زندہ رہے گا۔ مرے گا نہیں اور عیش میں رہے گا کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ نہ اس کا لباس پرانا ہوگا نہ اس کی جوانی ختم ہوگی عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کی عمارت کیسی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور اس کا گارا خالص کستوری کا ہے اور اس کے کنکر روڑے موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ (ابن ابی الدنیا، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی چار دیواری سونے کی ایک اینٹ اور چاندی کی ایک اینٹ ہی ہے اور ان کی انگیٹھیاں موتی کی اور کنگھیاں سونے کی ہیں۔ اُن کی مٹی زعفران اور گیلی مٹی کستوری ہے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابو نعیم فی الحلیہ، ابن المبارک فی الزہد، مصنف عبدالرزاق، البغوی فی شرح السنۃ، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی چار دیواری سونے کی ایک اینٹ اور چاندی کی ایک

اینٹ سے بنائی ہے۔ پھر ان میں نہریں جاری کی ہیں اور ان میں درخت لگائے ہیں۔ جب فرشتے اس کی خوب صورتی اور تازگی کو دیکھیں گے تو کہیں گے (ارے جنتی) تیرے لیے مبارک ہے کہ یہ شاہی منزلیں ہیں۔ (البزار، کشف الاستار، البیہقی فی البعث والنشور، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس کی نرم مٹی سفید ہے اور خالص کستوری ہے۔ (مسلم شریف، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ جنت کی زمین کیسی ہے؟ اُنھوں نے فرمایا سفید مرمر جیسی چاندی کی گویا کہ وہ آئینہ ہے تو راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی روشنی کیسی ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے ایسی قیامت نہیں دیکھی جس میں سورج طلوع ہوتا ہو بس یہی اس کا نور ہے لیکن اس میں سورج نہیں ہے نہ یخ بستہ ٹھنڈک ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی نہریں کیسی ہیں؟ کیا وہ کھائیوں میں ہیں فرمایا نہیں وہ زمین کے اوپر ہی چلتی ہیں وہ ادھر اُدھر نہیں ہوتیں میں نے عرض کیا جنت کے زیورات (زیب وزینت) کیسے ہیں؟ فرمایا اس میں درخت ہیں۔ درختوں میں پھل لگے گا کہ انار ہیں جب کوئی اللہ کا ولی کوئی لباس پہننا چاہے گا۔ تو اس کی طرف ایک ٹہنی جھک آئے گی اور اس میں سے رنگ برنگے ستر جوڑے نکلیں گے۔ پھر وہ شاخ بند ہو کر اپنی جگہ چلی جائے گی۔ (ابن الدنیا، ابوالشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں چراگاہ ہے کستوری کی جیسے دنیا میں تمھارے مویشیوں کی چراگاہ ہوتی ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابوشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جنت کی چار دیواری سونے کی ایک اینٹ اور چاندی کی ایک اینٹ سے بنی ہے۔ اصل تعمیر موتی اور یاقوت اور کنکر موتی مٹی زعفران ہے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جنت کی زمین سفید صحن کافور اور چار دیواری کستوری کے ڈھیروں سے گھری ہوتی ہے جیسے ریت کے ٹیلے ہوتے ہیں اور اس میں نہریں ہیں۔ جس میں اہل جنت اول سے لے کر آخر تک جمع ہوں گے اور ایک دوسرے سے تعارف ہوگا۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا چلائے گا۔ جو ان پر کستوری کی خوشبو مہکائے گی اور آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے گا تو اس (آدمی) کے حسن اور خوشبو میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ تو وہ کہے گی کہ تم میرے ہاں سے گئے تھے تو میں تم پر خوش تھی اور اب بہت ہی خوش ہوں۔ (ابن الدنیا، الترغیب والترہیب، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ احد پہاڑ جنت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابو یعلی، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو عیسیٰ ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ کوہِ احد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور غیر دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔ (البزار، الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد)

جنت کے بالا خانے محلات کمرے اور رہائش گاہیں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ o (الزمر:20)

لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالا خانوں کے اوپر بالا خانے تعمیر کیے گے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ اٰمِنُوْنَ o (سبا:37) وہ بالا خانوں میں پُر امن ہو کر رہیں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (الفرقان:75) ان لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے بالا خانے جزا میں ملیں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ومساکن طیبة فی جنات عدن ○ (التوبہ 72) اور صاف ستھری رہائش گاہیں بلند و بالا باغات میں ہوں گے۔

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت بالا خانے والے جنتیوں کو اپنے اوپر ایسے دیکھیں گے جیسے روشن ستارے کو دور افق میں مشرق سے مغرب کو جاتے ہوئے دیکھتے ہیں یہ فرق ان کی آپس کی فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کیا یہ انبیاء کی منزلیں ہوں گی۔ جن تک ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ پائے گا؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، البیہقی فی البعث والنشور، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں۔ جس سے باہر سے اندر اور اندر سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے۔ ارشاد فرمایا جو پاکیزہ گفتگو کرے کھانا کھلائے اور عبادت میں رات گزرے، جب کہ لوگ سو رہے ہیں۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں بالا خانے ہیں جن کا باہر اور جن کا اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے تو ایک دیہاتی شخص نے اُٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو میٹھی گفتگو کرے سلام کو عام کرے کھانا کھلائے اور لوگ سو رہے ہوں اور وہ رات کو نماز پڑھے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں۔ جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار فرمائے ہیں جو کھانا کھلائے نرم گفتگو کرے مسلسل روزے

رکھے اور نماز پڑھے جب لوگ سور ہے ہوں ۔ (مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، مصنف عبدالرزاق، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی، فی شرح السنۃ)

☆ حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں جنت کے بالا خانے نہ بتادوں ۔ ہم نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں رنگ برنگ کے جواہر سے بنے بالا خانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے دکھائی دیتا ہے ان میں نعمتیں ہیں ثواب ہے اور ایسی عزت ہے۔ جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی کسی کان نے نہیں سُنی ۔ کسی انسان کے دل میں نہیں کھٹکی ۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ بالا خانے کن کے لیے ہیں ارشاد فرمایا جو شخص السلام علیکم کو عام کرے کھانا کھلائے ہمیشہ روزے رکھے ۔ نماز پڑھے جب لوگ سور ہے ہوں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسی کس میں طاقت ہے ۔ ارشاد فرمایا میری یہ امت ہی اس کی طاقت رکھتی ہے ۔ میں بتاتا ہوں کہ کسے اس کی طاقت ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو ملے اور اسے سلام کہے یا سلام کا جواب دے تو گویا اس نے السلام علیکم کو پھیلایا اور جس نے اپنے گھر والوں کو اپنے بچوں کو کھانا کھلایا ۔ یہاں تک کہ انھیں شکم سیر کر دیا تو گویا اس نے کھانا کھلایا اور جس شخص نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور پھر ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھے تو اس نے مسلسل روزے رکھے اور جس نے عشاء کی اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس نے گویا ایسی نماز پڑھی کہ لوگ سور ہے ہوں یعنی یہودی اور عیسائی اور مجوسی (اس وقت سور ہے ہوں گے) (امام بیہقی نے بھی یہ روایت درج کی ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں ہے ۔ لیکن اس سے پہلی روایت کی سند قوی ہے اور دائمی روزہ دار ہو اور کھانا کھلانے والا ہو اور السلام علیکم کو پھیلانے والا ہو اور نماز پڑھنے والا ہو جب لوگ سور ہے ہوں ۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔ جنت میں بالا خانے ہیں ۔ جب کوئی اس میں رہتا ہو ۔ تو اس سے باہر کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور اگر کوئی اس سے باہر ہو تو اندر کی کوئی چیز اُس سے مخفی نہیں رہتی ۔ عرض کیا گیا یا سول اللہ یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا ۔ جو خوش کلام ہو ۔ جو شخص یہ

کلمات کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ تو وہ شخص قیامت کے روز آئے گا اور اُس کے آگے فرشتے چل رہے ہوں گے اور پہلوؤں پر اور پیچھے بھی فرشتے ہوں گے اور عرض کیا گیا دائمی روزے رکھنا کیا؟ ارشاد فرمایا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور دوسرا ماہ رمضان آیا تو اس نے پھر روزے رکھے (وہ دائمی روزے دار ہے) اور عرض کیا گیا کہ کھانا کھلانا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ جس نے بال بچوں کی روزی کا انتظام کیا (وہ کھانا کھلانے والا ہے) عرض کیا گیا، السلام علیکم پھیلانا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ اپنے بھائی سے ہاتھ ملانا اور دُعا دینا (دائمی السلام علیکم پھیلانے کے برابر ہے) عرض کیا گیا۔ یہ رات کو نماز پڑھنا اور لوگ سو رہے ہوں کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ نماز عشاء (باجماعت) پڑھنا گویا تمام رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔ (البیہقی فی البعث والمنشور، ابن عدی فی الکامل)

☆ حضرت ابوجعفر اُلئك يجزون الغرفة بما صبرو (الفرقان:75) کے بارے میں فرماتے ہیں۔ فقر پر صبر کرنے کی وجہ سے دارِ دنیا میں (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بالا خانے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کے یا سفید موتیوں کے ہیں۔ ان میں کوئی غم وفکر نہیں ہے۔ (حکیم ترمذی شریف، نواحد الاصول، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا، وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۝ (التوبہ:72) ارشاد فرمایا یہ جنت میں موتیوں کا ایک محل ہے اس محل میں ستر بڑے گھر (بلاک) ہیں یاقوت احمر کے اور ہر گھر میں ستر کمرے ہیں۔ زمرد سبز کے اور ہر کمرے میں ستر پلنگ ہیں اور ہر پلنگ پر ستر بستر ہیں ہر رنگ کے اور ہر ایک بستر پر ایک حُور عین بیویاں ہیں اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر ستر رنگ کے کھانے ہیں اور ہر صبح کو ہر قسم کی روزی اس میں جمع ہوتی ہے۔ (ابن المبارک فی الزہد، البزار، کشف الاستار، ابن اجریر طبری، ابوالشیخ وغیر)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک

شاہی عمارت ہے۔ جس میں چار ہزار دروازے ہیں ہر دروازے میں پچیس روشن چہرہ حوریں ہیں۔ اس محل میں نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حاکم داخل ہوں گے۔ یا وہ شخص اُس میں داخل ہو سکے گا۔ جسے کفر اور قتل ہونے میں ایک بات کا اختیار دیا گیا تو وہ قتل ہونے کو پسند کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مومن کا گھر جنت ہے۔ جو موتیوں کا بنا ہے۔ اس کے درمیان ایک ایسا درخت ہے۔ جس میں جوڑے کپڑوں کے اُگتے ہیں۔ وہ جنتی دو انگلیوں میں موتیوں اور مرجان جڑاؤ ستر جوڑے پکڑے گا۔ (ابن المبارک فی زوائد الزہد، ہناد فی الزہد، ابن ابی الدنیا، ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب سے معمولی درجہ کا جنتی اُس کے لیے بھی موتی کا ایک گھر ہوگا جس کے کئی کمرے (بالا خانے) اور کئی دروازے ہوں گے۔ (ہناد فی الزہد، ابن ابی الدنیا، ابو نعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے تم جنت میں بالا خانے دیکھو گے۔ جو مشرق و مغرب سے نکلنے والے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ کہا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں ؟ جواب ملے گا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہیں (مسند امام احمد، مجمع الزوائد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے نقل فرماتے ہیں۔ کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں۔ جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے اور ایک دُوسرے سے ملنے والوں اور ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں۔ جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں۔ ان کے

کھلے دروازے ہیں۔ جو چمکدار ستاروں کی مانند روشن ہیں۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے کے لیے خرچ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دوسرے سے ملنے والے رہیں گے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے اور اس میں انھوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوا ہے هٰٓؤُلَآءِ الْمُتَحَآبُّوْنَ فِی اللّٰهِ یہ آپس میں اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہیں (حکیم ترمذی شریف، نوادرالاصول)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں بالا خانے ہیں۔ جن کے اوپر تالے نہیں ہیں اور نہ نیچے ستون ہیں۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ! یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ بیماری میں مبتلا دردمندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے لیے، جنھوں نے صبر سے کام لیا (الشجری فی امامیہ، الدرالمنثور موضوع ہے)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ براہ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک گول عمارت بنائی ہے۔ جسے الفردوس کہتے ہیں۔ اس کے درمیان میں ایک گھر ہے جسے دارالکرامۃ کہتے ہیں۔ اس گھر میں ایک پہاڑ ہے۔ جسے جبل النعیم کہتے ہیں۔ اس پہاڑ پر ایک شاہی عمارت ہے جسے قصر الفرح کہتے ہیں اور اس محل میں بارہ ہزار دروازے ہیں ہر دروازہ پانچ سو سال سے کھولا نہیں گیا۔ اُسے کسی عالم کے قلم کی آواز ہی کھولے گی یا کسی غازی کے طبل کی آواز کھولے گی اور عالم کے قلم کی آواز غازی کے طبل کی آواز سے ستر گنا افضل ہے۔ (ابن عساکر)

☆ عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنت میں ایک بالا خانہ ہے جسے العالیہ کہتے ہیں۔ اس میں ایک حور ہے۔ جسے الفجد کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی اس حور کے پاس آنا چاہے گا۔ تو جبریل امین آکر اُسے آواز دے گا تو وہ حور اپنی انگلیوں کے پوروں پر کھڑی ہو جائے گی اور اس کے ساتھ چار ہزار خادمائیں ہونگیں جو اس کے لباس کا دامن (پلو) اور اس کی زلفیں اُٹھائے ہوں گی اور بغیر آگ کی خوشبودار انگیٹھیوں کے ساتھ اسے مہکا رہی ہوں گی۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ جنت میں ایک گھر ہے جسے بیت السخاء کہتے ہیں۔(الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد)

☆ حضرت مغیث بن سمّی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ محل سونے کے ہیں کچھ چاندی کے ہیں کچھ یاقوت کے ہیں اور کچھ زبرجد کے ہیں اوران کی مٹی کستوری اور زعفران ہے۔(ابوشیخ فی العظمۃ،ابونعیم فی الحلیہ)

جنّت میں گھر بنانے والے اعمال:

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا جس شخص نے اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائی اور وہ اس کے بنانے سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔(بخاری شریف،مسلم شریف ،ترمذی شریف،ابن ماجہ شریف،الوارمی،مسند امام احمد)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تو بارہ رکعت چاشت کی نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔(البزار،ابن حبان،مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا جس نے چاشت کی نماز بارہ رکعتیں پڑھیں۔اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنائے گا۔(ترمذی شریف،البغوی فی شرح السنۃ،التلخیص الحبیر،حافظ ابن حجر عسکلانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے چاشت کی چار رکعتیں پڑھیں اور بعض کہتے ہیں پہلی چار رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔(الطبرانی فی الاوسط والکبیر،مجمع الزوائد)

☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشادفرمایا، کہ جس نے ایک دن رات میں بارہ رکعت نفل نماز پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔(مسلم شریف،ترمذی شریف،نسائی شریف،ابن ماجہ شریف،مسند امام احمد،مستدرک حاکم،البیہقی فی الکبریٰ،الطبرانی فی الکبیر)

☆ محدث حاکم نے اس روایت میں اضافہ فرمایا ہے کہ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں تو الی آخرہ۔

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کا ایک گھر جنت میں بنادے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب للمنذری)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان بیس (20) رکعت پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں ایک گھر بنائے گا (ابن ماجہ شریف، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عبدالکریم بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان بیس (20) رکعت پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک شاہی محل تعمیر فرمائے گا۔ تو جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تب تو ہمارے محل بہت ہو جائیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا فضل زیادہ اور افضل ہے (جامع الصغیر)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہو اور وہ یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ برائیاں مٹائے گا اور اس کے لیے ایک گھر جنت میں تعمیر فرمائے گا۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، صحیح الجامع)

☆ سیدہ ام حبیبہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نماز عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کا خیال رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے سنائے اور خاموشی کے ساتھ رمضان شریف کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کا جنت میں گھر بنائے گا۔ (طبرانی مجمع الزوائد، ابن حبان)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج صبح تم میں سے کون روزہ رکھ کر اٹھا ہے تو جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کون کسی جنازے کے پیچھے چلا ہے۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے اندر یہ چار صفات ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (البزار، کشف الاستار، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضت محمد بن النضر الحارثی فرماتے ہیں جو عامل بھی دنیا میں اللہ کی رضا کے لیے کوئی عمل کرتا ہے۔ تو اُسے اسی طرح کا درجہ ملتا ہے۔ جن درجات کے لیے عمل کرتا ہے جب وہ اس نیت سے رک جاتا ہے تو وہ بھی رک جاتے ہیں۔ تو ان سے کہا جاتا ہے کہ تم رُک کیوں گے تو وہ کہتے ہیں (کہ عمل کرنے والا) ہمارا ساتھی کمزور پڑ گیا ہے (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی جان قبض کر لی ہے وہ کہتے ہیں ہاں کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل قبضے میں لے لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں لے لیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجعُون پڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ترمذی، مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد الظمان، البغوی فی شرح السنۃ، الترغیب والترھیب للمنذری)

☆ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم نے ارشاد فرمایا جس نے

دس مرتبہ/قل ھواللہ احد پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے میں جنت میں گھر بنائے گا اور جس نے اسے بیس بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دو شاہی محل بنائے گا اور جس نے تیس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تیس گھر جنت میں بنائے گا تو جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ تب تو ہمارے بہت محل ہو جائیں گے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا فضل اسی سے زیادہ وسیع ہے۔ (دارمی شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کے لیے ذمہ دار ہوں جو مجھ پر ایمان لایا اور پھر مسلمان ہوا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ تو میں جنت کے درمیان اس کا گھر بنانے کے لیے ضامن ہوں اور جنت کے درمیان اور جنت کے اوپر کے بالا خانے پر بھی (نسائی شریف، مستدرک حاکم، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صف کا خلا بند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت میں ایک درجہ بلند فرمائے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب للمنذری)

☆ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے روزی کی مشکل میں صبر جمیل اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ چاہے گا۔ ٹھہرائے گا۔ (الطبرانی فی الصغیر، ابن حبان، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹ چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ریاض الجنۃ میں اس کا گھر تعمیر فرمائے گا اور جس نے دکھاوا چھوڑ دیا اور وہ اس معاملے میں سچا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جنت کے درمیان میں اس کا گھر بنائے گا اور جس کا اخلاق اچھا ہوا اس کا اعلیٰ جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت کے درمیان گھر بنانے کا ذمہ دار ہوں۔ اس شخص کے لیے جو دکھاوے کو چھوڑ دے۔ اور وہ حق پر ہے اور میں وسط جنت میں گھر بنانے کا ذمہ دار ہوں اس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑتا ہے۔ حالانکہ وہ مزاح کرنے والا ہے اور اعلیٰ جنت میں گھر بنانے کا ذمہ دار ہوں جس کا کردار اچھا ہو۔ (الطبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ماہِ رمضان کی رات کو نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر سجدے کے بدلے میں ایک ہزار پانچ سو نیکی لکھتا ہے اور جنت میں اس کے لیے سُرخ یاقوت کا گھر تعمیر فرماتا ہے (البیہقی فی الشعب الایمان)

☆ جناب جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص نے قبر کھودی۔ اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

جنت کا سایہ اور یہ کہ اس میں نہ گرمی ہوگی نہ یخ بستہ سردی اور نہ سورج اور نہ چاند ہوگا:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا اور ہم اُنھیں لمبے سایہ میں داخل کریں گے۔ (انساء: 57)

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا (الانسان: 13) اور اس میں سورج یعنی دھوپ اور یخ بستہ سردی نہیں دیکھیں گے۔

☆ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ ارشاد باری وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ سایہ ستر ہزار سال کا سفر ہے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر طبری، ابونعیم فی الحلیہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ حضرت شعیب بن الحجاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور ابو العالیہ الریاحی باہر نکلے جب ہم سورج طلوع ہونے سے پہلے الحبان کے مقام پر پہنچے تو مجھے خبر دی گئی کہ جنت اس

طرح کا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَظل ممدود (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر مجاہد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں طلوع فجر کا وقت ہوگا نہ اس میں گرمی ہوگی نہ سردی اور علقمہ کی روایت البیہقی میں ہے کہ وہاں نہ یخ بستہ سردی ہوگی۔ (ابن المبارک فی الزہد احمد، فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

جنت کی خوشبو:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے معاہدہ کیے ہوئے شخص کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ (بخاری شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے معاہدہ کیے ہوئے شخص کو قتل کر دیا جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔ تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے محسوس ہوگی۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، الدارمی، نسائی فی الکبریٰ، مستدرک حاکم، ابوداؤد شریف)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے کسی معاہدہ والے شخص ناحق کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے۔ (ترمذی شریف)

☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے کسی معاہدہ شدہ شخص کو ناحق قتل کر دیا۔ وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اُس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ (ابن حبان، موارد الظمآن)

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ رعایا کا ذمہ دار بناتا ہے۔ وہ اس کی خیر خواہی نہیں کرتا ہے۔ تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ (بخاری

شریف، مسلم شریف، الدارمی، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے علم سیکھا اُس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ لیکن وہ دنیا کی غرض سے یہ علم حاصل کرتا ہے۔ تو وہ شخص قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں سونگھ پائے گا۔

(ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، ابن حبان، موارد الظمآن)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت جس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ لیکن عمل کر کے احسان جتلانے والا اور ماں باپ کا نافرمان اور دائمی شراب نوش اس کی خوشبو نہیں سونگھ پائے گا۔ (ابو نعیم فی الحلیہ، الطبرانی فی الصغیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کچھ عورتیں ہوں گی۔ لباس پہننے والی ننگے بدن ہوں گی۔ مائل ہونے والی، مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اُونٹوں کی طرح مردوں کی طرف مائل ہونے والی جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی۔ حالانکہ اُس کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آجاتی ہے۔ (بحوالہ مسلم شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت جس کی خوشبو ہزار برس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کی خوشبو ماں باپ کا نافرمان اور رشتہ داری توڑنے والا اور بوڑھا زنا کار اور تکبر کرنے والا تہ بند لٹکانے والا نہیں سونگھ سکے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ جو نسی عورت بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف الدارمی مستدرک حاکم، ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فوت ہو گیا اور اس کے دل میں رائی

کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہے۔تو وہ جنت کی خوشبو سونگھ سکے گا اور نہ اُسے دیکھ سکے گا۔(مسند امام احمد ،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کبوتروں کے پوٹے کی طرح اپنے بال سیاہ رنگا کریں گے۔وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکیں گے۔(ابوداؤد شریف،نسائی شریف،البغوی فی شرح السنۃ،البیہقی فی الکبریٰ)

جنت کے درخت:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنَ مَاٰبٍ۔(الرعد:۲۹)انہیں مبارک ہو، اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ(الوقعہ:۲۸) بے کانٹوں کی بیریوں میں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت میں ایسا ایسا درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے تو اسے طے نہ کر سکے اور اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو وظل ممدود۔(بخاری شریف،مسلم شریف،ترمذی شریف،ابن ماجہ شریف،الدارمی،مسند امام احمد اور امام احمد کی روایت کے آخر میں کہ اس کا پتا جنت کو ڈھانپ لیتا ہے۔

☆ حضرت ھناد بن السرّی زھد میں اس آیت کے آخر میں اضافہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضرت کعب کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اور جناب محمد مصطفیٰ ؐ پر قرآنِ کریم اتارا ہے کہ اگر ایک آدمی حقہ یا جذعہ پر سوار ہو تو پھر وہ اس تنے کے گرد پھرے وہ اسے بوڑھا ہونے تک طے نہیں کر سکے گا۔اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور اس کی شاخیں جنت کی دیواروں سے پرے تک چلی گئی ہیں اور جنت میں جو نہر بھی ہے وہ اسی طرح کی جڑ سے جاری ہوتی ہے۔ھناد فی الزھد ابن المبارک فی الزھد،تفسیر طبری،مصنف ابن ابی شیبہ۔

☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ ؐ نے صدرۃ المنتہا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سوار اس کی شاخوں کے سایہ میں سو سال چلتا رہے گا اس میں سونے کے بستر ہیں اس کا پھل مٹکوں کی طرح ہے۔ (ترمذی شریف، الترغیب والترھیب للمنذری)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ طوبیٰ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا ایک درخت ہے۔ سو برس کے سفر کا جنتیوں کے لباس اس کے غلافوں سے نکلیں گے۔ (ابن حبان موارد الظمان الترغیب والترھیب للمنذری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ (ترمذی شریف، الترغیب الترھیب، للمنذری، صحیح ابن حبان، ابن ابی دنیا)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کے درخت کا تنا سبز زمرد کا اوران کی شاخیں سرخ سونے کی اوراس کے پتے جنتیوں کا لباس ہوگا۔ اس سے ان کے چھوٹے بڑے لباس بنیں گے۔ اوران کا پھل مٹکوں کی مانند دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اوراس میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ (ہنادفی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، مستدرک حاکم، الذہبی، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، البیہقی فی البعث والنشور، ابوشیخ فی العظمۃ، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ اُنھوں نے ایک چھوٹی سی شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اگر تم اس جیسی شاخ جنت میں تلاش کرو تو نہیں دیکھو گے۔ عرض کیا گیا کہ وہاں کی کھجوریں اور درخت کیسے ہوں گے۔ فرمایا کہ ان کے تنے موتی اور سونے کے اوراوپر پھل ہی پھل سونے اور موتی کے (ہنادفی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، ابونعیم فی الحلیہ، مصنف ابن ابی شیبہ، الدرالمنثور للسیوطی)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایک موذی درخت کا ذکر فرمایا ہے اور میرا نہیں خیال ہے کہ جنت میں کوئی درخت ایسا ہو جو وہاں کے رہنے والوں کو اذیت دے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ موذی درخت کون سا ہے؟ عرض کیا بیری کا درخت جس کے کانٹے ہوتے ہیں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ بے کانٹے کی بیری اللہ تعالیٰ اس کا کانٹا ختم کر دے گا اور کانٹے کی جگہ پھل رکھ دے گا۔ یہ اُگتی ہے اور ساتھ ہی پھل دار ہو جاتی ہے۔ اسی پھل کی بہتر (72) قسمیں اور مزے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرح نہیں ہوتا۔ (مستدرک حاکم، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد ارشاد باری تعالیٰ مخضود کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بہت زیادہ پھل دار اور طلح منضود کے بارے فرماتے ہیں تہہ بہ تہہ کیلے کا پھل (تفسیر مجاہد، تفسیر ابن جریر، طبری البیہقی، فی البعث والنشور، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت البرا ابن عازب رضی اللہ عنہ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (الانسان: 140) ان کی شاخیں تابع فرمان ہوں گی فرمایا اہل جنت جنت کے پھل کھڑے بیٹھے لیٹے جس حالت میں چاہیں کھائیں گے۔ (ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، مستدرک حاکم فاریابی، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد، فی زوائد زہد، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی اس کی اوپر کی مٹی کستوری کی اور اس کے درختوں کے تنے سونے اور چاندی کے اور اس کی شاخیں زبرجد اور موتی کی جو بیٹھ کر کھائے اُسے کوئی اذیت نہ ہو۔ وہ شاخیں ہر طرح سے تابع فرمان ہوں گی۔ (ابن المبارک، فی الزوائد الزہد، تفسیر مجاہد، مصنف ابن ابی شیبہ، البیہقی فی البعث والنشور، الدر المنثور)

☆ حضرت مسروق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنت کی کھجور کا درخت جڑ سے شاخ تک تہہ بہ تہہ ہے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح ہے۔ جب بھی اس کا پھل اتارا جائے گا۔ اس کی جگہ اور آجائے گا اور اس کا خوشہ بارہ گز کا ہوگا۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کا خوشہ صنعاء سے بھی دُور ہوگا جو عمان یا شام میں ہے۔ (ہناد فی الزہد، مصنف ابی شیبہ، ابن ابی دنیا)

☆ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جنت کا ہر درخت اس کی شاخوں سے پیدا ہوگا۔ (ابن المبارک فی الزہد، تفسیر ابن جریر، ابو شیخ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس آئیں گے اور آپ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ کہ جو ہم چاہیں ہمارے لیے نکالو۔ (ہناد فی الزہد، ابن سابط مشہور تابعی ہیں)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب فجر رات کے بعد طلوع ہوگی۔ تو عدن کے باغ کے درخت اسے چھپالیں گے۔ (حوالہ نہیں ملا)

جنت کے درختوں کو پانے کا ذریعہ بننے والے نیک اعمال:

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سبحان اللّٰہ العظیم کہہ دیا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک درخت لگائے گا۔ امام احمد نے اسی جیسی ایک روایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے درج کی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے سبحان اللہ و بحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگائے گا۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو وہ ایک پودا لگا رہے تھے۔ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمھیں اس سے بہتر پودا لگانا نہ بتادوں تو میں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے ارشاد فرمایا سبحان اللہ و الحمدللّٰہ ولا الہ الا اللہ واللّٰہ اکبر تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہر کلمے کے مطابق جنت میں ایک درخت لگائے گا۔ (ابن ماجہ شریف، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے معراج کی رات کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ تو اُنھوں نے فرمایا یا محمد اپنی امت کو میری طرف سے اسلام علیکم کہیں اور اُنھیں بتائیں کہ جنت کی زمین نہایت

پاکیزہ میٹھا پانی اور ایک چٹیل میدان ہے اور وہاں کا پودا لگانا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔ طبرانی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ (ترمذی شریف، الطبرانی، فی الصغیر، والاوسط مجمع الزوائد، الترغیب)

☆ حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی طرف سے گزرے تو اُنھوں نے آنجنابؐ سے فرمایا کہ اپنی امت کو حکم دو کہ جنت میں اکثر پودے لگائیں۔ کہ ان کی مٹی پاکیزہ اور ان کی زمین وسیع ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جنت کے پودے لگانے کیا ہیں۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو بندہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ یا حمد کرتا ہے اور اچھی طرح سے حمد وثنا کرتا ہے۔ یا اس کی بڑائی بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا درخت لگائے گا۔ جس کی جڑ سونے کی اور بالائی حصہ موتیوں اور یاقوت سے جڑاؤ جوہر کا اور اس کے پھل دوشیزاؤں کی چھاتیوں کی طرح مکھن سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیریں ہوں گے۔ جب بھی ان سے کچھ پھل چن لیا جائے گا۔ تو اس کی جگہ دوسرا آجائے گا۔ پھر آنجنابؐ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی پڑھا لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ (الواقعہ: 33) نا ختم ہونے والے نہ روکے ہوئے۔

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جس نے سبحان اللہ پڑھا اللہ کی حمد بیان کی اور لاالہ الا للہ پڑھا اور اس کی بڑائی بیان کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا درخت لگائے گا جس کی جڑ اور بالائی، حصہ یاقوت اور موتی جڑا جوہر کا ہوگا۔ اس کے پھل دوشیزاؤں کی چھاتیوں کی طرح مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوں گے۔ جب کبھی ان میں سے کوئی پھل چُن لیا جائے گا تو اس کی جگہ اور آجائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ (الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد)

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور اس کے لیے لاالہ الا اللّٰہ کہا اور اس کی بڑائی بیان فرمائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں پودا لگائے گا۔ جس کا تنا سرخ یاقوت موتیوں سے جڑاؤ کا ہوگا۔ اس کا خوشہ دوشیزاؤں کی چھاتی کی طرح نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔ (سابقہ حدیث شریف)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو ہر کلمے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک پودہ لگائے گا (طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ جنت کے پودے لگایا کرو۔ کہ اس کا پانی میٹھا اور اس کی مٹی پاکیزہ ہے اس میں اکثر پودے اس طرح لگایا کرو کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ختم قرآن کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔ (ابن عساکر، تاریخ دمشق، ابونعیم فی الحلیہ، کشف الخفا للعجلونی)

☆ حضرت قیس بن زید الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دن کا نفلی روزہ رکھا۔ جنت میں اس کے لیے ایک درخت لگایا جائے گا۔ جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا اور اس کی میٹھاس شہد کی طرح ہوگی یا فرمایا اس کی شیرینی شہد کی طرح ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز روزے دار کو چکھائے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو قرض خواہ کے پاس اس کا حق لے کر گیا۔ تو زمین کے مویشی اور پانی کی مچھلیاں اس کے لیے دُعائیں کرتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے میں جنت کا ایک درخت اس کے

لیے لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص ریاض الجنہ میں چرنا چاہتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلوی (مصیبتوں کا درخت) کہتے ہیں۔ مصیبت زدہ لوگوں کو قیامت کے روز لائیں گے نہ ان کا حساب کھولیں گے نہ ان کے لیے ترازو رکھیں گے بس اُنھیں اجر ہی اجر دیا جائے گا اور آپ نے یہ آیت انما یوفّی الصابرون اجرھم بغیر حساب (الزمر: 10) یقیناً صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کتاب پورا اجر ملے گا

جنت کے پھل:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ○ (محمد: 15) اور ان کے لیے اس میں تمام قسم کے پھل ہوں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ (الرحمٰن: 68) ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کھجوریں اور انار ہیں

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ○ (المرسلت: 42) اور پھل اس قسم کے ہیں جسے وہ پسند کرتے ہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ۔ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعۃ: 32-33) اور بہت سے پھل ہیں۔ اُتارے ہوئے جن کے کھانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ○ (البقرہ: 25) جب بھی اس میں سے اُنھیں پھلوں کا رزق دیں گے۔ وہ کہیں گے۔ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملتا تھا اور اُنھیں ان سے ملتا جلتا ملے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور کچھ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آیت

وَاُتُوبِهٖ متشابھا کے بارے میں فرماتے ہیں۔ایک شکل میں ایک جیسے، مزے میں ایک جیسے نہیں ہوں گے۔(تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جنت کی چیزیں دنیا میں صرف نام کی مشابہت ہے(مزے میں مختلف ہیں)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت فِیھِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِھَۃٍ زَوْجَانِ o (الرحمٰن:52) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دنیا کا پھل میٹھا بھی ہوتا ہے۔کڑوا بھی ہوتا ہے۔لیکن جنت کا حنظل تمی بھی میٹھا ہوگا۔(تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن کثیر، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں جب بھی کوئی جنتی پھل اُتارے گا۔تو نئے سرے سے پھل لگ جائے گا۔(الطبرانی فی الکبیر، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں پھل ہوں گے؟ اور ارشاد فرمایا، ہاں اس میں ایک درخت ہے طوبیٰ جو جنت الفردوس کے مطابق وشایانِ شان ہے۔عرض کیا کہ کون سا درخت ہماری زمین کا جنت کے درخت کے مشابہہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جنت کی کوئی چیز زمین کی کسی چیز سے مشابہہ نہیں۔لیکن کیا تم کبھی شام کی طرف گئے ہو؟ اُس نے عرض کیا، نہیں! ارشاد فرمایا کہ شام کا ایک درخت ہے۔ جو جنت کے درخت کے مشابہہ ہوتا ہے۔جسے حوراء کہتے ہیں۔جو ایک تنے پر اُگتا ہے۔پھر اُوپر سے پھل جاتا ہے۔عرض کیا اُس کا تنا کتنا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگر اونٹ کا ایک بچہ تیرے اہل سے سفر کرے تو اس کے گھیرے پر سے گھوم نہیں سکے گا۔یہاں تک کہ اس کے گلے کے ترقوے بڑھاپے سے ٹوٹ جائیں۔ دیہاتی نے پوچھا کیا جنت میں انگور ہوں گے؟ ارشاد فرمایا ہاں ہوں گے۔عرض کیا اس کا خوشہ کتنا بڑا ہوگا۔ارشاد فرمایا کوے کی پوری عمر کے سفر کی مسافت، پوچھا اس کا دانہ کتنا بڑا ہوگا۔ارشاد فرمایا۔کبھی تیرے باپ نے بکری کا بڑا مینڈھا ذبح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں کیا ہے اور کیا اس کی کھال اُتار کر تیری ماں کو دی ہے کہ اسے رنگ کر اسی سے

اس کا ڈول تیار کرو؟ تاکہ ہم اپنے مویشیوں کو پانی پلایا کریں اور فرمایا کہ اس دانہ سے تیرے تمام گھر والے سیر ہو جائیں۔ فرمایا بلکہ تمام قبیلے والے بھی (مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی تو میں ایک خوشہ لینے کے لیے آگے بڑھا تاکہ میں تمھیں وہ دکھاؤں تو کوئی چیز میرے اور اس کے درمیان حائل ہوگئی ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں بیان فرمایئے کہ جنت کیا ہے فرمایا کہ ایک بڑے ڈول کی طرح جو تیری ماں نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام میں تھے کہ لوگوں نے آپس میں جنت کا تذکرہ کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ ایک خوشہ جنت کا یہاں سے صنعاء تک ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا، مستدرک حاکم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کے ایک پھل کی لمبائی بارہ گز ہوگی جس میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی الدنیا، البیہقی، فی البعث والنشور، ابو شیخ فی العظمۃ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے ایک انار کے اردگرد بہت سے لوگ جمع ہو کر کھائیں گے۔ اگر کسی چیز کا ذکر ہوگا اور وہ اسے لینے کا ارادہ کرے گا تو جہاں سے کھانا چاہے گا وہیں تک اس کے ہاتھ کی رسائی ہوگی۔ (ابن الدنیا)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جنت کا ایک انار دیکھا۔ جو ایک بار بردار اونٹ کے برابر تھا۔ (ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ انار کا ایک دانہ لیتے اور اسے کھاتے۔ ان سے کہا گیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ تو اُنھوں نے فرمایا۔ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ زمین میں جو انار پیدا ہوتا ہے۔ اس میں جنت کے انار کا بھی کوئی دانہ ہوتا ہے اور میں خیال

کرتا ہوں کہ شاید وہی ایک دانہ ہو۔ (الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے براہِ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ تمھارے اس انار میں بھی جنت کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ (ابن السنی فی الطلب نبوی الدر المنثور)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا اور اُنھیں جنت کے پھلوں کا زادِراہ دیا اور اُنھیں ہر قسم کی صنعت سکھائی تمھارے یہ تمام پھل جنت کے پھل ہیں بس اتنا ہے کہ یہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں بدلیں گے۔ (البزار، ابن ابی حاتم، الطبرانی، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جونسا مومن کسی مومن کو بھوک کے موقعہ پر کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مومن کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مہر شدہ شراب طہور پلائے گا۔ جو مومن کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد)

جنتیوں کے کھانے:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ (الصافات: 41-42) وہی لوگ ہیں جن کے رزق کا اندازہ مقرر ہے اور وہ پھل ہیں اور وہ قابل اکرام لوگ ہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (الطور: 22) اور ہم اُن کی مدد پھلوں اور ایسے گوشت سے کی جنھیں وہ پسند کریں گے

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (الواقعۃ: 20-21) اور پھر وہ پھل کا انتخاب کریں گے اور پرندوں کا گوشت جس کی وہ خواہش کریں گے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (مریم:62) ان کا رزق اس میں صبح وشام مقرر ہے۔

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا ابوالقاسم آپ کا خیال ہے کہ جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے؟ ارشاد فرمایا اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایک آدمی کو جنت میں سو آدمی کے کھانے پینے کی مباشرت اور شہوت کی طاقت عطا کی جائے گی۔ تو اس دیہاتی نے عرض کیا کہ وہ آدمی جو کھائے پیئے گا اسے قضائے حاجت کی ضرورت بھی ہوگی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی قضائے حاجت وہ پسینہ ہوگا۔ جو کستوری کی خوشبو کی طرح ان کے جسموں سے بہے گا۔ جب ایسا ہوگا تو اس کا پیٹ درست ہو جائے گا۔ (الدارمی، نسائی فی الکبریٰ مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، ہناد فی الزہد، المبارک فی الزہد، ابونعیم فی الحلیہ، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت ابراہیم التیمی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی کو سو (100) آدمیوں کے کھانے اور شہوت کی خواہش دی جائے گی۔ جب وہ کھائے گا اور شراب طہور پیئے گا تو اس کے جسم سے کستوری کی طرح کا پسینہ بہہ جائے گا اور اس کی خواہش پھر لوٹ آئے گی۔ (ہناد فی الزہد ابونعیم فی الحلیہ، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے نہ پیشاب پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ سنکیں گے اور ان کے کھانے کا ہضم ابکائیاں اور کستوری کی طرح خوشبودار پسینے کی صورت میں ہوگا اور اس کے بعد اس کی حاجت پھر نہ آئے گی۔ (مسلم شریف، الدارمی، مسند امام احمد، ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت میں سے معمولی درجے کا آدمی اس کے سر پر دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے ان تمام کے ہاتھوں میں دو دو صفحے (پیالے) ہوں گے۔ ایک سونے کا

اور ایک چاندی کا اور ہر ایک کا مزہ دوسرے سے مختلف ہوگا اور وہ اول سے لے کر آخر تک کھائے گا اور پہلے سے دوسرے میں اور قسم کی خوشبو اور لذت محسوس کرے گا اور یہ سب کچھ خالص کستوری کے پینے کی صورت میں بہہ جائے گا۔ وہ نہ پیشاب پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے اور وہ پلنگوں پر ایک دوسرے کے روبرو بھائی بھائی بن کر بیٹھے ہوں گے۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی الدنیا، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم جنت میں ایک پرندہ دیکھو گے۔ تم اس کے کھانے کی خواہش کرو گے تو وہ بُھنا ہوا تمھارے سامنے آگرے گا۔ (البزار، فی کشف الاستار، مجمع الزوائد، ابن المبارک، فی الزہد، ابن ابی الدنیا، البیہقی فی البعث والنشور، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی جنتی کسی جنتی پرندے کے کھانے کی خواہش کرے گا تو وہ تلا ہوا پکا ہوا اس کے سامنے آپڑے گا۔ (ابن الدنیا، الدر المنثور، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کسی پرندے کا گوشت کھانے کی خواہش کرے گا تو وہ اس کے دسترخوان پر بغیر کسی آگ اور دھویں کے بختی اونٹ کے گوشت کی طرح پکا ہوا اس کے سامنے آجائے گا۔ وہ اسے کھائے گا اور سیر ہوگا تو پرندہ دوبارہ اُڑ جائے گا۔ (ابن ابی لدنیا، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں اس مقدار میں اُنھیں خوراک ملے گی جس مقدار میں اُنھیں دنیا میں ملتی تھی۔ (سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم)

☆ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوراک دن اور رات کے مطابق ہوگی۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت ولید بن مسلم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت بن محمد رحمتہ اللہ علیہ سے آیت وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا کے بارے میں فرماتے ہیں جنت میں رات ہوگی

نہ سورج ہوگا نہ چاند ہوگا۔ وہ ہمیشہ روشنی (نور) میں رہیں گے۔ بس ان کے لیے رات اور دن کا اندازہ مقرر ہوگا۔ وہ رات کو پردوں کے لٹکانے اور دروازوں کے بند کرنے سے پہچانیں گے اور دن کو پردوں کے ہٹانے اور دروازوں کے کھلنے سے پہچانیں گے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت الحسن اور حضرت ابو قلابہ دونوں فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں رات ہوگی؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ ارشاد فرمایا وہاں رات نہیں ہوگی۔ بس روشنی اور نور ہوگا۔ اس سے صبح وشام ہوگی اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے نمازوں کے لیے اوقات میں تحفے آئیں گے۔ جن اوقات میں وہ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور فرشتے اُنھیں سلام کریں گے۔ (حکیم ترمذی فی نادر الاصول، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے سامنے کھانے پینے کا سامان لایا جائے گا اور آخر میں اُنھیں شراب طہور پیش کیا جائے گا۔ جسے پی کر ان کے پیٹ درست ہو جائیں گے اور کھایا پیا کستوری سے زیادہ خوشبودار پسینے کی صورت میں ان کی جلدوں سے بہہ جائے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ (شرابا طہورا (الدھر:2) (ابن المبارک فی الزہد)

پہلا کھانا جو جنتی کھائیں گے:

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے جس دن اس زمین کی جگہ دوسری زمین تبدیل کر دی جائے گی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت لوگ پل صراط کے پاس اندھیرے میں ہوں گے۔ تو اس نے پوچھا کہ لوگوں میں سب سے پہلے پل صراط پر سے کون گزرے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا فقرأ مہاجرین اس نے پوچھا کہ جب وہ جنت میں جائیں گے تو ان کی مہمانی کیا ہوگی۔ ارشاد فرمایا کہ مچھلی کے جگر کے ٹکڑے (تلے) پوچھا اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے لیے جنت کے بیل ذبح کیے جائیں گے جو اِدھر اُدھر چرا کرتے تھے۔ پوچھا ان کا پینا کیسا ہوگا۔ ارشاد فرمایا وہ اس

چشمہ سے پئیں گے۔ جسے سلسبیل (خوشگوار میٹھا ملائم مشروب) کہتے ہیں اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کچھ یہودی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنھوں نے عرض کیا ہمیں بتائیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ تو وہ کیا کھائیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے وہ مچھلی کا جگر تناول فرمائیں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنتی وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ہر مہمان کے لیے ذبح کے لیے اونٹ ہوں گے اور آج میں تمھیں مچھلی اور بیل کا گوشت کھلاؤں گا تو اہل جنت کے لیے وہی قربان (ذبح) کیے جائیں گے۔ (ابن المبارک فی الزوائد الزہد)

جنت کی نہریں اور چشمے

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (المائدہ: 119) ان (جنتیوں) کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فِیْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی (محمد)

ان میں نہریں ہیں جن کا پانی باس نہیں ہوتا اور نہریں ہیں دودھ کی جن کا مزہ نہیں بدلتا اور نہریں ہیں شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذت بھری ہیں اور نہریں ہیں مصفا شہد کی۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا (الانسان: 18) اس میں سلسبیل نامی چشمہ ہے

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ

(المطففین: 27-28) اس میں کافور کی آمیزش ہے وہ ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے نوش فرمائیں گے۔ جسے اللہ کے فرشتے خوب بہاتے ہیں۔

☆ اور اس میں تسنیم (پھولوں) کی آمیزش ہے۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقربانِ الٰہی نوش جان فرمائیں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت کی نہریں، کستوری کے پہاڑوں سے نکلتی ہیں ۔(مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی حاتم ابوالشیخ)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید تمھارا یہ خیال ہے کہ جنت کی نہریں زمین میں کھائیوں کی صورت میں ہیں نہیں اللہ کی قسم وہ سطح زمین کے اوپر بہتی ہیں ۔ان کنارے موتیوں کے خیمے ہیں اور ان کی مٹی خالص کستوری ہے یعنی مسک اذخر ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ اذخر کیا چیز ہے ارشاد فرمایا جس کستوری میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔(ابن مردویہ، ابونعیم الضیاً، الدرالمنثور، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ الکوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کی گہرائی دو لاکھ دس ہزار میل (70 ہزار فرسخ) ہوگی۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے دونوں کنارے موتی زمرد اور یاقوت کے ہیں تمام انبیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے مخصوص فرمایا ہے (ابن ابی الدنیا اور نعیم الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سیحان اور جیحان (سیحون جیحون) اور نیل اور فرات یہ تمام جنت کی نہریں ہیں۔ (مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ چار دریا جنت کے دریا ہیں۔ دریائے نیل دریائے فرات دریائے سیحون اور

دریائے جیحون اور چار پہاڑ جنت کے پہاڑ ہیں۔کوہ احد، کوہ نور، کوہ لبنان اور کوہ ورقان (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک سمندر پانی کا ایک سمندر شہد کا ایک سمندر دودھ کا اور ایک سمندر شراب (طہور) کا پھر ان سے نہریں نکلتی ہیں۔(ترمذی شریف، الدارمی، مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد الظمآن، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت الحارث بن ابی اسامہ اپنی مسند میں اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دریائے نیل جنت میں شہد کا دریا ہے اور دریائے دجلہ جنت میں دودھ کا دریا ہے دریا فرات جنت میں شراب (طہور) کا دریا ہے۔اور دریا سیحان جنت میں پانی کا دریا ہے (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔کہ بطحان جنت کے تالابوں سے ایک تالاب پر قائم ہے۔(البزار مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے جسے البیدج کہتے ہیں۔اس پر یاقوت کی گول عمارتیں ہیں، جن میں دوشیزائیں رہتی ہیں۔جنتی ان سے کہیں گے۔ہمارے ساتھ البیدج کی طرف چلو۔تو وہ دوشیزائیں جواب میں تالی بجائیں گی اور جب کوئی جنتی آدمی دوشیزہ لڑکیوں میں سے کسی کو پسند کرے گا۔وہ اس کی کلائی کو ہاتھ لگائے گا۔تو وہ اس کے پیچھے چل پڑے گی اور دوسری اس کی جگہ قائم ہو جائے گی (ابن ابی الدنیا، ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا۔یارسول اللہؐ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوئی۔تو میں نے ایک دھماکے کی آواز سُنی۔جس سے جنت دہل گئی۔تو اچانک میں نے فلاں اور فلاں کو دیکھا۔یہاں تک کہ اس نے بارہ آدمی گن کر بتائے اور اس سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دستہ روانہ فرمایا تھا۔وہ لائے گئے اور ان کی کالی چادریں ہیں اور ان لوگوں سے خون بہہ رہا ہے۔تو کہا گیا کہ اُنھیں دریائے البیدج کی طرف لے جاؤ اور اُنھیں اس میں غوطے دو اور وہ

وہاں سے نکلے اور وہ لوگ ان پر بیٹھ گئے۔ پھر سونے کا ایک پیالہ لایا گیا۔ اس میں تازہ کچی کھجوریں تھیں۔ وہ کھجوریں ان لوگوں نے تناول فرمائیں اور وہاں سے نہیں پلٹے اور جتنے چاہے اُنھوں نے پھل کھائے کہ اس دوران میں اس دستہ کی طرف سے خوش خبری لانے والا آ گیا اور اُس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہمارا معاملہ اس اس طرح سے ہوا ہے اور فلاں فلاں آدمی شہید ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اُنھیں بارہ آدمیوں کے نام بتائے .....تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اُس عورت کو میرے پاس لاؤ۔ وہ حاضر ہوئی تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنا خواب اس شخص کو سُناؤ اور جب اُس نے وہ خواب اُسے سنایا تو اُس آدمی نے کہا کہ ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ جیسا اس عورت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ (مسند امام احمد، ابن حبان، موارد الظمآن، مجمع الزوائد، عبد ابن حمید، البیہقی فی الزوائد، الدر المنثور)

☆ حضرت معتمر بن سلیمان رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس سے کنواری دوشیزائیں نکلتی ہیں۔ (الدار قطنی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد رسولؐ گرامی ہے۔ جنت میں ایک نہر ہے جسے الریان کہتے ہیں۔ اس نہر کے کنارے مرجان کا بنا ہوا ایک شہر ہے۔ جس کے ستر ہزار سونے اور چاندی کے دروازے ہیں اور وہ حامل قرآن کی ملکیت ہوگا۔ (ابن عساکر، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ آیت عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا (الانسان: 18) کے بارے میں فرماتے ہیں تیز رفتار (ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، عبدالمنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عطار حمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تسنیم اس چشمے کا نام ہے جس میں شراب طہور کی آمیزش ہوگی۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت براُبن عاذب رضی اللہ عنہ آیت فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (رحمٰن: 50) ان دونوں جنتوں میں دو چشمے جاری ہیں۔ وہ دو بہترین چشمے جوش وخروش سے چلنے والے ہیں۔ (عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ ابن عساکر نے آیت فیھما عینان نضاختان کے بارے میں روایت درج کی ہے کہ کثیر

پانی کے دو چشمے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نَضَّاخَتَانِ چشمے کستوری اور عنبر کے جنت کے گھروں کے سامنے بہہ رہے ہوں گے۔ جس طرح سے بارش دنیا کے گھروں کو سیراب کرتی ہے۔ (ابن شیبہ، ابن ابی حاتم، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دو چشمے طرح طرح کے پھل لیے بہتے ہیں۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابن جریر طبری، تفسیر قرطبی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابو نعیم فی الحلیہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابن شوذب رضی اللہ عنہ آیت یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے پاس سونے کے پرنالے (پائپ) ہوں گے جس سے پانی ان تک پہنچے گا (ابو نعیم فی الحلیہ، تفسیر قرطبی، عبداللہ بن احمد، فی زوائد الزہد، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں چار چشمے ہیں۔ دو چشمے عرش الٰہی کے نیچے سے بہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا اور دوسرا زنجبیل (ادرک) کا ہے اور دو چشمے اوپر سے پھوٹتے ہیں۔ ایک کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سلسبیلا سے فرمایا ہے اور دوسرے کا ذکر تسنیم کے نام سے فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن جریر، البغوی فی التفسیر، تفسیر قرطبی، حکیم ترمذی، الدر المنثور)

اہلِ جنت کے مشروبات:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ (ص: 51) اُس میں تکیہ لگائے ہوں گے اس میں بہت سے پھل اور کثرت سے مشروب منگوائے جائیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (الانسان: 21) اور انھیں ان کا پروردگار پاکیزہ مشروب پلائے گا اور فرمایا۔ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ (الطور: 23) وہاں انھیں لبریز پیالے ملیں گے جس سے نہ فضول بات ہوگی نہ کوئی گناہ کا کام ہوگا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ (الواقعہ: 18-19) پیالے اور صراحیاں اور پیمانے چشمے شیریں پانی کے نہ ان سے

سر درد ہوگا اور نہ بے ہودہ بکیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ لَا بْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (الانسان: 5-6) اور نیک لوگ مشروب کے ایسے پیالے نوش فرمائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگا۔ ایک ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے نوشِ جان فرمائیں گے وہ خوب بہہ رہے ہوں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا (الانسان: 17) اور وہ وہاں سے مشروب کے ایسے پیالے نوشِ جان کریں گے جس میں ادرک یعنی جنجر کی آمیزش ہوگی اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَكَاْسًا دِهَاقًا (النباء: 34) اور لبریز پیالے پینے کو ملیں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ

(المطففین: 22-28)

یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں صوفوں پر بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے آپ ان کے چہروں میں نعمتوں کی تازگی پہچان لیں گے۔ انھیں مہر بند شراب طہور پلایا جائے گا۔ جس پر کستوری کی مہر لگی ہوگی اور اس کی رغبت کرنے والوں کو رغبت رکھنی چاہیے اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہے۔ جو ایک چشمہ ہے جس سے مقربان الٰہی پی سکیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت وکاسٍ من معین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ شراب طیور ہے جس میں مدہوشی نہیں اور فرمایا اس میں سر درد نہیں ہے اور آیت وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ کے بارے میں فرمایا کہ وہ شراب طہور ان کی عقلیں زائل نہیں کرے گی اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وکاساً دھاقا کے بارے میں فرمایا کہ بھرے ہوئے پیالے مراد ہیں اور رحیق مختوم کے بارے میں

فرمایا وہ ایسی شراب طہور ہے جس پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہے (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، المنذر، ابن ابی حاتم، التفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس و کاساً دھاقا کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھرے ہوئے پیالے مسلسل یعنی بار بار (مستدرک حاکم، حافظ اذہبی، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَلرَّحِیْقُ شَرَابٌ طَھُوْرٌ اور المختوم جس کے پینے کے بعد کستوری کی لذت محسوس ہوگی۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الرحیق شراب طھور اور المختوم جس کے پینے کے بعد کستوری کی لذت محسوس ہوگی۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ ارشاد باری تعالیٰ خِتَامُهٗ مِسْكٌ فرمایا وہ چاندی کی طرح سفید شراب ہے مشروب کے آخر میں مہر لگاتے ہیں۔ اگر دُنیا کا کوئی آدمی اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر نکالے تو ہر ذی (جاندار) کو اس کی خوشبو پہنچ جائے گی۔ (ابن المبارک فی زوائد، الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تسنیم جنتیوں کا اعلیٰ درجے کا مشروب ہے اور وہ صرف مقربین الٰہی کے لیے ہے وہ اصحاب یمین کو ملے گا اور اس سے صرف مقربانِ الٰہی ہی پی سکیں گے۔ (ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، ہناد فی الزہد، تفسیر ابن کثیر، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا (الانسان:16) کے بارے میں فرمایا کہ اپنے مرتبے کے مطابق دیے جائیں گے کوئی چیز فالتو نہیں ہوگی اور اس کے بعد کسی چیز کی خواہش نہیں کریں گے۔ (تفسیر قرطبی، فاریابی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کا ایک آدمی جنت کی شراب طہور طلب

فرمائے گا تو ایک صراحی لائی جائے گی جو اس کے ہاتھ میں آپڑے گی جب وہ پی چکے گا تو وہ اپنی جگہ پر لوٹ جائے گی۔ (ابن ابی الدنیا)

جنت کی شراب طہور

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ براہِ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن شخص کسی مومن شخص کو پیاس کی حالت میں پانی کا ایک گھونٹ پلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز مہر شدہ شراب طہور پلائے گا۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن مردود، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور وہ توبہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے شراب طہور سے محروم رکھے گا (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، موطا امام مالک، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ بیہقی کے براہِ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج کی ہے کہ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور پھر اُس سے توبہ نہیں کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں محروم رکھے گا۔ (البیہقی فی الکبریٰ)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے رب کریم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا تو میں اس کی جگہ اسے جہنم کا کھولتا ہوا گرم پانی کا عذاب دوں چاہے بخش دوں اور جو میرا بندہ خوف سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا۔ (مسند امام احمد، مجمع الزوائد، روایت ضعیف ہے۔)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسے اچھا لگے کہ اللہ تعالیٰ اُسے آخرت میں شراب طہور پلائے تو دنیا میں اسے پینا چھوڑ دے اور جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشمی لباس پہنائے تو وہ دنیا میں اسے پہننا چھوڑ دے۔

جنتیوں کا لباس:

☆ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (الحج:23) اور ان کا پہناوا جنت میں ریشم ہوگا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَّ إِسْتَبْرَقٍ (الکہف: 31) اور سبز رنگ کا باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَّ إِسْتَبْرَقٌ (الانسان: 21) ان پر لباس ہوں گے سبز باریک اور موٹے ریشم کے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ہمیں جنتیوں کے لباس کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ پیدا کیے جائیں گے یا بُنے بنائے ہیں۔ تو بعض لوگ ہنس پڑے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کس بات پر ہنس رہے ہو کہ کوئی جاہل عالم سے پوچھ رہا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا بلکہ اس سے جنت کا پھل دو دفعہ پیدا ہوگا۔ (النسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد، ابوداؤد، الطیالسی، البیہقی فی البعث والنشور، البزار)

☆ حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے سندس اس سے نکلتا ہے۔ جس سے جنتیوں کے کپڑے تیار ہوں گے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، الدر المنثور، ابن المبارک فی الزوائد، الزہد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دار المومنین (مومنوں کا گھر) جوف ایک موتی ہے۔ جس میں چالیس (40) گھرانے رہتے ہیں۔ تو وہ جا کر اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دو سوٹ موتیوں زبرجد اور مرجان جڑے جا کر لے لیں گے۔ (ابن المبارک فی زوائد الزہد، تہذیب، التقریب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باریک ریشم کا ایک جبہ تحفے میں پیش کیا جائے گا اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اس لیے لوگوں کو اس سے تعجب ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے زیادہ خوب صورت ہوں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مسند امام احمد، البیہقی، فی البعث والنشور)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ریشم ومخمل نہ پہنا کرو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیا کرو اور نہ سونے چاندی کے پیالوں میں کھایا کرو۔ کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ، نصب الرایہ)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا۔ وہ آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ، اور بخاری میں اسی طرح کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ابن الزبیر سے بھی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا۔ وہ آخرت میں نہیں پہن سکے گا اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیا، وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ فرمایا، یہ اہل جنت کا لباس اور اہل جنت کا مشروب اور اہل جنت کے برتن ہوں گے (بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی فی الکبریٰ، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ان سے محروم رہے گا۔ چاہے وہ جنت میں بھی چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا اسے آخرت کے لیے مخصوص کرنے اور حرام کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے وہ ان سے محروم رہے گا۔ (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اگر چہ وہ جنت میں بھی داخل ہو۔ کیونکہ یہ وہ اہل جنت پہن سکیں گے۔ جنھوں نے دنیا میں نہیں پہنا ہوگا۔ (نسائی فی الکبریٰ، مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص)

☆ فرمایا یہ نص صریح ہے۔ کیونکہ یہ تمام احادیث مرفوع ہیں۔ اگر چہ وہ کلام راوی کے تحت درج ہیں۔ کیونکہ وہ حدیث کو خوب سمجھتا ہے اور اس طرح سے راوی اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

☆ اور کہتے ہیں کہ اس کی تاویل یہ بھی ہے کہ دوزخ میں عذاب کے وقت اس سے محروم

ہوں گے اور جب وہ رحمتِ عامہ کے تحت سفارش سے دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔تو ان میں سے کسی چیز سے محروم نہیں ہوں گے۔نہ شراب سے نہ ریشم سے،اور نہ کسی اور چیز سے۔کیونکہ جنت میں کسی چیز سے محروم رہنا عذاب کی قسم ہے اور یہ عقوبت وسزا ہے۔جو جنت میں نہیں ہوگی اور بالکل نہیں ہوگی۔(تذکرہ امام قرطبی)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ تاویل کمزور ہے۔حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث اس کی تردید کرتی ہے اور اُن کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ وہ اس مرتبہ کی بھی خواہش کرے جو اس سے بلند تر ہو اور یہ اُن کے لیے نہیں ہو سکے گا۔جو عقوبت کے حقدار ہیں۔(تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔تم میں سے جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا۔تو اُسے طوبیٰ درخت کے پاس لے جائیں گے۔تو اس میں سے اُس کے غلافوں سفید وسُرخ جو چاہے گا تناول فرمائے گا اور چاہے تو سبز زرد اور سیاہ تناول کرے گا اور وہ شقائق النمان (گل لالہ) کی طرح نازک اور خوب صورت ہوں گے۔(ابن ابی الدنیا،تہذیب التہذیب)

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جنتیوں کے لباس میں سے ایک کپڑا ایک دن کوئی دنیا میں پہن لے،تو جو اس کی طرف اُٹھا کر دیکھے وہ فوراً بے ہوش ہو جائے۔ (ابن المبارک فی الزہد،ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔اگر ایک آدمی دنیا میں جنتیوں کا لباس پہن لے تو اسی وقت اُس کے ستر رنگ ہو جائیں۔(مصنف،عبدالرزاق،ابن المبارک فی زوائد الزہد،ابن ابی الدنیا،تہذیب التہذیب)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔جو شخص جنت میں داخل ہوگا۔وہ عیش وآرام میں رہے گا۔اُسے نہ تکلیف ہوگی نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی زائل ہوگی۔(واللہ اعلم،مسلم شریف،ترمذی شریف،الداری،مسند امام احمد)

جنتی لباس پہنانے والے اعمال:

☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص نے کسی میت کو کفن پہنایا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت کا ریشمی اور مخملی لباس پہنائے گا (مستدرک حاکم)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عاجزی کے طور پر اعلیٰ لباس پہننا چھوڑ دیا اور وہ اس کے پہننے پر قادر ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے روبرو بلا کر اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے کپڑوں کا جونسا جوڑا وہ چاہے پسند کر کے پہن لے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، امام احمد فی الزہد)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کا حال پوچھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دو جوڑے پہنائے گا۔ دنیا کا کوئی جوڑا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (الدیلمی، البیہقی فی الکبریٰ)

جنتیوں کے زیورات:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا (فاطر: 33) جنت میں اُنھیں سونے اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَحُلُّوا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ (الانسان: 21) اور اُنھیں چاندی کے زیور پہنائے جائیں گے۔

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مفسرین فرماتے ہیں کہ جنت کے ہر شخص کے ہاتھ میں تین تین کنگن ہوں گے۔ ایک کنگن سونے کا ایک چاندی کا اور ایک ایک موتی کا نیز فرماتے ہیں کہ وہ زیوارات کنگن اور تاج جو بادشاہ دنیا میں پہنتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ وہ بادشاہوں کی شان میں ہوں گے۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت امام سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا

اور ارشاد فرمایا کہ ان کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے۔ جن کے ایک معمولی موتی سے مشرق و مغرب روشن ہو جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی، البیہقی فی البعث والنشور، البغوی فی شرح السنۃ، ابن المبارک فی زوائد الزہد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر جنتیوں کے ایک معمولی زیور کا دنیا کے زیورات سے مقابلہ کیا جائے تو آخرت کے زیورات جو اللہ تعالیٰ اُنھیں عطا فرمائے گا۔ دنیا کے تمام زیورات سے افضل ہوں گے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزائد)

☆ حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو اہل جنت کے زیورات مخلوق کی پیدائش سے لے کر قیامت قائم ہونے تک ڈھلا رہا ہے۔ ان جنتی زیورات میں سے اگر ایک زیور باہر نکل آئے تو وہ سورج کی روشنی کو ختم کر دے (ابو الشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کو وہاں تک زیور پہنائے جائیں گے جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ (مسلم شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ حضرت عمران بن خالد رحمتہ اللہ علیہ اُن صاحبان سے روایت فرماتے ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کو پایا ہے۔ کہ اُنھوں نے فرمایا۔ جس نے سونے کا پہننا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ اسے پہن سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ خاص طور پر اُسے حظیرۃ القدس میں جنتی لباس پہنائے گا اور جس نے چاندی کا لباس پہننا چھوڑ دیا اور وہ اسے پہن سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خطیرۃ القدس میں جنتی لباس پہنائے گا اور جس نے ریشم پہننا چھوڑ دیا اور حالانکہ وہ پہن سکتا

ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے خطیرۃ القدس میں ریشمی لباس پہنائے گا اور جس شخص نے شراب پینا چھوڑ دیا حالانکہ وہ پی سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خطیرۃ القدس میں شراب طہور پلائے گا۔ (الترغیب والترہیب، منذری، البزار، مجمع الزوائد، الہیثمی)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جنتیوں کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں۔

جنتیوں کے بچھونے ان کے صوفے ان کے پلنگ ان کی رہائشیں اور قبائیں:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (الواقعہ:34) اور بچھونے ہوں گے بلند وبالا۔

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ (الغاشیہ:13-16)

اس میں بلند وبالا پلنگ ہیں اور پیالے دھرے ہوئے ہیں اور گاؤ تکیے قطاروں میں رکھے ہیں اور مسندیں بچھی ہوئی ہیں۔

☆ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (الرحمن:76)

سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ (الرحمن:72) حوریں ہوں گے خیموں کے اندر پردوں میں۔

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ باری تعالیٰ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کے بارے میں فرمایا کہ دو بچھونوں کے درمیان آسمان اور زمین تک کا فاصلہ ہوگا اور ترمذی شریف کے الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی بلندی تمھارے لیے آسمان سے زمین تک پانچ سو برس کا سفر ہے۔

☆ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے اس کی تفسیر میں یہ معنی بتائے

ہیں کہ ان بچھونوں کے آسمان اور زمین کے درمیان تک مراتب اور درجات ہیں۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن حبان، موارد الظمآن، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ وفرش مرفوعة کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اگر اس کے اوپر سے کوئی چیز گرائیں تو وہ چالیس سال بھی نیچے نہ پہنچے (مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا)

☆ طبرانی میں براہِ راست جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ اگر ایک بستر بلندی سے پھینکا جائے تو وہ سو برس میں نیچے تک پہنچے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ (الرحمٰن) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا ظاہر ٹھوس نور کا ہے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس اللہ تعالیٰ کے ارشاد مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ کہ وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوگا۔ (الکہف: 31) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اریکا تخت کے اوپر ہوگا اور پلنگ عماری کے اندر ہوگا اور اگر پلنگ بغیر عماری کے ہو تو پھر اریکا اور سریر عماری میں ہوں گے اور اگر عماری بغیر پلنگ کے ہو تو اریکا نہ ہوگی کیوں کہ اریکا اور پلنگ عماری میں ہوں گے۔ جب یہ دونوں باتیں ہوں گی تو اریکا کہلائے گا۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس ارشاد باری تعالیٰ ہے عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ (الواقعہ: 15) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ پلنگ ہیں قطاروں میں دھرے ہوئے تفسیر ابن جریر، طبری، البیہقی فی البعث والنشور اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد رَفْرَفٍ خُضْرٍ (الرحمٰن: 76) کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ مراد مجلسیں ہیں اور عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (الرحمٰن: 76) فرمایا خوب صورت مسندیں اور ارشاد باری تعالیٰ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ (الغاشیہ: 15) کے بارے میں فرمایا کہ مسندیں ساتھ ساتھ رکھی ہوئیں (تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت سعدی بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رفرف سے مراد ریاض الجنہ اور عبقری سے مراد نفیس مسندیں ہیں

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا خیمہ ایک جوف دار موتی ہوگا۔ جس کی لمبائی آسمان میں ہر زاویہ سے ساٹھ (60) میل ہوگی۔ یہ مومنوں کے لائق ہے کہ ان کو دوسرے نہیں دیکھ پائیں گے مومن ہی ان کے پاس آئیں جائیں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، الدارمی، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کا خیمہ ایک جوف دار موتی ہوگا۔ جو ایک فرسخ مربع میل ہوگا۔ اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن جریری طبری، مصنف عبدالرزاق، ابن المبارک فی زوائد الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ الخیام ایک جوف دار موتی ہے (ابن جریر طبری، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الخیمہ ایک ہی موتی ہے۔ اس میں موتیوں کے ستر (70) دروازے ہیں (تفسیر ابن جریر طبری)

☆ حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ النحیمہ ایک جوف دار ہوتی ہے (ہناد فی الزہد، تفسیر ابن جریر طبری، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المبارک)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ متقابلین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس طرح (دائرے میں بیٹھے ہوں گے) کہ انھیں ایک دوسرے کی پیٹھیں دکھائی نہیں دیں گی۔ (ہناد الزہد، مصنف ابن شیبہ، تفسیر طبری)

جنتیوں کی بیویاں:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (البقرہ:25) اور ان کے پاس نیچی نظر رکھنے والی ہوں گے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ (الواقعہ :22-23) گویا وہ انڈے ہیں چھپا کر رکھے ہوئے

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ

مَكْنُوْنٌ (الصافات:48-49) ہم نے اُنھیں پیدا فرمایا ہے اور اُنھیں ہم عمر دوشیزائیں بنایا ہے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (الواقعہ:35-38) دائیں ہاتھ والوں کے لیے۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ (الرحمٰن:72) ان میں نیک خوب صورت بیویاں ہیں۔

☆ حور مقصورات فی الخیام (الرحمٰن (72) گویا لڑکیاں ہیں خیموں میں

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (الرحمٰن:58) گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان سے بنی ہیں۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (الرحمٰن:56) ان میں نیچی نظر ہیں اُنھیں اس سے پہلے کسی انسان اور جن نے ہاتھ نہیں لگایا

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ (ص:52) اور ان کے پاس ہم عمر لڑکیاں ہیں۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا (النباء:33) اور دوشیزائیں ہیں ہم عمر

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (البقرۃ:25) اور ان کے لیے بیویاں ہیں پاک" ارشاد فرمایا، ماہواری، پیشاب، پاخانہ اور سنک تھوکنے سے پاک وصاف ہیں۔ (تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ آیت مذکورہ بالا کے بارے میں فرماتے ہیں پہلا گروہ (حور یعشی) جو جنت میں آئیں گی ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی جو نہ تھوکیں گی نہ ناک سنکیں گی نہ پاخانہ کریں گی۔ اُن کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور خوشبو لگانے کی انگیٹھیاں عود کی لکڑی کی اور ان کا پسینہ کستوری ہوگا اور ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی۔ جن کا مغز پنڈلی کا اُن کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا۔ خوب صورتی کی وجہ سے

اوران میں اختلاف نہیں ہوگا اور ایک دوسرے کے لیے کینہ نہیں ہوگا۔ وہ سب ایک دل ہوں گے اور صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی نے ستر جوڑے پہن رکھے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کا مغز جوڑوں کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی حور کی پنڈلی کا مغز گوشت کے نیچے سے دکھائی دے گا۔ جیسے سُرخ رنگ کی شراب سفید شیشے میں دکھائی دیتی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، البیہقی فی البعث والنشور، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک صبح کو یا ایک شام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانک لے۔ تو زمین وآسمان کی درمیانی تمام فضا روشن ہو جائے اور تمام فضا خوشبو سے بھر جائے اور جنت کی خدمت گار کنیز کی اوڑھنی دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اُس حور کا چہرہ اور اُس کا رُخسار آئینہ سے زیادہ شفاف دکھائی دے گا اور اُس کا معمولی موتی مشرق ومغرب کو روشن کر دے گا اور اس نے ستر لباس پہنے ہوں گے اور کہ نظر اُس کے آر پار ہوگی کہ اُس کی پنڈلی کا مغز ان کے پیچھے سے دکھائی دے گا (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابن حبان، موارد الظمآن، مستدرک حاکم، الذہبی، ابن المبارک فی زوائد، الزہد، البغوی فی شرح السنۃ، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں جنت میں ایک جگہ داخل ہوا جسے البیدج کہتے ہیں اس پر موتی اور سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کے خیمے ہیں۔ وہاں کوئی عورتیں کہہ رہی تھیں السلام علیک یارسول اللہ میں نے کہا ارے جبریل یہ آواز کیسی ہے اس نے کہا یہ خیموں میں بند مستورات ہیں جنھوں نے اپنے رب کریم سے آنجناب کو سلام کہنے کی اجازت طلب کی ہے تو اُنھیں اجازت دی گئی وہ کہہ رہی ہیں ہم راضی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی یہاں سے نہیں جائیں گی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی حور مقصورات فی الخیام (الرحمٰن: 72) البیہقی فی البعث والنشور: ابن مردویہ، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ قاصرات الطرف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنے شوہروں کے علاوہ اپنی نگاہیں پست رکھنے والی جنتی خواتین اور ارشاد باری تعالیٰ کانھن بیض مکنون گویا وہ موتی میں چھپا کر رکھے ہوئے کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ بیض سے مراد موتی ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ سے مراد ہے اُنھیں ہاتھ نہیں لگایا اور ارشاد باری تعالیٰ عربا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عشق ومحبت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں نواھد یعنی نوخیز دوشیزائیں (تفسیر ابن جریر طبری، البیہقی فی البعث والنشور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ العرب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنے شوہروں سے عشق کرنے والیاں اور الاتراب سے مراد برابر ایک عمر کی (ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، عبد بن حمید، ابن المنذر، تفسیر الدر المنثور)

☆ اور مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خیموں میں بند ہیں وہیں پر رہتی ہیں اور خیمہ موتی اور چاندی کا بنا ہوا ہے (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حور وہ خاتون ہے جسے دیکھ کر نظر دنگ رہ جاتی ہے اور اس کی پنڈلی کا مغز اس کے لباس کے پیچھے سے دکھائی دیتا ہے دیکھنے والا اپنا چہرہ ان کے جگر کے مقام پر آئینے کی طرح دیکھ سکے گا۔ جلد کی نزاکت اور رنگ کی صفائی کی وجہ سے (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عطا ارشاد باری تعالیٰ حورعین کے بارے میں فرماتے ہیں سیاہ پتلی بڑی بڑی

آنکھیں (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو صالح اور حضرت السدی رحمتہ اللہ علیہما ارشاد کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ موتی جیسی سفیدی اور یاقوت جیسی صفائی (ابن المبارک فی زوائد الزہد ،البیہقی فی البعث النشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں العروب اپنے شوہر سے چاؤ کی باتیں کرنے والیں (ابن ابی حاتم)

☆ حضرت ابو صالح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے کہ اُنھوں نے فرمایا العروب الغنجة ناز دکھانے والے (ہناد فی الزہد)

☆ حضرت شعبی ارشاد لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ کے بارے میں فرمایا کہ یہ دنیا والوں کی عورتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پیدا فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا جب وہ پیدا ہوئی تو اب جنتی سے پہلے اُنھیں کسی انسان اور جن نے چھو کر نہیں دیکھا (البیہقی فی البعث والنشور، سنن سعید بن منصور، الدر المنثور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور میرے پاس ایک بڑھیا تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یہ میری خالہ ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بطور خوش طبعی کے ارشاد فرمایا) کہ کوئی بوڑھی عورت تو جنت میں نہیں جائے گی تو اس سے بڑھیا کو بہت دکھ ہوا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ انا انشانا هن خلقا آخره کہ ہم نے اُنھیں نئے سرے سے (جوان) پیدا فرمائیں گے (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دوسرے موقعہ پر فرماتی ہیں کہ ایک انصاری بڑھیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں تو کوئی بڑھیا عورت داخل نہیں ہو سکے گی پھر آپ نماز پڑھنے تشریف لے گے اور واپس تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی اس بات سے بڑھیا کو بہت دُکھ اور تکلیف محسوس ہوئی

تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا معاملہ تو ایسا ہی ہوگا (کہ کوئی بڑھیا عورت جنت میں نہیں جائے گی) کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اُنھیں جنت میں داخل کرے گا تو اُنھیں نوجوان دوشیزاؤں میں بدل دے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً (الواقعہ: 35) کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ تمھاری دُنیا کی بُوھیائیں اندھی چندھی ہوتی ہیں (جو جنت میں نہیں ہوں گی) (ترمذی شریف ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر طبری)

☆ حضرت سلمہ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کے بارے میں ارشاد فرمایا یعنی لڑکیاں اور وہ دوشیزائیں جو دنیا میں ہوتی تھیں (البیہقی فی البعث والنشور تفسیر ابن جریر طبری)

☆ حضرت الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی۔ تو ایک بڑھیا رونے لگی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے بتا دو کہ اس دن یہ بڑھیا نہیں ہوگی۔ اس دن یہ نوجوان ہوگی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کہ ہم اُنھیں نئے سرے سے پیدا فرمائیں گے (البیہقی فی البعث والنشور، عبد بن حمید، شمائل ترمذی، ابن المنذر، الدر المنثور)

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حور عین (الواقعہ: 22) کے بارے میں بتائیں۔ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا حور بیض گوری عورتیں آنکھوں کی پلکیں زخیم جیسے گدھ کے پر ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (الرحمٰن: 58) کے بارے میں ارشاد فرمائیں ارشاد فرمایا ان کے جلد کے رنگ کی صفائی ان موتیوں کی صفائی کی طرح ہے جو موتی ابھی سیپوں میں موجود ہوں جنھیں ہاتھوں نے نہیں چھوا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (الرحمٰن: 70) کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا خیرات سے مراد اخلاق حسنہ اور حسان سے مراد خوب صورت چہرے ہیں میں نے عرض کیا اب مجھے اللہ تعالیٰ

کے ارشاد کانھن بیض مکنون (الصافات: 49) کے بارے میں بتائیں۔ ارشاد فرمایا ان کی جلد کی نزاکت اس غلاف کی نزاکت کی طرح سے ہے جو انڈے کے اندر چھلکے سے ملا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عُرُباً اَتْرَاباً (الواقعہ: 37) سے کیا مراد ہے۔ ارشاد فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں۔ جو دارِ دنیا میں اندھی چندھی بڑھیا تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں بڑھاپے کے بعد کنواری دوشیزائیں کردے گا۔ پھر ارشاد فرمایا عربا سے مراد ہے عشق کرنے والی محبت کرنی والی اترابا سے مراد ہے ایک ہی عمر کی لڑکیاں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ دُنیا کی عورتیں افضل ہیں یا جنت کی حوریں ارشاد فرمایا کہ دنیا کی خواتین جنت کی حوروں سے افضل ہیں۔ جیسے ظاہر کو باطن پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کہ یہ فضیلت کس وجہ سے ہے ارشاد فرمایا ان کے اللہ کے لیے نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور کا اوران کے جسموں کو ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ان کے رنگ گورے لباس سبز زیور سنہرے اور خوشبو کی انگیٹھیاں موتی کی اوران کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ وہ کہیں گی کہ کیا ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی نہیں مریں گی؟ کیا ہم نعمتوں میں رہنے والی ہیں جو کبھی تکلیف میں نہ ہوں گی۔ دیکھو ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں جائیں گی دیکھو ہم خوش رہنے والی ہیں۔ کبھی ناراض نہیں ہوں گی اس شخص کے لیے مبارک ہو جس کی ہم ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے۔ میں نے عرض کیا کہ کوئی عورت دنیا میں دو آدمیوں تین آدمیوں یا چار آدمیوں سے نکاح کرتی ہے جب وہ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوگی اور وہ شوہر بھی جنت میں داخل ہوں گے تو وہ ان میں سے کس کی بیوی ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ اسے اختیار دیا جائے گا تو وہ ان میں سے زیادہ خوش اخلاق کو پسند کرے گی اور عرض کرے گی یارب کریم یہ شخص دارِ دُنیا میں میرے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا تھا۔ میرا نکاح اس سے کردے اری اُم سلمہ خوش خلق آدمی تو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی لے گیا (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد، ابن مردویہ، ابن عدی، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت سعید بن عامر حذیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین پر جھانک لے تو تمام زمین کو اس کی خوشبو بھر دے اور سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے۔ (الطبرانی فی الکبیر،

ابزار مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان سے زمین تک کو اپنی خوشبو سے بھر دے اور ساری فضا کو روشن کر دے اور اس کے سر کا تاج دنیا اور دُنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی حور کو زعفران سے تخلیق فرمایا ہے۔ (امام بیہقی نے ایسی ہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے براہ راست اور حضرت عبداللہ بن عباس کے واسطے سے انھی کے ذریعے سے یعنی موقوف روایت کی ہے اور حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے بھی (الطبرانی فی الکبیر، البیہقی فی البعث والنشور، مجمع الزائد)

☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی حوروں کو مٹی سے پیدا نہیں فرمایا ہے بلکہ اُنھیں کستوری کافور اور زعفران سے پیدا فرمایا ہے۔ (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں کے اندر سے دکھائی دے گی اور یہاں تک کہ پنڈلی کا مغز بھی دکھائی دے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کہ یاقوت تو ایک پتھر ہے اگر تُو اس کے اندر دھاگا بھی ڈالے گا تو وہ اس کی صفائی کی وجہ سے اس کے اندر سے دکھائی دے گا۔ (ترمذی شریف، ہناد فی الزہد، ابن حبان موارد، الطبرانی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلم کے لیے ایک پسندیدہ بیوی ہے اور ہر پسندیدہ بیوی کے لیے چار دروازوں کا ایک خیمہ ہے۔ ہر دروازے سے اسے روزانہ ایک تحفہ ایک کرامت اور ایک ہدیہ ملتا رہے گا۔ جو اس سے پہلے نہیں ملا تھا وہ نہ غرور کرنے والی ہیں نہ وہ اکڑ باز ہیں نہ ناک بھوں چڑھانے والی ہیں نہ مسخری کرنے والی ہیں اور نہ بدبودار ہیں وہ گوری چٹی خواتین ہیں۔ گویا کہ موتی میں چھپا کر رکھے ہوئی ہیں۔ (ابن المبارک فی الزوائد، الزہد،

ابن الدنیا، ابن ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت الاوزائی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خیرات بدزبان نہیں نہ غیرت (حسد نہیں کرتیں) نہ اذیت پہنچاتی ہیں (ابن المبارک فی الزہد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر ایک حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی سے یہ سمندر شیریں ہوجائے۔ (ابن ابی الدنیا فی صفت الجنۃ)

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی جنت میں ستر برس رہے گا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی اور اس کے چہرے اور اس کے رخسار میں آئینہ سے زیادہ صفائی دیکھے گا اور اس کے چہرے اور اس کا ایک معمولی سا موتی مشرق و مغرب کو روشن کردے گا وہ اسے سلام کہے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں المزید میں سے ہوں اور اس پر ستر لباس ہوں گے جن میں سے اس آدمی کی نظر آر پار ہوجائے گی اور اس کی پنڈلی کا مغز نیچے سے دکھائی دے رہا ہوگا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے۔ جس کا معمولی موتی مشرق و مغرب کو روشن کردے گا (مسند امام احمد، ابن ابی الدنیا، فی صفت جنۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی کوئی حور آسمان اور زمین کے درمیان اپنے ہاتھوں کو نکال دے تو تمام مخلوقات اس کے حسن پر فریفتہ ہوجائے اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کردے تو اس کے حُسن سے آسمان سے زمین تک سب کچھ روشن ہوجائے (ابن ابی الدنیا، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر جنت کی ایک عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو یہ ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہوجائیں (ابن الدنیا)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر ایک حور اپنا ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دے تو اس سے تمام زمین ایسے روشن ہوجائے جیسے سورج دُنیا والوں کو روشنی دیتا ہے (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت احمد بن ابی الطورانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت سلیمان

الدارانی سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت میں نہریں ہیں اور ان کے کنارے پر خیمے ہیں جن میں حوریں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور جب ان کی تخلیق مکمل فرمائی تو فرشتوں نے ان پر خیمے لگا دیے۔ وہ ایک مربع میل کرسیوں پر بیٹھی ہیں۔ کہ ان کے پہلو کرسیوں کے اطراف سے دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر اہل جنت اپنے محلوں سے آتے ہیں اور وہاں جتنی دیر چاہے سیر کرتے ہیں اور ان میں سے بیویوں کو انتخاب کر کے لے جاتے ہیں۔ (ابن عساکر)

☆ حضرت حبان بن ابی جبلہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ دُنیا کی خواتین جب جنت میں جائیں گی تو اُنھیں دنیا میں اپنے نیک اعمال کی وجہ سے جنت کی حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی (ہناد فی الزہد)

جنت میں بیویوں کی تعداد:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بات کا تذکرہ کر رہے تھے کہ جنت میں مردوں کی تعداد زیادہ ہے یا عورتوں کی؟ تو اُنھوں نے فرمایا، کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے کہ جنت میں ہر مرد کی دو بیویاں ہوں گی اور ان کی پنڈلی کا مغز ستر جوڑوں کے اندر سے دکھائی دے گا۔ ان میں کوئی بے شوہر نہیں ہوگی۔ تو اس طرح سے جنت میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ (مسند امام احمد، ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی جنت میں ستر بیویوں سے نکاح کرے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! کیا اس کی اُسے طاقت ہوگی؟ تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُسے سو آدمی کی طاقت عطا فرمائے گا۔ (ترمذی شریف، البزار، البیہقی فی البعث والنشور، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو..... رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جنت میں مومن بہتر بیویوں سے نکاح کرے گا۔ جن میں ستر آخرت کی اور دو دنیا کی ہوں گی۔ (ابن الساکر، تاریخ ابن عساکر، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا

ارشادِ گرامی ہے کہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گی اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لیے موتی یاقوت اور زبرجد کی ایک گول عمارت کھڑی کی جائے گی جو جابیہ سے صنعاء تک وسیع ہوگی۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص بھی جنت میں جائے گا۔ اس کی بہتر بیویاں ہوں گی۔ دو جنت کی حورعین اور ستر اہل جنت کی میراث، اور دونوں کے اعضاءِ جنسی خوب واستوار ہوں گے۔ (ابن ماجہ شریف، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جنت کے معمولی درجہ کے جنتی کے لیے سات درجات ہوں گے اور وہ چھٹے درجہ میں ہوگا اور اُس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا اور اس کے تین سو خادم ہوں گے۔ جو روزانہ صبح اس کے پیچھے پھریں گے اور روزانہ شام کو تین پیالے سونے کے لے آئیں گے۔ ہر پیالے میں الگ طرح کا کھانا ہوگا اور دوسرا پہلے کی طرح مزیدار ہوگا اور وہ جنتی کہے گا۔ اے رب کریم اگر تو مجھے اجازت بخشتا تو میں ہر کھانے اہل جنت کو کھلاتا اور اُنھیں پلاتا تو میرے پاس اتنا ہے ختم نہ ہو اور اس کے لیے بہتر جنتی حوریں ہوں گی اور ان میں سے ایک کے لیے ایک میل بھر تک بیٹھنے کی جگہ ہوگی (مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ایک جنتی حُوروں سے نکاح کرے گا۔ جن میں پانچ ہزار کنواریاں اور آٹھ ہزار شوہر دیدہ ہوں گی اور ہر ایک عمر بھر اس کی رفاقت میں رہے گی۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابوالشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولا للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر جنتی چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار شوہر دیدہ عورتوں سے نکاح کرے گا اور سو حُوروں سے اور وہ ہر ہفتہ ایک جگہ جمع ہوا کریں گی اور خوب صورت آوازوں میں کہیں گی کہ اُس جیسی آواز مخلوق نے کبھی نہ سُنی ہوگی۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم

آرام کی زندگی میں رہیں گی۔ ہمیں کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور ہم خوش ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہیں گی۔ کبھی یہاں سے نہیں جائیں گی۔ اُسے مبارک ہو جو ہمارا ہے اور جس کی ہم ہیں۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، مجھ سے حضرت جبریل علیہ السلام نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ایک آدمی جنتی حُور کے پاس آئے گا۔ تو وہ اس سے ہاتھ ملا کر اور گلے مل کر اُس کا استقبال کرے گی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے پوروں اور انگلیوں کے کیا کہنے کہ اس کے پورے سورج اور چاند کی روشنی پر غالب ہوں گے۔ اگر اس کے بالوں کی ایک زلف ظاہر ہو جائے۔ تو وہ مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دیں۔ اس دوران میں وہ آدمی اُس حُور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا۔ ایک پلنگ پر کہ اس کے اوپر سے اس پر ایک روشنی پڑے گی۔ وہ دیکھے گا۔ تو وہ سمجھے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کی طرف جھانک رہا ہوگا۔ تو ایک دوسری حُور بہشتی اُسے آواز دے گی، اے اللہ تعالیٰ کے دوست! کیا تجھے ہم پر اختیار نہیں ہے؟ وہ پوچھے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی۔ میں اُن میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ○ تو اس حُور بہشتی کے پاس حسن و جمال اور کمال ہوگا جو پہلی کے پاس نہیں ہوگا۔ تو وہ اُس سے ٹیک لگائے گا اور پلنگ پر براجمان ہوگا۔ کہ اوپر سے ایک نور اُس کی طرف جھانکے گا۔ تو ایک اور حُور بہشتی اُسے آواز دے رہی ہوگی۔ اے اللہ کے دوست! کیا تمھیں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے؟ تو وہ کہے گا اری تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں اُن میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ○ (السجدہ 17:) کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے؟ اور اس طرح سے وہ ایک بیوی سے دوسری بیوی کی طرف منتقل ہوتا رہے گا (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت کثیر بن مرّہ سے روایت ہے کہ المزید سے مراد ایک بادل ہے جو اہل جنت کے پاس سے گزرے گا اور وہ جنتیوں سے کہے گا۔ تمھاری کیا آرزو ہے؟ کیا میں تم پر بارش برساؤں؟ اور وہ کچھ آرزو نہیں کریں گے۔ پھر ان پر رحمت کی بارش ہوگی۔ حضرت کثیر فرماتے

ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس کا موقع دے تو میں عرض کروں کہ ہمارے لیے بھی سجائی کنیزیں برسادو۔
(ابن المبارک زوائد، الزہد، ابونعیم، ابن ابی الدنیا)

جنتی بیویوں کا ذریعہ بننے والے اعمال:

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غصے کو پی گیا۔ حالانکہ وہ اسے اپنے غصے کا نشانہ بنانے پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تمام مخلوق کے روبرو بلا کر اختیار دے گا کہ وہ جونسی جنتی حور کو چاہے پسند کرلے (ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں۔ جن میں سے ایک بھی کسی شخص میں ہو تو وہ جنتی حور سے نکاح کرسکے گا۔ ایک وہ شخص جسے خفیہ طور پر کسی مرغوب شے کا امانت دار بنایا گیا اور وہ امانت اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے ہوئے ادا کردی اور ایک وہ آدمی جس نے اپنے قاتل کو معاف کردیا اور ایک وہ شخص جس نے ہر نماز کے بعد سورۃ قل ھو اللہ احد شریف پڑھی (حوالہ سابقہ ومجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے مسجدوں میں جھاڑو دینا جنتی حوروں کے مہر ہیں (ابن الجوزی فی الموضوعات)

☆ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد سے کوڑا کرکٹ نکال دینا، جنتی حوروں کے مہر ہیں۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ الفنابری فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت ماہِ رمضان میں سال کے شروع سے دوسرے سال تک سنواری جاتی ہے۔ جب ماہِ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے۔ تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلنے لگتی ہے۔ جس سے جنت کے درختوں کے پتے پھڑ پھڑانے لگتے ہیں اور جنتی حوریں اس طرف دیکھنے لگتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ اے رب کریم اس مہینے میں ہمیں اپنے

بندوں کی بیویاں بنادے کہ ان کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ارشاد فرمایا کہ پھر ہر وہ بندہ جو ماہِ رمضان کے دن کا روزہ رکھتا ہے اسے جنتی حوروں سے بیاہ دیا جاتا ہے۔ جو موتیوں کے ایک خیمے میں ہوتی ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ حور مقصورات فی الخیام (الرحمٰن: 72) خوبرو عورتیں ہیں خیموں میں بندان میں سے ہر عورت نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرح نہیں ہے اور ستر قسم کی خوشبوائیں عطا کی گئی ہیں جو ایک خوشبو دوسرے کی طرح نہیں ہے اور ہر جنتی عورت کو ستر ہزار خادمائیں اس کی ضرورت کے لیے دی گئی ہیں اور ستر ہزار خادم اور ہر خادم کے پاس سونے کی ایک پلیٹ ہے جس میں رنگا رنگ مزے کے کھانے ہیں۔ ہر دوسرے لقمے میں پہلے سے الگ لذت پائیں گے اور ان میں سے ہر عورت کے پاس سرخ یاقوت کے ستر پلنگ ہوں گے اور ہر پلنگ پر ستر بستر ہوں گے۔ جن کے گدے لحاف وغیرہ مخملی ریشم کے ہوں گے اور ہر بستر پر ستر گدے ہوں گے اور ان کے ہر شوہر کو بھی اسی کے مطابق سرخ یاقوت کے پلنگ عطا ہوں گے۔ جو موتیوں سے مزین ہوں گے اور ہر شوہر کو سونے کے دو کنگن ملیں گے ہر اس دن کے بدلے جو وہ رمضان شریف کا روزہ رکھے گا۔ یہ دوسری نیکیوں کے علاوہ سب کچھ ہوگا۔ (البیہقی فی الشعب، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص کسی مرغوب چیز کا مالک ہوا اور وہ امانت اُس نے ادا کردی۔ حالانکہ وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ جس جنتی حور سے وہ چاہے گا اسے بیاہ دے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت ماہِ رمضان میں ایک سال سے دوسرے سال تک سنواری جاتی ہے۔ جب ماہِ رمضان آجاتا ہے تو جنتی کہتی ہے۔ **اللھم اجعل لنا فی ھذا الشھر من عبادك سکانا** اے اللہ کریم اس مہینے میں اپنے نیک بندوں کو ہمارا رہائشی بنادے اور جنت کی حوریں کہتی ہیں۔ اے اللہ کریم اس مبارک مہینے میں اپنے بندوں کی ہمیں بیویاں بنادے کہ ان سے ہماری

آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کہ جس شخص نے ماہِ رمضان میں اپنے آپ کو بچالیا۔اس نے کوئی ناپسندیدہ مشروب نہیں پیااور کسی مومن پر بہتان نہیں لگایا اور اس مہینے میں کوئی گناہ نہیں کیا۔تو اللہ تعالیٰ ہر رات کو سو جنتی حوروں سے اس کا نکاح فرمائے گا اور جنت میں اس کے لیے موتی یاقوت اور زمرد کا ایک محل بنائے گا۔اگر پوری دنیا اس محل میں رکھ دی جائے تو یہ محل انھیں ایسے سمالے جیسے بکریوں کا ایک ریوڑ ایک بڑے باڑے میں سماجاتا ہے۔(الطبرانی فی الاوسط،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت مبارکہ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الزمر:63) (والشوریٰ :12) کہ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی ذات کے پاس ہیں کی تفسیر دریافت کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا (کہ آسمانوں اور زمین کی یہ کنجیاں)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات دس بار کہے وہ ابلیس اور اس کے لشکر کے شرے سے محفوظ رہے گا اسے ایک قنطار یعنی ڈھیروں اجر ملے گا اور جنت میں اس کا درجہ بلند ہوگا اور جنتی حوروں سے اس کا نکاح ہوگا اور جس دن وہ فوت ہوگا۔اس پر شہداء کی مہر لگے گی۔(ابن سنی فی عمل الیوم واللیلا،ابن المنذر ،ابن ابی حاتم،ابن مردویہ،الدر المنثور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جسے العیناء کہتے ہیں جب وہ چلتی ہے تو اس کے اردگرد ستر ہزار خادم دائیں بائیں چلتے ہیں اور وہ کہتی ہے کہ نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے کہاں ہیں (وہ میرے پاس آجائیں) (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جسے

لاعبہ کہتے ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو سمندر کا پانی شیریں ہو جائے۔ اس کے سینے پر لکھا ہوا ہے۔ جو شخص چاہے کہ میرے جیسی اس کی ہو جائے تو وہ میرے رب کریم کے حکم کے مطابق عمل کرے (تذکرہ امام قرطبی، ابن الدنیا)

جنتی حوروں کی کچھ اور باتیں:

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ دنیا کی کوئی عورت اپنے شوہر کو اذیت نہ پہنچائے ورنہ اس کی جنتی حور بیوی کہتی ہے اللہ تجھے برباد کرے اسے اذیت مت دے یہ تیرے پاس امانت ہے۔ اُمید ہے کہ یہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابونعیم فی الحلیہ ابن ابی الدنیا فی صفت الجنتہ)

☆ حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی عورت سے جو آسمان پر ہے سے کہا جائے گا کیا تُو پسند کرتی ہے کہ ہم دنیا میں ہونے والا تمھارا شوہر دکھا دیں تو وہ کہے گی ہاں دکھا دو تو اس کے لیے پردہ اُٹھا دیا جائے گا اور اس کے شوہر اور اس کے درمیان دوازے کھول دیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اُسے دیکھے گی اور اسے پہچان لے گی اور وہ اس پر نظریں لگائے رہے گی۔ یہاں تک کہ اس کے آنے میں دیر ہو جائے گی تو وہ اس کی ایسے ہی مشتاق رہے گی جیسے دنیا میں کوئی عورت اپنے مسافر شوہر کی مشتاق رہتی ہے اور امید ہے کہ اس کے شوہر اور بیوی کے درمیان وہی معاملہ ہو جو عورتوں اور ان کے شوہروں کے درمیان ہوتا ہے وہ غصے میں آجائے گی اور کہے گی تیرا ستیاناس اسے اپنے شر سے آزاد کر دے وہ تیرے پاس چند راتوں تک کا مہمان ہے (تذکرہ امام قرطبی)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو بندہ روزے کی حالت میں صبح کو اُٹھتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اپنے اجزائے بدن اس کے لیے تسبیح کرتے ہیں اور پہلے آسمان والے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ پردے میں چلا جاتا ہے۔ اگر وہ ایک رکعت یا دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے تو آسمان اس کے لیے روشن ہو جاتا ہے اور اس کی جنتی

بیویاں (حوریں) کہتی ہیں اے اللہ کریم! اسے ہمارے اختیار میں دے دے ہم اس کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ پھر وہ لاالٰہ پڑھتا ہے یا تسبیح کرتا ہے۔ یا اللہ اکبر کہتا ہے تو فرشتے اس سے ملاقات کرتے ہیں اور اسے لکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ پردے میں چھپ جاتا ہے۔ (الطبرانی فی الصغیر)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی حوریں تعداد میں تم عورتوں سے زیادہ ہیں۔ وہ اپنے شوہروں کے لیے دعا کرتی ہیں اور کہتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنْہُ عَلٰی دِیْنِکَ وَاَقْبِلْ بِقَلْبِہٖ عَلٰی طَاعَتِکَ وَبَلِّغْہُ اِلَیْنَا بِقُوَّتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اے اللہ کریم اپنے دین پر چلنے کے لیے اس کی مدد فرما اور اس کے دل کو اپنی فرماں برداری کے لیے قبول فرمالے اور اپنی طاقت کے ذریعے سے اسے ہم تک پہنچادے۔ اے ہر رحم کرنے والے سے زیادہ رحم کرنے والے (ابن ابی الدنیا فی صفت الجنتہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت ماہِ رمضان کے آنے پر ایک سال سے دوسرے سال تک سنواری اور مزین کی جاتی ہے جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک پُرجوش ہوا چلتی ہے جس سے جنتوں کے درختوں کے پتے کھڑکھڑانے لگتے ہیں اور دروازوں کے کنڈے کھٹکھٹانے لگتے ہیں۔ جس سے باریک آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ سریلی اور خوب صورت آواز کسی نے نہیں سُنی ہوگی۔ تو جنتی حوریں آکر جنت کے جھروکوں کے درمیان کھڑی ہوجاتی ہیں اور آواز دیتی ہیں کہ ہے کوئی اللہ کے لیے نکاح کا پیغام دینے والا کہ اللہ ہمارا اس سے نکاح کردے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ارے رضوان جنتوں کے دروازے کھول دے اور اے مالک دوزخ کے دروازے بند کردو..... امام منذری فرماتے ہیں اس کی سند میں ایسا کوئی راوی نہیں جس کے ضعف پر اجماع ہو۔ (البیہقی فی الشعب، الترغیب والترہیب ابوالشیخ فی الثواب)

☆ حضرت یزید بن ارقم السلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث ملی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے اور جنت کی حوریں بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔
(سعید بن منصور)

☆ حضرت یوسف بن اثبات رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے حدیث ملی ہے کہ ایک آدمی جب اذان ہوتی تو وہ یہ دُعا نہیں کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُسْتَمِعَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ تو جنتی حوریں کہتی ہیں تو ہم سے کتنا بے رغبت ہے (الدینوری فی المجالسۃ)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب کوئی شخص نماز سے فارغ ہو اور یہ دُعا نہ کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ وَزَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ

تو فرشتے کہتے ہیں افسوس ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے جہنم کی پناہ مانگنے سے بھی عاجز ہے اور جنت کہتی ہے افسوس ہے کہ جنت کا سوال کرنے سے بھی عاجز ہے اور جنتی حور کہتی ہے افسوس ہے کہ یہ جنتی حور سے نکاح کرنے کا سوال کرنے سے بھی عاجز ہے (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان حائل پردے اُٹھا دیے جاتے ہیں

اور جنت کی حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں۔ جنھوں نے کبھی نہ سنکا نہ کبھی تھوکا۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص نے معمولی کھانے پینے کے ساتھ رات گزاری تو جنت کے حوریں صبح تک اس کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

دُنیا کی نیک عورتوں کا کچھ بیان:

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ملی کہ کوئی کسی کنواری سے شادی کرتا ہے وہ آخرت میں بھی اس سے شادی کرے گا۔ (ابن حبیب فی ادب النساء)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ اسماً بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما حضرت الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور وہ ان کے ساتھ سخت مزاج تھے تو وہ اپنے باپ کے پاس آئیں اور اس کی ان سے شکایت کی تو اُنھوں نے فرمایا بیٹی صبر کرو کہ عورت کا جب نیک شوہر ہوتا ہے پھر وہ اسے چھوڑ کر مر جائے اور وہ اس کے بعد شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں ملا دے گا۔ (طبقات ابن سعد، تاریخ ابن عساکر)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ عورت آخرت میں اپنے آخری خاوند کے ساتھ رہے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، تاریخ ابن عساکر، التہذیب)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ کہ ایک عورت کے دنیا میں (مختلف اوقات میں) دو شوہر ہوتے ہیں اور دونوں مرجاتے ہیں اور دونوں جنت میں جاتے ہیں تو بیوی دونوں میں سے کس کی ہوگی۔ ارشاد فرمایا جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ خوش اخلاق ہوگا۔ کہ خوش خلق انسان ہی دنیا اور آخرت کی بھلائی لے جائے گا۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابوحاتم، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سمیط رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے ایسی عورت کو قبول کرلیا۔ جس کے چہرے میں کوئی نقص تھا اگر اسے جنتی عورتوں پر یقین ہے تو۔

جنت میں شوہر بیوی کی باہمی ملاقات:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ (یٰس 55)
اس دن اہل جنت اپنی مصروفیات میں خوش ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔کہ کنواریوں کے ساتھ ہم بستری سے محفوظ ہوں گے۔(حکیم ترمذی شریف،تفسیر قرطبی،ابن ابی شیبہ،ابن جریر،تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔کہ اہل جنت مباشرت کریں گے؟ ارشاد فرمایا۔کہ زور شور سے لیکن مادہ منی نہیں ہوگا۔(الطبرانی فی الکبیر،مجمع الزوائد،ابن ابی الدنیا،البیہقی فی البعث،والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں مومن کو اتنی اتنی قوتِ مباشرت عطا ہوگی۔(ترمذی شریف،ابوداؤد، الطیالسی،موارد الظمآن،ابن ابی الدنیا،البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوال ہوا۔یارسول اللہؐ! کیا ہم جنت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کیا کریں گے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی ایک دن میں سو کنواری دوشیزاؤں سے ملاقات کرے گا۔(ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ،الطبرانی فی الصغیر،ولاوسط، البزار،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔عرض کیا گیا،یارسول اللہؐ! کیا ہم جنت میں اُسی طرح سے جماع کریں گے۔جس طرح دنیا میں کرتے تھے؟ ارشاد فرمایا،اس ذات گرامی کی قسم ہے۔جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ ایک آدمی ایک دن میں سو کنواری عورتوں سے شاد کام ہوگا۔(ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ،ابویعلیٰ،مجمع الزوائد،البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کیا اہل جنت مباشرت کریں گے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ وہ تھکیں گے نہیں اور خواہش ختم نہیں ہوگی زور شور سے سٹاد کام ہوں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت سلیم بن عامر رحمتہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت میں مباشرت کے بارے میں سوال ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اعضاء جنسی مرغوب ہوں گے اور وہ اس سے دل گیر نہیں ہوں گے اور چالیس برس تک رغبت رہے گی اور اکتائیں گے نہیں اور دل کو مسرت اور آنکھ کو لذت حاصل ہوگی۔ (ابن ابی حاتم، الدر، المنثور)

☆ حضرت خارجہ العذری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے تبوک میں سُنا ہے کہ عرض کیا گیا، یارسول اللہؐ! کیا اہلِ جنت مباشرت کریں گے؟ ارشاد فرمایا ہاں! کہ وہاں ایک آدمی کو ایک دن میں ستر آدمیوں سے بڑھ کر قوت عطا فرمائی جائے گی۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابن عساکر فی تاریخ دمشق، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا اہل جنت اپنی بیویوں سے ملاقات کریں گے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں ان کے اعضاء بدن سے اکتاہٹ اور تھکاوٹ نہیں ہوگی اور خواہش مسلسل برقرار رہے گی۔ (ہناد فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ بول و جنابت معمولی سے خوشبودار پسینہ کی صورت میں خارج ہوں گے اور کستوری کی سی یہ خوشبو قدموں تک چلی جائے گی۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الکبیر، البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں عورت و مرد کا مادہ منی نہیں ہوگا۔ (عبد بن حمید، مصنف عبدالرزاق، الترغیب والترہیب، الدر المنثور)

☆ حضرت ابراہیم النخعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جنت میں مباشرت جنتی چاہیں گے، کریں گے اور اولاد کوئی نہیں (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی زوائد، مصنف، عبدالرزاق، الدرالمنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا۔ کہ کیا ہم جنت میں وطی کیا کریں گے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور اس ذاتِ گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ عمل زور شور سے ہوگا اور جنتی آدمی بیوی سے فارغ ہوگا تو بیوی پاک وصاف کنواری ہوگی۔ (الضیاء القدسی ثمانصفۃ الجنۃ الدرالمنثور)

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ اہل جنت اپنی بیویوں سے مباشرت کریں گے تو وہ پھر سے کنواری ہوں گی۔ (الطبرانی فی الصغیر، البزار، مجمع الزوائد، ابوالشیخ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کوئی مومن جب اپنی بیوی سے مباشرت کرے گا تو اسے نئے سرے سے کنواری پائے گا۔ (عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد، فی زوائد، الزہد)

جنتیوں کی اولاد؟

☆ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی مومن اولاد کی خواہش کرے گا۔ تو بچے کا حمل پیدائش اور عمر گھڑی بھر میں حسب خواہش ہو جائے گی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی، مسند امام احمد، ابن حبان، موارد الظمآن، ہند فی الزہد)

☆ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ جنت میں مباشرت تو ہوگی لیکن اولاد نہیں ہوگی۔ امام طاؤس سے اسی طرح روایت ہے حضرت مجاہد اور نخعی رحمتہ اللہ علیہما اور حضرت اسحاق بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں روایت ہے کہ جب مومن خواہش کرے گا (تو اولاد ہوگی) اور اسی طرح سے حضرت لقیط رحمتہ اللہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اہل جنت کے لیے اولاد نہیں ہوگی۔

☆ اور علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے بلکہ اگر انسان چاہے گا تو اولاد ہوگی۔ اسی کو ترجیح دی ہے۔ (استاذ ابوسہل الصعلوقی رحمۃ اللہ علیہ نے)

☆ میں (حضرت جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں پہلی حدیث جو حضرت ابوسعیہ کی روایت حضرت ہناد کی الزہد میں ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ اولاد تو آنکھوں کی ٹھنڈک اور مکمل خوشی کا ذریعہ ہوتی ہے تو کیا اہل جنت کے ہاں اولاد ہوگی تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا جب وہ خواہش کرے گا (تو ہوگی) یہ حدیث اولاد ہونے کی تائید کرتی ہے۔

☆ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اولاد کی آرزو کرے گا تو اس کا حمل دودھ پلانا دودھ چھوڑانا اور جوانی ایک ساعت میں ہو جائیں گے۔ (الاصبہانی فی الترغیب والترلیب، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ الحاکم نے تاریخ میں اور امام بیہقی نے ان الفاظ میں روایت فرمائی ہے کہ اہل جنت کے ایک آدمی کے ہاں اس کے حسب خواہش اولاد ہوگی اور اس کا حمل دودھ چھوڑانا اور جوانی ایک گھڑی بھر میں ہو جائے گی۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابونعیم فی ذکر اخبار، اصبہانی)

☆ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت لقیط کی روایت کردہ سابقہ حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ اس میں ہے کہ اولاد نہیں ہوگی کیونکہ نفی مباشرت کی عمومی ترتیب کے لحاظ سے ہے کہ جیسے دنیا میں ہوتی ہے ویسے نہیں ہوگی اور یہاں جو اولاد کا ثبوت ہے وہ اولاد کے چاہنے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کوئی آدمی جنت میں کھیتی باڑی کرنا چاہے گا تو اسے اجازت ہوگی۔ ورنہ عام حالات میں جنت میں کھیتی باڑی نہیں ہوگی اور پہلے حدیث شریف سے ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مخلوق پیدا فرمائے گا۔ جس کو جنت کے علاوہ جگہ پر رہائش دے گا تو وہاں اولاد کے ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

جنتیوں کی محفلِ سماع وسرود:

☆ حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے فی روضة

یحبرون۔ (الروم:۱۵) جنت کے باغیچے میں خوشی منائیں گے سے مراد جنت میں سرود کی محفل ہے هنا و فی الزهد ابن المبارك فی زواتد الزهد ابن ابی الدنیا فی صفت الجنة ابو انعیم فی حلیه الاولیاء البیهقی فی البعث والنشور۔ (تفسیر ابن جریر طبری، سعید بن منصور، ابن منذر، عبد بن حمید، ابن ابی داتم الخطیب فی تاریخ دمشق۔ الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں پورے جنت کے اندر ایک نہر ہے جن کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی نہایت حسین آوازوں کے ساتھ گا رہی ہوں گی۔ جسے تمام مخلوقات سنیں گی اور پھر دیکھیں گے کہ جنت میں اس جیسی لذت اور کوئی نہیں، پوچھا گیا یا ابو ہریرہ یہ سرود کیا ہوگا تو فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو یہ تسبیح تحمید تقدیس اور رب العالمین جل شانہ کی مدح سرائی ہوگی۔ (البیہقی فی البعث والنشور الدر المنثور)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ جنت میں داخل ہوگا کہ اس کے سر کے پاس اور اس کے پیروں کے پاس دو جنتی حوریں نہایت حسین آواز کے ساتھ گائیں گی وراس سُریلی آواز کو تمام انسان اور جن سُنیں گے اور یہ شیطانی بنسری نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدح سرائی اور تقدیس ہوگی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، کیا جنت مین گانا بجانا ہوگا فرمایا کستوری کے چبوتروں پر لڑکیاں ہوں گی۔ جو ایسی آواز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کریں گی کہ ایسی کسی کان نے کبھی سنی نہیں ہوگی۔ البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنتی بیویاں اپنے شوہروں کے سامنے ایسی سریلی آواز سے گائیں گی کہ ایسی آواز کسی نے سنی نہیں ہوگی۔ ان کے گانے کے بول ہوں گے ”نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ اَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ يَّنْظُرُنَ بقراته اعیان۔ اور بول بھی ہوں گے نَحْنُ الْخَالِدَاتُ۔

فَلَا نَمُوْتُنَ نَحْنُ الْاَ مِنَاتُ، فَلَا يَخْتَفِنَّهٗ ، نَحْنُ المقيمات، فَلَا يُظْعِنُهٗ۔

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ہم نہیں مریں گی ،ہم امن والی ہیں ،ہم نہیں جائیں گی ،ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ،کوچ نہیں کریں گی ۔(الطبرانی فی الصغیر والاوسط مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں حوریں گائیں گی اور کہیں گی۔نحن الحور الحسان هدينا۔ لازواج الكرام ہم خوبصورت جنتی کی گوری عورتیں ہیں جو اپنے معزز شوہروں کو تحفے میں دی گئی ہیں۔ابن ابی الدنیا فی صفت الجنۃ الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد البیفن فی البعث والنشور ابن مردویہ ، الدرالمنثور)

☆ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام عرش الٰہی کے پائے کے پاس کھڑے ہوں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا یا داؤد اس خوب صورت اور سریلی آواز سے میری بزرگی بیان کرو جو تم دنیا میں میری بزرگی بیان کیا کرتے تھے۔تو وہ عرض کریں گے۔اے رب کریم یہ کیسے ہوسکتا ہے تو نے تو میری طاقت چھین لی ہے تو رب تعالیٰ فرمائے گا۔آج تیری طاقت لوٹادوں گا تو حضرت داؤد علیہ السلام بلند آواز سے پکاریں گے کہ تمام جنتی تمام نعمتوں کو چھوڑ کر ان کی آواز کی طرف متوجہ ہوجائیں گے۔(البیہقی فی البعث والنشور،احمد فی الزہد)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُن سے پوچھا گیا کیا جنت میں سرور ہوگا ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس سے ایسی آواز سُنائی دے گی کہ سننے والوں نے ایسی کبھی نہیں سُنی ہوگی۔(ہناد فی الزہد،البیہقی فی البعث والنشور،ابن جریر،الدرالمنثور)

☆ حضرت اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فی رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ کے بارے میں فرماتے ہیں اس سے مراد سرود ہے۔ جب اہل جنت چاہیں گے کہ وہ خوشی منائیں تو اللہ تعالیٰ ہواؤں کو وحی کرے گا اور ان سے غائبانہ کہے گا تو وہ ہوائیں موتیوں کے نرسلوں کے جنگل میں داخل ہوجائیں گی اور وہ ایک دوسرے کو لگیں گے جس کی آواز سے اہل جنت محظوظ ہوں گے

اوراس وقت جنت کا ہر درخت اسی کام میں لوٹ پڑے گا۔(ابن عساکر،الدرالمنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں سرود کا سُننا ہوگا کیوں کہ میں سرود کو پسند کرتا ہوں ارشادفرمایاہاں ہوگا اوراس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک درخت کوحکم دے گا کہ میرے بندوں کو سناؤ جنھوں نے میرے ذکر کی وجہ سے گانے بجانے سے اپنے آپ کودوررکھاتو وہ جنت اُنھیں ایسی آواز سُنائے گی کہ اس سے پہلے مخلوق نے ایسی کبھی نہیں سُنی ہوئی ہوگی اوروہ تسبیح وتقدیس ہوگی۔ (حکیم ترمذی فی نوادرالاصول،الدرالمنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا سونے کا اور جس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہیں۔اس پر ہوا چلے گی اور وہ تالیاں بجائے گی۔تو سُننے والے اس سے نہایت لذیذ آواز سُنیں گے۔(ابونعیم فی صفت الجنۃ،فی الترغیب والترہیب)

☆ حضرت محمد بن المنقد رفرماتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا۔تو ایک پکارنے والا پکارے گا۔کہاں ہیں وہ لوگ جولہوولعب سے اپنے آپ کو بچا کر رکھتے تھے۔یا شیطانی بنسریوں یعنی گانے بجانے سے بچتے تھے۔ان کوکستوری کے باغوں میں ٹھہرادو پھر فرشتوں سے فرمائے گا۔ اُنھیں میری حمد وثنا سناؤ اور اُنھیں بتادو۔ان کے لیے اب کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہے۔

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک پکارنے والا پُکارے گا کہ آج وہ لوگ کہاں ہیں جو کھیل تماشے کی آوازوں اور شیطانی مزامیر کے کھیل تماشے سے بچا کرتے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ اُنھیں کستوری کے جنتی باغوں میں اُتارے گا اور فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندوں کو میری بزرگی اور میری حمد وثناء کے ترانے سُناؤ اور اُنھیں بتادو کہ اب کوئی خطرہ نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(الدینوری فی المجالسۃ،الدرالمنثور)

☆ حضرت ابوموسیٰ الاشعری فرماتے ہیں ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص گانے کی آواز پر کان لگائے گا۔ اُسے جنت میں روحانیوں کی آواز سُننے کی اجازت نہیں ہوگی ۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ روحانی کون ہیں ۔ ارشاد فرمایا اہل جنت کے قرأ (حکیم ترمذی فی نوادرالاصول، الدرالمنثور)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں کو شیطانی بنسریوں سے بچا کر رکھتے تھے ۔ اُنھیں الگ کردو تو وہ کستوری اور عنبر کے چبوتروں میں الگ کردیے جائیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اُنھیں میری تسبیح میری تحمید اور میرا کلمہ لاالہ الا اللہ سُناؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ ایسی آوازوں سے تسبیح کریں گے کہ سُننے والوں نے ایسی کبھی نہیں سُنی ہوگی (الدیلمی، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کا اتنا بڑا تنا ہے کہ اس کے سائے میں ایک شریف سوار سو برس چلتا رہے گا تو اہل جنت اپنے بالا خانوں وغیرہ سے نکلیں گے اور اس کے سایہ میں بیٹھے باتیں کریں گے تو بعض کو خواہش ہوگی کہ وہ جنتی سرود کا ذکر کریں تو اللہ تعالیٰ کستوری کی ہوا بھیجے گا۔ جو درخت کو حرکت دے گی تو اس سے دنیا کی ہر قسم کی موسیقی پیدا ہوگی ۔ (ابن الدنیا فی صفت الجنۃ، الضیاء فی الصفت الجنۃ، الدرالمنثور)

جنت کے برتن:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ○
قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ (الانسان: 15-16) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ (الزخرف:71)
اور ان کے آس پاس سونے کے برتن اور پیالے پھرائے گھمائے

جائیں گے جو کانچ کے ہوں گے اور کانچ چاندی کی ہوگی۔ اس کا درست اندازہ لگایا ہے اور ان کے لیے سونے کی کابیں اور پیالے پھرائے جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چاندی کے برتن جو کانچ کی طرح شفاف ہیں۔ ان کا اندازہ ہاتھوں کے مطابق ہوگا۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، تفسیر الدرا لمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ اگر تم دنیا کی چاندی لے کر اور اُسے کوٹ کر مکھی کے پر کی طرح باریک کرلو۔ تو اس کے آر پار دکھائی نہیں دے گا۔ لیکن جنت کا کانچ چاندی کی طرح چمکدار اور کانچ کی طرح ہی شفاف ہوگا۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر طبری، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کی ہر شی دنیا کے چبوتروں سے مشابہت رکھتی ہے۔ سوائے کانچ کے کہ جنت کا کانچ چاندی کی طرح چمکدار اور کانچ کی طرح شفاف ہوگا۔ (ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آیت، شریفہ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ اُن کے پاس ستر سونے کے پیالے لائیں گے اور ہر پیالے کا اپنا الگ مزا ہوگا۔ (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اکواب سے مراد چاندی کے مٹکے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر، طبری، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں الدنیۃ سے کابیں اور پیالے اور صراحیاں مراد ہیں۔ جو نہ مُنہ تک بھرے اور نہ قدرے کم ہوں گے۔ (ہنادفی الزہد، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، تفسیر الدر المنثور)

☆ اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اور کواعب بغیر کنڈوں کے صراحیاں مراد ہیں۔ (ہنادفی

الزہد، ابن جریر، الدر المنثور)

جنت کے خوشبو دار پودے:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حِنَّاءِ (مہندی کا پودا) جنت کے خوشبودار پودوں کا سردار ہے اور اُن کے باغیچوں میں خوب صورت وعمدہ گھوڑوں کی سواریاں ہوں گی۔ جن پر اہل جنت سواری کریں گے۔ (ابن المبارک فی زوائد الزہد)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْمَلَآئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (الرعد: 23-24)

فرشتے ان کے ہاں ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور کہیں گے تمھارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلام ہو۔ آخرت کا ٹھکانہ اچھا ہے۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا ○ (الواقعۃ: 25-26)

تم اس میں کوئی فضول اور گناہ کی بات نہیں سنو گے۔ ہاں ہر طرف سلام ہی سلام ہوگا۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○ (الغاشیۃ: 11) کہ آپ اس میں کوئی لغو بات نہیں سُن پائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کوئی غلط اور گناہ کی بات اور جھوٹ نہیں سُنیں گے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدر المنثور)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا ○ کہ کوئی غلط بات نہیں سُنیں گے۔ وَلَا تَاْثِيْمًا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہاں کوئی گالی گلوچ نہیں ہوگی۔

(البیہقی فی البعث والنشور، ابن جریر، تفسیر قرطبی، الدر المنثور)

☆ حضرت عبدالکریم بن رشید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے۔ تو وہ غیروں کی طرح دیکھ رہے ہوں گے۔ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ تو ان کے دلوں سے کینے نکل جائیں گے اور وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے۔ (ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

جنتیوں کے خادم اور ننھے مُنّے بچے:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ o (الطور: 24) اور اس کے پاس لڑکے (خدمت گار) گھومیں گے۔ گویا کہ وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے ہوئے۔

☆ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ o اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا o (الانسان: 19) اور ان کے پاس دائمی طور پر خدمت گار لڑکے بالے ہوں گے جب تو انھیں دیکھے گا۔ تو خیال کرے گا۔ گویا وہ موتی ہیں بکھرے ہوئے (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت میں معمولی درجہ کا آدمی کے لیے بھی آیت تلاوت فرمائی۔ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا o (ہناد فی الزہد، ابن المبارک فی الزہد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام جنتیوں سے معمولی درجہ کا انسان کے سر پر بھی دس ہزار خادم چُست کھڑے ہوں گے۔ (ابن المبارک فی الزہد، ابن ابی الدنیا، فی صفۃ الجنۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادنیٰ درجے کا جنتی بھی معمولی نہیں ہوگا۔ اس کے لیے صبح و شام ایک ہزار پانچ سو خادم تیار ہوں گے اور ہر ایک خادم کے پاس کوئی عجیب تحفہ ہوگا۔ جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگا (ابن المبارک فی زوائد، ابن ابی الدنیا، فی صفۃ الجنۃ

،ابونعیم فی صفۃ الجنۃ)

جنت کے گھوڑے، پرندے اور چوپائے:

☆ حضرت عبدالرحمٰن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے گھوڑا پسند تھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے ارشاد فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کرے گا تو تیرے لیے یاقوت کا گھوڑا ہوگا۔ جس کے پر ہوں گے۔ تجھے جہاں تُو چاہے گا اُڑا لے جائے گا ۔(البیہقی فی البعث والنشور، الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے ارشاد فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں لے جائے تو چاہے تو سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار ہو اور تُو جہاں سوار ہو کر جانا چاہے تجھے اُڑا کر لے جائے۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں اونٹ ہوں گے تو اس شخص کو اسی طرح سے ہی فرمایا جیسا گھوڑے والے سے ارشاد فرمایا۔ اس سے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تجھے جنت میں لے جائے تو وہاں جو تیرا دل چاہے اور تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی تجھے ملے گا۔

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ مجھے گھوڑا پسند ہے کیا جنت میں گھوڑا ہوگا؟ ارشاد فرمایا تُو جب جنت میں جائے گا تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہوگا۔ جہاں تُو چاہے گا تجھے اُڑا لے جائے گا (ترمذی شریف، الطبرانی فی الکبیر)

☆ حضرت شفتی بن ماتع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت کے لیے ایک نعمت یہ ہے کہ وہ سواریوں پر اور عمدہ گھوڑوں پر ایک دوسرے سے ملا کریں گے اور اُنھیں زین اور لگاموں سے آراستہ گھوڑے ملیں گے۔ جولید اور پیشاب نہیں کریں گے اور جنتی اسی پر سوار ہو کر جہاں اللہ چاہے گا پہنچ جایا کریں گے۔ (ابن المبارک فی زوائد، ابن ابی الدنیا، فی صفت جنت)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر کے حصے سے کپڑوں کے جوڑے اور نیچے کے حصے سے سونے کے گھوڑے جن کی زینیں اور لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوں گی نکلیں گے اور یہ پردار ہوں گے اور حد نظر تک ان کا قدم پڑتا ہوگا۔ وہ لید اور پیشاب نہیں کریں گے۔ اللہ کے دوست ان پر سوار ہوں گے اور وہ اُنھیں جہاں وہ چاہیں گے اُڑا کر لے جائیں گے۔ تو ان سے نیچے والے کہیں گے اے رب کریم اُنھوں نے ہمارے نُور کو بجھا دیا تو ان سے کہا جائے گا کہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور تم کنجوسی کرتے تھے اور وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے تھے اور تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (ابن ابی الدنیا فی صفت الجنۃ، ابو شیخ فی العظمۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ الحِنا (مہندی کا پودا) جنت کے خوشبودار پودوں کا سردار ہوگا۔ ان کے باغیچوں میں اعلیٰ درجہ کے گھوڑے اور عمدہ قسم کی سواریاں ہوں گی۔ جن پر جنتی سوار ہوں گے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں بختی اونٹوں جیسے پرندے ہوں گے تو جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بہت خوشگوار ہوں گے۔ ارشاد فرمایا۔ ان سے بھی نہایت ہی زیادہ خوب صورت ہوں گے۔ اس سے زیادہ خوشگوار وہ ہوگا جو اسے کھائے گا اور آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے۔ اے ابوبکر جو اسے کھائیں گے (البیہقی فی البعث والنشور، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں بختی اونٹ کی طرح کا ایک پرندہ ہے۔ ایک آدمی آ کر اسے حاصل کرے گا اور اس سے کھائے پیئے گا اور اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (ابن المبارک فی الزہد، ہناد فی الزہد)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے کہ جنت میں ایک پرندہ ایسا ہے جس کے ستر ہزار پر ہیں اس کا رنگ برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم اور مزہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ لیکن وہ جنتی کا مقابلہ نہیں کرسکتا (جنتی اس سے فائدہ اُٹھائے گا) اور وہ پرندہ اُڑ کر چلا جائے گا (ہنادفی الزہد، ابن ابی الدنیافی صفت الجنۃ، الدرالمنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بکری بھی جنتی مویشیوں میں شامل ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بکری کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور اس سے اذیت کو دور کرو اس لیے کہ وہ جنتی مویشیوں میں شامل ہے (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑ بکری سے اچھا برتاؤ کیا کرو کیوں کہ یہ جنت میں ہوگی۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکری جنت کا چوپایہ ہے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

جنت کا بازار:

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے وہاں جنت کے چبوترے ہیں جہاں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے تو شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور لباس میں اثر کرے گی تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ہاں واپس پہنچیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ تو گھر والے ان سے کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہے تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا تو وہ ان سے کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہے کہ ہمارے یہاں سے جانے اور واپس

آنے کے بعد تمھارے حسن میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ (مسلم شریف، دارمی شیف، مسند امام احمد، ابن المبارک فی الزہد، ابن حبان، ابن ابی الدنیا، البیہقی، البغوی شرح السنۃ، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار برس کی راہ سے محسوس ہو جاتی ہے لیکن ماں باپ کا نافرمان اس کی خوشبو نہیں پا سکے گا اور نہ ڈاکہ مارنے والا اور نہ زناہ کار بوڑھا اور نہ تکبر سے اپنے تہہ بند کو کھینچنے والا اور جنت میں ایک بازار ہے کہ وہاں سوائے مردوں اور عورتوں کی تصویروں کے اور کوئی خرید و فروخت نہیں گی وہ دنیا کے دن کی مقدار پائیں گے کہ اہل جنت ان کے پاس سے گزریں گے تو جونسی تصویر اُنھیں مرغوب ہوگی۔ وہ مرد اور عورت اس تصویر میں داخل ہو جائے گا اور وہ اس تصویر کے مطابق ہو جائے گا۔ (ابن عساکر فی تاریخ دمشق، الطبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں مردوں اور عورتوں کی تصویروں کے علاوہ اور کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ جب کوئی آدمی کسی تصویر کے پاس پہنچے گا تو وہ اس تصویر میں داخل ہو جائے گا اور اُس میں جنتی حوروں کا مجمع ہوگا جو بلند آواز سے گائیں گی کہ ایسا مخلوق نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ وہ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا نہیں ہوں گی ہم عیش و آرام میں رہنے والی ہیں ہمیں کبھی تنگی نہیں آئے گی خوش رہنے والی ہیں۔ ناراض نہیں ہوں گی۔ تو خوشخبری ہے اس شخص کو جو ہمارا ہو جائے اور ہم اس کی ہو جائیں گی۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک باغ ہے جہاں سوائے تصویروں کے اور کسی چیز کا لین دین نہیں ہوتا ہے تو جو شخص جس آدمی کی تصویر کو پسند کرے گا یا جو عورت جس آدمی کی تصویر کو پسند کرے گی وہ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل جنت بیع وفروخت نہیں کریں گے اور اگر بیع وفروخت کریں گے وہ کپڑے کی تجارت کریں گے۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کو تجارت کی اجازت عطا فرماتے تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کرتے (الطبرانی فی الصغیر، مجمع الزوائد)

جنتیوں کی کھیتی باڑی:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک جنتی آدمی اپنے رب کریم سے کھیتی باڑی کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا یہاں تیرے حسب خواہش نہیں ہے۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں کیوں نہیں ہے لیکن میں کھیتی باڑی پسند کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو وہ بیج ڈالے گا تو فوراً فصل تیار ہوگی۔ کٹے گی اور پہاڑوں جیسے خرمن کے ڈھیر لگ جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے انسان چھوڑو تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے۔ تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض کرے گا اے رب کریم مجھے کھیتی باڑی کی اجازت دے دیں تو اسے اذن مل جائے گا۔ تو وہ دانہ بوئے گا وہ تھوڑی دیر میں ہی پودے لمبے ہو کر خوشہ بارہ ہاتھ تک پہنچ جائے گا اور اپنی جگہ پر قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ پہاڑوں جیسا ٹیلا یعنی ڈھیر بن جائے گا۔ (ابوشیخ فی العظمۃ، الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جنت میں اپنے منہ پشت پر لیٹا ہوگا اور وہ اپنے دل میں کہے گا اور اس کی زبان حرکت نہیں کرے گی کاش اللہ اسے جنت میں کھیتی باڑی کی اجازت دے دیتا۔ کہ اسے معلوم بھی نہیں ہوگا۔ کہ فرشتے جنت کے دروازوں پر کھڑے

ہوں گے۔اپنے ہاتھ تھامے کہہ رہے ہوں گے تجھ پر سلام ہوتو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا تو فرشتے اس سے کہیں گے تیرا رب کریم تجھ سے فرماتا ہے کہ تم نے اپنے دل میں کوئی خواہش کی ہے جسے میں نے جان لیا ہے اور اس نے یہ بیج ہمارے ہاتھ بھیجا ہے۔وہ فرماتا ہے اب بیج بولو تو وہ دائیں بائیں بیج ڈال دے گا۔سامنے اور پیچھے تو اس کی تمنا کے مطابق پہاڑوں کی مثل فصل حاصل ہوگی ۔جو اس کی تمنا تھی اور اس نے ارادہ کیا ہے اور اس کے رب نے اسے اپنے عرش کے اوپر سے کہا ہے اے انسان کھالے کہ انسان شکم سیر نہیں ہوتا ہے۔(ابونعیم فی الحلیہ)

وسیلے کا بیان:

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت عدن میں انبیاء شہداء اور صدیق ہی رہیں گے اور اس میں وہ چیزیں دیکھیں گے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی انسان کے دل میں نہیں گزریں (البزار، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح سے کہو جس طرح وہ کہتا ہے اور مجھ پر درود بھیجو۔پھر میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرو کہ وہ جنت میں ایک مقام (مرتبہ) ہے جو اللہ کے بندے ہی کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا اور جو میرے لیے وسیلہ کی دُعا کرے گا اس کے لیے میری سفارش حلال ہو جائے گی (مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی فی الکبریٰ، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ، البغوی فی شرح السنۃ)

☆ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنھوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہماری والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کہاں ہوں گی۔ارشاد فرمایا۔موتی کے ایک گھر میں جس میں کوئی لغو بات نہ کوئی تھکاوٹ ہوگی۔حضرت مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوں گی۔عرض کیا کیا یہ یہی موتی ارشاد فرمایا نہیں وہ موتی ہیں پروئے ہوئے۔درمروارید اور یاقوت سے (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزائد:

آیتِ مبارکہ:

وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًاوَّ مُلْکًا کَبِیْرًا (الانسان:20)

کی تشریح

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اہل جنت کی سواریوں کا ذکر فرمایا اور پھر آیتِ مذکورہ بالا تلاوت فرمائی۔ کہ جب آپ دیکھیں گے۔ پھر آپ دیکھیں گے۔ ایک بڑی حکومت نعمتوں بھری۔ (مستدرک حاکم، الذہبی فی التلخیص، ابن المبارک فی زوائد الزہد)

☆ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آنے کی اجازت طلب کیا کریں گے اور وہ ان کی اجازت کے بغیر ان کے پاس نہیں آسکیں گے۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر ابن جریر، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ حضرت ابوسلیمان رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ملک کبیر یہ ہے کہ رب العزت کا پیغام بُرتحفہ لے کر اور شفقت کا پیغام لے کر اللہ کے دوست (جنتی) کے پاس آئے گا۔ وہ اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ تو اُس سے اذن طلب کرے گا اور صاحب سے کہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ولی سے اجازت طلب کرو۔ کیونکہ میں اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو یہ صاحب دوسرے صاحب کو بتائے گا اور وہ دوسرے صاحب کے ذریعہ سے اجازت طلب کرے گا۔ تو اُسے اجازت ہوگی اور اُس کے گھر سے دار اسلام کو ایک دروازہ ہوگا۔ تو وہاں سے داخل ہو کر جب چاہے گا۔ اپنے رب کریم کے ہاں پہنچ جائے گا اور بڑی حکومت جنتی کو یہ حاصل ہوگی۔ کہ فرشتہ قاصد زمین کی اجازت کے بغیر وہاں تک نہیں جاسکے گا اور جنتی بلا اذن وہاں جاسکے گا۔ (البیہقی فی البعث والنشور، تفسیر قرطبی، عبد بن حمید، الدر المنثور)

☆ الحسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت میں معمولی درجہ کا جنتی ایک لاکھ خادموں کی معیت میں برابر ہوگا اور وہ خدمت گا ہمیشہ خدمت میں رہنے والے لڑکے ہوں گے۔ جو سرخ یاقوت کے گھوڑوں پر سوار

ہوں گے۔جن کے سونے کے پر ہوں گے۔یہ معنیٰ ہیں وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا (ابن وہب،الدرالمنثور)

متقین (پرہیزگاروں) کی جنت کی طرف روانگی:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا (الزمر:73) اور جولوگ اپنے رب کریم سے ڈرتے رہے،وہ گروہ گروہ ہوکر جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے۔

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے رب کریم سے ڈرنے والے لوگ جماعت در جماعت جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے اور جب اس کے ایک دروازے پر پہنچیں گے۔تو وہ ایک درخت کے پاس پہنچیں گے۔جس کے تنے کے نیچے سے دوچشمے جاری ہوں گے۔تو وہ ان میں سے ایک کی طرف جا کر پئیں گے۔تو ان کے پیٹ کی اذیت دُور ہوجائے گی اور سب دُکھ درد دُور ہوجائیں گے۔پھر وہ دوسرے چشمے کی طرف جائیں گے۔تو وہاں پر پاکیزہ اور صاف ہوں گے۔تو ان پر نعمتوں کی تازگی ہوگی۔اس کے بعد اُن کے بدن کبھی نہیں بگڑیں گے اور ان کے بال پراگندہ نہیں ہوں گے۔گویا کہ ابھی تیل میں ڈبوئے ہیں۔پھر وہ جنت کے خادموں کے پاس جائیں گے۔تو وہ اُنھیں کہیں گے۔تم پر سلام ہو۔تم خوش رہو۔اب اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہوجاؤ۔

پھر اُنھیں چھوٹے لڑکے ملیں گے۔تو آپس میں ایسے مل جل کر گھوم رہے ہوں جس طرح دنیا میں مخلص دوست مل کر گھومتے ہیں۔اس کی غیر حاضری میں اچانک آکر اُنھیں کہیں گے۔جو عزت اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تیار کی ہے۔اس سے خوش ہوجاؤ۔پھر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا ان کو جنتی حوروں کی طرف لے جائے گا اور وہ کہیں گے۔کہ فلاں نام کا ایک آدمی دنیا سے آیا ہے۔تو وہ حور کہے گی۔میں نے اُسے دیکھا ہے۔تو وہ خوش ہوکر دروازے کی دہلیز پر کھڑی ہوجائے گی۔جب وہ جنتی اس مکان پر پہنچے گا۔تو وہ اس کی تعمیر کی طرف دیکھے گا۔تو موتیوں کے پتھر ہوں گے۔جن پر سبز،زرد اور سرخ محل ہوں گے۔ہر رنگ کے پھر وہ نظر اُٹھا کر

دیکھے گا۔اس کی چھت دیکھے گا۔بجلی کے ثمل اگر اللہ تعالیٰ نے یہ طے نہ کیا ہوتا کہ اس سے کسی کو دُکھ نہیں پہنچے گا۔تو اس کی چمک آنکھوں کو چندھیا کر جُھکا دیتی۔پھر وہ اپنی بیویوں کی طرف اور ہرے پیالوں کی طرف نظر ڈالے گا اور صف در صف بچھے ہوئے قالینوں اور بچھے ہوئے گدوں کی طرف دیکھے گا اور وہ دوسری نعمتوں کی طرف نظر ڈالیں گے۔تو کہیں گے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ (الاعراف:73)

اس اللہ کریم کی حمد وثنا ہے۔جس نے ہمیں اس طرف ہدایت دی اور ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو۔

پھر ایک منادی اعلان کرے گا۔تم زندہ رہو گے۔تم کبھی نہیں مرو گے اور تم یہیں مقیم رہو گے۔کبھی یہاں سے کوچ نہیں کرو گے اور تم ہنستے رہو گے۔اب کبھی نہیں روؤ گے یہ روایت اسی طرح موقوف ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح اور مشہور ہے۔یہ دوسری اسناد سے براہِ راست بھی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت مبارکہ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ٥٥(مریم:85) کے بارے میں پوچھا۔میں نے عرض کیا۔یارسول اللہؐ! کیا وفد سے مراد قافلہ ہے۔؟تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اس ذاتِ گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔جب سے لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے۔تو ان کا استقبال سفید رنگ کی اونٹنیوں سے کیا جائے گا۔جن کے پر ہوں گے اور ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ان کے قدموں کے تسمے نور کے ہوں گے۔جو چمک رہے ہوں گے۔ان کا قدم حدِ نظر پر پڑے گا اور وہ جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے۔تو دروازے کواڑوں پر سرخ یاقوت کا ایک کُنڈا ہوگا اور جنت کے دروازے

پر ایک درخت ہوگا۔ جس کے تنے سے دو چشمے جاری ہوں گے۔ جب دو چشموں میں سے ایک میں سے پئیں گے اور ان کے چہروں پر تازگی آجائے گی اور جب وہ دوسرے سے وضو کریں گے تو ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے۔ تو وہ اس کنڈے کو دروازے پر ماریں گے۔ جب اس کنڈے کی سریلی آواز نکلے گی۔ تو ہر حور جنتی اپنے شوہر کے بارے میں جان لے گی کہ وہ آگیا ہے۔ تو وہ جلدی کرے گی اور اپنے کارندے کو دروازہ کھولنے کے لیے بھیجے گی اور وہ دروازہ کھول دے گا۔ اگر اس جنتی نے اپنے آپ کو نہ پہچانا ہوتا تو وہ اس نور اور رونق کو دیکھ کر سجدے میں گر جاتا۔ وہ کہے گا کہ میں تیرا قیم (کاردساز) ہوں۔ جسے تیرے کام کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ تو وہ جنتی اس قیم کے پیچھے چل دے گا اور اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا۔ تو وہ جلدی سے آگے بڑھے گی اور خیمے سے نکل کر اس سے گلے ملے گی اور کہے گی تو میرا محبوب اور میں تیری محبوبہ ہوں اور میں ایسی خوش ہوں کہ کبھی ناراض نہیں ہوں گی اور عیش وعشرت میں ہوں۔ کبھی تنگ نہیں پڑوں گی اور میں ہمیشہ رہنے والی ہوں، کبھی نہیں مروں گی۔ پھر وہ ایسی عمارت میں داخل ہوں گے جس کی بنیاد سے چھت تک بلندی ہزار ہاتھ ہوگی۔ جو موتی اور یاقوت کے بلاکوں پر استوار ہوگی اور سرخ روشنیاں گی اور سبز روشنیاں بھی ہوں گی اور زرد رنگ کی بھی۔ ان میں ایک روشن (راستہ) آئے گا اور وہاں پلنگ کے اوپر پلنگ ہوں گے اور پلنگوں پر ستر بستر ہوں گے اور ہر فرش پر ستر زوجائیں ہوں گی اور ہر زوجہ نے ستر جوڑے زیب تن کیے ہوں گے اور ان کی پنڈلی کا مغز جوڑوں کے بیچ سے دکھائی دے گا۔ ان کی ملاقات ایک لحظہ بھر میں ہوگی۔ ان باغات کے بیچ نہریں بہہ رہی ہوں گی اور نہریں پھوٹنے والی اور نہریں غیر باسی پانی کی۔ مصفا ومطہر، ان میں کوئی میل اور گدلا پن نہیں۔

اور نہریں شہد کی مصفا وشفاف جو مکھیوں کے اندر سے نہیں نکلا ہوا اور نہریں شراب طہور کی، پینے والوں کے لیے لذیذ، جنھیں مردوں نے نہیں نچوڑا اور نہریں ہوں گی دودھ کی جو چوپاؤں کے پیٹ سے نہیں نکلا ہوا ان کا مزہ نہ بدلے۔

جب وہ کھانے کی خواہش کریں گے تو سفید پرندے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے آئیں گے اور وہ لوگ ان کے پہلوؤں سے جس قسم کا گوشت چاہیں گے تناول فرمائیں گے اور کھانے کے بعد وہ اُڑ کر چلے جائیں گے اور ان باغات میں پھل ہیں لٹکے ہوئے جب وہ پھل کھانا چاہیں گے تو ٹہنی ان کی طرف جھک کر آجائے گی۔ تو وہ جونسا پھل چاہیں گے کھائیں گے۔ کھڑے ہو کر بیٹھ کر، ٹیک لگا کر اور ارشاد باری تعالیٰ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ کا یہی مطلب ہے اور ان کے سامنے خادم ہوں گے موتیوں کی طرح خوب صورت (ابن ابی الدنیا، بحوالہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اجازت نامے کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جس کے آگے یہ مضمون ہوگا۔ یہ اللہ کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام تحریری اجازت نامہ ہے کہ اسے جنتِ عالی میں داخل کر دو۔ جس کے پھل دسترس میں ہیں (الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مومن کو پل صراط پر ایک اجازت نامہ عطا ہوگا جس کا مضمون یہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
اُدْخُلُوْهُ جَنَّةً عَالِيَةً قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ۔

اللہ تعالیٰ ک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ تحریر اللہ عزیز وحکیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے لیے ہے اسے اونچے جنت میں داخل کر دو جس کے پھل قریب ہیں۔

جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی کیا کہیں گے اور ان سے کیا کہا جائے گا:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

خَالِدِيْنَ (الزمر:73)

اور جنت کے خدمت گاران سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ خوش رہو اور جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔

☆ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (الزمر:73)

(اور جنتی) کہیں گے اللہ کی حمد وثنا ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا مالک بنا دیا جس میں ہم جہاں چاہیں رہیں یعنی جنت، تو عمل کرنے والوں کو اچھی جزاء ملی ہے۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ن الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ (فاطر:34-35)

(اور جنتی) کہیں گے اس اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس نے ہمارے دلدر دُور کر دیے یقیناً ہمارا پروردگار خوب بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے اس مقام پر لا اُتارا جس میں ہمیں کوئی تھکاوٹ اور غلط بات محسوس نہیں ہوئی۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ (الاعراف:43)

(اور جنتی) کہیں گے اس اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس نے ہماری اس

طرف رہنمائی فرمائی اور ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔

☆ اورارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الاعراف)

ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق لے کر آئے اور اُنھیں پکارا جائے گا کہ یہ ہے تمھاری جنت جس کے تم وارث بنائے گے ہو۔ اپنے اعمال کی بنا پر۔

☆ اورارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد:23-24)

اور فرشتے ان پر ہر طرف سے آکر کہیں گے تم پر سلام ہو۔ اس لیے کہ تم نے صبر کیا اور آخرت کا گھر اچھا ہے۔

☆ اورارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (الطور:25-28)

بعض ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے وہ کہیں گے۔ ہم اس سے پہلے ہی ہم اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی گرم آگ سے بچا لیا۔ ہم پہلے ہی اسے پکارتے تھے۔ وہ ذات نیکوکار اور رحم کرنے والی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے فقراء مہاجرین جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ جن سے سرحدوں کی حفاظت ہوتی رہی اور جن کی وجہ سے مصائب سے بچتے رہے اور وہ فوت ہو گئے اور ان کی حاجتیں دلوں ہی میں رہ گئیں۔ وہ اُنھیں پورا نہ کر سکے۔ ان کے پاس فرشتے اس وقت آئیں گے اور ہر طرف سے ان کو گھیر لیں گے اور کہیں گے کہ تمھارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلام ہو۔ تمھارا آخرت کا ٹھکانا اچھا ہے۔ (مسند امام احمد، صحیح ابن حبان، موارد، الظمآن، البزار، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو شیخ، ابن مردویہ، ابو نعیم فی الحلیہ، البیہقی فی الشعب الایمان، الدر المنثور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر دوزخی جنت میں اپنا ممکنہ ٹھکانا دیکھ لے گا تو کہے گا کاش اللہ نے مجھے ہدایت دی ہوتی۔ پھر اُنھیں حسرت ہوگی اور ہر جنتی دوزخ میں اپنا ممکنہ ٹھکانا دیکھے گا تو کہے گا کہ اگر اللہ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی (تو مجھے ہدایت نہ ہوتی) تو یہی بات اُس کی شکریہ ہوگا۔ (مسند امام احمد، مستدرک حاکم، الذہبی النسائی، ابن ابی الدنیا، ابن جریر، ابن مردویہ، الدر المنثور، مجمع الزوائد)

☆ حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ تمھارا حق ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہیں پڑو گے اور تمھارا حق ہے کہ زندہ رہو گے اور کبھی نہیں مرو گے اور تمھارا حق ہے کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تمھارا حق ہے کہ عیش و آرام میں رہو گے۔ کبھی تنگی نہیں پاؤ گے اور یہی مراد ہے ارشاد باری تعالیٰ سے کہ

نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

کہ اُنھیں آواز دی جائے گی کہ یہی تمھاری جنت ہے جس کے تم عملوں کی وجہ سے مالک بنائے گئے۔ (مسلم شریف، ترمذی شریف، محدث دارمی، مسند امام احمد)

☆ حضرت ابراہیم التیمی فرماتے ہیں۔ جسے کوئی غم نہیں ۔اسے ڈرنا چاہیے۔ کہ وہ اہل دوزخ میں سے نہ ہو۔اس لیے کہ اہل جنت کہیں گے۔اس ذات کا شکر ہے۔ جس نے ہمیں غم سے دُور فرمادیا اور ہوسکتا ہے کہ جو شخص نہیں ڈرتا کہ وہ ڈرتا رہے کہ وہ اہل جنت میں سے نہ ہو کیونکہ کہ وہ کہیں گے کہ ہم پہلے ہی اپنے اہل میں ڈرنے والے تھے۔(ابونعیم فی الحلیہ)

جنت الفردوس کے وارث:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (المومنون:12-11)

یہی لوگ اصل مالک ہیں جو جنت الفردوس کے مالک ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے دو ٹھکانے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں جب کوئی شخص فوت ہو کر دوزخ میں چلا جائے گا تو جنتی اس کے مقام کے وارث ہوں گے اور اسی طرف اس ارشاد باری تعالیٰ کا اشارہ ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ

(ابن ماجہ شریف، البیہقی فی البعث والنشور، ابن جریر طبری، سعید بن منصور، ابن مردویہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، تفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے وارث کی میراث سے بھاگا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت سے اس کی میراث ختم کردے گا۔(ابن ماجہ شریف، مختصر الکامل للمتریزی)

اہلِ جنت کی عمریں ان کے رنگ، ان کا طول وعرض، قد کاٹھ اور ان کے نام اور ان کی زبان "بولی"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی۔ ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی اور ان کے ساتھ والوں کی آسمان پر روشن ستارے کی طرح ہوں گے وہ لوگ نہ بول وبراز کریں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی اور ان کا پسینہ کستوری کا اور خوشبو مہکانے والی انگیٹھیاں ان کی موتی کی اور ان کی بیویاں جنت کی حوریں ان کے اخلاق ایک آدمی کی طرح وہ اپنے باپ آدم کی صورت میں ساٹھ ہاتھ تک بلند ہوں گے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں ساٹھ ہاتھ کے قدم میں داخل ہوگا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت جنت میں بغیر لباس بغیر ڈاڑھی، سفید گھنگھریالے بال سرگیں آنکھیں تینتیس (33) سال کی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی صورت قد ساٹھ ہاتھ اونچا جسم کی چوڑائی سات ہاتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ (مسند امام احمد، الطبرانی فی الصغیر، ابن ابی الدنیا، فی صفت الجنتہ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت بے لباس بے ڈاڑھی، شرگیں آنکھیں 33 برس کی عمر جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی شریف، مسند امام احمد، ابونعیم فی صفت الجنتہ، ابن ابی الدنیا، فی صفت جنتہ التقریب)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اہل دنیا میں سے کوئی چھوٹا اور بڑا فوت ہوا اسے تینتیس (33) برس کا جنت میں داخل کریں گے اور وہ کبھی اس عمر سے نہیں بڑھیں گے اور اسی طرح سے دوزخی بھی۔

(ابن المبارک فی زوائد، ابونعیم، فی صفۃ الجنۃ، ابن ابی الدنیا فی صفت الجنۃ، مختصر الکامل للمقریزی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جنتی جنت میں بے لباس بے ڈاڑھی سرگیں سے داخل ہوں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنتی جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے قد ساٹھ ہاتھ شاہی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی طرح اور ان کی عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح (33) برس کی اور جناب محمد مصطفیٰ کی زبان کے مطابق بے لباس بے ڈاڑھی سرگیں آنکھوں کے داخل ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا، فی صفت الجنۃ، تہذہیب والتہذیب)

☆ حضرت المقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز پیٹ سے گرنے والے بچے سے لے کر نہایت بوڑھے آدمی تک حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں حضرت ایوب علیہ السلام کے دل اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کے ساتھ بے ڈاڑھی کے سرگیں آنکھوں سے اکٹھے کیے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کافر کا کیا حال ہوگا۔ ارشاد فرمایا آگ میں جلانے کے لیے بھاری جسم ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کی جلد کی موٹائی چالیس ہاتھ اور اس کی ڈاڑھ کا ٹکڑہ دانتوں میں احد پہاڑ کی طرح ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، البیہقی فی البعث والنشور، التقریب)

☆ حضرت المقدام بن الاسود فرماتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ گرنے والے بچے سے لے کر بوڑھے شیخ تک تینتیس (33) سال کی عمر کے حضرت آدم علیہ السلام کی صورت حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن حضرت ایوب علیہ السلام کے صابر نوک پلکوں والی سرگیں آنکھوں کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الکبیر)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکور ہے کہ تمام آدمی جنت میں ایک ہی عمر کے ہوں گے اور لیکن حوریں مختلف قسم کی چھوٹی بڑی عمر کی جنتیوں کی دلی خواہش کے مطابق ہوں گی۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت بے لباس بے ڈاڑھی سوائے موسیٰ بن عمران کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ڈاڑھی سینے تک ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کھینچتے ہوئے فرماتے کہ کب راحت ہوگی۔ پوچھا گیا کہ اس سے کب راحت ہوگی۔ فرمایا۔ جب میں جنت میں داخل کیا جاؤں گا۔ (ہناد فی الزہد، التقریب)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی جنت میں داخل ہوگا۔ بے لباس، بے ڈاڑھی ہوگا۔ سوائے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے کہ ان کی ڈاڑھی ان کی ناف تک پہنچی ہوگی اور کوئی شخص جنت میں سوائے آدم علیہ السلام کے اپنی کنیت نہیں کرے گا اور ان کی کنیت ابو محمد ہوگی۔ (ابو شیخ فی العظمۃ، میزان الاعتدال حدیث موضوع ہے)

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جنت میں کسی کی ڈاڑھی نہیں ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے کہ ان کی ناف تک سیاہ ڈاڑھی ہوگی اور یہ اس لیے کہ دنیا میں ان کی ڈاڑھی نہیں تھی اور یہ ڈاڑھی حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے سوا جنت میں کوئی آدمی آدم علیہ السلام کے سوا کنیت سے منسوب نہیں ہوگا کہ ان کی کنیت ابو محمد ہوگی۔ (الفتاوی الحدیثیہ للہیثمی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اس ذات گرامی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

سفیدی جنت میں ہزار برس کی مسافت سے دکھائی دیتی ہے۔(ابونعیم فی الحلیہ ، الطبرانی،مجمع الزوائد)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہا کرتے تھے کہ ایک جنتی آدمی کے قد کا طول نوے میل اور عورت کا اسی میل ہوگا اور اُس کی نشت ایک جریب اور اس کی شہوت اس کے جسم میں ستر برس جاری رہے گی جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔(ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ۔ کہ اہل جنت قیامت کے روز اپنے ناموں کے ساتھ بلائے جائیں گے۔سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے اُنھیں ابومحمد کی کنیت سے بلایا جائے گا۔(البدایہ والنھایہ ابن کثیر،لسان المیزان)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔کہ اہل جنت کی کُنیتیں نہیں ہوں گی۔سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی کنیت تعظیم وتوقیر کی بناء پر ابومحمد ہوگی۔(ابن عدی،البیہقی دلائل النبوۃ،تفسیر الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت بکر بن عبداللہ المزنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی۔ہاں حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ابومحمد ہوگی ۔ یہ اللہ تعالیٰ اُنھیں اکرام کے لیے عطا فرمائے گا۔(ابوالشیخ ،الدر المنثور،الطبرانی فی الکبیر،والاوسط،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔کہ تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو۔(1)اس لیے کہ میں عربی ہوں۔(2)اور قرآن کریم عربی ہے۔(3)اور جنتیوں کی زبان عربی ہے۔(مستدرک حاکم ،الطبرانی فی الکبیر،والاوسط،مجمع البحرین،البیہقی فی شعب الایمان،تہذیب تاریخ دمشق،العقیلی فی الصعفاء، لسان المیزان،یہ حدیث موضوع ہے)

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں۔جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو زبان سُریانی ہوگی اور پہلے گزر چکا ہے اور حضرت سفیان رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ لوگ قیامت کے روز

جنت میں داخل ہونے سے پہلے سُریانی بولیں گے اور جب جنت میں داخل ہوں گے تو عربی بولیں گے۔ (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

جنتیوں کی کثرت اور اُن کی صفیں:

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت میں میرے پیروکاروں کی تعداد ایک چوتھائی ہوگی۔ تو ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اور اُمید ہے کہ دو تہائی ہوگی۔ تو ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ اُمید ہے لوگوں سے آدھی ہوگی۔ (مسلم شریف، ہناد فی الزہد، الطبرانی، البزار، البخاری فی الرقاق، مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں اسی اس امت (محمدیہ) کی اور چالیس تمام اُمتوں کی ہوں گی۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، الدارمی مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ بن حیدہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا۔ تو میں نے زیادہ فقراء کو دیکھا اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو میں نے زیادہ تر عورتوں کو دیکھا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ تو اس میں زیادہ تر داخل ہونے والے فقراء مساکین اور جفاکش لوگ تھے اور دولت مند لوگ آگے ہوئے تھے اور دوزخیوں کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو زیادہ تر عورتیں اس میں داخل تھیں۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ جناب نبی اکرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ زیادہ تر سادہ لوح لوگ جنت میں ہوں گے۔(البزار،مجمع الزوائد)

☆ حضرت علماء کرام فرماتے ہیں کہ دنیا کے معاملہ میں اناڑی لوگ آخرت کے معاملہ میں چُست ہوں گے۔

☆ امام زہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سادہ لوح وہ ہوتا ہے جس کی فطرت میں بھلائی ہوتی ہےاور وہ شر سے بےخبر ہوتا ہےاور لوگوں پر اچھا گمان رکھتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے۔جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تاویل دوطرح سے ہوسکتی ہے کہ ڈرنے اور ہیبت محسوس کرنے میں جن کے دل پرندوں کی طرح ہیں کہ ان کے دل پرندوں کی طرح نرم اور کمزور ہوں۔جیسا کہ اہل یمن کے بارے میں آیا ہے کہ وہ نرم دل اور کمزور دل لوگ ہیں اور ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خالی الذہن ہونے کے لحاظ سے وہ پرندوں کی طرح سادہ لوح ہوں گےاور ہر بُرائی سے بے نیاز اور فارغ اور ہر عیب سے بری اور دنیا کے امور میں ہوشیار نہیں (تذکرہ امام قرطبیؒ،رحمتہ اللہ علیہ)

☆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔آنجنابؐ نے ارشادفرمایا۔کہ کیا میں تمھیں دوزخیوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ ہر سرکش و بدخو،متکبر،اکڑباز دوزخی ہے۔(بخاری شریف،مسلم شریف)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔العتل اکھڑ مزاج تندخو،سخت جھگڑالو اور بعض کہتے ہیں بہت پُرخور شراب خوار ظالم اور کہتے ہیں جسے خیر کی طلب نہ ہو۔اور الجواظ بہت کنجوس اور خشک مزاج،اور بعض کہتے ہیں پُرگوشت اکڑباز یہ دوزخیوں کی صفات وعادات ہیں۔نعوذباللہ منھا (تذکرہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ)

اہل جنت اور اُن کا وِرد اور قرأت

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل جنت جنت میں کھائیں پئیں گے اور بول و براز نہیں کریں گے نہ تھوکیں گے اور نہ جسم سے خون نکلے گا۔ ان کا ہضم طعام ڈکار اور پسینہ ہوگا اور پسینہ بھی کستوری جیسا ہوگا۔ اُنھیں تسبیح وتحمید الہام ہوگی اور یہ اذکار ان سے ایسے جاری ہوں گے۔ جس طرح سانس جاری ہوتا ہے۔ (مسلم شریف، الدارمی، مسند امام احمد)

جنت میں علماء فتوی دیں گے اس میں بھی اُن کی ضرورت ہوگی:

☆ حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اہل جنت جنت میں حضرات علماء کرام کے محتاج ہوں گے اور وہ ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے لوگ حضرات علماء کی طرف متوجہ ہوں گے اور اُن سے عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کریم سے کس چیز کی تمنا کریں؟ تو حضرات علماء کرام اُنھیں بتائیں گے کہ فلاں فلاں چیز کی تمنا کرو۔ تو اس طرح سے وہ جنت میں بھی حضرات علماء کرام کے محتاج ہوں گے۔ جیسے وہ دنیا میں ان کے محتاج تھے (الدیلمی، فی مسند الفردوس)

☆ حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اہل جنت جنت میں بھی حضرات علماء کرام کے محتاج ہوں گے۔ ان کے پاس پیغمبران کے رب کریم کی طرف سے آئیں گے اور ان سے کہیں گے۔ کہ اپنے پروردگار سے کچھ مانگ لو۔ تو وہ کہیں گے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کیا طلب کریں؟ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ ہمیں ہمارے علماء کرام کے پاس لے جاؤ۔ کہ جب ہمیں دنیا میں کوئی مشکل پیش آتی تھی تو ہم ان کے پاس جاتے تھے۔ تو وہ لوگ حضرت علماء کرام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے پیغام ہمارے پاس آئے ہیں۔ اور وہ ہم سے کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے رب کریم سے کچھ مانگ لیں اور ہم نہیں جانتے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ تو اللہ تعالیٰ علماء کے دل میں

ڈال دے گا۔تو وہ ان سے کہیں گے۔کہ فلاں چیز مانگی فلاں چیز مانگو۔تو جنتی مانگیں گے اور اُنھیں حسبِ خواہش مل جائے گا۔(ابن عساکر)

دُنیا میں ذکرِ الٰہی کے بارے میں اہلِ جنت کی حسرت و پشیمانی:

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کہ اہل جنت کو کوئی حسرت نہیں ہوگی۔بس یہ حسرت رہے گی کہ اُن کی کوئی گھڑی بغیر ذکرِ الٰہی کے کیوں گزر گئی ہے۔(الطبرانی فی الکبیر،البیہقی،فی شعب الایمان)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔جو لوگ کہیں بیٹھتے اور ذکر اللہ کرتے ہیں اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔جب اُس کے ثواب کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوں گے تو افسوس کریں گے کہ ہم نے زیادہ ذکر الٰہی درود شریف کیوں نہ پڑھا۔قیامت کے روز اُنھیں اس پر حسرت و پشیمانی ہوگی۔(حوالہ سابقہ)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔انسان پر جو گھڑی گزرتی ہے اور وہ اس میں ذکر الٰہی نہیں کرتا۔تو قیامت کے روز اُسے اس بات کی حسرت رہے گی۔کہ اس نے اس میں کیوں کوتاہی کی۔(البیہقی فی شعب الایمان،ابن ابی الدنیا،الترغیب والترہیب،للمندری وغیرہ)

جنت میں نیند نہیں ہوگی:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا۔یارسول اللہؐ! کیا اہلِ جنت سوتے ہیں؟ ارشادِ فرمایا،نیند موت کی بہن ہے اور اہل جنت نہیں سوئیں گے۔(البیہقی فی شعب الایمان،الطبرانی فی الاوسط،البزار،مجمع الزوائد)

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے

عرض کیا، یارسول اللہ! کہ نیند سے اللہ تعالیٰ ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھتا ہے۔تو کیا جنت میں بھی نیند ہوگی؟ ارشاد فرمایا نیند موت کی ساجھی ہے اور جنت میں موت نہیں ہے۔عرض کیا کہ پھر راحت کیسے ملے گی۔تو اس بات کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہمیت دی اور ارشاد فرمایا کہ جنت میں سُستی نہیں ہوگی۔ان کے ہر کام میں راحت ہوگی۔تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ (فاطر:35)

اس میں ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ کوئی سُستی اور تھکاوٹ ہوگی۔

(البیہقی فی البعث والنشور، التقریب، الدر المنثور)

اہل جنت کی اپنے بھائیوں سے ملاقات اور مذاکرہ جیسا دنیا میں ہوتا تھا:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے۔تو وہ اپنے بھائیوں سے ملنے کے مشتاق ہوں گے۔تو ایک بھائی کا پلنگ لاکر دوسرے بھائی کے پلنگ کے رُوبرو رکھ دیا جائے گا اور وہ دونوں آپس میں باتیں کریں گے۔وہ دونوں تکیہ لگائے ہوں گے اور ویسے ہی بات چیت کریں گے۔جیسے دنیا میں کیا کرتے تھے۔ایک اپنے ساتھی سے کہے گا۔ارے فلاں! کیا تم جانتے ہو کہ کس دن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخش دیا تھا؟ جب ہم فلاں مقام پر تھے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی۔تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخش دیا تھا۔(ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ فی العظمۃ، البیہقی، مجمع الزوائد،)

☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔کہ اہل جنت سفید رنگ کی عمدہ سواریوں پر ایک دوسرے سے ملا کریں گے۔گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور جنت کے چوپائے اونٹ اور جانور پرندے ہوں گے۔(الطبرانی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت حادثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ارے حادثہ! تمھاری صبح کیسی گزری؟ عرض کیا کہ میری صبح صحیح مومن کی حالت

میں گزری تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر اصل چیز کی ایک حقیقت ہے۔ تو تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ عرض کیا میرے نفس نے دنیا سے روگردانی کی ہے۔ مجھے ایسے لگتا ہے کہ گویا میں اپنے رب کے عرش کو ابر ملا دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ اہل جنت جنت میں ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ شور وغوغا کر رہے ہیں۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیا ہے۔ تو نے حقیقت کو پہچان لیا ہے۔ بس اس پر میری قائم رہو۔ (الطبرانی فی الکبیر، البیہقی فی الزہد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت سیاہ اونٹوں پر ایک دوسرے سے ملا کریں گے۔ ان کے قدم کستوری کا غبار اُڑائیں گے۔ اس کی لگام فرمایا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا، مختصر الکامل للمقریزی)

اہل جنت کا اہلِ دوزخ کی طرف جھانکنا:

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاطَّلَعَ فَرَءَاهُ فِي سَوَآءِ الْجَحِيمِ ○ (الصافات:55) تو اس نے جھانکا تو اسے بھڑکتی ہوئی دوزخ کے اندر دیکھا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں اُنھوں نے فرمایا۔ کہ اُس نے جھانک کر دیکھا اور دوزخیوں کی طرف توجہ کی تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے دوزخیوں کی کھوپڑیوں کو دوزخ میں اُبلتے ہوئے دیکھا۔ (ہناد فی الزہد، التہذیب، ابن ابی شیبہ، الدر المنثور)

اہلِ جنت کی پیغمبروں اور بلند درجہ کے لوگوں سے ملاقات:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہؐ! کہ آپؐ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اور اپنے اہل واولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور میں گھر میں ہوتا ہوں۔ تو میں آنجنابؐ کو یاد کرتا ہوں، تو آپؐ کے پاس آئے بغیر مجھے قرار نہیں آتا اور جب میں اپنی موت کو یاد کرتا ہوں اور آپؐ

کے وصال کو یاد کرتا ہوں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ تو جنت میں تشریف لے جائیں گے اور نبیوں کے بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے اور میں جب جنت میں داخل ہوں گا۔تو مجھے ڈر ہے کہ میں آپؐ کو دیکھ نہیں پاؤں گا۔تو آنجنابؐ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔تو حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء:49)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مان لے گا۔تو ایسے اشخاص بھی اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء، اور صلحاء (کے ساتھ) اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

اہل جنت کی اپنے ربّ کریم سے ملاقات اور اس کی زیارت:

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامت: 22-23) بعض چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔اپنے رب کریم کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس:26) نیک لوگوں کے لیے اچھی جزاء ہے اور اضافہ بھی ہے۔

☆ اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ولدینا مزید (ق:35) یقیناً ہمارے پاس اور بھی ہے۔

☆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا:کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں کچھ اور دوں تو وہ عرض کریں گے کہ کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور کیا تُو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا اور کیا تُو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں

دی (کیا یہ نعمتیں ہمارے لیے کم ہیں)؟ تو پردہ اُٹھا دیا جائے گا اور اپنے رب کریم کو دیکھنے سے بڑھ کر محبوب کوئی چیز نہیں دی جائے گی پھر آنجنابؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، الدار قطنی)

☆ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ارشادِ رسول گرامی کہ پردہ ہٹایا جائے گا سے مراد یہ ہے کہ آنکھوں اور احساس کی تمام رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی۔ یہاں تک کہ وہ خدائے ذوالجلال کی عظمت اور صفات کو ملاحظہ کر سکیں گے اور یہ پردہ مخلوق کے لحاظ سے ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ کے لحاظ سے نہیں۔

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک اعلان کرنے والے کو بھیجے گا۔ جو اعلان کرے گا جس کی آواز اول سے آخر تک سب سُنیں گے۔ اے اہل جنت اللہ تعالیٰ نے تم سے اچھی جزا کا وعدہ فرمایا تھا اور اضافے کا بھی۔ تو وہ نیک جزا تو جنت ہے اور اضافہ خدائے رحمان کے چہرے کی طرف نظر کرنا ہے۔ (الدار قطنی، تفسیر ابن جریر قرطبی، ابن مردویہ، الدر المنثور)

☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادِ باری تعالیٰ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ الحسنیٰ سے مراد جنت اور الزیادہ سے مراد خدائے رحمان کے چہرے کی طرف دیکھنا ہے۔ (ابو جریر، عبداللہ بن احمد کی السنۃ، الدار قطنی، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ۔ اللالکائی، البیہقی الدر المنثور)

☆ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ کے بارے میں پوچھا تو آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ الحسنیٰ سے مراد جنت اور الزیادہ سے مراد خدائے رحمان کی ذات گرامی کی طرف نظر ڈالنا ہے۔ (الدار قطنی البیہقی، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ النضرہ سے مراد حسن و جمال اور الی ربھا

ناظرہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اپنے رب کو دیکھا تو اس کے نُور سے تر و تازہ ہوگا (الدار قطنی الآجری واللال کائی، البیہقی، الدر المنثور)

☆ حضرت محمد بن کعب القرضی رحمتہ اللہ علیہ آیت مذکورہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں کو تر و تازہ کر دیا ہے اور اللہ کی ذات گرامی کو دیکھنے کے لیے اُنھیں حسین بنا دیا ہے۔ (ابن المنذر، الآجری، الدر المنثور)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ ولدینا مزید کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا رب کریم اُنھیں قیامت کے روز اپنے آپ کو نمایاں کر کے دکھائے گا۔ (البزار، ابن المنذر، ابن ابی ماتم، ابن مردویہ اللال کائی، البیہقی، فی البعث والنشور، الدر المنثور)

☆ بیہقی میں روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہر جمعہ کے روز رب کریم کی تجلی اُن کے سامنے ہوا کرے گی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (المطففین :15) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کو مخلوق دیکھے گی اور کفار پردے میں رہیں گے۔ وہ ذاتِ گرامی کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ (تفسیر ابن جریر، ابن جریر طبری)

☆ حضرت ابراہیم الصائغ فرماتے ہیں کہ مجھے آدھے جنت کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا دیدار زیادہ خوش کن ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ

وہ کافر اپنے رب کریم سے اس دن اوٹ میں رہیں گے۔ پھر یقیناً وہ بڑھکتی دوزخ میں (جحیم) میں داخل ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ یہ اسی کی سزا ہے جو تم جھٹلاتے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ زیارت کے موقعہ پر اُنھیں کہا جائے گا۔ (اللا لکائی)

☆ حضرت الشہب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت امام مالک سے پوچھا کہ کیا قیامت کے روز مومن اپنے رب کو دیکھیں گے تو امام مالک نے فرمایا کہ اگر مومن قیامت کے روز اپنے رب کریم کو نہ دیکھ سکتے۔ تو کفار کو پردے میں رہنے کا عیب نہ لگاتے۔ جو یہ فرمایا گیا ہے ہرگز نہیں یقیناً وہ یعنی کافر اپنے پروردگار سے اس دن پردے میں رہیں گے۔ عرض کیا گیا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھائی نہیں دے سکتے۔ تو امام مالک نے فرمایا ان کا علاج تلوار ہے۔ تلوار الملا لکائی)

☆ حضرت المزنی فرماتے ہیں میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے سُنا آپ نے فرمایا ارشاد باری تعالیٰ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوست قیامت کے روز اپنے رب کریم کو دیکھیں گے۔ اس آیت کی اس تفسیر کی سند جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے اصحاب سے اور تابعین سے ملتی ہے اور ہم محدثین کے نزدیک حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے اور لو میں رویت کے بارے میں اور احادیث لاتا ہوں۔

☆ حضرت مفضل بن غسان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحیٰی ابن معین رحمتہ اللہ علیہ سے سُنا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میرے ہاں رویت کے بارے میں سترہ احادیث ہیں۔ جو تمام کی تمام صحیح ہیں۔

☆ میں (جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں حضرات (انس، جابر بن عبداللہ جریر البجلی حذیفہ بن الیمان، زید بن ثابت، صہیب، الرومی، عبادہ بن الصامت، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، علی بن ابی طالب، عدی بن حاتم، عمار بن یاسر، فضالہ بن عبید، لقیط، ابن رزین العقیلی، ابوسعید خدری، ابوموسیٰ الاشعری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث وارد ہیں)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل امین میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا، جس میں سیاہ نقطہ پڑا ہوا تھا میں نے کہا یہ سیاہ نقطہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ قیامت ہے جو جمعہ کے روز قائم ہوگی اور یہ ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے اور ہم اسے آخرت میں یوم المزید (اضافے کا دن) پکاریں گے۔ میں نے کہا تم اسے یوم المزید کیوں پکارو گے فرمایا تیرے رب کریم نے جنت میں ایک ندی بنائی ہے جو سفید کستوری سے زیادہ مہک دار ہے۔ جب جمعہ کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوگا۔ پھر کرسی کو نور کے ممبر اپنے گھیرے میں لے لیں گے اور انبیاء کرام آکر ان پر بیٹھیں گے۔ پھر سونے کی کرسیاں اردگرد بچھائی جائیں گی اور حضرات صدیقین اور شہدائے کرام تشریف لا کر ان پر بیٹھیں گے۔ پھر اہل جنت آکر چبوترے پر بیٹھ جائیں گے اور ان کا رب کریم تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے آئے گا یہاں تک کہ وہ اس کے کریم چہرے کو دیکھیں گے اور وہ فرمائے گا میں وہ ذات ہوں جس نے تم سے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی یہ میری عزت کا مقام ہے۔ مجھ سے کچھ مانگ لو تو وہ لوگ اسی سے رضا طلب کریں گے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ میری رضا یہ ہے کہ میں تمھیں اپنے گھر میں مہمان بناتا ہوں اور میں تمھارے لیے عزت کا مقام ہوں۔ مجھ سے کچھ مانگ لو تو وہ اس سے کچھ مانگتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی خواہش ختم ہو جائے گی۔ ان کے سامنے وہ کچھ ظاہر کیا جائے گا۔ جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سُنا اور کسی انسان کے دل میں نہیں کھٹکا۔ جمعہ کا دن آنے تک ان کی خواہشات پوری ہوتی رہیں گی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کرسی پر براجمان ہوگا اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین بھی بلند مرتبے پر چلے جائیں گے اور بالا خانوں والے جنتی اپنے بالا خانوں میں چلے جائیں گے جو سفید موتی کے بنے ہوں گے۔ جن میں نوٹ پھوٹ اور ریختی نہیں ہوگی۔ یا یاقوت سرخ کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں سے بعض بالا خانے اور ان کے دروازے ان میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھل لٹک رہے ہوں گے۔ ان کے پاس بیویاں ہوں گی۔ خدمت گار ہوں گے اور وہ اگلے جمعہ تک کسی چیز کے

محتاج نہیں رہیں گے۔ان کی عزت میں اضافہ رہے گا اور بڑھ چڑھ کر ذاتِ گرامی کی زیارت کرتے رہیں گے اوراسی لیے اس دن کو یوم المزید یعنی اضافے کا دن کہا گیا ہے۔(الدارقطنی، فی رویۃ، البزار، الطبرانی فی الاوسط، یعلی، مجمع الزوائد)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں۔وہ اپنے رب کریم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔اے جبریل اس شخص کی کیا جزاء ہے جس کی میں دو محبوب چیزیں چھین لوں۔یعنی اس کی دونوں آنکھیں تو عرض کیا۔سُبْحَانَكَ لَاعِلْمَ لَنَاإِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی جزاء میرے گھر جنت میں ہمیشہ رہنا اور میرے چہرہ کریم کی طرف دیکھتے رہنا ہے۔(الطبرانی فی الاوسط، ابوداؤد شریف، نسائی، ابن عدی، ابن حبان، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے اور میں عزت کے ساتھ ان کے پاس آؤں گا تو ان کے پاس سرخ یاقوت کے گھوڑے آئیں گے جو پیشاب اور لید نہیں کرتے ہیں اور وہ جنتی ان پر بیٹھیں گے۔اور جب رب کریم کی ذات گرامی کو دیکھیں گے تو سجدے میں گر جائیں گے تو باری تعالیٰ ان سے فرمائے گا اے اہل جنت اپنے سر اوپر اُٹھالو میں تم سے راضی ہو چکا ہوں اس کے بعد میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ اے اہل جنت اپنے سر اوپر اُٹھالو۔یہ عمل کرنے کا مقام نہیں ہے۔یہ ٹھہرنے اور نعمتوں کا مقام ہے تو وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر پاکیزہ بارش برسائے گا۔پھر وہ اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹیں گے اور وہ کستوری کے ٹیلوں پر سے گزریں گے۔پھر اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ایسی ہوا بھیجے گا۔جو ان کے چہروں پر اثر ڈالے گی اور وہ واپس لوٹیں گے۔تو ان کے اہل وعیال اور وہ خود اور ان کے گھوڑے کستوری سے سرشار ہوں گے۔(ابن المبارک فی الزہد، اور آجر نے ایک اور مقام پر مرفوع روایت کی ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ کستوری کے غبار سے آلودہ ہوں گے۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشادگرامی ہے کہ اس دوران میں کہ جنتی جنت کی نعمتوں سے سرشار ہوں گے کہ ان کے سامنے ایک نور جگمگائے گا تو وہ اپنے سر اُٹھائیں گے۔ تو اچانک رب کریم ان کے اوپر سے اُنھیں جھانک رہا ہوگا اور فرمائے گا۔ اے اہل جنت السلام علیکم اور یہی مراد ہے اس ارشاد باری تعالیٰ سے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (یسین: 58) ارشاد فرمایا رب کریم ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ باقی کسی اور نعمت کی طرف ان کی توجہ نہیں رہے گی۔ جب تک دیکھتے رہیں گے۔ اُسی طرف متوجہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان پردہ ڈال دے۔ لیکن اس کا نُور اور اس کی برکت ان پر اور ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔ (ابن ماجہ شریف، ابونعیم فی الحلیہ، البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب، ابن ابی الدنیا وغیرہ)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس دوران میں کہ اہل جنت ایک مجلس میں ہوں گے کہ جنت کے دروازے پر ان کے سامنے ایک نور چمکے گا۔ تو وہ اپنے سر اوپر اُٹھائیں گے تو اچانک رب تبارک وتعالیٰ اُنھیں جھانک رہا ہوگا۔ جو فرمائے گا۔ اے اہل جنت مجھ سے کچھ مانگ لو۔ وہ عرض کریں گے۔ ہم آپ سے کچھ اور نہیں مانگتے۔ ارشاد فرمایا۔ ان کے پاس سرخ یاقوت کے گھوڑے لائے جائیں گے۔ جن کی لگامیں سبز زمرد کی اور سرخ یاقوت کی ہوں گی وہ گھوڑے ان کے پاس آئیں گے جو اپنا قدم حدِ نظر تک رکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ درختوں کو حکم دے گا۔ جن پر پھل لگے ہوں گے۔ پھر جنت کی حور لڑکیاں آئیں گی اور وہ کہہ رہی ہوں گی۔ ہم عیش وعشرت میں رہنے والی ہیں جو کبھی تنگ نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ کبھی نہیں مریں گی۔ ہم معزز مومنوں کی بیویاں ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مہکنے والی سفید کستوری کے ٹیلوں کو حکم دے گا جو ان پر ہوا چلائیں گے۔ جسے مسیرہ کہتے ہوں گے وہ اُنھیں جنت عدن تک لے جائے گی اور یہ جنت کا ایک قصبہ ہے۔ پھر فرشتے کہیں گے۔ اے ہمارے رب کریم وہ لوگ آگئے ہیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ مرحبا للصادقین ان سچے لوگوں کو خوش آمدید ہو مرحبا بطائعین فرمان برداروں کو خوش آمدید ہو۔ پھر

پردہ اُٹھادیا جائے گا اور وہ اللہ کریم کو دیکھیں گے اور خدائے رحمٰن کے نور سے مستفید ہوں گے۔ یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کی نورانیت کی وجہ سے) ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پائیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (فصلت: 32) (البیہقی فی البعث والنشور)

☆ حضرت جریر البجلی فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آنجنابؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ جلد ہی تم اپنے رب کریم کو ایسے دیکھو گے۔ جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمھیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں رہے گا۔ تو اگر تمھیں یہ طاقت ہو کہ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے نماز پر قابو پاسکو تو ایسا کرلو۔ اس نماز سے مراد نماز عصر اور فجر (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد، البیہقی فی الکبریٰ)

☆ امام البیہقی نے روایت فرمائی ہے تشبیہ دیکھنے کی یہ دیکھنے والے کا فعل ہے نہ کہ جسے دیکھا جائے گا اور معنی یہ ہیں کہ تم اپنے رب کریم کو دیکھو گے کہ اس دیکھنے میں تمھیں کوئی شک نہیں رہے گا۔ جیسے چاند کو دیکھ کر اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی شک نہیں ہوتا اور نہ تم شک کا اظہار کرتے ہو۔

☆ آپ کا یہ فرمانا لَا تُضَامُوْنَ یہ اس کے دیکھنے میں تمھاری نظروں کے سامنے کوئی غبار اور آلودگی نہیں ہوگی اور نہ کوئی مشقت ہوگی۔

☆ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک چودھویں رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اچانک آپؐ نے اپنا سر مبارک چاند کی طرف اُٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم اپنے رب کریم کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں بھی تمھیں کوئی شک نہیں ہوگا۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل میرے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں آئینے جیسی کوئی چیز تھی۔ جس کے درمیان میں ایک سیاہ چمکیلا نشان تھا۔ میں نے کہا ارے جبریل یہ کیا چیز ہے۔ اُنھوں نے فرمایا یہ دنیا اس کی صفائی اور اس کا حُسن ہے۔ میں نے کہا یہ چمکدار سیاہ چیز کیا ہے۔ فرمایا یہ جمعہ کا روز ہے میں نے کہا کہ جمعہ کا روز کیا ہے۔ فرمایا آپ کے رب کے دنوں میں ایک عظیم دن ہے پھر اس کی عزت اور فضیلت اور آخرت میں اس کا نام بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں لے جائے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں لے جائے گا۔ وہاں دن رات نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان اوقات کی مقدار میں مکمل فرمائے گا۔ جب جمعہ کے دن جمعہ کا وقت ہوگا۔ تو جمعہ ادا کرنے والے جمعہ کی طرف نکلیں گے تو ایک اعلان کرنے والا فرمائے گا۔ اے اضافہ چاہنے والو دارالمزید (اضافے کا گھر) کی طرف نکلو تو وہ نکل کر کستوری کے ٹیلوں کی طرف جائیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم ہے وہ کستوری تمھارے اس میدے سے زیادہ سفید ہوگی۔ تو انبیاء کے ننھے منھے خدمت گاروں کو اللہ تعالیٰ نُور کے منبروں پر نکالے گا اور ادھر مومنوں کے خدمتگار لڑکے یاقوت کی کرسیوں پر نکلیں گے۔ جب انبیاء علیہم السلام تشریف فرما ہوں گے اور تمام لوگ بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا چلائے گا جسے المسیرہ کہیں گے جو ان پر سفید کستوری بکھیر دے گی جو ان کے کپڑوں کو پہنچے گی اور ان کے گریبانوں سے نکلے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے وہ بندے کہاں ہیں۔ جنھوں نے بن دیکھے میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کو سچا جانا یہ یوم المزید ہے۔ آج سب ایک کلمے پر اکٹھے ہو جائیں گے.....اور سب مل کر کہیں گے۔ ہم راضی ہو چکے ہیں تو ہم پر راضی ہو جا پھر ان کے سامنے اللہ تعالیٰ یہ بات دھرائے گا۔ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تمھیں اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا۔ یہ یوم المزید ہے مجھ سے کچھ مانگ لو تو سب مل کر ایک بات کہیں گے ہمیں اپنا چہرہ دکھا دے کہ ہم تجھے دیکھ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ تمام پردے ہٹا دے گا اور ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ پھر اُنھیں اس کا نور ڈھانپ لے گا۔ اگر یہ فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا۔

کہ اب وہ نہیں مریں گے (تو اللہ کے نُور سے) وہ جل کر راکھ ہو جاتے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات کو چلے جاؤ۔ تو وہ واپس لوٹیں گے۔ تو وہ اپنی بیویوں پر ہلکے پھلکے ہوں گے اور وہ ان کے لیے ہلکی پھلکی ہوں گی۔ جب تک اس کا نور ڈھانپے رہے گا اور وہ نور برابر رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے۔ تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی کہ جب تم یہاں سے گئے تھے تو کسی اور حالت میں تھے۔ اب واپس آئے ہو تو تمھارا کچھ اور ہے تو وہ کہیں گے کہ ہمارے رب کریم نے ہمیں اپنا جلوہ دکھایا ہے۔ ہم نے اس کی زیارت کی ہے یہاں تک کہ ہم تم سے چُھپ گئے تھے۔ ارشاد فرمایا پھر وہ لوگ ہر ہفتے جنت کی کستوری اور اس کی نعمتوں میں لوٹ پوٹ ہوا کریں گے۔ (البزار، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب) یہ حدیث حضرت زید بن ثابت فضالہ بن عبید اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ (نسائی فی الکبریٰ مسند امام احمد، الدر المنثور وغیرہ)

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ

اے اللہ کریم میں موت کے بعد خوش گوار زندگی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے چہرہ انور کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی نقصان نہ ہو۔ کوئی تکلیف نہ ہو اور کوئی گمراہ کن فتنہ نہ ہو۔

اسی حدیث کو امام الملا لکائی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت فضالہ بن عمیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الدجال کا ذکر

فرمایا پھر ارشاد فرمایا، یہ بات سمجھ لو کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کریم کو ہرگز نہیں دیکھ پاؤ گے۔ (ابن ابی عاصم فی السنۃ، شیخ الالبانی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد عمدہ اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور الآجری فی الشریعۃ

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اہل جنت ہر جمعہ کو کافور کے ٹیلوں پر اپنے رب کریم کو دیکھا کریں گے اور وہ لوگ رب کریم کے قریب بیٹھیں گے اور جمعہ کے روز فوراً اُنھیں رب کریم کی زیارت ہوگی اور صبح ہی صبح ہوا کرے گی۔ (الآجری فی الشریعۃ)

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا۔ کیا جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھے گا؟ فرمایا ہاں (دیکھے گا) (الآجری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ رب ارنی اَنْظُرْ اِلَیْكَ اے میرے رب کریم مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ تا کہ میں آپ کی طرف دیکھ لوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ مرنے سے پہلے کوئی زندہ شخص مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ ہر کوئی خشک اور تر اگر دیکھے گا تو وہ پرزے پرزے ہو جائے گا۔ مجھے یقیناً اہل جنت ہی دیکھ سکیں گے۔ جن کی روحیں نہیں مریں گی اور جن کے جسم فنا نہیں ہوں گے۔ (حکیم ترمذی شریف، فی نوادر الاصول، ابونعیم فی الحلیہ، الدر المنثور)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ادنیٰ درجے کا جنتی بھی روزانہ دو مرتبہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ پھر جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرہ تو اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کریم کی طرف دیکھ رہے ہوں گے یہ آخری روایت ہے اور ترمذی شریف کے الفاظ ہیں۔ جو شخص جنتوں کی طرف اپنی بیویوں کی طرف نعمتوں

اور خادموں کی طرف اور پلنگوں کی طرف ایک ہزار برس تک دیکھتا رہے گا تو ان میں زیادہ اکرم ومعزز اللہ کے ہاں وہ ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کو صبح وشام دیکھے گا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیتِ مذکورہ بالا پڑھی (ترمذی شریف، مسند امام احمد، الداری قطنی، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ حضرت عبداللہ بن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمھیں جنت کے نچلے درجے کے لوگوں کے بارے میں نہ بتادوں۔ ایک آدمی وہ ہوگا۔ جو جنت کے دروازے سے داخل ہوگا ۔تو ننھے بچے اسے ملیں گے اور کہیں گے۔ ہمارے آقا کو خوش آمدید۔ وہ وقت آگیا ہے کہ تو ہم سے ملے تو اس کے لیے چالیس (40) برس تک قالین بچھائے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں دیکھے گا تو جنتیں ہی جنتیں پائے گا تو کہے گا یہاں کا یہ سب کچھ کس کے لیے ہے تو اسے بتایا جائے گا کہ تمھارے لیے ہے جب اخیر کو پہنچے گا تو سرخ یاقوت اور سبز زمرد اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے تو وہ کہے گا یہ سب کچھ کس کے لیے ہے۔ تو کہا جائے گا تیرے لیے پھر وہ آگے بڑھے گا تو اور سرخ یاقوت اور سبز رنگ کے زمرد کے محلات جس کے ستر دروازے ہوں گے۔ سامنے آئیں گے تو اسے کہا جائے گا۔ کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا تو وہ اوپر چڑھے گا اور اپنے تخت حکومت تک پہنچ جائے گا۔ اس پر ٹیک لگا کر بیٹھ جائے گا۔ جس کی وسعت ایک میل ہوگی تو سونے کے ستر پیالے اس کی طرف دوڑے آئیں گے۔ جس میں مختلف رنگ کے کھانے ہوں گے اور دوسرے بھی پہلے کی طرح لذیذ ہوں گے کہ رنگا رنگ مشروبات اس کے سامنے پہنچ جائیں گے۔ جن سے جیسی وہ چاہے گا لذت پائے گا۔ پھر لڑکوں سے کہا جائے گا۔ اسے اور اس کی بیویوں کو اکیلے چھوڑ دو تو وہ لڑ کے چلے جائیں گے۔ تو جنت کی حوریں تخت حکومت پر بیٹھی ہوں گی ۔جنھوں نے ستر ستر جوڑے پہن رکھے ہوں گے۔ جو رنگ رنگ کے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کا مغز گوشت خون ہڈیوں اور لباس کے نیچے سے اوپر تک دکھائی دے گا۔ جنتی آدمی اسے دیکھ کر

کہے گا اری تو کون ہے تو وہ کہے گی میں جنت کی ان حوروں میں سے ہوں جو تیرے لیے چھپا کر رکھی گئی تھیں۔ وہ چالیس برس تک اسے دیکھتا رہے گا اور اپنی نظریں اس سے نہیں ہٹائے گا۔ پھر وہ بالا خانے کی طرف اپنی نظر اُٹھا کر دیکھے گا۔ تو دوسری اس سے بھی حسین وجمیل ہوگی۔ جو اس سے کہے گی کیا وقت نہیں آیا کہ ہم تیرے حصے میں آئیں۔ تو وہ چالیس برس تک اسے دیکھتا رہے گا اور اپنی آنکھ اس کی طرف سے نہیں ہٹائے گا۔ پھر وہ اپنی نظر اُٹھائے گا تو نعمتیں اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہوں گی تو جنتی خیال کریں گے کہ اب اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہوگی تو رب کریم اُنھیں اپنا جلوہ دکھائے گا تو خدائے رحمان کے روشن چہرے کو دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم میرے لیے لاالہ الا اللہ پڑھو تو وہ خدائے رحمان کا کلمہ پڑھنے میں مصروف ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمائے گا ارے داؤد اُٹھو اور میری بزرگی بیان کرو جیسے تم دنیا میں میری بزرگی بیان کیا کرتے تھے۔ تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بزرگی بیان فرمائیں گے (الدار قطنی، ابن ابی الدنیا، حافظ المنذری فی الترغیب والترہیب)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی طرف دوڑ کر جایا کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر جمعہ کو اہل جنت کے لیے سفید کافور کے ٹیلے پر جلوہ افروز ہوا کرے گا اور وہ اپنے رب کریم کے اتنا ہی قریب ہوں گے۔ جتنی جلدی وہ دنیا میں جمعہ کی طرف دوڑ کر جایا کرتے تھے۔ (ابن المبارک فی زوائد)

☆ امام الطبرانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے پھر ان کے لیے ایسی عزت ایجاد فرمائے گا کہ اس سے پہلے اُنھوں نے وہ نہیں دیکھی ہوگی۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے اور پھر اُنھیں بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں کیا انعام عطا فرمایا ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

☆ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے اور پھر ذکر فرمایا

کہ اُنھیں کیا عطا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ پردہ ہٹادو تو پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ پھر تمام پردے ہٹادیے جائیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے چہرے مبارک کی تجلی دکھائے گا۔ کہ ایسی نعمت اُنھوں نے کبھی اس سے پہلے دیکھی نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ اور ہمارے پاس اور بھی نعمتیں ہیں۔ (اللال کائی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نعمتوں میں آخری نعمت جنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے۔ (اللال کائی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں اور اہل دوزخ کو دوزخ میں ٹھہرادے گا تو حضرت جبریل امین کو اہل جنت کی طرف بھیج کر فرمائے گا اے اہل جنت تمھارا پروردگار تمھیں سلام کہتا ہے اور تمھیں حکم دیتا ہے کہ جنت کے وسیع میدان میں اس کی زیارت کرلو اور وہ کشادہ جنت ہوگی جس کی مٹی کستوری اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت ہوں گے اور اس کے درخت تروتازہ سونے کے اور اس کے پتے زمرد کے تو اہل جنت خوشحال ومسرور صحت مند وسالم اپنے مجمع میں نکلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عزت اُنھیں شاملِ حال ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے گا۔ جس وقت وہ رب العالمین کی ذات گرامی کو دیکھیں گے تو کہیں گے سبحانك ماعبدناك حق عبادتك اے وہ ذات جو پاک ہے ہم کما حقہ تیری عبادت نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ میری مہربانی ہے کہ میں نے تمھیں اپنی ذات کی زیارت بخشی ہے اور تمھیں اپنے گھر میں مہمان بنایا ہے۔ (الترغیب والترہیب الاصبہانی)

☆ حضرت ابونعیم رحمتہ اللہ علیہ نے صفت الجنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ ارشاد فرمایا۔ اہل جنت جنت میں آٹھ ہریں گے۔ تو ایک فرشتہ ان کے پاس آکر کہے گا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دے رہا ہے کہ اس کی زیارت کرلو تو وہ لوگ اکٹھے ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا تو وہ اپنی آواز سبحان اللہ اور لاالہ الا اللہ سے بلند

فرمائیں گے اور پھر مائدۃ الخلد کا دستر خوان رکھا جائے گا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مائدۃ الخلد کیا ہے۔ارشاد فرمایا یہ جنت کا ایک کھانا ہے جو مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہے۔پھر وہ کھائیں گے اور پئیں گے۔پھر وہ اچھا لباس پہنیں گے اور پھر خدائے ذوالجلال ذات گرامی کی طرف دیکھنا ہی رہ جائے گا۔اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنا جلوہ دکھائے گا۔تو وہ سجدے میں گر جائیں گے۔تو ان سے کہا جائے گا۔اب تم دارالعمل میں نہیں ہو تم دارالجزاء میں ہو۔(ابو نعیم فی صفت الجنتہ،الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم سب قیامت کے روز اپنے رب کریم کو دیکھیں گے اور اس کی نشانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کیا تم الگ ہو کر چاند کو نہیں دیکھتے راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تو بہت عظیم ہے۔(ابو داؤد شریف،ابن ماجہ شریف،مسند امام احمد صحیح ابن حبان،مدار والطمعان،الدار قطنی، مستدرک حاکم،الذہبی فی التخیص،ابن ابی عاصم فی سنہ)

جنتوں کی تعداد

☆ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب ابن المسیب سے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہتا ہوں کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار میں اکٹھا فرمادے تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہاں بازار بھی ہے۔فرمایا ہاں مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ اہل جنت جب اس میں داخل ہوں گے اور وہاں اپنے اعمال کی فضیلت کی وجہ سے مہمان بنیں گے تو وہ اپنے رب کی زیارت کیا کریں گے۔ وہ اپنا عرش ان کے سامنے ظاہر کرے گا اور روضۃ الجنت میں ان کے سامنے نمایاں ہوگا اور ان کے لیے نُور اور موتیوں یاقوت کے زبرجد سونے چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور سب لوگ قریب ہو کر بیٹھیں گے اور ان میں کوئی گھٹیا اور پست نہیں ہوگا۔وہ کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر براجمان ہوں گے اور کرسیوں والے مجلس کے لحاظ سے اپنے کو

افضل نہیں سمجھیں گے۔تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ اور کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ ارشاد فرمایا جی ہاں پھر ارشاد فرمایا کیا تمھیں سورج اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں ارشاد فرمایا۔اسی طرح سے تمھیں اپنے رب کریم کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں رہے گا اور اس مجلس کے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں لائے گا۔یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا ارے فلاں فلاں کے بیٹے کیا تمھیں وہ دن یاد ہے کہ یہ عمل تو نے کیا تھا تو وہ دنیا میں اپنی کچھ دھوکے بازیاں یاد کرے گا اور عرض کرے گا اے رب کریم کیا تُو نے مجھے بخش نہیں دیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں میری مغفرت تمھیں اس مرتبے پر لے آئی ہے کہ اسی دوران میں اُنھیں ان کے اوپر ایک بادل آڈھانپے گا اور ان پر پاکیزہ بارش برسائے گا کہ ایسی خوشبو انھوں نے کبھی نہ پائی ہوگی اور ہمارا پروردگار فرمائے گا۔اٹھو جو عزت میں نے تمھارے لیے تیار کی ہے جو تم چاہو اس میں سے لے لو (تو ہم بازار میں آئیں گے اور فرشتے ہمیں اس میں گھیرے ہوں گے کہ آنکھوں نے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا ہوگا اور کانوں نے نہیں سُنا ہوگا اور دلوں میں ایسے منظر کا کبھی خیال تک نہ آیا ہوگا۔تو جو ہم چاہیں گے ہمیں لاکر دیا جائے گا (بازار تو ہوگا) لیکن اس میں خرید وفروخت نہیں ہوگی اور اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملا کریں گے۔ایک بلند مرتبہ آدمی آگے چلے گا تو اس کی اپنے سے نیچے والے سے ملاقات ہوگی۔لیکن ان میں کوئی معمولی اور گھٹیا نہیں ہوگا۔تو وہ اس کا لباس دیکھ کر دنگ رہ جائے گا۔ابھی بات ختم نہیں ہوگی کہ اسے اس سے بھی بہتر نعمت مل جائے گی اور یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا کہ وہاں کسی کو کوئی حسرت رہے (کہ اُسے یہ نہیں ملا) پھر ہم اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے اور ہماری بیویوں سے ہماری ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی مرحباً و اھلاً خوش آمدید خوش آمدید تو پہلے سے زیادہ خوب صورت ہو کر آیا ہے جب تو گیا تھا تو اتنا نہیں تھا تو وہ کہے گا کہ آج ہم اپنے خدائے الجبار سے مل کر آئے ہیں تو ہمیں لائق ہے کہ ہم اتنی خوب صورتی میں بدل جائیں۔

(ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، ابن ابی الدنیا، فی صفت الجنۃ، ابن ابی عاصم فی سنۃ، الترغیب والترہیب وغیرہ:)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کریم کو دیکھیں گے۔ ارشاد فرمایا کیا تم سورج کو جبکہ بادل نہ ہو۔ دیکھنے میں کچھ شک کرتے ہو۔ اُنھوں نے عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا کیا چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں تمھیں کوئی شبہ ہوتا ہے۔ اُنھوں نے عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا یقیناً تم اسی طرح سے اسے دیکھو گے۔ (حوالہ سابقہ)

☆ حضرت الحسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت ہر جمعہ کے روز کافور کے ٹیلے پر جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں دیتے وہ اپنے رب کریم کو دیکھیں گے اور اس میں ایک نہر جاری ہے۔ جس کے دونوں کنارے کستوری کے ہیں اس نہر پر لڑکیاں ہیں جو نہایت حسین آواز میں قرآن پڑھیں گی۔ جسے اول و آخر سب سُنیں گے۔ جب وہ اپنے گھر کو لوٹیں گے تو ان میں سے ہر آدمی جس لڑکی کا ہاتھ چاہے پکڑ کر لے جائے پھر وہ موتیوں کے پل پر سے گزر کر اپنے گھروں کو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی نہ فرماتا تو وہ کبھی اپنے گھروں کو پہنچ نہ پاتے اور ہر جمعہ ان پر ایسی کیفیت طاری ہوگی۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت ابو جعفر بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں کہ اگر ایک تیز رفتار گھوڑے کا سوار اس درخت کے سایہ کے نیچے چلے تو اس کا سفر طے کرنے سے پہلے سو (100) سال گزر جائیں گے اور اس درخت کے پتے سبز رنگ کی چادریں ہیں اور اس کے پھول زرد رنگ کے خیمے ہیں اور اس کے کجاوے سندس اور استبرق ریشم کے ہیں اور اس کا پھل سبز رنگ کے پہناوے ہیں اور اس کی گوند زنجبیل اور شہد ہیں اور اس کی تہہ میں سرخ یاقوت اور سبز زمرد ہیں اور اس کی مٹی کستوری عنبر اور زرد کا پھول ہے اور اس کا گھاس زعفران (کیسر) ہے جب اس درخت کی جڑ سے سلسبیل اور میٹھے پانی کی نہریں جاری ہوں گی جو اعلیٰ قسم کی شراب کی طرح ہوں گی اور اس کا سایہ اہل جنت کی مجلس ہوگا۔ جنتی اس سے مانوس ہوں گے اور اس کے نیچے جمع

ہو کر باتیں کریں گے۔ اسی دوران میں ایک دن وہ اس کے سایہ میں باتیں کر رہے ہوں گے کہ فرشتے ان کے پاس یاقوت کے اونٹ لائیں گے اور ان میں روح پھونکی جائے گی اور انھیں سونے کی زنجیروں کی لگامیں پڑی ہوں گی اور ان کے چہرے حسن اور تازگی میں چراغوں کی طرح روشن ہوں گے۔ ان کے بال سرخ ریشمی جیسے تراشے گئے ہوں گے۔ اس جیسا حسن و جمال رونق دیکھنے والوں نے نہیں دیکھا ہوگا۔ ان پر کجاوے ہوں گے۔ جن کی لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوں گی۔ جن پر مروارید اور مرجان جڑے ہوں گے۔ وہ اعلیٰ قسم کے اونٹ ان کے سامنے لائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تمھارا رب تمھیں سلام کہتا ہے اور تم سے ملنا چاہتا ہے تاکہ تم اسے دیکھو اور وہ تمھیں دیکھے اور تم اس سے کلام کرو اور وہ تم سے کلام کرے وہ تم پر اپنا فضل و کرم کردے کہ وہ اس کی رحمت وسیع اور فضل عظیم ہے۔ پھر آدمی اپنی سواری پر منتقل ہو جائے گا اور پھر وہ معتدل صفوں میں چل پڑیں گے اور جب وہ جنتی درختوں کے پاس گزریں گے تو ان کے پھل انھیں آگھیریں گے اور ان کے راستے کے قریب ہو جائیں گے۔ تاکہ ان کی صفیں نہ ٹوٹنے پائیں اور کوئی آدمی اپنے ساتھی سے جدا نہ ہو۔ جب وہ خدائے جبار تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچیں گے تو وہ اپنا کریم چہرہ ان کے سامنے ظاہر کرے گا اور ان پر اپنی عظیم عظمت کی تجلی ڈالے گا اور ان سے باتیں کرے گا۔ جن میں سلامتی ہوگی۔

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب کریم تو سراسر سلامتی ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور بزرگی اور اکرام تیرا ہی حق تو ان کا رب تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ میں سلام ہوں اور سلام میری طرف سے ہے اور مجھے اکرام اور بزرگی کا حق حاصل ہے تو میرے ان بندوں کو خوش آمدید ہو جنھوں نے میری ہدایت کی حفاظت کی اور میرے وعدے کا پاس رکھا اور بن دیکھے ڈرتے رہے اور مجھ سے خوف کھاتے رہے تو وہ عرض کریں گے۔ تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ ہم کما حقہ تیری قدر نہ کر سکے اور تیرا حق ادا نہ کر سکے ہمیں سجدہ کرنے کا اذن فرمایئے تو ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ میں نے عبادت کی مشقت تم سے اُٹھا دی اور تمھارے

بدنوں کے لیے راحت مہیا کی ہے تم نے میرے لیے اپنے بدنوں کو بہت تھکایا ہے اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا ہے۔ اب تم میری طرف سے آرام رحمت اور بزرگی حاصل کرو اور مجھ سے جو چاہے مانگو اور مجھ سے جو چاہے آرزو کرو میں تمھاری خواہشات کے مطابق تمھیں دوں گا میں تمھارے عملوں کے مطابق تمھیں جزاء نہیں دوں گا۔ بلکہ اپنی رحمت اپنی عزت اپنی طاقت اور اپنی بزرگی کے مطابق تمھیں جزاء دوں گا۔ تو وہ مسلسل تمنائیں کرتے رہیں گے اور تحائف اور انعامات پاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کم سے کم تمنا کرنے والا تمام دُنیا جب سے پیدا ہوئی ہے قیامت تک کے لیے جب دنیا فنا ہوگی کا عطیہ پائے گا۔ ان کا رب کریم ان سے فرمائے گا۔ تم نے اپنی آرزوں میں کمی کی ہے تم نے جو کچھ مانگا ہے اور جو تمنا کی ہے وہ دوں گا اور اس کے علاوہ بھی جو تم آرزوئیں نہیں کر سکے مزید دوں گا۔ اپنے رب کریم کی عطیات کی طرف دیکھو۔ جو اس نے تمھیں عطا فرمائے ہیں۔ وہ دیکھیں گے تو ملاء اعلیٰ پر گول عمارتیں اور موتی اور مرجان سے بنے ہوئے بالا خانے ہوں گے۔ جن کے دروازے سونے کے جن کے پلنگ یا قوت کے اور بستر سندس اور استبرق ریشم کے ان کی کرسیاں اس نور کی جو ان کے دروازوں اور صحنوں سے سورج کی شعاعوں سے پھوٹ رہا ہوگا۔ پھر اعلیٰ علیین میں سفید یاقوت کے بلند و بالا محلات ہوں گے۔ جن میں نور جگمگا رہا ہوگا۔ اگر وہ نور قابو میں نہ کیا ہوتا۔ تو وہ نور آنکھوں کو چندھیا دیتا اور ان محلات میں سفید یاقوت کے اعلیٰ درجے کے سرخ رنگ کے فرش بچھے ہوں گے اور کچھ سبز یاقوت کے فرش ہوں گے۔ جن پر سبز رنگ کا ریشم بچھا ہوگا اور کچھ زرد یاقوت کے فرش ہوں گے۔ جن پر زرہ ارغوانی پھول بچھے ہوں گے جو سبز زمرد سرخ سونے اور سفید چاندی سے سجائے گے ہوں گے۔ ان کی بنیادیں اور دیواریں یاقوت کی اور ان کی منڈیریں گول موتیوں کی اور ان کے کنگرے مرجان کے بالا خانے ہوں گے۔ جب وہ اپنے رب کریم کے عطیات لے کر لوٹیں گے تو چھوٹے قد کے اعلیٰ نسل کے گھوڑے (ٹٹو) سفید یاقوت کے بنے ہوئے جن میں روح پھونکی گئی ہوگی۔ ان کے قریب لائے جائیں گے ان کے پہلو میں دائمی خدمت گار

لڑکے ہوں گے اور ہر ایک کے ہاتھ میں اس گھوڑے کی رسی ہوگی۔ جن کی لگامیں سفید چاندی کی موتیوں اور یاقوت جڑی ہوں گی اور ان کی زینیں ہوں گی کہ وہ پلنگ ہوں گے۔ باریک اور موٹے ریشم سے بنے ہوئے اور یہ گھوڑے اُنھیں لے چلیں گے اور وہ ریاض الجنت میں پہنچ جائیں گے۔ جب اپنی منزلوں پر پہنچیں گے تو وہاں وہ تمام انعامات پائیں گے۔ جو رب کریم نے ان پر کیے ہوں گے اور جو مانگیں گے تمنا کریں گے۔ اُنھیں ملے گا اور محل کے ہر دروازے پر چار جنتیں ہوں گی دو جنتیں دو دو شاخوں والی اور دو جنتیں گنجان درختوں کی جب وہ وہاں اپنی منزلوں میں جا ٹھہریں گے اور قرار پائیں گے۔ تو ان کا رب کریم ان سے فرمائے گا۔ کیا تم نے وہ کچھ پایا ہے جو تمھارے رب تعالیٰ نے ٹھیک تم سے وعدہ فرمایا تھا۔ وہ عرض کریں گے۔ جی ہاں ہم راضی ہیں تو ہم سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری رضا ہے کہ میں نے تمھیں اپنے گھر میں مہمان بنایا ہے اور میرے چہرے کی طرف تم دیکھ رہے ہو اور میرے فرشتے تم سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ تو مبارک ہو مبارک ہو کہ یہ وہ عطا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی اور نہ اس میں کوئی ناخوشگواری ہوگی اور نہ کوئی کمی ہوگی۔ تو اس مرتبہ پر جنتی کہیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ نِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ

اس ذات کی حمد وثناء ہے جس نے ہماری رہنمائی فرمائی اور غم کو ہم سے دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔ جس ذات گرامی نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس مقام پر مہمان بنایا ہے۔ جہاں ہمیں کوئی مشقت اور کوئی ناگواری نہیں ہے۔ (ابو نعیم فی صفت الجنہ ابن ابی الدنیا، الترغیب والترہیب)

جنت کی نعمتوں کا کچھ اور بیان:

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کو نہ قضائے حاجت ہوگی نہ مادہ تولید ہوگا اور اُنھیں یہ نعمت حاصل ہوگی کہ ان کا پسینہ کستوری کی صورت میں ان کی کھالوں سے موتیوں کی صورت میں ٹپکے گا اور ان کے دروازوں کے سامنے کستوری کے ڈھیر ہوں گے اور وہ ہر جمعہ کے دنوں میں دو دفعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ وہ سونے کی کرسیوں پر بیٹھا کریں گے جو موتی یاقوت اور زمرد سے جڑاؤ ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا۔ جب وہ وہاں سے اُٹھیں گے تو ہر کوئی اپنے بالا خانے کی طرف لوٹ آئے گا۔ جس کے ستر دروازے یاقوت اور زمرد سے جڑے ہوں گے۔ (ابن المبارک فی زوائد زہد، ابن ابی الدنیا فی صفت الجنہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے رب کی زیارت کرلو گے تو اس کے بعد موت کا مزہ نہیں چکھو گے۔ (اللال کائی)

☆ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شکی مزاج اور وہمی لوگ ہمیشہ شک اور وہم میں پڑے رہیں گے۔ وہ رویت باری تعالیٰ کا انکار کریں گے اور اہل سنت کے مخالف ہوں گے۔

☆ حضرت الحسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر دنیا میں عبادات گزاروں کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ آخرت میں اپنے رب کریم کی زیارت نہیں کرسکیں گے تو گویا ان کی جان ہی نکل جائے۔ (اللال کائی الآجری، البیہقی)

☆ حضرت الحسن البصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص رب تبارک وتعالیٰ کے روشن چہرہ کو دیکھے گا۔ وہ نابینا شخص ہوگا۔ (ابوشیخ وتفسیر الدر المنثور)

☆ حضرت الحسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اپنا جلوہ دکھائے گا۔ جب وہ اس ذات باری کو دیکھ لیں گے تو جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ (الآجری)

☆ حضرت کعب الاحباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف نظر فرمائے گا۔تو فرمائے گا اپنے رہنے والوں کے لیے عمدہ ہوجاؤ۔تو وہ پہلے سے کئی گنا مزید خوب صورت ہوجائے گی۔یہاں تک کہ جب اہل جنت اس میں آئیں گے تو دُنیا کے مطابق ہر تہوار کو جنتی ریاض الجنت (جنت کی روشوں) پر نکلیں گے تو ان کا رب کریم ان کے سامنے ظاہر ہوگا تو وہ اسے دیکھیں گے اوران پر کستوری کی پاکیزہ ہوا چلے گی اور جو کچھ اپنے رب کریم سے مانگیں گے وہ اُنھیں عطا فرمائے گا۔یہاں تک کہ جب وہ واپس آئیں گے تو ان کے حسن و جمال میں ستر (70) گنا اضافہ ہوچکا ہوگا۔پھر وہ اپنی بیویوں کے پاس اسی حسن و جمال میں واپس آئیں گے۔ (الآجری)

☆ حضرت بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں کہ اہل جنت اپنے ہر تہوار کو اپنے رب کریم کی زیارت کیا کریں گے۔گویا وہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہر سات دن میں ایک مرتبہ زیارت کیا کریں گے۔وہ اپنے رب العزت جل جلالہ کے حضور سبز جوڑوں اور روشن چہروں سے آیا کریں گے اور اُنھوں نے موتی اور زمرد سے جڑاؤ سونے کے کنگن پہنے ہوں گے اوران کے سر پر سونے کے تاج ہوں گے اور وہ عمدہ اُونٹوں پر سوار ہوکر آئیں گے۔وہ اپنے رب کریم کے ہاں آنے کی اجازت طلب کریں گے تو رب کریم اُنھیں عزت کے ساتھ آنے کا حکم فرمائے گا۔ (تذکرہ امام قرطبی)

☆ حضرت صفی الیمانی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مردان سے اُنھوں نے اہل جنت کے وفد کے بارے میں سوال کیا۔تو فرمایا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں ہر جمعرات کو آیا کریں گے تو ان کے لیے پلنگ رکھے جائیں گے اوران میں سے ہر انسان اپنے پلنگ کو اس سے زیادہ پہچانے گا جیسے تم اپنے پلنگ کو پہچان لیتے ہو۔جب وہ ان پلنگوں پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں میرے مہمانوں کو کھلاؤ تو وہ اُنھیں کھلائیں گے۔پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔اُنھیں پلاؤ تو وہ رنگا

رنگ کے مہر شدہ برتن لائیں گے اور پلائیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ ان کی خاطر مدارت کرو تو درختوں کے پھل لائے جائیں گے۔ جو شاخوں سے لٹکے ہوں گے وہ جتنا چاہیں ان سے کھائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔ اُنھیں عمدہ لباس پہناؤ۔ پھر سبز اور سرخ اور پیلے درختوں کے پھل لائے جائیں گے اور ہر قسم کا درخت رنگا رنگ کے جوڑے اُگائے گا اور وہ جوڑے ان کے سامنے بکھیر دے گا اور قمیصیں بھی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اُنھیں خوشبو لگاؤ تو وہ ان پر کستوری اور کافور کا چھڑکاؤ ہلکی بارش کی طرح کیا جائے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں نے کھالیا ہے۔ عیش آرام کرلیا ہ خلعتیں پہن لی ہیں خوشبوئیں لگالی ہیں اب میں اُنھیں اپنا جلوہ دکھاؤں گا کہ وہ مجھے دیکھ لیں۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا جلوہ اُنھیں دکھائے گا تو وہ اسے دیکھ کر تازہ روح ہو جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اپنی منزلوں کو چلے جاؤ۔ تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی۔ جب تم ہمارے ہاں سے گے تھے تو تمھاری صورت کچھ اور تھی۔ اب تم واپس آتے ہو تو دوچند ہو گے ہو۔ تو وہ کہیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں جلوہ دکھایا ہے اور ہم اسے دیکھ کر تازہ روح ہو گے ہیں (ابن ابی الدنیا فی صفت الجنہ الترغیب والترہیب مختصر الکامل لضعفاء للمقریزی)

☆ حضرت ابو یزید البسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ اُنھیں جنت میں اپنے دیدار سے حجاب میں رکھے گا تو وہ جنت سے نکلنے کی فریاد کریں گے۔ جیسے اہل دوزخ دوخ سے نکلنے کی فریاد کریں گے۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

☆ حضرت الاعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت میں زیادہ معزز وہ شخص ہوگا جو صبح شام اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کرے گا۔ (البیہقی)

☆ حضرت یزید بن ابی مالک الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو بندہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ضرور قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ لیکن وہ حاکم نہیں دیکھ سکے گا۔ جو ظالمانہ فیصلے کرتا ہے۔ اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف نظر ڈالے اور وہ اندھا ہوگا۔ (ابن عساکر)

☆ حضرت علی بن المدینی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن المبارک رحمتہ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکہف:110)

تو جو شخص اپنے رب کریم کو ملنے کی خواہش رکھتا ہے اسے چاہے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے کے بارے میں پوچھا اُنھوں نے فرمایا کہ جو اپنے خالق کریم کے چہرہ مبارک کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ نیک عمل کرے اور وہ نیک عمل کسی کو مت بتائے۔

☆ فائدہ: بعض آئمہ کرام کے کلام میں آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنا مومن انسانوں کے لیے خاص ہے اور فرشتے رب کریم کو نہیں دیکھ پائیں گے اور اُنھوں نے اس ارشاد سے دلیل حاصل کی ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ یہ حکم عام ہے جسے رویت کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور رؤیت کی احادیث مومنوں کے بارے میں ہیں۔ تو وہ فرشوں کے بارے میں بھی باقی رہیں۔ اور امام بیہقی نے کتاب الرؤیا میں اس کے خلاف دلیل بیان فرمائی ہے۔

فرشتوں کے اپنے ربّ کریم کے دیکھنے کے بارے میں حکم:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے کئی قسم کے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ ان میں سے بعض اپنے پیدا ہونے کے دن سے لے کر قیامت کے دن تک صفوں میں کھڑے ہیں اور بعض فرشتے رکوع میں خشوع کے ساتھ اپنے پیدا ہونے سے قیامت کے روز تک کھڑے رہیں گے اور کچھ فرشتے جب سے اللہ تعالیٰ نے اُنھیں پیدا کیا ہے تب سے قیامت کے دن تک سجدے میں رہیں گے جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ کریم کی طرف دیکھ کر

کہیں گے۔ سبحانك ماعبدناك حق عبادتك تو پاک ذات ہے ہم تیری کماحقہ عبادت نہیں کر سکے

☆ ایک اور واسطے سے حضرت عدی بن ارطاۃ صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ہیں جن کا بند بند اس کے خوف سے کانپتا ہے۔ ان میں سے ایک فرشتے کی آنکھ سے آنسو ٹپکتا ہے تو اس سے ایک فرشتہ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور کچھ فرشتے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے ہیں۔ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اور اُنھوں نے ابھی تک سر اوپر نہیں اُٹھایا ہے۔ نہ وہ قیامت کے دن تک اُٹھائیں گے اور کچھ فرشتے رکوع میں ہیں اُنھوں نے رکوع سے سر نہیں اُٹھایا ہے اور نہ قیامت کے روز تک اُٹھائیں گے اور کچھ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور وہ اپنی صفوں سے نہیں نکلے ہیں اور نہ قیامت کے روز تک نکلیں گے۔ تو جب قیامت کا روز ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ اُنھیں اپنا جلوہ دکھائے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے اور کہیں گے۔ سُبْحَانَكَ مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، البیہقی فی الرویا کنز العمال حدیث نمبر 29836)

.....☆☆☆.....

کتاب کا آخری باب

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایسی چیز ہٹادی جو اسے اذیت پہنچاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے پاس کوئی نیکی لکھ دے گا اسے جنت میں داخل فرمائے گا (الطبرانی فی الاوسط، والکبیر، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت مغفل بن یسار رضی اللہ عنہ براہ راست جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹادی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہوگئی۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (الطبرانی فی الکبیر، امام بخاری فی الادب المفرد، مجمع الزوائد، الترغیب والترہیب)

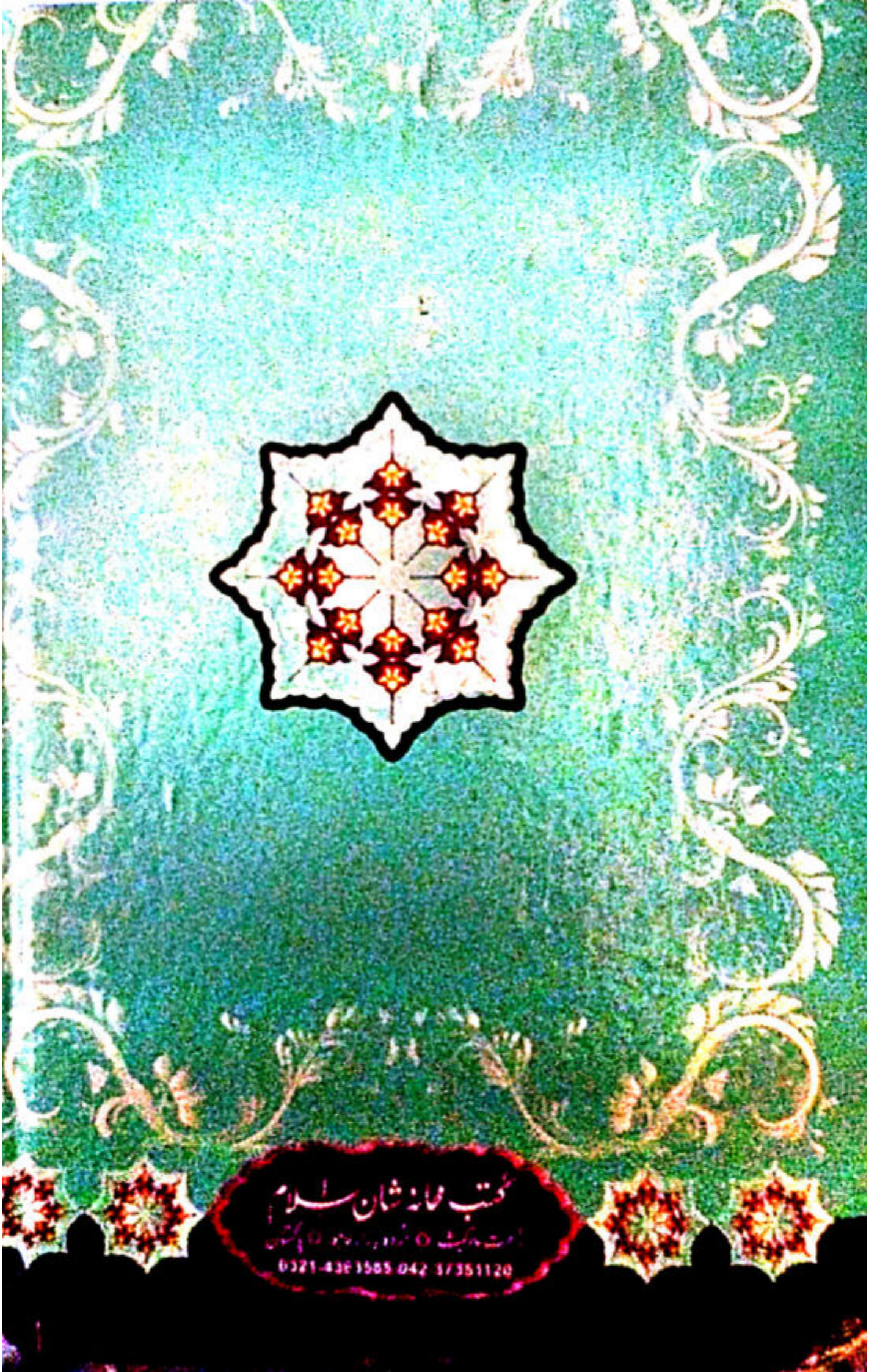
مولف الامام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 911ھ:

☆ فرماتے ہیں اسی حدیث شریف پر میں نے اپنی کتاب کو ختم کیا ہے اس اُمید پر کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے ہمارے لیے اپنے پاس نیکی بنادے جس کے ذریعے سے وہ ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے وہ ہم پر نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم اور اس دُعا کے ساتھ بندہ عاجز **ابوسعید محمد عبدالرشید قاسمی** اس مبارک کتاب کا ترجمہ ختم کرتا ہے (وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)

.....☆☆☆.....

کتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ اُردو بازار لاہور فون: 042-37351120


کتب خانہ شان اسلام
0321-4353585 042 37351120